B9ED401CCT

تعلیم میں عصری امور

(Contemporary Issues in Education)

بیچلر آف ایجوکیشن (بی۔ایڈ۔)

(چوتھا سمسٹر)

Bachelor of Education (B.Ed.)

(Fourth Semester)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

Copyright © 2024, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-978965-8-3
Course : Contemporary Issues in Education
First Edition : August 2024
Copies : 1000
Price : 265/-

Programme Coordinator (B. Ed.)

Prof. Sayyad Aman Ubed, Professor (Education), CDOE, MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel (Chairperson)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. Sayyad Aman Ubed (Member)
Programme Coordinator, B.Ed. (ODL)

Prof. Shaikh Shaheen Altaf (Member)
HOD, Dept. of Edu &Training, MANUU

Dr. Shaikh Wasim (Member Convener)
Associate Professor, CDOE, MANUU
(Language Editor)

Prof. Siddiqui Mohd Mahmood (Member)
Senior Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU

Dr. Sameena Basu (Member)
Associate Professor, CDOE, MANUU

(Late) Prof. Najmus Saher (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Dr. Badarul Islam
Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad
(Content Editor)

Production

Prof. Nikhath Jahan,
Professor (Urdu), CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla,
Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan,
Assistant Professor (C), CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer,
Section Officer, CDOE, MANUU

Shaik Ismail,
UDC, CDOE, MANUU

Faheemuddin, LDC,
Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:
Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
Director: dir.dde@manuu.edu.in; Publication: ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314; Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by: Dr. Mohd Adil, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Title Page: Dr. Mohd Akmal Khan, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Printed at: Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

فہرست

پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈینیٹر (بی۔ایڈ)	7

اکائی نمبر	اکائی کا نام	مصنف	صفحہ نمبر
بلاک I: آزادروی اور تعلیم (Liberalization and Education)			
1۔	آزادروی: تصور اور مقاصد (Concept and Objectives of Liberalization)	ڈاکٹر بدرالاسلام اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، اورنگ آباد Dr. Badarul Islam Assistant Professor MANUU CTE, Aurangabad	9
2۔	تعلیم میں آزادروی کی ضرورت (Need of liberalization of Education)		22
3۔	تعلیم میں آزادروی کے فوائد و نقصانات (Advantages & Disadvantage of liberalization of Education)		35
4۔	آزادروی میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Liberalization)		47
بلاک II: نجی کاری اور تعلیم (Privatization and Education)			
5۔	نجی کاری کا تصور اور اس کے مقاصد (Concept and Objectives of Privatization)	ڈاکٹر ارشد ایوب اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، دربھنگہ Dr. Arshad Ayyub Assistant Professor MANUU CTE, Darbhanga	60
6۔	تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت خصوصاً ہندوستانی تناظر میں (Need for Privatization of Education with Special Reference to India)		75
7۔	نجی کاری کے فوائد و نقصانات (Advantages and Disadvantages of Privatization)		91

8۔	نجی کاری میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Privatization)		105
بلاک III: عالم گیریت اور تعلیم (Globalization and Education)			
9۔	عالم گیریت تصور اور مقاصد (Globalization Concept and Objectives)	ڈاکٹر بدر الاسلام اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، اورنگ آباد Dr. Badarul Islam Assistant Professor MANUU CTE, Aurangabad	122
10۔	عالم گیریت کے لیے اثر انگیز عوامل (Factors Contributing to Globalization)		134
11۔	تعلیم میں عالمگیریت: فائدے اور نقصانات (Advantages & Disadvantages of Globalization of Education)		146
12۔	عالم گیریت کے عمل میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Globalization)		159
بلاک IV: طلبا میں اضطراریت اور تعلیم کے دیگر اہم امور (Problems of Students' Unrest and Other Important Issues in Education)			
13۔	طلبا میں اضطراریت (Students Unrest)	ڈاکٹر ذکی ممتاز ایسوسیٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، بھوپال Dr. Jaki Mumtaj Associate Professor MANUU CTE, Bhopal	171
14۔	تعلیم کے مواقع میں مساوات (Equalization of Educational Opportunities)		191
15۔	بین الاقوامی مفاہمت اور تعلیم امن (International Understanding and Peace Education)		212
16۔	ماحولیاتی تعلیم اور تعلیم کا کردار (Environmental Education and Role of Education)		230
	نمونہ امتحانی پرچہ		253

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثرانداز ہوگا۔

فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی اوای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی اوای، مانو

کورس کا تعارف

" تعلیم میں عصری امور " ایک اہم کورس ہے جو بی۔ایڈ کے طلبہ کو تعلیم اور معاشرے میں رونما ہونے والی ان بڑی تبدیلیوں سے روشناس کراتا ہے جنہوں نے موجودہ تعلیمی نظام، اداروں، پالیسیوں اور تدریسی ترجیحات کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔ اس کورس کا بنیادی مقصد طلبہ کو آزاد روی (Liberalization)، نجی کاری (Privatization) اور عالم گیریت (Globalization) کے تصورات، ان کے تعلیمی مضمرات اور ان سے وابستہ امکانات و مسائل کو سمجھنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ ساتھ ہی یہ کورس طلبہ کو اضطراریت، تعلیمی مواقع میں مساوات، امن و مفاہمت اور ماحولیاتی تحفظ جیسے اہم تعلیمی و سماجی مسائل پر غور و فکر کی ترغیب دیتا ہے۔

یہ کورس مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے بی۔ایڈ کے طلبہ کے لیے اس انداز سے مرتب کیا گیا ہے کہ وہ تعلیم کو محض جماعتِ درس تک محدود ایک سرگرمی کے بجائے وسیع تر سماجی، اقتصادی، سیاسی اور عالمی تناظر میں سمجھ سکیں۔ اس میں معاصر دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں اور ان کے تعلیمی نظام پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ تعلیم کس طرح ان تبدیلیوں سے متاثر ہوتی ہے اور خود معاشرتی تبدیلی کے عمل میں کس طرح مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ یہ کورس چار بلاکس پر مشتمل ہے اور ہر بلاک موجودہ تعلیمی منظر نامے کے ایک اہم پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔

بلاک اوّل: آزاد روی اور تعلیم میں آزاد روی کے مفہوم، تصور اور مقاصد کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ تعلیم میں آزاد روی کی ضرورت، اس کے ممکنہ فوائد و نقصانات اور آزاد روی کے عمل میں تعلیم کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ بلاک طلبہ کو اس بات پر غور کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے کہ تعلیمی شعبہ بدلتے ہوئے معاشی اور سماجی حالات کے ساتھ کس طرح ہم آہنگ ہوتا ہے اور آزاد روی کے نتیجے میں تعلیم کے دائرۂ کار اور ترجیحات میں کس نوعیت کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

بلاک دوم: نجی کاری اور تعلیم نجی کاری کے تصور اور اس کے مقاصد سے بحث کرتا ہے۔ بالخصوص ہندوستانی تناظر میں تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت، اس کے فوائد و نقصانات اور نجی کاری کے عمل میں تعلیم کے کردار کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ اس بلاک کے ذریعے طلبہ تعلیمی اداروں میں نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی شرکت اور اس کے تعلیمی معیار، رسائی، مساوات اور مواقع پر ممکنہ اثرات کا تنقیدی جائزہ لینے کے قابل ہوں گے۔

بلاک سوم: عالم گیریت اور تعلیم میں عالم گیریت کے تصور اور مقاصد، اس کے فروغ میں مؤثر عوامل اور تعلیم پر اس کے اثرات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ عالم گیریت کے تعلیمی فوائد اور ممکنہ نقصانات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ تعلیم عالمی سطح پر پیدا ہونے والے نئے مواقع، مسابقت، معلوماتی تبادلے اور ثقافتی روابط سے کس طرح متاثر ہوتی ہے۔ اس عمل میں تعلیم کے کردار پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے تاکہ طلبہ عالمی تناظر میں تعلیم کی بدلتی ہوئی ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں۔

بلاک چہارم: طلبہ میں اضطراریت اور تعلیم کے دیگر اہم امور میں طلبہ کی اضطراریت کے اسباب اور اس کے تعلیمی اثرات کے ساتھ تعلیم کے مواقع میں مساوات کے تصور کو پیش کیا گیا ہے۔ مزید برآں، بین الاقوامی مفاہمت، تعلیمِ امن، ماحولیاتی تعلیم اور ماحولیاتی مسائل کے حل میں تعلیم کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ موضوعات طلبہ کو اس بات کا احساس دلاتے ہیں کہ ایک مؤثر تعلیمی نظام صرف علمی کامیابی تک محدود نہیں ہوتا بلکہ امن، مساوات، سماجی ہم آہنگی اور ماحولیاتی ذمہ داری کے فروغ میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اس کتاب میں موضوعات کو اس انداز سے مربوط کیا گیا ہے کہ طلبہ نظریاتی معلومات کے ساتھ ساتھ ان کے عملی اور معاصر مضمرات پر بھی غور کر سکیں۔ ہر بلاک میں بنیادی تصورات کو واضح کرنے کے بعد ان کے تعلیمی اثرات اور موجودہ تناظر سے تعلق کو اجاگر کیا گیا ہے، تاکہ فاصلاتی نظامِ تعلیم

سے وابستہ طلبہ خود مطالعہ، تجزیہ اور تنقیدی غور و فکر کے ذریعے اپنی علمی بصیرت کو وسعت دے سکیں۔

امید ہے کہ یہ کورس طلبہ کو تعلیم کے بدلتے ہوئے معاشی، سماجی اور عالمی منظر نامے کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ موجودہ تعلیمی مسائل کے بارے میں متوازن اور تنقیدی نقطۂ نظر اختیار کرنے میں مدد دے گا۔ بالخصوص یہ کتاب مستقبل کے اساتذہ کو اس قابل بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ وہ اپنے تعلیمی کردار کو وسیع تر سماجی ذمہ داریوں، مساوی مواقع، امن، عالمی شعور اور ماحولیاتی تحفظ کے تناظر میں سمجھ سکیں اور ایک زیادہ ذمہ دار، باشعور اور حساس تعلیمی معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

پروفیسر سید امان عبید

پروگرام کوآرڈینیٹر

اکائی 1۔ آزادروی: تصوراور مقاصد

(Concept and Objectives of Liberalization)*

اکائی کے اجزاء

1.0 تمہید(Introduction)

1.1 مقاصد(Objectives)

1.2 آزادروی کا تصور(Concept of Libralization)

1.3 آزادروی کے مقاصد(Objectives of Libralization)

1.4 خلاصہ(Summary)

1.5 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

1.6 فرہنگ(Glossary)

1.7 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

1.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1.0 تمہید(Introduction)

موجودہ زمانے کو عموماً آزادروی، نجی کاری اور عالم کاری کا دور کہا جاتا ہے۔ دراصل، یہ تینوں اصطلاحات معاشیات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ معیشت زندگی کے تمام شعبوں پر اثرانداز ہوتی ہے، اور ظاہر ہے کہ تعلیم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جب معاشی نظریات میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، تو وہ لازماً نظامِ تعلیم کو بھی متاثر کرتی ہے۔ ان تبدیلیوں کے اثرات نہایت دُور رس ہوتے ہیں، جنہیں نظرانداز کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم ان تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ان کے مثبت اور تعمیری پہلوؤں سے فائدہ اٹھائیں، اور ان کے ممکنہ منفی اثرات سے بچنے کے لیے دانش مندانہ تدابیر اختیار کریں۔ اسی تناظر میں ہم تعلیم کے میدان میں آزادروی کے مفہوم اور اثرات کا مطالعہ کریں گے۔

1.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

- آزاد روی کے معانی بیان کر سکیں۔
- آزادروی کے مفہوم کو بیان کر سکیں۔
- آزادروی کے تاریخی پس منظر سے واقف ہو سکیں۔
- آزادروی کے تصور کی وضاحت کر سکیں۔
- آزادروی کے مقاصد کو بیان کر سکیں۔
- آزادروی کے مقاصد کی وضاحت کر سکیں۔

1.2 آزادروی کا تصور (Concept of Libralization)

آزادروی معنی و مفہوم:

آزادروی سے مراد وہ عمل ہے جس کے تحت معاشی سرگرمیوں میں حکومتی ضوابط اور پابندیوں کو نرم اور کم کیا جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران عمومی طور پر بازار کو کھول دیا جاتا ہے، یعنی تجارت پر سے حکومتی کنٹرول کو کم سے کم کر دیا جاتا ہے۔ جہاں ضوابط کی ضرورت ہو، وہاں نرم اور لچکدار قواعد وضع کیے جاتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے تجارتی رکاوٹوں کو دور کیا جاتا ہے اور بازار میں مسابقت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ اس پورے نظام کے پس پردہ یہی منشا ہوتی ہے کہ تجارتی سرگرمیوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی دے کر معاشی ترقی کی رفتار کو تیز تر کیا جائے، اور ساتھ ہی پیداواریت اور تخلیقیت میں اضافہ ممکن بنایا جائے۔

آزادروی کا تاریخی پس منظر:

آزادروی کی تاریخ معاشی فلسفے اور معاشی پالیسیوں میں دُور رس تبدیلیوں پر مشتمل ہے۔ بیسویں صدی کے وسط میں دنیا کے اکثر ممالک اپنی صنعتوں کو بیرونی مصنوعات سے تحفظ فراہم کرتے تھے۔ اس مقصد کے تحت وہ درآمدات پر بھاری ٹیکس عائد کرتے تھے تاکہ ملکی پیداوار کو تقویت ملے اور مقامی منڈیوں کو تحفظ حاصل رہے، نیز عوام ملکی (سودیشی) مصنوعات کو ترجیح دیں۔

اس زمانے میں حکومتیں تجارتی سرگرمیوں میں وسیع پیمانے پر مداخلت کرتی تھیں، اور مختلف ضوابط اور ٹیکس نظام کے ذریعے تجارت کو قابو میں رکھتی تھیں۔

آزادروی کی جڑیں ہمیں قدیم ماہرینِ معاشیات کے افکار میں نظر آتی ہیں، بالخصوص **آدم اسمتھ** کے خیالات میں، جن کا نظریہ تھا کہ حکومت کو بازار میں کم سے کم مداخلت کرنی چاہیے، اور مارکیٹ کو زیادہ سے زیادہ آزادی حاصل ہونی چاہیے۔ طویل عرصے تک یہ نظریات صرف فکری اور علمی حیثیت رکھتے تھے، تاہم بیسویں صدی کے وسط میں ان نظریات نے عملی اہمیت اختیار کر لی۔

آزادروی کے سفر میں ایک اہم سنگِ میل 1980 کی دہائی میں اس وقت آیا جب برطانیہ اور امریکہ میں بازار پر مبنی اصلاحات (Market-Oriented Reforms) کا آغاز ہوا۔ ان اصلاحات کے نتیجے میں ایسی پالیسیاں مرتب کی گئیں جن کے تحت تجارتی معاملات میں حکومتی مداخلت بتدریج کم کی جانے لگی، سرکاری تجارتی اداروں کی نجکاری کی گئی، اور بازار کو مسابقت کے لیے آزاد کر دیا گیا۔

اسی دوران **سویت یونین** —جو کہ ایک اشتراکی ریاست تھی—کا زوال عمل میں آیا۔ اشتراکیت میں معیشت پر مکمل حکومتی کنٹرول ہوتا ہے، مگر سویت یونین کے انہدام کے بعد اشتراکی معیشت کے نظریات متزلزل ہو گئے۔ نتیجتاً، دیگر اشتراکی ممالک نے بھی آزاد روی کی سمت میں معاشی اصلاحات کا آغاز کیا۔

بین الاقوامی سطح پر بھی آزاد روی کو فروغ ملا، خاص طور پر بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF-International Monetary Fund) اور عالمی بینک (World Bank) جیسے اداروں نے اپنی شرائط کے ذریعے آزادروی کی بھرپور حوصلہ افزائی کی، اور کئی ترقی پذیر ممالک کو اسی سمت میں معاشی پالیسیاں اختیار کرنے پر آمادہ کیا۔

دنیا کے ترقی پذیر ممالک جب اپنی معاشی ضرورتوں کی ادائیگی کے لیے ان اداروں سے رجوع ہوتے تو انھیں آزادروی کی شرائط پر ہی مالی مدد/قرض حاصل ہو سکتا تھا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ آزادروی کا تصور واضح کیجیے۔

بھارت میں آزادروی کا آغاز 1991 میں ہوا، جب حکومت نے عالمی سطح پر معیشت میں آنے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہونے کی سنجیدہ کوششیں شروع کیں، کیونکہ یہ ناگزیر ہو چکا تھا۔ اس تناظر میں عوامی اداروں کی پیداواریت کو بہتر بنانے کے لیے اصلاحات کا آغاز کیا گیا، اور ان کے انتظامی ڈھانچوں میں بنیادی تبدیلیاں کی گئیں۔ اس وقت نافذ حکومتی ضوابط اور قوانین کو نرم کیا گیا، اور حکومتی کنٹرول کو کم سے کم کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی۔

1980 کی دہائی میں بھارتی معیشت انتہائی نازک صورتِ حال سے دوچار ہو چکی تھی۔ حکومتی بجٹ کا توازن بگڑ چکا تھا؛ آمدنی کے مقابلے میں اخراجات کئی گنا بڑھ چکے تھے، یہاں تک کہ قرض لے کر بھی ان اخراجات کو پورا کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ مہنگائی میں شدید اضافہ ہوا، درآمدات میں اضافہ اور برآمدات میں کمی نے صورتِ حال کو مزید خراب کر دیا۔ اس کے نتیجے میں ملک کا ادائیگیوں کا توازن بری طرح متاثر ہوا، اور بھارت کے زرِمبادلہ کے ذخائر (Foreign Exchange Reserves) خطرناک حد تک کم ہو گئے۔

زرِ مبادلہ میں اس حد تک کمی واقع ہوئی کہ حکومت بیرونی ممالک سے لیے گئے قرضوں کا سود ادا کرنے کے قابل بھی نہ رہی۔ حالات اس قدر دگرگوں ہو چکے تھے کہ بین الاقوامی ادارے اور دیگر ممالک بھی قرض دینے سے گریزاں تھے۔ سرمایہ داروں نے بھی سرمایہ کاری روک دی۔ ان نازک حالات سے نمٹنے کے لیے حکومت نے عالمی مالیاتی اداروں، عالمی بینک، اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) سے مدد طلب کی، اور سات ارب ڈالر کا قرض حاصل کیا۔ یہ قرض دیتے وقت عالمی مالیاتی اداروں نے درج ذیل شرائط عائد کیں۔

بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی طرف سے عائد کی گئی شرائط:

- بھارت اپنی معیشت میں نرم روی (Liberalization) اختیار کرے گا۔
- بین الاقوامی تجارت میں نرمی پیدا کر کے، بھارت اپنی معیشت کو عالمی منڈی کے لیے کھلا کرے گا۔
- نجی شعبے (Private Sector) پر عائد ضوابط اور قوانین میں نرمی کی جائے گی، اور آزادروی کے تحت نجی تجارتی اداروں کو

فروغ دیا جائے گا۔

- بھارتی معیشت میں نجی شعبے کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- آزادروی کے اصولوں کے تحت، حکومت معاشی سرگرمیوں میں اپنی براہِ راست مداخلت اور شراکت کو کم سے کم کرے گی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ آزادی روی کے بھارتی پس منظر کو بیان کیجیے۔

آزادی روی کے تحت بھارتی معشیت میں درج ذیل تبدیلیاں واقع ہوئی:

1۔ **لائسنس کے لزوم کا خاتمہ:** 1991 سے قبل صنعتوں کے قیام کے لیے مختلف طرح کے اجازت نامے ضروری تھے۔ حکومت نے اسے ختم کر دیا۔ صرف چھے طرح کی صنعتوں کے قیام کے لیے اجازت ناموں کی ضرورت ہو گی۔ اس میں سیگریٹ، الکوحل، ڈرگز، دوائیں۔ دھماکہ خیز اشیا اور خطرناک کیمیائی اشیا تیار کرنے والی صنعتیں شامل ہیں۔

2۔ **راست بیرونی سرمایہ کاری:** 1991 سے قبل ملک کے باہر کے سرمایہ دار راست بیرونی سرمایہ کاری یعنی بھارت میں کاروبار اور تجارت کے اہل نہیں تھے۔ انھیں کافی چھان بین کے بعد محدود اجازت ملی تھی۔ آزادروی کے دور میں اس شرط کو ختم کر دی اگیا۔ اب بیرونی ملک کے سرمایہ دار آسانی سے بھارت میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

3۔ **صنعتی ترقی:** بہت ساری صنعتوں کے قیام میں لائسنس لزوم کو ختم کرنے اور راست بیرونی سرمایہ کاری کی اجازت نے بھارت میں صنعتی ترقی کی رفتار کو خوب بڑھا دیا۔ بیرونی کمپنیاں اب اپنے تجارتی نام اور تجارتی نشان کے ساتھ بھارت میں تجارت کر سکتی ہیں۔

4۔ **صنعتوں کے قیام کی آزادی:** اب صنعتوں کے قیام کے لیے کسی مقام پر حکومت سے اجازت حاصل کرنا ضروری نہیں ہو گا۔ البتہ آلودگی پھیلانے والی صنعتیں بڑے شہروں سے کافی فاصلے پر لگانی ہونگی۔

5۔ **ٹیکنالوجی ٹرانسفر:** آزادروی سے پہلے بیرونی ٹیکنالوجی کے استعمال پر کافی پابندیاں تھیں۔ اب نہ صرف بیرونی ٹیکنالوجی کا حصول آسان ہو گا بلکہ بیرونی تکنیکی ماہرین کو خدمات بھی آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

6۔ **عوامی تجارتی اداروں میں تبدیلیاں:** عوامی تجارتی ادارے عام طور پر افسر شاہی کے سخت ظابطوں میں بندھے ہوتے ہیں۔ اب حکومتی افسران کے رول کو کم کر کے عوامی تجارتی اداروں کے انتظامیہ کو فیصلوں کی آزادی دی گئی۔

7۔ **مالیاتی اداروں میں تبدیلیاں:** اس کے تحت اب کمرشیل بنک، سرمایہ کاری بنک اسٹاک ایکسچینج، بیرونی زرمبادلہ ان سب مالیاتی اداروں پر ریزرو بنک آف انڈیا (آر بی آئی) کی نگرانی ہوا کرتی تھی۔ اب اس کا کردار بدل کر آر بی آئی کو ان مالیاتی اداروں کا مددگار اور صلاح کار بنا دیا گیا ہے۔ اب یہ مالیاتی ادارے اپنی پالیسی سازی اور فیصلہ سازی میں زیادہ آزاد ہو گئے۔

8۔ **حکومت کی مالیاتی پالیسی میں تبدیلیاں:** اس کو ہم ٹیکس سسٹم بھی کہتے ہیں۔ اس کے تحت حکومت ٹیکس کی وصولی اور عوامی اخراجات کے لیے پالیسی بناتی ہے۔ ٹیکس دو طرح کے ہوتے ہیں ایک راست ٹیکس دوسرے بالراست ٹیکس۔ اس میں ریاستی و مقامی ٹیکس شامل ہوتے ہیں۔

حکومت نے اس ٹیکس نظام میں کافی تبدیلیاں کیں۔ ٹیکس کی شرح میں کمی گئی۔ پورے ملک میں یکساں ٹیکس نظام لاگو کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ کاروباری حضرات کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں فراہم ہوں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ آزادی روی کے بھارتی معشیت پر کیا اثرات واقع ہوئے۔

آزادروی کے کلیدی اثرات:

موزف گوٹن نے آزادروی کے اثرات کو ذیل کے پانچ نکات میں بیان کیا:

1۔ **بین الاقوامی سرمارکاری کی روکاروٹوں کا خاتمہ:** سابق میں حکومت بیرونی سرمایہ کاری پر پچاسسوں قسم کی پابندیاں لگائی تھیں۔اس کی کئی شکلیں تھی۔ مثلاًاجازت نامہ۔ ٹیکس قوانین۔ قانونی اشوزوغیر آزادروی تمام اعمال کو نرم بنادیا۔

2۔ **سرمایہ کا بلاروکاوٹ بہاو:** آزادروی کا سب سے اہم اصول سرمایہ کا ملکوں کے درمیان بلاروکاوٹ بہاو کا ممکن بنانا ہے۔اس کی وجہہ سے سرمایہ دار اپنے وسائل کا بہت مفید استعمال کر سکتا ہے۔ کیونکہ اُسے دنیا میں کسی بھی ملک میں جہاں اس کو زیادہ منافع کی توقع ہوتی وہاں سرمایہ کاری کا موقع ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر ملک کے ٹیکس نظام قانونی تقاضے آزادروی کے دور میں کافی نرم کیے جاتے ہیں۔

3۔ **صنعتوں کو آسانی سے سرمایہ کی فراہمی:** آزادروی نے سرمایے کے بہاو کو آسان بنادیا۔اس لیے اب صنعت کار آسانی سے سرمایہ حاصل کر سکتے ہیں۔اس طرح صنعت کار اب وہ پروجیکٹس لانچ کر سکتے ہیں۔ جنھیں وہ سرمایے کی کمی کی وجہہ سے نہیں کر پارہے تھے۔اس کا مجموعی اثر صنعتی ترقی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

4۔ **اسٹاک مارکیٹ:** آزادروی کے نتیجے میں ممالک کے اسٹاک مارکیٹ کی قدر میں اضافہ ہوتا ہے۔ فنڈ منیجر اور سرمایہ کار نئی نئی فائدہ مند تجارتی سرگرمیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

5۔ **سیاسی مداخلت کے خطرے میں کمی:** آزادروی نے حکومت کے تجارتی معاملات میں حصہ داری کو کم سے کم کردی ہے۔اس لیے اب حکومتوں کی تبدیلی سے یا حکمراں جماعت کے سیاسی نظریات کی دخل اندازی کم ہوگی۔اس لیے سرمایہ کار اب قدر اطمینان سے سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔اب سرمایہ کاروں کو قانونی تحفظ پہلے سے زیادہ حاصل ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ آزادروی کے اہم اثرات بیان کیجیے۔

1.3 آزادروی کے مقاصد(Objectives of Libralisation)

آزادروی کے تصور کی وضاحت کے بعد آیئے اب ہم آزادروی کے مقاصد کا جائزہ لیتے ہیں۔

آزادروی کے پس منظر اور تصور کو سمجھنے کے بعد اس کے مقاصد کچھ اس طرح ہمارے سامنے آتے ہیں۔

1۔ **ملکی معشیت میں پائے جانے والی معاشی نمو کے امکانات کو کھولنا:** ہم دیکھتے ہیں کہ بسااوقات ہمیں اپنی خوبیوں اور طاقت کا اندازہ نہیں

ہوتا یہی حال ملکی معشیت کا بھی ہوتا ہے۔ ہمارے ملک معاشی ترقی کے بہت سارے امکانات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ مگر روایتی سوچ اور مختلف قسم کی پابندیوں اور ظابطوں کے لزوم کی وجہ سے ہم اپنے ان پوشیدہ خزانوں سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔ آزادروی سب سے پہلا مقصد یہی ہے کہ ہر ملک اپنے معاشی ترقی کے امکانات کو پوری طرح سے استعمال کر سکے اور معاشی ترقی کر سکے۔ اس کام کے لیے حکومتوں کو قوانین کو نرم کرنا، ظابطوں اور اجازت ناموں سے نجات دلانا ہوتا ہے۔ اور نجی سیکٹر اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کو اپنے ملک میں سرمایہ کاری کی پرکشش سہولتیں فراہم کرنی ہوتی ہیں۔

2۔ **ملکی معشیت کو بین الاقوامی معشیت سے ہم آہنگ کرنا:** آزادروی سے قبل ہر ملک اپنے کاروبار اور معشیت میں تنہاہ اجارہ داری برقرار رکھنے کی کوشش کی جاتی تھی مگر اب آزادروی کا مقصد یہ ہے کہ پوری دنیا کی معشیت ہم آہنگ ہو۔ اور ہر ملک ایسے قوانین ختم کردے جو آزادانہ تجارت میں روکاوٹ بنتے ہیں۔

3۔ **عالمی منڈی کا قیام اور بین الاقوامی تجارت کا فروغ:** آزادروی کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ دنیا کے تمام ممالک باہمی تجارت (بین الاقوامی تجارت) کو فروغ دیں، اور پوری دنیا ایک مشترکہ منڈی کی صورت اختیار کرلے۔ کسی بھی ملک کو یہ حق نہ ہو کہ وہ دوسرے ملک کے سرمایہ یا تکنیکی مہارت کو اپنی سرزمین پر آنے سے روکے۔ یوں بین الاقوامی سطح پر تجارت کو ہر قسم کی رکاوٹوں اور بندشوں سے آزاد کردیا جائے۔

4۔ **مقامی تجارتی و صنعتی اداروں میں بین الاقوامی مقابلہ آرائی کا فروغ:** آزادروی کے دور میں جب تجارت پر سے پابندیاں اٹھالی جائیں، اور نہ صرف مقامی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی آزادانہ تجارت کو فروغ حاصل ہو، تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملکی سطح پر تجارتی و صنعتی ادارے اپنی مصنوعات کے معیار، جدت اور قیمت میں ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہیں۔ اس سے صارفین کو بہتر معیار کی اشیا مناسب قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جب ہمارے ملک میں مقامی مصنوعات کے ساتھ ساتھ بیرونی مصنوعات بھی دستیاب ہوں، تو ہمیں نہ صرف اندرونِ ملک مسابقت کا سامنا ہوگا بلکہ عالمی سطح پر بھی مقابلہ کرنا ہوگا۔ آزادروی کے تحت ہماری مصنوعات کو دیگر ممالک کی منڈیوں میں برآمد کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں، چنانچہ ہر ملک کے تاجر و صنعت کار اس بین الاقوامی مسابقت میں شامل ہوتے ہیں۔

5۔ **سرمایے کا بلاروک ٹوک بین الاقوامی بہاو ممکن بنانا:** آزادروی کا تصور دنیا کو ایک "عالمی گاؤں" اور "مشترکہ عالمی منڈی" قرار دیتا ہے۔ اسی لیے اب سرمایے کی ایک ملک سے دوسرے ملک منتقلی، یعنی بین الاقوامی سرمایہ کاری، پر عائد سابقہ رکاوٹوں کو ممکنہ حد تک ختم کیا جارہا ہے۔ حکومتیں نہ صرف اس بہاؤ کی اجازت دے رہی ہیں بلکہ راست بیرونی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کررہی ہیں، اور تقریباً تمام معاشی شعبوں میں اس کی اجازت دی جارہی ہے۔

6۔ **ٹیکنالوجی کے بین الاقوامی بہاو کو آسان بنانا:** آزادروی کے نتیجے میں مقامی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مسابقت میں اضافہ ناگزیر ہو چکا ہے، اور ایسے مقابلے کے ماحول میں ٹیکنالوجی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ ٹیکنالوجی کی مدد سے نہ صرف مصنوعات کے معیار کو بہتر بنایا جاتا ہے بلکہ پیداواری لاگت کو بھی مسابقتی سطح پر رکھا جاسکتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک، جو ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی یافتہ ممالک سے پیچھے ہیں، ان کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا حصول ایک بنیادی ضرورت ہے۔ آزادروی نے اس عمل کو آسان بنادیا ہے؛ اب ترقی یافتہ ممالک نہ

صرف اپنی ٹیکنالوجی منتقل کرتے ہیں بلکہ اس پر مبنی صنعتوں کے قیام کی بھی اجازت دی جارہی ہے۔

7۔ **ممالک کے معاشی نظم وضبط کی اصلاح:** آزادروی کے دور میں کوئی بھی ملک اپنے معاشی نظام اور نظم وضبط کو صرف داخلی دائرے تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی ہدایات کو نظرانداز کرنا اب ممکن نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ممالک کے لیے اپنے ٹیکس نظام اور مالیاتی پالیسیوں میں اصلاحات ناگزیر ہو چکی ہیں، جیسا کہ ہم خود اپنے ملک میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ موجودہ دور میں کسی ملک کی معاشی ترقی صرف اس کا داخلی معاملہ نہیں رہی۔ کئی بین الاقوامی عوامل ہر ملک کی معیشت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ ایسے میں ترقی کے لیے بین الاقوامی تعاون اب ایک لازمی ضرورت بن چکا ہے۔

8۔ **ممالک کے مالی خسارے کو کم کرنا:** آزادروی کے نتیجے میں جب تجارت آزادانہ ہو، اور بین الاقوامی سرمایہ کاری و ٹیکنالوجی کی منتقلی میں سہولت میسر ہو، تو اس سے ممالک کی معاشی ترقی ممکن ہوتی ہے۔ آزادانہ تجارت ہر ملک کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ مسابقت (مقابلہ آرائی) کے ذریعے اپنی مقامی معیشت کو فروغ دے۔ اس طرح، ممالک اپنے تجارتی اور مالی خسارے کو مؤثر انداز میں کم کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

9۔ **صنعت کاری میں عوامی شعبے کی حوصلہ شکنی:** آزادروی کا مقصد تجارتی معاملات میں حکومتی کردار کو کم سے کم کرنا ہے۔ اسی لیے یہ پالیسی چاہتی ہے کہ حکومت ان تجارتی اداروں سے دستبردار ہو جائے جن کی وہ مالک ہے یا جن کی نگرانی کرتی ہے۔ تجارتی سرگرمیوں کو مکمل طور پر نجی شعبے کے سپرد کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتِ ہند تیزی سے کئی کمپنیوں، بینکوں اور حمل و نقل کے اداروں کی نجی کاری کر رہی ہے، اور بعض میں اپنی حصہ داری کم کر رہی ہے۔ یہ اقدامات مستقبل میں صنعتوں کے قیام میں عوامی شعبے کے کردار کو بتدریج کم اور بالآخر ختم کر دیں گے۔

10۔ **بین الاقوامی تجارت میں غیر ضروری رکاوٹوں کا خاتمہ:** آزادروی کا ایک اہم مقصد عالمی سطح پر تجارت کو تمام رکاوٹوں سے پاک کرنا ہے، تاکہ ایک بین الاقوامی منڈی قائم ہو سکے اور دنیا بھر میں معاشی ترقی کا عمل تیز ہو۔ ماضی میں اکثر ممالک اپنی مقامی صنعتوں اور مصنوعات کو تحفظ دینے کے لیے دیگر ممالک سے درآمد ہونے والی اشیاء پر بھاری ٹیکس عائد کرتے تھے، تاکہ غیر ملکی مصنوعات کی حوصلہ شکنی ہو۔ تاہم اب بین الاقوامی معاہدوں اور تجارتی اصولوں کے باعث کوئی بھی ملک اس طرح کی بے جا پابندیاں نہیں لگا سکتا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ آزادروی کے مقاصد واضح کیجیے۔

1.3.1 آزادروی ایک بین الاقوامی رویہ (Liberalization as an international attitude)

آزادروی میں بین الاقوامی مالیات اداروں کا کردار:

عالمی تجارتی تنظیم (World Trade Organization - WTO) دراصل عمومی معاہدۂ تجارت و محصولات (General Agreement on Tariffs and Trade - GATT) کی توسیع اور ارتقاء کا نتیجہ ہے۔

یہ معاہدہ 1947 میں جنیوا میں 23 ممالک کے درمیان طے پایا تھا، جس کا مقصد رکن ممالک کے مابین تجارت میں حائل رکاوٹوں اور محصولات (ڈیوٹیوں) کو کم یا ختم کرنا تھا۔

ابتداً یہ ایک عبوری معاہدہ تھا، جسے بعدازاں اقوامِ متحدہ کی زیرِ نگرانی ایک مستقل ادارہ بنانے کا ارادہ تھا، لیکن ایسا فوری طور پر ممکن نہ ہو سکا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس معاہدے کی شقوں میں وسعت آتی گئی، اور یہ بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے اور تجارتی آزادی کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ بن گیا۔

بالآخر 1995 میں GATT کو باقاعدہ طور پر عالمی تجارتی تنظیم (WTO) میں تبدیل کر دیا گیا، جس میں اُس وقت 125 ممالک شامل تھے۔ آج یہ تنظیم عالمی تجارت کا تقریباً 90 فیصد حصہ منظم کرتی ہے اور بین الاقوامی تجارت کے لیے ضابطہ اخلاق فراہم کرتی ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے مقاصد:

عالمی تجارتی تنظیم کے درج ذیل چھے بنیادی مقاصد ہیں:

1۔ بین الاقوامی تجارت کے اصول و ضوابط طے کرنا اور ان کا نفاذ یقینی بنانا۔

2۔ بین الاقوامی تجارت میں مزید آزادروی کو فروغ دینا اور گفت و شنید کے لیے ایک مؤثر فورم فراہم کرنا۔

3۔ رکن ممالک کے درمیان تجارتی اختلافات کو حل کرنا۔

4۔ فیصلوں میں زیادہ سے زیادہ شفافیت پیدا کرنا۔

5۔ تجارت سے متعلق دیگر بین الاقوامی اداروں سے تعاون کرنا۔

6۔ رکن ممالک کو عالمی تجارت کے ذریعے زیادہ سے زیادہ فوائد پہنچانا۔

عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے اصول:

1۔ غریب اور ترقی پذیر ممالک کے مفادات کا تحفظ کرنا، تاکہ امیر اور ترقی یافتہ ممالک ان کا استحصال نہ کر سکیں۔

2۔ تجارت کو صرف محصولات (ڈیوٹیوں) کے ذریعے منظم کرنا، اور تمام ممالک کو عالمی منڈیوں تک مساوی رسائی فراہم کرنا۔

3۔ حکومتوں کو اس وقت معاونت فراہم کرنا جب مقامی تاجر خصوصی تحفظ کے لیے ان پر دباؤ ڈالیں۔

عالمی تجارتی تنظیم کے دیگر اہم کام:

1۔ رکن ممالک کے درمیان تجارتی اختلافات کو حل کرنا، اور کسی بھی ملک کو یکطرفہ طور پر دوسرے رکن ملک کے خلاف کارروائی سے باز رکھنا؛ نیز انہیں باقاعدہ طریقے سے WTO سے رجوع کروانا۔

2۔ تجارت کو نقصان پہنچانے والی پالیسیوں کے بارے میں رکن ممالک میں شعور بیدار کرنا۔

عالمی مالیاتی فنڈ: (International Monetary Fund - IMF)

عالمی مالیاتی فنڈ کے دنیا بھر میں 190 رکن ممالک ہیں۔ یہ ادارہ اپنے رکن ممالک میں پائیدار ترقی اور خوشحالی کے فروغ کے لیے

کوشاں رہتا ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے عالمی مالیاتی فنڈ رکن ممالک کے درمیان مالیاتی استحکام اور تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں پیداوار میں اضافہ، بے روزگاری میں کمی اور عوام کی معاشی بہبود جیسے اہم اہداف حاصل کیے جاتے ہیں۔

عالمی مالیاتی فنڈ (IMF) کا مشن:

1۔ عالمی مالیاتی تعاون کو فروغ دینا۔

2۔ رکن ممالک کے درمیان تجارت اور معاشی نمو کی حوصلہ افزائی کرنا اور ان کے درمیان باہمی تعاون کو فروغ دینا۔

3۔ ایسی پالیسیوں کی حوصلہ شکنی کرنا جو معاشی خوشحالی کو نقصان پہنچا سکتی ہوں۔

عالمی مالیاتی فنڈ کے کام:

1۔ رکن ممالک کی معاشی و مالیاتی صورتِ حال کا جائزہ لینا اور انہیں معاشی بہتری کے لیے مشورے فراہم کرنا۔

2۔ رکن ممالک کو قرض اور دیگر مالی امداد فراہم کرنا۔

3۔ حکومتوں کو بہتر مالی و اقتصادی پالیسیوں کے نفاذ کے لیے تکنیکی معاونت اور تربیت فراہم کرنا۔

عالمی مالیاتی اداروں کے تعارف کا مقصد :عزیز طلبا !ابھی آپ نے دو اہم عالمی مالیاتی اداروں سے متعلق بنیادی معلومات حاصل کیں۔اس تعارف کا مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ **آزاد روی** (Liberalization)ایک عالمی رجحان ہے، جسے بین الاقوامی ادارے بھرپور طور پر فروغ دے رہے ہیں۔آج کوئی بھی ملک اس رویے سے خود کو الگ نہیں رکھ سکتا۔ ہر ملک، چاہے رضاکارانہ طور پر یا مجبوری میں، ان اداروں کی ہدایات پر عمل کرنے پر مجبور ہے۔یاد رکھیں، آزاد روی کے جہاں کئی فائدے ہیں، وہیں اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ان کا تفصیلی مطالعہ ہم آئندہ اکائی میں کریں گے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ آزاد روی میں عالمی اداروں کے کردار کو واضح کیجیے۔ _____ _____

1.4 خلاصہ(Summary)

یہ دورLPGیعنی آزاد روی(Liberalization) ، نجی کاری (Privatization) اور عالمی کاری (Globalization)کا دور ہے، جس نے دنیا کی معیشت کو ایک نیا رخ دے دیا ہے۔ آج دنیا ایک "عالمی گاؤں" کی صورت اختیار کر چکی ہے۔آزاد روی کی پالیسیوں کے نتیجے میں دنیا ایک مشترکہ عالمی منڈی میں تبدیل ہو رہی ہے۔ ماضی کے وہ تمام قوانین اور ضوابط، جو آزاد تجارت میں رکاوٹ بنتے تھے، اب نرم کیے جا رہے ہیں یا ختم ہو چکے ہیں۔

بین الاقوامی مالیاتی اداروں کا اثر و رسوخ اب بہت بڑھ چکا ہے۔ حکومتوں کے لیے قرض یا مالی امداد حاصل کرنے کے لیے ان اداروں

کی شرائط کی پابندی ناگزیر ہوگئی ہے۔ چونکہ معیشت زندگی کے تمام پہلوؤں پر اثرانداز ہوتی ہے،اس لیے آزادروی کے تعلیمی نظام پر اثرات بھی لازمی ہیں۔ ایک معلم کے لیے آزادروی کا فہم ضروری ہے،تاکہ وہ اس کے مثبت اثرات سے فائدہ اٹھاسکے اور اس کی ممکنہ خامیوں کا ازالہ کرسکے۔ آج ٹیکنالوجی نے جغرافیائی سرحدوں کو بے معنی کردیا ہے۔ سرمایہ اور ٹیکنالوجی کا بہاؤ آزادانہ جاری ہے،اور ہمیں ایک بین الاقوامی مقابلہ آرائی کا سامنا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمارے معلم اس بدلتے ہوئے عالمی منظرنامے کے لیے تیار ہوں۔

1.5 اکتسابی نتائج(Learning Ourcome)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- آزادروی کی تعریف
- آزادروی کا مفہوم
- آزادروی کے تاریخی پس منظر
- آزادروی کے مقاصد
- آزادروی کے عمل میں عالمی مالیاتی اداروں کا کردار
- آزادروی کے دور میں بین الاقوامی مقابلہ آرائی کے لیے خود کو تیار کرنا

1.6 فرہنگ(Glossary)

آزادروی (Liberalization)	وہ معاشی رویہ جس میں تجارت کے لیے عالمی سطح پر تمام رکاوٹوں کو ختم یا نرم کیا جاتا ہے۔
بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)	ایک عالمی ادارہ جو رکن ممالک کی معاشی ترقی اور مالی استحکام کے لیے کام کرتا ہے۔
عالمی تجارتی تنظیم (WTO)	ایک بین الاقوامی تنظیم جو عالمی تجارت میں کوٹہ بندی اور محصولات جیسی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کوشاں ہے۔
لائسنس راج (Licensing)	وہ نظام جس کے تحت صنعت یا تجارت کے قیام کے لیے حکومتی اجازت (اجازت نامہ) ضروری ہوتی تھی۔
راست بیرونی سرمایہ کاری(FDI)	جب کوئی غیر ملکی ادارہ یا فرد کسی دوسرے ملک میں تجارت یا صنعت میں براہ راست سرمایہ کاری کرے۔
عمومی معاہدہ برائے تجارت و محصولات (GATT)	عالمی تجارت اور محصولات سے متعلق کیا گیا ابتدائی معاہدہ، جو بعد میں WTO کی بنیاد بنا۔

1.7 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ آزادروی _____ کو متاثر کرتی ہے۔

a) تعلیم b) معشیت c) تجارت d) یہ سب

2۔ آزادروی میں بازار کو _____ کیا جاتا ہے۔

a) کھلا b) پابند c) محدود

3۔ _____ یہ ایک بین الاقوامی مالیاتی ادارہ نہیں ہے۔

a) UNO b) IMF c) WTO

4۔ آزادروی میں نجی سیکٹر کی _____ کی جاتی ہے۔

a) حوصلہ بندی b) حوصلہ شکنی c) حوصلہ افزائی

5۔ آزادروی میں _____ میں اصلاح کی جاتی ہے۔

a) مالیاتی ادارے b) ٹیکس نظام c) یہ دونوں

6۔ بین الاقوامی سرمایے کا بہاو _____ کی وجہہ سے ممکن ہوا۔

a) آزادروی b) IMF c) اقوام متحدہ

7۔ آزادروی کے دور میں سرمایہ داروں کو _____ مداخلت سے نجات ملی۔

a) مالی b) سیاسی c) تکنیکی

8۔ آزادروی نے _____ مقابلہ آرائی کو جنم دیا۔

a) بین الاقوامی b) ملکی c) مقامی

9۔ عالمی تجارتی تنظیم _____ کے بطن سے پیدا ہوئی۔

a) GATT b) IMF c) NESCO

10۔ _____ عالمی تجارت کے 90 فیصد معاملات کے لیے ظابطہ اخلاق بتاتی ہے۔

a) اقوام متحدہ b) IMF c) ورلڈ بنک

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ آزادروی سے کیا مراد ہے؟

2۔ بھارت میں آزادروی کا پس منظر بیان کرو۔

3۔ عالمی مالیاتی اداروں نے قرض کے حصول کے لیے بھارت پر کونسی شرائط عائد کی۔

4۔ آزادروی کے مقاصد بیان کیجیے۔

5۔ آزادروی ایک بین الاقوامی رویہ ہے۔ کیسے؟

6۔ عالمی تجارتی تنظیم کے قیام کا پس منظر کیا ہے؟

7۔ عالمی مالیاتی فنڈ کے مشن پر نوٹ لکھیے۔

8۔ آزادروی نے بھارت کی معشیت پر کیا اثرات ڈالے؟ مختصر لکھیے۔

9۔ راست بیرونی سرمایہ کاری سے کیا مراد ہے۔

10۔ عالمی تجارتی تنظیم پر نوٹ لکھیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ آزادروی کا تاریخی پس منظر واضح کیجیے۔

2۔ بھارت نے آزادروی سے اپنی معشیت کو کسطرح ہم آہنگ کیا؟

3۔ آزادروی کے اہم اثرات کی وضاحت کیجیے۔

4۔ آزادروی کے مقاصد کی تفصیلات تحریر کیجیے۔

5۔ دو عالمی مالیاتی اداروں کی تفصیلات تحریر کیجیے۔

1.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ www.investopedia.com

2۔ www.imf.org

3۔ www.wto.org.

4۔ خود اکتسابی مواد تعلیم میں عصری امور، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد 2018

5۔ IMF (2000) Globalization thearts or Oppurtunity, IMF Publications.

6۔ Josephine, Yazali & others, (2011) Globalization and challenges of education Shipra publication Delhi.

7۔ NIEPA publication, Globalization and Challenges of Education (2011) – Shipra publication, New Delhi.

8- Narsaih M. L, Education and globalization (2008) Discovery publications New Delhi.

9- Marmar Mukhopadhay,Edcation for a G:Interfaith diemension, (2008), Shipra Publicatios New Delhi.

10-K.R. Gupta, liberalization and globalization of India. Economy (2005) Atlantic publisher & distributor, New Delhi.

11-K R Bawa, Dr. Globalization of Higher Education, (2011), APH Publicatios New Delhi.

اکائی2۔ تعلیم میں آزادروی کی ضرورت

(Need of liberalization of Education)*

اکائی کے اجزاء

2.0 تمہید(Introduction)

2.1 مقاصد(Objectives)

2.2 تعلیم اور آزادروی(Education and Libralization)

2.3 تعلیم میں آزادروی کی ضرورت(Need of Libralization in Education)

2.4 تعلیم میں آزادروی کے مقاصد(Objectives of Libralization in Education)

2.4.1 تعلیم میں آزادروی کے حاصلات: قومی تعلیمی پالیسی2020 کے تناظر میں

(Outcomes of Liberalization in Education: In the Context of the National Education Policy 2020)

2.5 خلاصہ(Summary)

2.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

2.7 فرہنگ(Glossary)

2.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

2.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

2.0 تمہید(Introduction)

عزیز طلبا! آپ اس سے قبل کی اکائی میں آزادروی کے تصور اور اس کے مقاصد سے واقف ہو چکے ہیں۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ آزادروی سے مراد معیشت کے شعبے میں سخت قوانین اور ضوابط کو نرم کرنا یا ختم کرنا ہے۔ اس رویے کے تحت معیشت اور تجارت کو زیادہ سے زیادہ آزادی دی جاتی ہے، اور آزادانہ تجارت کے راستے میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کیا جاتا ہے۔ آج کا دور آزادروی کا دور ہے، اور یہ ایک رائج الوقت عالمی طرزِ فکر بن چکا ہے۔ اس نے نہ صرف معیشت بلکہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے، اور ان میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

ہیں۔ تعلیم کا میدان بھی چونکہ سماج کا ایک اہم اور لازمی حصہ ہے، اس لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ آزادروی کے اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ آزادروی کا تعلیم پر اثر ایک ناگزیر حقیقت ہے۔

اسی لیے اس اکائی میں ہم یہ جائزہ لیں گے کہ آزادروی کے موجودہ تناظر میں تعلیم پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں، اور تعلیم میں اس طرزِ فکر کو کیوں اور کس حد تک اپنانے کی ضرورت ہے۔

2.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- آزادروی کے اصولوں کے تحت تعلیمی نظام کا جائزہ لے سکیں۔
- آزادی روی اور تعلیم کے باہمی تعلق کو سمجھ سکیں۔
- آزادروی کے تعلیم پر اثرات سے واقف ہو سکیں۔
- تعلیم میں آزادروی کی ضرورت کا احساس کر سکیں۔
- تعلیم میں آزادروی کی وجوہات کو جان سکیں۔

2.2 تعلیم اور آزادروی

سابقہ اکائی میں آپ یہ جان چکے ہیں کہ آزاد روی سے مراد معیشت کے تمام شعبوں میں اصلاحات لانا ہے۔ یہ اصلاحات عام طور پر آزادانہ تجارت کے فروغ کے لیے کی جاتی ہیں، جن کے تحت ماضی کی حکومتوں کی جانب سے نافذ کیے گئے سخت قوانین اور ضوابط کو نرم یا بعض اوقات مکمل طور پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ آزادروی کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر ایک آزاد معیشت کے قیام کا تصور کارفرما ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح عام طور پر معاشیات کے سیاق میں استعمال ہوتی ہے۔

ہمارا ملک بھی معیشت کے میدان میں تیزی سے آزادروی کو اپنا رہا ہے۔ تاہم، جب ہم تعلیم کے میدان میں نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آزادروی کی رفتار نسبتاً سست ہے، جس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم (بشمول تکنیکی و پیشہ ورانہ تعلیم) آج بھی بڑی حد تک حکومتی کنٹرول میں ہے۔ مگر اب منظر نامہ تبدیل ہو رہا ہے۔ رفتہ رفتہ ہمارا ملک تعلیم میں بھی آزادروی کو اپنانے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

تعلیم میں آزادروی کا مطلب:

جیسا کہ آپ سابقہ اکائی میں پڑھ چکے ہیں، آزادروی کے کچھ بنیادی اصول ہیں جو معیشت سے متعلق ہوتے ہیں۔ انہی اصولوں کا اطلاق جب تعلیم کے میدان میں کیا جاتا ہے، تو ہم تعلیم میں آزادروی کی بات کرتے ہیں۔ اس کا مفہوم درج ذیل نکات سے واضح ہوتا ہے:

1۔ تعلیمی میدان کو حکومتی قوانین اور ضوابط کی سختی سے نجات دلانا۔

2۔ سرکاری منظوری، گرانٹ، معیار، اور انفرااسٹرکچر جیسے معاملات میں تعلیمی شعبے پر عائد پابندیوں کو کم کرنا۔

3۔ تعلیم کے میدان میں حکومتی کنٹرول کو ممکنہ حد تک محدود کرنا۔

4۔ جہاں قوانین وضوابط کی ضرورت ہو، وہاں نرم، لچکدار اور ترقی پسند پالیسیوں کا نفاذ کرنا۔

5۔ تعلیمی اداروں کے قیام وانتظام میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کرنا۔

6۔ تعلیمی اداروں کو ہر سطح پر زیادہ سے زیادہ خود مختاری اور آزادی دینا۔

7۔ تعلیمی اداروں کے درمیان مثبت مسابقت کو فروغ دینا۔

8۔ تعلیمی میدان میں شفافیت اور کھلے پن کا مظاہرہ کرنا۔

9۔ تعلیم کو مکمل طور پر نجی شعبے کے لیے کھول دینا۔

10۔ بیرونی ممالک کے تعلیمی اداروں کو بھارت میں اپنے ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام چلانے کی اجازت دینا۔

11۔ تعلیم کے شعبے میں بیرونی سرمایہ کاری (FDI) کی حوصلہ افزائی کرنا۔

12۔ تعلیمی نظام کی نگرانی اور نظم ونسق میں ایسی اصلاحات کرنا جو آزادروی کو فروغ دیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیم میں آزادروی کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

عزیز طلبا عزیز طلبا! ہم عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے مطالعے کے دوران یہ بات سیکھ چکے ہیں کہ اس ادارے کے قیام کا مقصد اپنے رکن ممالک کی قابل بقا ترقی اور خوشحالی کو یقینی بنانا ہے۔ اسی تناظر میں آئی ایم ایف کی پالیسیوں کا مقصد پیداواری صلاحیت میں اضافہ، بے روزگاری کا خاتمہ اور عوام الناس کی فلاح وبہبود ہے۔ اس کے اہم کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ رکن ممالک کو بہتر معاشی پالیسیوں کے نفاذ کے لیے تکنیکی اور تربیتی معاونت فراہم کرتا ہے۔

اب آپ اوپر دیے گئے پیرا گراف پر غور کریں اور سوچیں: کیا قابل بقا ترقی، خوشحال زندگی، بے روزگاری کا خاتمہ، پیداوار میں اضافہ، اور عوام کی بہبود ——ان میں کوئی ایک بھی مقصد ایسا ہے جس کا براہِ راست تعلق تعلیم سے نہ ہو؟ یقیناً، اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ درحقیقت، یہ تمام اہداف تعلیم کے بغیر حاصل ہی نہیں کیے جا سکتے۔ تعلیم ہی وہ بنیاد ہے جو کسی ملک کی پائیدار ترقی، معاشی خوشحالی اور سماجی بہتری کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔

تعلیم نہ صرف فرد کی ترقی اور فلاح کے لیے ضروری ہے، بلکہ یہ قوموں اور ملکوں کی ترقی کے لیے بھی انتہائی اہم ہے۔ چونکہ قوم یا ملک افراد ہی سے بنتے ہیں، اس لیے جب تک افراد تعلیم یافتہ نہ ہوں، ہم کسی قوم یا ملک کی ترقی اور بہبود کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ انسانی سرمایہ ہی اصل سرمایہ ہے۔ تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جو انسانی سرمائے کو سائنسی، تکنیکی اور بالآخر معاشی ترقی تک لے جاتی ہے۔ یہ صرف تعلیم ہی ہے جس کے ذریعے انسان کا ہمہ جہتی ارتقا ممکن ہوتا ہے۔

ہمارے نظامِ تعلیم کو اس وقت کئی طرح کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان میں خاص طور پر تعلیم تک رسائی، برابری، عدل ودادرسی،

شمولیت، معیارِ تعلیم، حصولِ تعلیم کی استطاعت اور تعلیم میں جوابدہی جیسے بنیادی اور دوررس مسائل شامل ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے ایک مربوط اور واضح فکر کی ضرورت ہے۔ آزادروی کو اپناتے ہوئے ان مسائل کے ممکنہ حل کی جانب پیش رفت کی جاسکتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ عالمی مالیاتی فنڈ اور تعلیم میں آزادروی کے تعلق روشنی ڈالیے۔

تعلیم اور آزادروی:

- GATT کے تحت تعلیم کو اب خدمات (Service) میں شامل کرلیا گیا ہے۔
- GATT میں آزادروی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، لہٰذا تعلیم میں آزادروی کے تناظر میں ہم اسی بنیادی دستاویز کی طرف رجوع کریں گے۔
- اس مقصد کے لیے پیرے ساووے کے ایک مقالے سے، جو OECD کے لیے تحریر کیا گیا تھا، رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔ ماخذ (oecd.org/education/skills-beyond-school)
- موجودہ دور اور مستقبل میں تعلیمی خدمات کی منڈی بہت وسیع، متنوع، تخلیقی اور تیزی سے ترقی پذیر ہوگی۔

آزادروی کا بنیادی مقصد معاشی ترقی کو ممکن بنانا اور ہر قسم کی رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔ اس تناظر میں ہم عالمی مالیاتی فنڈ کے کردار کا ذکر پہلے کرچکے ہیں۔ اب جیسے جیسے آزادروی، اس کے مقاصد اور ممکنہ فوائد کا شعور بڑھے گا، ویسے ہی تعلیم و تربیت کی اہمیت میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ یہ صورت حال ہمیں ناگزیر طور پر تعلیم میں آزاد روی کو اختیار کرنے کی طرف لے جائے گی۔ اب ہمیں اپنے انسانی وسائل کو مہارتوں کے لحاظ سے ہمہ وقت تازہ اور باصلاحیت رکھنا ہوگا۔ کیونکہ آج کی محنت کی منڈی (Labor Market) اور مصنوعات کی منڈی (Product Market) کی اولین شرط یہی ہے۔

تعلیمی خدمات کی بین الاقوامی اہمیت اور ضرورت:

دنیا بھر میں تعلیمی خدمات کی اہمیت اور ضرورت میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ اس تصور کی وضاحت ذیل میں پیش کی جارہی ہے:

1۔ **کارپوریٹ ٹریننگ** : اب ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنی مخصوص ضروریات کے لیے عام تعلیمی اداروں پر انحصار نہ کرتے ہوئے، خود اپنے طور پر اپنے ملازمین کو تربیت دے کر تیار کررہی ہیں۔ مثلاً موٹرولا یونیورسٹی، سن مائیکرو سسٹمز ایجوکیشنل سروس، مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ ٹیکنکل ایجوکیشن سینٹر وغیرہ۔ اس میں آخری ذکر کی گئی مائیکروسافٹ، پوری دنیا میں 1700 نجی فرنچائزز کے ذریعے ICT میں تربیت فراہم کررہی ہے۔ امریکہ میں 42 فیصد کارپوریٹ یونیورسٹیاں اس میدان میں سرگرم ہیں۔ منافع بخش ادارے: یہ وہ ادارے ہیں جو سختی سے تجارتی اصولوں پر کام کرتے ہیں اور مخصوص گروپ کو ہدف بناتے ہیں معیاری اور محدود پیمانے پر تعلیمی پروڈکٹ تیار کرتے ہیں۔ اس میں اپولو گروپ، سلوان لرننگ سسٹم ان، وغیرہ شامل ہیں سلوان لرننگ سسٹم قائم شدہ اعلیٰ ثانوی اداروں کو حاصل کرتا ہے۔ یہ ادارے دنیا بھر میں ٹریننگ اور زبان کی تربیت میں اولین مقامات کے حامل ہیں۔

2۔ **ورچوئل یونیورسٹیز** : یہ وہ یونیورسٹیاں ہیں جو روایتی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے برخلاف، روایتی کورسز اطلاعاتی ٹیکنالوجی (ICT) کے

ذریعے فراہم کرتی ہیں۔ مثلاً نیشنل ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، سلوان، اوپن لرننگ ایجنسی آف آسٹریلیا، اوپن یونیورسٹی ورلڈ وائڈ (برطانیہ) وغیرہ شامل ہیں۔

3۔ **روایتی یونیورسٹیز** : یہ روایتی جامعات ہیں اور تعلیمی اقدامات کے غیر منافع بخش ادارے ہیں۔ ان اداروں نے اب تیزی سے اپنی کارکردگی میں اضافہ کیا ہے۔ ای لرننگ کے پروگرام شروع کیے ہیں اور تدریس میں اطلاعاتی تکنیک (ICT) کے مراکز دوسرے ممالک میں کھولے ہیں۔

4۔ **روایتی جامعات کے منافع بخش ادارے** : روایتی جامعات اب اپنے دائرۂ کار میں کچھ ایسے ادارے قائم کر رہی ہیں جو منافع بخش ہیں۔ اس کے ذریعے وہ منافع بخش اور ورچوئل جامعات سے مقابلہ آرائی کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا مقصد برسرِکار افراد کی مہارتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ اس میں روایتی اندر فاصلاتی تعلیم بھی شامل ہے۔

5۔ **شراکت (پارٹنرشپ)** : نجی و عوامی، نجی و نجی، اور عوامی و نجی شراکت کے ذریعے تعلیمی ادارے قائم کیے جا رہے ہیں۔ ان اداروں کی کئی طرح کی شراکتیں ہوتی ہیں۔ بطورِ خاص ای لرننگ اور بین الاقوامی پروگراموں کے انعقاد کے لیے یہ انتظامات حکومتی امداد کے بغیر کیے جا رہے ہیں۔ آن لائن یونیورسٹیاں اب بین الاقوامی سطح پر طلبہ کو ہدف بنا رہی ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیم میں آزادروی کے نتیجے میں کسی قسم کے ادارے وجود میں آئینگے۔

تعلیمی خدمات کی فراہمی کے طریقہ کار:

GATT نے تعلیمی خدمات کی فراہمی کے چار طریقے اختیار کیے ہیں:

1۔ **سرحدوں کے پار فراہمی (Cross-border Supply)**: اس طریقہ کار میں تعلیمی خدمات ایک ممبر ملک سے دوسرے ممبر ملک کے دائرۂ عمل میں فراہم کی جاتی ہیں۔ یہاں خدمات سفر کرتی ہیں، لیکن خدمت فراہم کرنے والا اور حاصل کرنے والا دونوں اپنے اپنے مقام پر موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً اشیا کی برآمدات۔ اس طریقے میں فاصلاتی تعلیم، ورچوئل تعلیم، تعلیمی سافٹ ویئر، اور بالخصوص انٹرنیٹ و ICT کی مدد سے تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

2۔ **سرحد پار استعمال (Consumption Abroad)**: اس طریقہ کار میں ایک ملک کا باشندہ دوسرے ملک جا کر وہاں کی خدمات (تعلیم) سے استفادہ کرتا ہے۔ مثلاً سیاحت یا تجارتی دورے۔ تعلیم کے میدان میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ملک کا طالب علم دوسرے ملک کے تعلیمی ادارے میں داخلہ لے اور اپنا کورس مکمل کرے۔ موجودہ وقت میں اعلیٰ تعلیم میں یہی طریقہ سب سے زیادہ رائج ہے، جہاں لاکھوں طلبا اپنے وطن سے باہر جا کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

3۔ **کاروباری موجودگی (Commercial Presence)**: اس طریقے میں خدمت فراہم کرنے والا ادارہ دوسرے ملک میں اپنی کاروباری موجودگی رکھتا ہے۔ مثلاً یونیورسٹیوں کے سیٹلائٹ کیمپس، زبان کی تربیت کے ادارے یا مائیکروسافٹ جیسے نجی تربیتی ادارے۔ اس میدان میں بے شمار امکانات موجود ہیں۔

4۔ **انسانی تبادلہ(Presence of Natural Persons):** اس طریقہ کار میں وہ فرد جو تعلیمی خدمات فراہم کر سکتا ہے، عارضی طور پر دوسرے ملک منتقل ہو کر وہاں تعلیم فراہم کرتا ہے۔ مثلاً پروفیسرز، اساتذہ اور محققین کا کسی دوسرے ملک جا کر تدریس یا تحقیق کے لیے کام کرنا۔ اس طریقے سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراد سے بڑے پیمانے پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ GATT کے تحت تعلیمی خدمات کی فراہمی کا طریقہ کار کیا ہوگا؟
_____

عزیز طلبا! آپ نے اوپر کی بحث سے یہ بات بخوبی سمجھ لی ہوگی کہ نئے زمانے سے ہم آہنگ ہونے اور دنیا کے ساتھ شانہ بہ شانہ چلنے کے لیے ہمیں اپنے تعلیمی نظام میں انقلابی تبدیلیاں کرنی ہوں گی۔ اب تعلیم میں آزادروی کو اختیار کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ آیئے، اب ہم بھارت کے تناظر میں تعلیم میں آزادروی کی ضرورت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2.3 تعلیم میں آزادروی کی ضرورت(Need of Libralization in Education)

1۔ **حکومت اور تعلیمی میدان کے اخراجات میں کمی :** کوٹھاری کمیشن نے 1966 میں قومی ترقی میں تعلیم کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) کا 6 فیصد تعلیم پر خرچ کرنے کی سفارش کی تھی، مگر مختلف وجوہات کی بنا پر اب تک ہماری حکومت اتنی رقم تعلیم پر خرچ نہیں کر پائی۔ موجودہ اور آنے والے دور میں تعلیم یافتہ افراد ہی ملکی اور عالمی معیشت کا انجن ہوں گے۔ ایسے افراد کی تیاری، جو زمانے کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکیں، زیادہ وسائل کا تقاضا کرتی ہے، جو حکومت تنہا فراہم نہیں کر پا رہی۔ لہٰذا تعلیم میں آزادروی کے ذریعے اس کمی کو پورا کرنے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

2۔ **ملک کی تعلیمی ضروریات اور نجی سرمائے کی کمی:** ملک کی موجودہ اور آئندہ تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں حکومتی وسائل ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔ چونکہ ہمارے تعلیمی نظام میں قوانین و ضوابط منافع خوری کو ناپسندیدہ سمجھتے ہیں، اس لیے نجی سرمایہ تعلیم کے میدان میں کم آتا ہے۔ اگر ان قوانین کو آزادروی کے تحت نرم اور سہل بنایا جائے، تو نجی سرمایہ کار بھی اس اہم شعبے میں دلچسپی لیں گے، اور تعلیمی شعبے کی بڑی ضرورت پوری ہو سکے گی۔

3۔ **نئے تعلیمی افق اور محدود عوامی وسائل:** اس وقت سائنس اور ٹیکنالوجی کی جس تیزی سے ترقی ہو رہی ہے، اس کے باعث نئے تعلیمی میدان سامنے آ رہے ہیں۔ آئندہ معیشت انہی شعبوں میں مہارت پر منحصر ہوگی، لہٰذا ایسی تعلیم اور مستقل تعلیم کا بندوبست ضروری ہے جو مستقبل کے تقاضوں کو پورا کر سکے۔ موجودہ حالات بتاتے ہیں کہ عوامی وسائل اس کے لیے ناکافی ہیں، لہٰذا آزادروی کے تحت نجی کاری اس کا مؤثر حل ہو سکتی ہے۔

4۔ **علمی دھماکہ:** جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، علمی دھماکے کے اس دور میں ہر فرد کے لیے مسلسل سیکھتے رہنا ضروری ہو گیا ہے۔ اب کالج یا یونیورسٹی کی ڈگری پر پوری زندگی گزارنا ممکن نہیں۔ ہمیں ہر وقت تازہ ترین تحقیق اور نئی مہارتوں سے واقف رہنا ہوگا۔ عوامی ادارے یہ

تقاضے پورے نہیں کر پارہے، لہٰذا آزادروی اس کا متبادل بن سکتی ہے۔

5۔ **بھارت کی معیشت اور خدمات کا شعبہ:** بھارت کی معیشت میں خدمات کے شعبے کی بڑی حصہ داری ہے، اور اب تعلیم کو بھی خدمات میں شامل کیا جاچکا ہے۔ اس لیے بھارت تعلیمی خدمات کی فراہمی کے ذریعے مالی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

6۔ **ذہین و فطین افراد کو ملک میں ہی مواقع فراہم کرنا:** اگر ہمارے ملک کے ذہین افراد کو آزادئ عمل اور ترقی کے مواقع یہاں نہ ملیں، تو وہ آسانی سے بیرونی ممالک کی جانب رخ کریں گے۔ اس رجحان کو روکنے کے لیے مناسب اصلاحات اور سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا۔

7۔ **طلبا کا بیرون ملک رجحان:** ہر سال بھارت سے بڑی تعداد میں طلبا اعلیٰ تعلیم کے لیے بیرون ممالک جاتے ہیں۔ اگر غیر ملکی یونیورسٹیاں بھارت میں اپنے کیمپس قائم کریں تو ہم مالی وسائل کے بیرونِ ملک اخراج کو روک سکتے ہیں۔

8۔ **صنعتی سماج سے علمی سماج کا سفر:** عالم گیریت کے اس دور میں تعلیم اور ٹیکنالوجی سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ تعلیم کا طریقہ کار، طلبا و اساتذہ کا کردار سب بدل چکا ہے۔ اب صنعتی سماج تیزی سے علمی سماج میں تبدیل ہو رہا ہے، اور ہمارے موجودہ قوانین اس سفر میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ ان کی اصلاح ضروری ہے تاکہ تعلیم میں آزادروی ممکن ہو سکے۔

9۔ **عالم گیریت کے پیداواری عوامل:** اب صرف علم کافی نہیں، بلکہ مہارت اور ٹیکنالوجی بھی پیداواری عوامل کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے تعلیم میں آزادروی ناگزیر ہوگئی ہے۔

10۔ **ملکی و بین الاقوامی مقابلہ آرائی:** آزادروی کے بعد نجی کاری اور پھر عالم گیریت کا سفر جاری ہے۔ اب ہم مقامی یا ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی مقابلے کا سامنا کر رہے ہیں۔ تعلیمی اداروں کو اس مقابلے کے لیے تیار کرنا ضروری ہے، اور اس کے لیے آزادئ عمل ضروری ہے۔

11۔ **تعلیمی معیار کی بہتری:** تعلیم میں آزادروی سے تعلیمی اداروں اور صنعتوں کے درمیان تعلق مضبوط ہوگا۔ وہی ادارے باقی رہیں گے جو معیاری اور کارآمد تعلیم دیں گے۔ غیر معیاری ادارے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو صنعتیں اپنی ضرورت کے مطابق تربیتی ادارے قائم کرلیں گی۔ GATT میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔

12۔ **فیس میں مقابلہ آرائی:** اب تعلیمی اداروں کو نہ صرف اعلیٰ معیار کی تعلیم دینی ہوگی بلکہ فیس بھی معقول رکھنی ہوگی، ورنہ طلبا کے پاس کئی متبادل موجود ہیں۔

2.4 تعلیم میں آزادروی کے مقاصد (Objectives of Libralization in eduction)

تعلیم میں آزادروی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ تعلیم تک سب کی رسائی،

2۔ تعلیم میں عدل و دادرسی،

3۔ معیاری تعلیم،

4۔ حصول تعلیم کی استطاعت/قدرت،اور

5۔ تعلیم میں جوابدہی

2.4.1 تعلیم میں آزادروی کے حاصلات: قومی تعلیمی پالیسی2020 کے تناظر میں

قومی تعلیمی پالیسی2020 کی بنیاد تین اصولوں پر رکھی گئی ہے:(1) تعلیم میں برابری،(2) تعلیم میں عدل ودادرسی،اور(3) تعلیم میں شمولیت۔ یہ پالیسی پانچ ستونوں پر قائم ہے،جو درج ذیل ہیں":

1۔ تعلیم تک سب کی رسائی

2۔ تعلیم میں عدل ودادرسی

3۔ معیاری تعلیم

4۔ حصول تعلیم کی استطاعت/قدرت

5۔ تعلیم میں جوابدہی

تعلیم میں آزادروی اوران مقاصداغراض کا مطالعہ کرنے پر ہمیں ذیل کے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

1۔ تعلیم میں برابری:

ہم جانتے ہیں کہ آزادروی عوام الناس کی فلاح و بہبود چاہتی ہے۔اور اس کا سب سے مؤثر اور یقینی ذریعہ تعلیم ہے۔ سماجی پس منظر میں سماج میں وسائل کی منصفانہ تقسیم اور فوائد کا برابری سے حصول ایک اہم موضوعِ بحث رہا ہے۔اس لیے اب آزادروی کے ذریعے اس بات کی کوشش ہوگی کہ تعلیم کے حصول میں سماج کے تمام طبقات کو برابری کا حصہ ملے۔ ساتھ ہی سب کو یکساں اور معیاری تعلیم فراہم کی جائے۔ بھارت کے سماجی حالات کے مد نظر یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم سماج کے محروم اور بچھڑے طبقات کو تعلیم کے ذریعے ترقی کے مواقع فراہم کریں۔

2۔ تعلیم میں عدل اور دادرسی:

تعلیم میں عدل کا مطلب یہ ہے کہ تمام اسکول جانے والی عمر کے طلبا اور اعلیٰ تعلیم کے خواہش مند نوجوانوں کو بغیر کسی رکاوٹ و تعصب کے تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں۔ آزادروی اس خلا کو پُر کر سکتی ہے، کیونکہ آزادروی کے تحت قوانین وضوابط نرم کیے جائیں گے، جس سے زیادہ تعلیمی مواقع/ادارے پیدا ہوں گے اور تمام کے لیے تعلیم میں سہولت ہوگی۔

3۔ تعلیم میں سب کی شمولیت:

آزادروی عوام الناس کی معاشی ترقی، سماجی خوشحالی اور بے روزگاری کے خاتمے جیسے مقاصد رکھتی ہے۔ان مقاصد کو اُس وقت تک حاصل نہیں کیا جاسکتا جب تک سماج کا ہر بچہ/نوجوان زیورِ تعلیم سے آراستہ نہ ہو جائے اور اُسے حسبِ خواہش ودلچسپی تعلیم وتربیت کے مواقع حاصل نہ ہوں۔اس لیے تمام بچوں/نوجوانوں کو تعلیمی عمل میں شامل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

4۔ حصولِ تعلیم کی استطاعت/قدرت:

خاندانوں کے لیے، استطاعت کو مطلوبہ/مناسب تعلیم خریدنے کی صلاحیت کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے، جبکہ ان کے پاس دیگر ضروریات اور خدمات کے کم از کم استعمال سے لطف اندوز ہونے کے لیے کافی وسائل موجود ہوں۔ ریاست کے لیے، استطاعت کی پیمائش ان افراد کے حصے سے کی جا سکتی ہے جو اعلیٰ تعلیم کے متحمل ہو سکتے ہیں، یعنی اعلیٰ تعلیم کے اخراجات بطور فیس ادا کرنے کے قابل ہوں اور اپنی اعلیٰ تعلیم بغیر حکومتی امداد کے مکمل کر سکیں۔

5۔ تعلیم میں جوابدہی:

ٹیکنالوجی اور علمی دھماکے کے دور میں صرف خواندگی کافی نہیں ہے، بلکہ تعلیم کی ہر سطح پر معیار کی برقراری ضروری ہے۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا، آزادروی تعلیم میں ملکی اور بین الاقوامی سطح کی مقابلہ آرائی کو فروغ دے گی۔ اس لیے تعلیمی نظام کے کارپردازوں کی کارکردگی کا جائزہ اور جوابدہی سے ہم بچ نہیں سکتے۔ تعلیمی نظام میں جوابدہی کا احساس ہی ہمارے تعلیمی اداروں کو باقی رکھے گا اور ان کی ترقی ممکن ہو گی۔ جو ادارے جوابدہی سے خالی ہوں گے، وہ جلد ہی معیار کو کھو سکتے ہیں، اور اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ ہو گا کہ مقابلہ آرائی کے دور میں وہ تعلیمی ادارے ختم ہو جائیں گے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)

1۔ تعلیم میں آزادروی اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تعلق کو واضح کرو۔

_____

_____

2.5 خلاصہ (Summary)

GATT اور عالمی تجارتی تنظیم کے دائرہ کار میں تعلیم اب بین الاقوامی معاہدات کی روشنی میں خدمات (Service) میں شمار کی جا رہی ہے۔ اور آزادروی کے تحت تعلیمی میدان بھی بین الاقوامی سطح پر کھل رہا ہے۔ اس ضمن میں تمام ممبر ممالک کو اپنے قوانین وضوابط میں اصلاحات کرنی ہوں گی۔ تعلیم پر حکومت کا کنٹرول بتدریج کم ہوتا جائے گا، اور تعلیمی اداروں کو زیادہ آزادی میسر آئے گی۔ تعلیم میں مقابلہ آرائی کو فروغ ملے گا، جس سے توقع ہے کہ طلبا کو بہتر اور معیاری تعلیم مناسب فیس میں میسر ہو گی۔

بھارت میں غیر ملکی تعلیمی ادارے اپنے کیمپس قائم کریں گے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر ہم آنے والے دنوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مستقبل میں تعلیم اور تجارت (منافع بخش ادارے) عام ہوں گے۔ تعلیمی خدمات کا سیکٹر ایک بہت بڑے مارکیٹ کی شکل اختیار کرے گا۔ اس میں ہمارے لیے مواقع اور چیلنج دونوں ہوں گے۔ ورچوئل تعلیم اور فاصلاتی تعلیم کو بہت فروغ ملے گا۔ تعلیمی عمل میں اطلاعاتی ٹیکنالوجی کا استعمال بہت بڑھ جائے گا۔ ہماری قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے بھی ان بدلتے حالات کا ادراک کرتے ہوئے تعلیمی نظام میں دُور رس تبدیلیوں کی پالیسی ترتیب دی ہے۔

2.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- آزادروی کے اصولوں کے تحت تعلیمی نظام کا جائزہ
- آزادروی اور تعلیم کے باہمی تعلق کی وضاحت
- تعلیمی نظام پر آزادروی کے اثرات کا جائزہ
- تعلیمی میدان میں آزادروی کی ضرورت کی تفہیم
- تعلیمی میدان میں آزادروی کے تحت مناسب تبدیلیوں کے لیے حکمتِ عملی کی تشکیل
- تعلیم میں آزادروی کی وجوہات کا تجزیہ

2.7 فرہنگ(Glossary)

تعلیم تک رسائی(Educational Access)	تمام بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم کے لیے تعلیمی اداروں کا قیام۔تاکہ وہ بہ سہولت تعلیم حاصل کر سکیں۔
تعلیم میں عدل دادرسی (Educational equity)	سماج کے تمام افراد کے ساتھ تعلیم کے ضمن میں عدل۔ محرومی کی صورت میں دادرسی کا حق۔
شمولیت(Inclusion)	کسی سرگرمی میں سماج کے تمام طبقات کو شامل کرنا۔
استطاعت/قدرت(Affordability)	کسی کام کو انجام دینے کی قدرت۔
جوابدہی(Accountability)	کارکردگی کے نتائج کی ذمہ داری قبول کرنا۔۔
ورچول یونیورسٹی (Virtual University)	غیر روایتی طریقے بالخصوص اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا۔
منافع بخش(For Profit)	کسی کارکردگی سے منافع حاصل کرنا۔۔
غیر منافع بخش(Not for Profit)	کسی کام کو نہ نفع نہ نقصان کی بنیاد پر انجام دینا۔

2.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ تعلیم میں آزادروی سے حکومتی کنٹرول _____ ہوگا۔

a) بڑھے b) کم c) معتدل

2۔ تعلیم میں آزدروی سے تعلیمی اداروں _____ حاصل ہو گی۔

a) آزادروی b) رہائی c) نجات

3۔ تعلیم پر خرچ _____ ہے۔

a) بوجھ b) جائز c) نجات

4۔ GATT کے تحت تعلیم اب _____ میں شامل ہے۔

a) خدمات b) معاہدے c) تجارت

5۔ تعلیم میں آزادروی کے تحت تعلیمی ادارے _____ ہو سکتے ہیں۔

a) منافع بخش b) غیر منافع بخش c) سرکاری

6۔ بھارت میں اب تعلیمی میدان میں _____ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

a) دعائتیوں b) نجی سرمایہ کاری c) ڈونیشن

7۔ یہ دور _____ دور ہے۔

a) ایٹمی دھماکے b) نفسانفسی c) علمی دھماکے

8۔ ہم اب صنعتی سماج سے _____ سماج کی طرف سفر کر رہے ہیں۔

a) علمی b) عالمی c) دیہی

9۔ عالم گیریت کے دور میں تعلیم کے میدان میں _____ میں اضافہ ہو گا۔

a) معیار b) مقابلہ آرائی میں c) ان دونوں میں

10۔ آزادروی میں تعلیمی اداروں کی _____ بڑھ گئی ہے۔

a) جواب دہی b) عمر c) آمدنی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ تعلیم میں جوابدہی سے کیا مراد ہے؟

2۔ تعلیم میں برابری کو واضح کیجیے۔

3۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی بنیادیں اور ستون کون سے ہیں؟

4۔ سرحد پار فراہمی کیا ہے؟

5۔ سرحد پار استعمال کسے کہتے ہیں؟

6۔ کارپوریٹ ٹریننگ کو واضح کرو؟

7۔ تعلیم کا انسانی بہبود سے کیا رشتہ ہے؟

8۔ مستقبل میں تعلیمی مارکیٹ کیسا ہوگا؟

9۔ ورچول یونیورسٹی کیسے کام کرتی ہے؟

10۔ کاروباری موجودگی کا مفہوم بتائیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ تعلیمی میدان پر آزادروی کے اصولوں کا انطباق کرکے ہم تعلیم میں آزادروی کیسے لائینگے؟

2۔ عالمی مالیاتی فنڈ اور GATT کے اغراض و مقاصد اور اصول کس طرح تعلیم میں آزدروی کا باعث بنتے ہیں؟

3۔ تعلیم میں آزادروی کی وجہہ سے کون سے نئے رجحانات سامنے آئینگے؟

4-GATT نے تعلیمی خدمات کی فراہمی کے کونسے چار طریقے اپنائے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

5۔ بھارت میں تعلیم میں آزادروی کی ضرورت پر اظہار خیال کیجیے؟

6۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 اور آزادروی اس عنوان پر مضمون تحریر کیجیے؟

2.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ www.oecd.org./education

2۔ www. Ncert.nic.in / pdf/nep/NEP=pdf

3۔ خود اکتسابی مواد، تعلیم میں عصری امور، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد 2018

4۔ Winston.c.Thompson, Libralism in education, oxford research encyclopaedia of education retrived from www. Reserchagte.net/ publication/319007951

5۔ M.L. Nara saiah, Education and Globalization, 2008, discovery publishing house. New Delhi

6۔ NIEPA, publication, Globalization and challenges of education 2011, shipra publications New Delhi.

7۔ Tabraz Ahmad & Padmini Parsad, Privtisation and Professionalization of

education, 2017 Regal Publications New Delhi.

8- IMF (2000) Globalization thearts or Oppurtunity, IMF Publications.

9- Josephine, Yazali & others, (2011) Globalization and challenges of education Shipra publication Delhi.

10-Marmar Mukhopadhay,Edcation for a G: Interfaith diemension ,(2008),Shipra Publicatios New Delhi.

11-K.R. Gupta, liberalization and globalization of India. Economy (2005) Atlantic publisher & distributor, New Delhi.

12-K R Bawa,Dr, Globalization of Higher Education,(2011), APH Publicatios New Delhi.

اکائی 3۔ تعلیم میں آزادروی کے فوائد و نقصانات

(Advantages & Disadvantage of liberalization of Education)*

اکائی کے اجزاء

3.0 تمہید(Introduction)

3.1 مقاصد(Objectives)

3.2 تعلیم میں آزادروی کے فوائد(Advantages of liberalization of Education)

3.3 تعلیم میں آزادروی کے نقصانات(Disadvantage of liberalization of Education)

3.4 راہ اعتدال(Middle Path)

3.5 خلاصہ(Summary)

3.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

3.7 فرہنگ(Glossary)

3.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model examination Question)

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Sugested Reading Materials)

3.0 تمہید(Introduction)

آزادروی کے تحت اب تعلیم کے میدان میں بھی کئی اصلاحات و تبدیلیاں آگئی ہیں۔ حکومت کا تعلیم پر کنٹرول کم ہوتا جارہا ہے، اور تعلیمی اداروں کو آزادی مل رہی ہے۔ تعلیم میں مقابلہ آرائی بڑھتی جارہی ہے، جس کے نتیجے میں طلبا کو مناسب فیس میں معیاری تعلیم میسر آ سکتی ہے۔ غیر ملکی ادارے اب ہمارے ملک میں اپنے کیمپس قائم کر رہے ہیں، اور بیرونی یونیورسٹیوں کو اجازت دینے کے لیے قانون سازی جاری ہے۔ تعلیم اب منافع بخش تجارت کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔

تعلیمی میدان میں اب ہمارے لیے بہت سے مواقع اور چیلنجز درپیش ہیں۔ اس پس منظر میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کو قطعیت دی گئی ہے، جو مستقبل میں ہمارے تعلیمی سفر کی رہنمائی کرے گی۔ تعلیم میں آزادروی کے عام طور پر دو پہلو بیان کیے جاتے ہیں: کچھ لوگ اس کے فوائد کا ذکر کرتے ہیں، جبکہ کچھ دوسرے افراد اس کا تنقیدی جائزہ لے کر اس کی خامیاں بیان کرتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم ان دونوں طرح

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

کے خیالات کا جائزہ لیں گے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- تعلیم میں آزادروی کے فوائد جان پائیں۔
- تعلیم میں آزادروی کے فائدوں سے استفادہ کر سکیں۔
- تعلیم میں آزادروی کے نقصانات کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- تعلیم میں آزادروی کے نقصانات سے محفوظ راستہ اپنانے کے طریقے معلوم کر سکیں۔

3.2 تعلیم میں آزادروی کے فوائد (Advantages of Liberalization of Education)

آزادروی کا رویہ دراصل نجی کاری اور آخر کار عالم گیریت کی تمہید ہوتی ہے۔ آزادروی جب شروع ہوتی ہے تو اس کا لازمی اثر نجی کاری کی شکل میں آتا ہے، اور یہ عمل یہاں نہیں رکتا بلکہ اس کا انجام عالم گیریت کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

آیئے ہم آزادروی کے تعلیم میں فائدوں کا جائزہ لیتے ہیں:

1۔ صنعتی معاشرے کا علمی اور تکنیکی معاشرے میں تبدیل ہونا:

آزادروی نے تعلیم کو خدمات سیکٹر میں شامل کر کے تعلیمی میدان میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اس آزادروی نے دنیا میں تبدیلیوں کی رفتار کو حیران کن حد تک تیز کر دیا۔ اس تیز رفتار ترقی کا راز علمی ترقی ہے۔ یہ علمی ترقی سائنس، ٹیکنالوجی اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اب ہم ملکوں کی ترقی کو ناپنے کے لیے علمی، تکنیکی و اطلاعاتی تکنیک کے پیمانے استعمال کرتے ہیں۔ اس عمل کو تیز کرنے میں تعلیم میں آزادروی کا پورا کردار ہے۔ اب ممالک کی ترقی اور ان کی عوام کی بہبود علمی، سائنسی اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں مضمر ہے۔ اب ممالک کو اپنے تعلیمی نظام میں آزادروی کے ذریعے شریک ہونا ہوگا۔

2۔ آزادروی کا تعلیمی پالیسی پر اثر :

i. تعلیم تقدس سے تجارت کی طرف: تعلیم جو حال تک ثواب کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی، مخیر حضرات تعلیمی ادارے قائم کر کے مفت تعلیم دیتے تھے۔ اس کی وجہ سے تعلیم کی توسیع میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا تھا۔ اب چونکہ آزادروی نے تعلیم سے حکومتی اور مخیر حضرات کا کنٹرول کم کر دیا ہے، ضوابط نے اب تعلیم برائے نفع کی اجازت دے دی۔ اب سیلف فائنانس (طالب علم خود اپنی تعلیمی اخراجات برداشت کرے) نے تعلیم کو عام کرنے میں بڑا کردار ادا کیا۔

ii. حکومتی قوانین اور ضوابط نجی تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

iii. پالیسی کے تحت نجی تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے، اس لیے اب حکومت پر تعلیمی اخراجات کا بوجھ کم ہو رہا ہے۔ iv.

اب تک تعلیم کی فراہمی حکومت اور سماج کی ذمہ داری مانی جاتی تھی، لیکن آزادروی نے اب انھیں اس ذمہ داری سے چھوٹ دلانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

3۔ تعلیمی منصوبہ بندی پر آزادروی کے اثرات:

آزادروی نے حکومت سے تعلیمی منصوبہ بندی کے حق میں اب نجی سیکٹر اور سرمایہ داروں / صنعت کاروں کو بھی شامل کر دیا۔ آزادروی نے تعلیمی منصوبہ بندی اور تعلیمی ادارہ سازی میں نئی ضرورتوں کو متعارف کرایا۔ نجی سیکٹر اپنے پھیلاؤ اور وسعت کے پیش نظر حکومتی اداروں کا محتاج نہیں ہے۔ وہ حکومت کو مشورہ دیتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر اپنے ادارے بھی کھولتے ہیں۔ • ضوابط اور قوانین میں نرمی نے تعلیم کے میدان میں نت نئے تجربات کے راستے کھولے ہیں۔ تعلیم جو حکومت کی سرپرستی میں چلتی تھی، اس میں عوامی اور نجی سیکٹر کی شراکت کو متعارف کرایا گیا۔ اور اس طرح کے تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کے لیے ضروری اصلاحات کی جارہی ہیں۔ • حکومتی تعلیمی ادارے اب نئے کورسز کے لیے حکومت سے گرانٹ کی بجائے سیلف فائنانس کورسز چلا رہے ہیں۔ • تعلیمی اداروں کی منصوبہ بندی کا عالمی تناظر: آزادروی نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں بنا دیا ہے۔ مقابلہ آرائی بھی اب مقامی اور ملکی سطح سے اوپر اٹھ کر عالمی پس منظر میں ہو رہی ہے، اس لیے منصوبہ بندی کرتے وقت ہمیں عالمی پس منظر کو سامنے رکھنا ہوگا۔

4۔ آزادروی کے تعلیمی مالیات پر اثرات:

- تعلیم میں آزادروی نے حکومت کے تعلیمی بجٹ کو کم کر دیا ہے۔
- تعلیمی قرض کی نئی اسکیم شروع کی گئی ہے جس میں طالب علم اپنے تعلیمی اخراجات و فیس کے لیے بینک سے کم شرح سود پر قرض حاصل کر سکتا ہے۔
- آزادروی کی وجہ سے تعلیمی میدان میں نجی سرمایہ کاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ • آزادروی نے ہمارے ملک میں تعلیم کے سیکٹر میں بیرونی سرمائے کی آمد کو ممکن بنایا ہے۔
- آزادروی نے تعلیم سے منافع کو جائز کر دیا ہے، اس لیے اب نجی سرمایہ دار اسے ایک تجارتی موقع کے طور پر استعمال کریں گے اور تعلیمی میدان میں سرمایہ کاری کریں گے۔

5۔ آزادروی اور تعلیمی نظم و نسق:

بھارت میں تعلیمی ادارے رجسٹرڈ سوسائٹی یا ٹرسٹ کے ذریعے ہی چلائے جا سکتے ہیں۔ آزادروی میں اب کمپنیاں بھی تعلیمی ادارہ کھول سکتی ہیں۔ تعلیمی نظم و نسق میں یہ بہت بڑی تبدیلی ہے۔ اس کے اثرات درج ذیل ہوں گے:

1۔ اب تعلیمی ادارے کارپوریٹ طرز پر چلائے جائیں گے۔
2۔ کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کمپنیاں تعلیمی ادارے قائم کریں گی۔
3۔ تعلیمی اداروں کے حصص (Shares) بازار میں آئیں گے۔
4۔ تعلیمی انصرام لچک دار اور مقاصد (Targets) پر مبنی ہوگا۔

5۔ ہندوستانی ثقافت کو چیلنجز لاحق ہوں گے۔

6۔ معیار تعلیم اور انصرام میں ارتقا:

آزادروی سے نجی اور سرکاری تعلیمی اداروں میں مقابلہ آرائی ہوگی۔اس مقابلہ آرائی کی وجہ سے تمام تعلیمی اداروں کو اپنے معیار تعلیم کو بلند کرنا ہوگا۔ تعلیمی ادارے اب نظم ونسق وانصرام کے بہترین طریقے اختیار کریں گے۔ہر دو کا فائدہ طلبا کو ہوگا۔

7۔ بیرونی زرمبادلہ کی بچت:

آزادروی کی وجہ سے بیرونی ممالک کے تعلیمی ادارے بھارت میں آئیں گے۔ بھارتی طلبا کو بین الاقوامی معیار کی تعلیم اپنے ہی ملک میں میسر ہوگی۔اس طرح وہ لاکھوں طلبا جو بیرون ملک جاکر تعلیم حاصل کرتے ہیں،ان کو اپنے ملک میں تعلیم کا موقع ملے گا۔اس طرح ہمارے ملک کا قیمتی زرمبادلہ بچے گا۔

8۔ بیرون ممالک سے زرمبادلہ کا حصول:

آزادروی کی وجہ سے بھارت کے نامی گرامی تعلیمی ادارے اب اپنے کیمپس دیگر ممالک میں کھول سکیں گے۔ ہمارے بہترین اساتذہ دوسرے ممالک کے تعلیمی اداروں میں تدریس کریں گے۔اس طرح ہمارے ملک کو دوسرے ممالک سے تعلیمی خدمات کے بدلے زرمبادلہ حاصل ہوگا۔

9۔ تعلیم میں آزادروی اور عمر بھر سیکھنا:

آزادروی پورے معاشرے اور معیشت پر جو اثرات ڈال رہی ہے،اس کی وجہ سے اب ہر انسان کو بالخصوص پیشہ ور افراد کو ہمہ وقت بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی اور اس کے استعمالات سے واقف ہونے کے لیے ہر وقت سیکھتے رہنا ضروری ہوگا۔آزادروی کی وجہ سے تعلیمی اداروں کے ضوابط میں تبدیلی/اصلاحات کے ذریعے اب یہ ممکن ہو جائے گا کہ ایک شخص گود سے گور تک علم حاصل کر سکے۔ کیونکہ آزادروی میں تعلیم عمر کی قید کے بغیر حاصل کی جاسکے گی۔(بحوالہ: صادق بختیاری)

10۔ علم اور ٹیکنالوجی میں شراکت داری:

آزادروی نے عالمی سطح پر علم اور ٹیکنالوجی کو عام کیا ہے۔آزادروی نے جو سہولتیں فراہم کی ہیں ان کی وجہ سے اب علم کے فروغ اور علم میں اضافے کی رفتار تیز تر ہوئی ہے۔ علم میں اضافے کی شرح بھی بڑھی ہے۔ علم اور ٹیکنالوجی کے اضافے اور بلاروک ٹوک فراہمی کی وجہ سے انسانیت کے مجموعی ذہنی سرمایے میں اضافہ ہوا ہے۔اس کا نتیجہ ہے کہ ہم انسانی معاشروں میں مختلف سطحوں پر تیز رفتار ترقی کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

11۔ نئے اقدار بننا:

آزادروی نے سابقہ کئی قدروں کو چیلنج کیا ہے اور اپنی سہولت کے لیے نئی قدروں کو متعارف کرایا۔ یہ ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔

12۔ **بین الاقوامی فہم:**

آزادروی کی وجہ سے تعلیم میں کئی ممالک کے درمیان ساجھے داری ہو رہی ہے۔ طلبااور اساتذہ بہ سہولت ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہو رہے ہیں۔ تعلیم و تحقیق کے میدان میں بین الاقوامی سطح پر شراکت اور ساجھے داری عام ہوتی جارہی ہے۔ان سب نے دنیا بھر میں افراداور قوموں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی۔ایک دوسرے کے تہذیب و تمدن سے واقفیت میں اضافہ کیااور اپنے علاوہ دیگر تہذیبوں کے احترام کا جذبہ پیدا کیا۔

13۔ **مواصلاتی واطلاعاتی انقلاب:**

تعلیم میں آزادروی نے پوری دنیا میں مواصلات اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کو خوب فروغ دیا۔اس وجہ سے اب انسانوں کا دنیا میں کہیں بھی اور کبھی بھی رابطہ کرنا، معلومات میں شریک ہونا،اور باہمی تعامل کرنا آسان ہو گیا ہے۔

14۔ **ازالہ غربت:**

تعلیم میں آزادروی کی وجہ سے تعلیمی سہولیات عام ہوں گی۔ تکنیکی و پیشہ ورانہ تعلیم مانگنے پر میسر ہو گی۔اس سے روزگار کے نت نئے مواقع پیدا ہوں گے اور مہارت رکھنے والے افراد کی مانگ میں اضافہ ہو گا۔بے روزگاری میں کمی آئے گی۔دولت کی افزائش ہو گی۔سب مل کر دنیا سے غربت میں کمی لائیں گے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ تعلیمی آزادروی نے معیار تعلیم کو بلند کیا۔اس بات کا جائزہ لیجیے۔
2۔ تعلیم میں آزادروی کے بین الاقوامی فائدوں کی تشریح کیجیے۔

3.3 تعلیم میں آزادروی کے نقصانات(Disadvantages of liberalization of Education)

1۔ **تعلیم تجارت بن گئی:۔** تعلیم میں آزادروی کے نقصانات میں سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ تعلیم، جو ایک سماجی ذمہ داری تھی اور جس کو ایک تقدس حاصل تھا، وہ ختم ہو گیا۔فروغِ علم کارِ ثواب نہیں رہا۔آزادروی نے تعلیم کو ایک قابلِ فروخت شے بنادیا ہے۔سوچ و فکر کی اس تبدیلی نے تعلیمی نظام کے ہر پہلو پر منفی اثرات مرتب کیے۔

2۔ **حکومتی بجٹ میں تعلیم کے لیے کم گنجائش:۔** آزادروی نے تعلیمی میدان کو بازار کے بھروسے پر چھوڑ دیا۔طلب و رسد اور بازار کی قوتوں نے تعلیم کے تقدس کو کم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔چونکہ نجی سرمایہ دار تعلیم میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں،اس لیے اب حکومتیں تعلیم جیسے سماجی سیکٹر میں عوامی بجٹ میں تخفیف (کٹوتی) کر رہی ہیں۔ تعلیمی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں،اور حکومتیں تعلیم کی مد میں اخراجات کم سے کم کرتی جارہی ہیں۔ حکومت نئے تعلیمی اداروں کے قیام کو نظرانداز کر رہی ہے اور چاہتی ہے کہ نجی سرمایہ دار اس مانگ کو پورا کریں۔

3۔ **نجی تعلیمی اداروں کی بھرمار:۔** آزادروی نے تعلیمی قوانین وضوابط کو نرم کر دیا۔اس کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کئی غیر معیاری اور کم معیاری

تعلیمی ادارے میدان میں آ گئے۔ان اداروں کا مقصد منافع کمانا ہے،نہ کہ تعلیم کا فروغ۔اس لیے وہ تعلیمی معیار اور کیفیت سے زیادہ اپنے منافع کو بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔یہ نجی تعلیمی ادارے اکثر مناسب وسائل/انفراسٹرکچر اور معیاری اساتذہ فراہم نہیں کر پاتے۔وہ تجارتی اصول—کم سے کم سرمایے/اخراجات میں زیادہ سے زیادہ منافع کمانا چاہتے ہیں۔اس لیے بحیثیتِ مجموعی تعلیمی معیار میں کمی آتی ہے۔

4۔ **بیرونی ملک کی یونیورسٹی کے نام پر دھوکہ:۔** آزادروی کے نتیجے میں اب بیرونی ممالک کے تعلیمی ادارے ہمارے ملک میں تعلیمی ادارے کھول سکتے ہیں۔بیرونی ممالک کے تعلیمی ادارے کی ڈگری کی چمک اور طلبا کی اس سے مرعوبیت کئی غیر معیاری بیرونی تعلیمی اداروں کے ملک میں داخلے کا سبب بنتی ہے۔اور وہ ہمارے ملک کے کم معیاری تعلیمی اداروں سے شراکت کے ذریعے طلبا کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔اور طالب علم اپنی ادا کی گئی فیس کے مطابق معیاری تعلیم حاصل نہیں کر پاتا اور دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ بیرونی تعلیمی ادارے ہمارے ملک میں موجود اعلیٰ تعلیم کے اداروں سے کم تر ہوتے ہیں۔

5۔ **غیر منصفانہ فیس:۔** عام طور پر نجی تعلیمی ادارے بہت کم اصول وضوابط مانتے ہیں،اور آزادروی انھیں بہت سارے اصولوں اور ضابطوں سے چھوٹ بھی دیتی ہے اور نرمی برتتی ہے۔اس لیے ان کی فیس پر عام طور پر کوئی حد نہیں ہوتی ہے۔حکومت اگر فیس کو متعین کرنا چاہے تو یہ ادارے دیگر ذرائع اختیار کرتے ہیں۔نجی تعلیمی ادارے اپنی فیس کے تعین میں آزاد ہوتے ہیں۔اور یہ چیز ادارے کو محض تجارت بنانے میں مددگار ہوتی ہے۔ان اداروں میں اعلیٰ سے اعلیٰ فیس کے باوجود معیار(کوالٹی) کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی ہے۔

6۔ **غیر منصفانہ مقابلہ آرائی:۔** آزادروی میں جب تعلیمی اداروں کی بھرمار ہوگی،اس میں مقامی تعلیمی ادارے بھی ہوں گے، سرمایہ داروں کے ادارے ہوں گے اور بیرونی ملک کے تعلیمی ادارے بھی کھولے جائیں گے۔ان تینوں قسم کے اداروں میں اساتذہ، وسائل، انفراسٹرکچر اور معیار میں بہت فرق ہوگا۔تینوں قسم کے اداروں میں مقابلہ آرائی غیر منصفانہ ہوگی۔ان کے ذرائع ووسائل کے لحاظ سے ان کا انفراسٹرکچر،اساتذہ کا معیار اور مجموعی تعلیمی معیار میں فرق لازم ہے۔ظاہر ہے کہ مقامی ادارے جو مالی لحاظ سے کمزور ہوں گے،وہ سرمایہ داروں اور بیرونی اداروں کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ صورتِ حال بہت سارے کرپشن کے دروازے کھولے گی۔دوسری مقابلہ آرائی ملکی اداروں اور بین الاقوامی اداروں میں ہوگی۔عام طور پر لوگ،صنعت کار،بیرونی اداروں کے تعلیم یافتہ افراد کو پسند کریں گے۔

7۔ **مقامی اداروں کا مقابلے باہر ہونا اور اساتذہ کا بے روزگار ہونا:۔** آزادروی میں جب مقابلہ آرائی ہوگی تو مالی لحاظ سے کمزور مقامی ادارے زیادہ وسائل والے اداروں سے مقابلہ نہیں کر پائیں گے،آخر کار ایسے ادارے بند ہوں گے،اور وہاں کے اساتذہ ہر ایک بے روزگار ہو جائیں گے۔

8۔ **تعلیمی اداروں میں بھید بھاؤ:۔** آزادروی کے نتیجے میں اب تین طرح کے ادارے وجود میں آئیں گے: ایک مقامی سرکاری ادارے، دوسرے نجی سرمایہ داروں کے ادارے،اور تیسرے بیرونِ ملک کے ادارے۔تینوں کے معیار اور انصرام میں بڑا فرق ہوگا۔مقامی سرکاری ادارے اچھوت ہوتے چلے جائیں گے۔نجی ادارے جو مالدار ہیں،ترقی کریں گے۔بیرونِ ممالک کے تعلیمی ادارے بھی ترقی کریں گے۔صنعتی ادارے، تجارتی ادارے،اور کاروباری ادارے اعلیٰ معیاری اداروں کے تعلیم یافتہ وتربیت یافتہ طلبا کو ملازمت دیں گے۔

اس طرح مقامی/سرکاری اداروں کے طلبا کے ساتھ سوتیلا برتاؤ ہوگا۔ان کے مواقع کم سے کم ہوتے جائیں گے۔

9۔ **کاروباری اور تجارتی مضامین کا بول بالا:۔** آزادروی میں تعلیمی ادارے صرف ان کورسز کو فروغ دیں گے جن کی تجارتی قیمت ہوگی۔ایسے کورسز جو وہ مہارتیں پیدا کرتے ہیں جو صنعت اور کاروبار میں مفید ہوتے ہیں اور جن سے جلد روزگار ملتا ہے،ان ہی کی تعلیم مہیا ہوگی۔اور دیگر مضامین جو سماجی ضرورت کے ہیں،وہ بڑی حد تک نظرانداز ہو جائیں گے۔مثلاً زبان وادب،تاریخ،آرٹ،فلسفہ،اخلاقیات وغیرہ۔

10۔ **غیر اخلاقی اور نامناسب رویہ:۔** بسااوقات نجی تعلیمی ادارے اپنے ادارے میں طلبا کے ساتھ غیر اخلاقی رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔وہ طلبا کا داخلہ میرٹ (ذہانت) کے بجائے ان کی فیس اور کیپٹیشن فیس کی ادائیگی کی قدرت پر رکھتے ہیں۔ اگر مقابلہ جاتی امتحان میں کوئی طالب علم اچھے نمبرات لائے مگر وہ نجی تعلیمی ادارے کی فیس ادا نہ کر سکے،تو اسے داخلہ نہیں ملے گا۔جبکہ انٹرنس میں کم نمبرات والا طالب علم فیس اور دیگر مالی عطیات دے کر آسانی سے داخلہ حاصل کر لیتا ہے۔

پل ڈی نے آزادروی کے نقصانات کو کچھ اس طرح بیان کیا:

1۔ **خدمات کی غیر مساوی تقسیم اور نئی سماجی طبقہ بندی:۔** آزادروی نے خدمات،جن میں تعلیم شامل ہے،کی غیر مساوی تقسیم کو بڑھاوا دیا۔ اب خدمات کی فراہمی عمومی کے بجائے منتخبہ ہوگی۔اس کی وجہ سے نسلی،صنفی،اور سماجی طبقہ بندی مضبوط ہوگی۔اس کا ایک نتیجہ اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں صف بندی کی ایک نئی قسم کے طور پر سامنے آرہا ہے۔ترقی پذیر دنیا میں تعلیمی خدمات عموماً مڈل کلاس اور مالدار خاندانوں کے بچوں کو ہی میسر ہیں،جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اسکول کی کوالٹی اور قسم میں دن بہ دن مقابلہ آرائی بڑھ رہی ہے۔

2۔ **طلبا کو انسانی سرمایہ سمجھنا:۔** آزادروی میں تعلیم میں طالب علم کو بحیثیت انسان ایک وسیع بنیاد پر تعلیم نہیں دی جاتی،جو تنقیدی صلاحیتوں کی ترقی کر سکے۔اب ہم طالب علم کی وسیع انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بجائے اسے صرف اور صرف ملازمت کے لیے تیار کرتے ہیں۔اس لیے ہم طالب علم کو انسان نہیں بلکہ "انسانی سرمایہ" قرار دیتے ہیں۔سرمایہ وہ شے ہوتی ہے جو تاجر کا تجارت میں رأس المال ہوتا ہے،جس پر اُس کی تجارت کا مدار ہوتا ہے۔

3۔ **آزادروی، نجی کاری اور کاروباریت:۔** آزادروی نے نجی کاری کو جنم دیا۔اس کے بعد تعلیم میں کاروباریت کا دور آیا۔اس کے تحت اسکولوں کے اندر تجارت بازی کی شروعات ہوئی۔اس کے علاوہ ہر اسکول نے اپنے آپ کو،یعنی تعلیمی خدمات کی فراہمی کو،فروخت کے لیے پیش کرنا شروع کیا۔اس کے تحت صارف کی ضرورت اور ترجیحات اہم ہوں گی۔تعلیم کا وسیع مفہوم تنگ ہو کر صرف ملازمت اور کاروباری صلاحیت کے حصول تک محدود ہو گیا۔

4۔ **تعلیمی اداروں کے اندر خدمات کی ٹھیکہ داری:۔** آزادروی کے دور میں تعلیمی اداروں کے اندر کی خدمات مثلاً گیٹرنگ،صفائی،سیکیورٹی وغیرہ راست ادارے کے تحت نہ رہتے ہوئے انھیں آؤٹ سورس (ٹھیکے) پر دیا جارہا ہے۔بعض ممالک میں اب تعلیمی معائنے،طلبا سے فیس جمع کرنا،تعلیمی قرض،اور ریکارڈ رکھنے جیسے کام نجی ٹھیکہ داروں کے حوالے ہو گئے ہیں۔مقامی ریاستی حکومت نے ان سے پلہ جھاڑ لیا ہے۔

5۔ **طلبا کو تعلیمی واوچر کی فراہمی:۔** ایسے سرکاری اسکول کے طلبا جن کے نتائج اچھے نہیں ہیں،وہاں حکومت طلبا کو تعلیمی اخراجات کے لیے

تعلیمی واوچر دیتی ہے،اور یہ طلبا اپنی پسند کے نجی تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔بطور فیس وہ تعلیمی واوچر دیتے ہیں۔

6۔ **تعلیمی اخراجات کو ٹیکس فری کرنا:۔** امریکہ میں حکومت یہ منصوبہ رکھتی ہے کہ وہ نجی تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے سرپرستوں کو انکم ٹیکس میں فیس کی رقم کے برابر چھوٹ دے۔ برطانوی حکومت تعلیمی اداروں (اسکول) میں نجی کاری کے بدلے میں اسپانسر کو اسٹاف کی بھرتی اور شرحِ تنخواہ میں تبدیلی کے حقوق دینے کا منصوبہ رکھتی ہے، حتیٰ کہ اسپانسر اسکول کا نصاب بھی طے کرے گا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ تعلیم میں آزادروی کے نقصانات کا جائزہ لیجیے۔
2۔ تعلیم میں آزادروی کے بین الاقوامی فائدوں کی تشریح کیجیے۔

3.4 راہ اعتدال(Middle Path)

عزیز طلبا! آپ پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اب آزادروی سے فرار ناممکن ہے۔ آزادروی اپنے اندر دونوں مثبت اور منفی اثرات رکھتی ہے۔اس لیے ہمیں ایک اعتدال کی راہ تلاش کرنی ہوگی، جس کے ذریعے ہم آزادروی کے نقصانات کو کم سے کم کرتے ہوئے اُس کے فائدوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔اس ذیل میں درج ذیل تجاویز سمجھائی گئی ہیں:

1۔ حکومت کو تعلیمی میدان سے زیادہ سے زیادہ فارغ کر دیا جائے۔ بہت کم ذمہ داری دی جائے۔ یہ ذمہ داری صرف تعلیمی میدان کو ریگولیٹ کرنے کی ہو۔یعنی حکومت اس پر نظر رکھے کہ تعلیمی ادارے اصول وضوابط کے مطابق چلائے جارہے ہیں یا نہیں۔یہ نگراں نظم بھی حکومت سے آزاد ہو۔

2۔ قومی مفادات اور بچوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی پر نظر رکھی جائے،تاکہ غیر معیاری اور فراڈ ادارے طلبا کا تعلیمی استحصال نہ کر سکیں۔ تعلیمی اداروں کو زیادہ سے زیادہ شفافیت اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے۔ جس طرح حکومت مواصلاتی سیکٹر کے لیے TRAI ، شیئر مارکیٹ کے لیے SEBI ،اور بینکوں کے لیے RBI ریگولیٹر (نگراں) مقرر کرتی ہے،اسی طرز پر اُسے تعلیمی سیکٹر کے لیے ایک بااختیار ریگولیٹر بنانا چاہیے۔

3۔ درجہ بندی اور عمومی اعتبار طے کرنے کے لیے ایجنسی کا تعین کیا جائے، جو تعلیمی اداروں کی آزادانہ جانچ کرے اور ان کے احوال کو عوام کے سامنے لائے۔

4۔ بیرونی اداروں کی آزادانہ جانچ کرے اور ان کے احوال کو عوام کے سامنے لائے۔

5۔ تعلیمی فیس کے تعین کے لیے ایک آزاد ادارہ قائم کیا جائے، جو فیس کا منصفانہ تعین کرے۔اچانک فیس میں اضافے کو روکے،تاکہ طلبا مالی استحصال سے محفوظ رہ سکیں۔

6۔ بیرونی تعلیمی اداروں سے بھاری مالی ضمانت لی جائے،تاکہ وہ کسی وقت /درمیان میں ہی ملک چھوڑ کر نہ جا سکیں،اور طلبا کے تعلیمی مستقبل

کو خطرے میں نہ ڈال دیں۔

7۔ تعلیمی اداروں کے منافع کو ملک سے باہر لے جانے پر پابندی لگائی جائے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ آزادروی کے نقصانات کو کس طرح قابو میں کیا جاسکتا ہے۔

3.5 خلاصہ (Summary)

آزادروی نے تعلیمی سیکٹر میں انقلابی تبدیلیاں لائی ہیں۔ آزادروی کے اس سفر میں واپسی کا کوئی موقع فی الحال نظر نہیں آتا۔ اس نے تمام ملکوں کی تعلیمی پالیسیوں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ آزادروی نے تعلیمی پالیسی، تعلیمی مالیات، تعلیمی انتظامیہ اور تعلیمی نگرانی جیسے تمام اہم شعبوں کو متاثر کیا ہے۔ اس کے باعث تعلیمی میدان میں بہت سے فائدے حاصل ہوئے ہیں، جیسے معیار میں بہتری، مقابلہ آرائی، اور بین الاقوامی مواقع کا فروغ۔ تاہم، آزادروی کے تحت تعلیمی میدان کو کئی نقصانات سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ ان میں تعلیم کا تجارتی بن جانا، غیر معیاری اداروں کی بھرمار، اور مالی عدم مساوات جیسے مسائل شامل ہیں۔ یہ صورتحال تعلیمی میدان کے ہر پہلو میں نئے چیلنجز کو جنم دیتی ہے۔ لہٰذا، ہمیں اعتدال کا راستہ اختیار کرنا ہوگا تاکہ تعلیمی میدان میں آزادروی کے نقصانات کو کنٹرول کرتے ہوئے اس کے فوائد سے بھرپور استفادہ حاصل کیا جاسکے۔

3.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تعلیم میں آزادروی کے فوائد کی تفہیم
- تعلیم میں آزادروی کے فوائد سے استفادہ
- تعلیم میں آزادروی کے نقصانات کی وضاحت
- تعلیم میں آزادروی کے نقصانات سے بچاؤ کی تدابیر

3.7 فرہنگ (Glossary)

آزادروی (Libralization)	حکومتی کنٹرول کو کم کرنا اور نجی شراکت کو بڑھانا۔
منافع کے لیے تعلیم (Education for Profit)	تعلیمی اداروں کا تجارتی بنیادوں پر چلانا اور منافع کمانا۔
مالی لحاظ سے خود مکتفی تعلیمی ادارے (Self finance)	ایسے تعلیمی ادارے جہاں تمام اخراجات طلبا کی فیس سے پورے کیئے جائیں۔

عمر بھر سیکھنا(Life long Learning)	کسی شخص کا گودے گور تک علم حاصل کرتے رہنا۔
نگراں کار(Regulator)	حکومت کی جانب سے تقرر کردہ نگرانی کا نظم

3.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ آزادروی کے نتیجے میں تعلیمی میدان میں کون سی تبدیلی نمایاں ہے؟

a) حکومتی کنٹرول میں اضافہ b) تعلیمی اداروں کو آزادی ملنا c) تعلیم کا خاتمہ

2۔ آزادروی کے باعث تعلیم میں مقابلہ آرائی کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

a) تعلیم غیر معیاری ہو جاتی ہے b) تعلیمی ادارے بند ہو جاتے ہیں c) مناسب فیس میں معیاری تعلیم مل سکتی ہے

3۔ آزادروی کے تحت غیر ملکی تعلیمی اداروں کے بارے میں کیا صورتحال ہے؟

a)ان پر پابندی ہے b)وہ اپنے کیمپس قائم کر رہے ہیں c)انہیں اجازت نہیں دی جاتی

4۔ آزادروی کے نتیجے میں تعلیم کس شکل میں تبدیل ہو رہی ہے؟

a) سماجی خدمت b) منافع بخش تجارت c) صرف تحقیق

5۔ آزادروی کا پہلا اثر عام طور پر کس صورت میں ظاہر ہوتا ہے؟

a) نجی کاری b) سرکاری کنٹرول c) زرعی ترقی

6۔ آزادروی کے تحت تعلیمی پالیسی میں کیا تبدیلی آئی ہے؟

a) صرف حکومت ذمہ دار ہے b) تعلیم ختم کی جا رہی ہے c) نجی اداروں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے

7۔ آزادروی کے اثر سے تعلیمی منصوبہ بندی میں کس کو شامل کیا گیا ہے؟

a) صرف حکومت b) نجی سیکٹر اور سرمایہ دار c) صرف طلبا

8۔ آزادروی کا تعلیمی مالیات پر کیا اثر پڑا ہے؟

a) حکومتی بجٹ میں اضافہ ہوا ہے b) حکومتی بجٹ میں کمی آئی ہے c) کوئی تبدیلی نہیں آئی

9۔ آزادروی کے تحت تعلیمی اداروں کا نظم و نسق کیسا ہوتا ہے؟

a) کارپوریٹ طرز b)روایتی انداز c) مذہبی انداز

10۔ آزادروی کے نتیجے میں معیارِ تعلیم پر کیا اثر پڑتا ہے؟

a) معیار کم ہو جاتا ہے b)مقابلہ آرائی سے معیار بہتر ہوتا ہے c)کوئی فرق نہیں پڑتا

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ صنعتی معاشرے کا تکنیکی معاشرے میں تبدیل ہونے سے کیا مراد ہے؟

2۔ تعلیم تقدس سے تجارت کیسے بن گئی؟

3۔ تعلیم میں سلیف فائنانس اسکیم کیا ہے؟

4۔ تعلیمی نظم و نسق پر آزادروی کے اثرات بیان کرو؟

5۔ عمر بھر سیکھنے سے کیا مراد ہے؟

6۔ حکومتی تعلیمی بجٹ میں کٹوتی کر رہی ہیں؟

7۔ تعلیم میں آزادروی غیر منصفانہ مقابلہ آرائی کو جنم دے گی؟ وضاحت کرو۔

8۔ موجودہ حالات میں کن مضامین کی تعلیم کا بول بالا ہو گا؟

9۔ طالب علم اب انسانی سرمایہ بن گیا ہے۔ واضح کرو۔

10۔ آزادروی میں اعتدال کی راہ کیا ہو سکتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ تعلیم میں آزادروی کی وجہ سے پالیسی منصوبہ بندی انتظام اور تعلیمی مالیات پر واقع ہونے والے اثرات کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

2۔ تعلیم میں آزادروی کے وجہ سے ملکی مشعیت پر واقع ہونے والے اثرات کی وضاحت کیجیے۔

3۔ تعلیم میں آزادروی سے متعلق چند اصطلاحوں کی وضاحت کیجیے۔

4۔ آزادروی نے تعلیم کو تجارت کیسے بنادیا۔ تفصیلی وضاحت کیجیے۔

5۔ آزادروی کے طلبا پر کیا منفی اثرات واقع ہونگے؟

6۔ تعلیم میں آزادروی کی وجہ سے ملکی سالمیت اور سماج پر کیا منفی اثرات واقع ہو سکتے ہیں۔

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Sugested Reading Materials)

1۔ sadegh Bakhtiari, Globlization and education: challenges & opportunities, retrived from: www.researchgate.net.

2۔ Hill, D (2006) Education services liberalization in winner or loser, Liberalizing public services, Geneva, ILO

3۔ Target study .com/ articles/ impact-& liberalization on education system-

in-india.html.

4۔ خود اکتسابی مواد، تعلیم میں عصری امور، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد 2018

5۔ IMF (2000) Globalization thearts or Oppurtunity, IMF Publications.

6۔ Josephine, Yazali & others, (2011) Globalization and challenges of education Shipra publication Delhi.

7۔ NIEPA publication, Globalization and Challenges of Education (2011) – Shipra publication, New Delhi.

8۔ Narsaih.M.L,Education and globalization,(2008),Discovery publications New Delhi.

9۔ Marmar Mukhopadhay,Edcation for a G: Interfaith diemension ,(2008),Shipra Publicatios New Delhi.

10۔K.R. Gupta, liberalization and globalization of India. Economy (2005) Atlantic publisher & distributor, New Delhi.

11۔K R Bawa,Dr, Globalization of Higher Education,(2011), APH Publicatios New Delhi.

اکائی 4۔ آزادروی میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Liberalization)*

اکائی کے اجزاء

4.0 تمہید(Introduction)

4.1 مقاصد(Objectives)

4.2 زادروی میں تعلیم کا کردار(Role of Education in Liberalization)

4.2.1 انسانی سرمایے کی ترقی(Human Resource Development)

4.2.2 تحقیق وتخلیقت (Research and Creativity)

4.2.3 مہارتوں کی آبیاری(Nurturing Skills)

4.2.4 کاروباریت(Enterprenureship)

4.2.5 عالمگیریت، عالمی معشیت، عالمی مقابلہ آرائی

(Libralization,global Economy,Global competition)

4.2.6 عالمی پس منظر(Global Back Ground)

4.3 تعلیم اور آزادروی کا پیچیدہ رشتہ(Coplex relation of liberalization and education)

4.4 تعلیمی خدمات سے متعلق عالمی معاہدہ(Global Treaty on Educational services)

4.5 تعلیمی خدمات کی جماعت بندی(Classification of educational Services)

4.6 خلاصہ (Summary)

4.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

4.8 فرہنگ(Glossary)

4.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Question)

4.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

4.0 تمہید(Introduction)

بیسویں صدی کے آخری دہوں میں شروع ہونے والا آزادروی کا عمل، نجی کاری سے گزرتے ہوئے اب عالم گیریت تک پہنچ چکا ہے۔ فی الوقت یہ ایک یک طرفہ عمل ہے، جس میں سابقہ حالات کی طرف واپسی کی گنجائش بہت کم نظر آتی ہے۔ اس نے عالمی پیمانے پر اثرات ڈالے ہیں—کوئی بھی ملک اور زندگی کا کوئی گوشہ بھی اس کے مفید یا مضر اثرات سے محفوظ نہیں رہا ہے۔ اس عمل نے تعلیمی نظام کو بھی متاثر کیا، اور بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اب تعلیم خود آزادروی، نجی کاری اور عالم گیریت کی زبردست تائید کر رہی ہے۔ بلاشبہ، تعلیم اب اس عمل کے فروغ اور ترقی کے لیے کوشاں ہے۔

تعلیم، آزادروی کے شعور کے حصول میں مددگار ہے، اور یہ ہر فرد کو آزادروی کے فوائد سے استفادہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اس تعلیم کے ذریعے ایک فرد معیشت کے میدان میں مؤثر طریقے سے حصہ لے سکتا ہے۔ وہ آزادروی کے ذریعے ہونے والی تبدیلیوں کو جان کر، معاشی اور سماجی میدان میں اپنا حصہ ادا کر سکتا ہے۔

4.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے بعد آپ اس قابل جائینگے کہ

- علیم کے ذریعے آزادروی کے زیرِاثر واقع ہونے والی تبدیلیوں کا ادراک کر سکیں۔
- تعلیم کے ذریعے آزادروی کی نئی اصطلاحات کا فہم پیدا کر سکیں۔
- تعلیم کے ذریعے آزادروی کے فائدوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- آزادروی، نجی کاری اور عالم گیریت کے باہمی رشتے کو سمجھ سکیں۔
- تعلیمی خدمات سے متعلق GATT معاہدے کا فہم پیدا کر سکیں۔
- بھارت کے تعلیمی سیکٹر پر آزادروی کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

4.2 آزادروی میں تعلیم کا کردار(Role of Education in Liberalization)

جیسا کہ ہم سابقہ اکائیوں میں دیکھ چکے ہیں کہ آزادروی ایک طرزِ زندگی کا نام ہے۔ اس کی اہم خصوصیات میں حکومتی قوانین اور ضوابط کو آسان بنانا، معیشت کو حکومت کے کنٹرول سے زیادہ سے زیادہ آزاد کرنا، اور عالمگیر سطح پر تجارت کے لیے تمام طرح کی رکاوٹوں کو دور کرنا شامل ہے۔ اب تجارت کے ساتھ ساتھ خدمات کا شعبہ (سروس سیکٹر) بھی اس عمل میں شامل کر لیا گیا ہے، جس میں تعلیم بھی شامل ہے۔ آزادروی نے تعلیمی میدان میں غیر معمولی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اس انقلاب کے نتیجے میں اب تعلیم خود آزادروی کی داعی بنتی جا رہی ہے۔ تعلیم اور آزادروی دونوں ایک سکے کے دو رُخ بن گئے ہیں، جنھیں اب جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اب تعلیم آزادروی کے اصولوں کے فروغ اور ترقی میں بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ تعلیم کے مقاصد میں اب آزادروی کی اشاعت ایک مقصد بنتا جا رہا ہے۔ گویا تعلیم آزادروی کے مقاصد کے

حصول کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہو رہی ہے۔

تعلیم سماج کی خواہشات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ تعلیم سماج کے مقاصد کو پورا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اس لیے جب معاشرہ/سماج آزادروی کو اپنا مقصد قرار دے تو بھلا تعلیم اسے کیسے نظرانداز کرے گی؟ لہٰذا اب تعلیمی پالیسی، تعلیمی منصوبہ بندی، تعلیمی نظم و نسق، تعلیمی مالیات اور تعلیمی نگرانی سب کے سب آزادروی کے اصولوں کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

بنیادی طور پر آزادروی یہ اصطلاح معیشت کے ضمن میں استعمال کی گئی، مگر دھیرے دھیرے اس نے ایک طرزِ زندگی کی شکل اختیار کر لی۔ دنیا کی تمام حکومتیں اور سماج آزادروی کی روش کو چار و ناچار قبول کرتے جا رہے ہیں، اور اب نظامِ تعلیم بھی اس طرح ترتیب دیا جا رہا ہے جو آزادروی کے عمل میں مددگار ہو۔

تعلیم افراد میں آزادروی کے اصولوں کو سمجھ پیدا کرتی ہے۔ تعلیم آزادروی کے فائدوں سے واقف کراتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے عوام الناس کو کھلی تجارت (اوپن مارکیٹ) کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ تعلیم یہ واضح کرتی ہے کہ آزادروی کے دور میں قومی سطح پر نہیں بلکہ عالمی سطح پر مقابلہ آرائی درپیش ہوگی۔ تعلیم اس عالمگیر مقابلہ آرائی کے لیے طلبا کو تیار کرتی ہے۔ تعلیم طلبا کو تخلیق اور تحقیق کے لیے ابھارتی ہے۔ یہ تعلیم ہی ہے جو آزادروی کے نقصانات سے آگاہی فراہم کرتی ہے، اور ان نقصانات سے بچنے کے ذرائع بناتی ہے۔

4.2.1 انسانی سرمایے کی ترقی (Human Resource devlopment)

تعلیم کو فروغِ انسانی وسائل بھی کہا جا رہا ہے۔ اس میں یہ تصور کارفرما ہے کہ انسان کو پیدائشی طور پر بہت ساری صلاحیتیں ملتی ہیں۔ اس کی اس طرح تعلیم و تربیت کی جائے کہ وہ جدید وسائل سے ہم آہنگ ہو جائے، اور ذاتی اور قومی معیشت میں بھرپور حصہ ادا کرے۔ ذاتی معاشی خوشحالی، پورے سماج کے لیے معاشی خوشحالی کا سبب ہے۔ سماج کی خوشحالی، ملک کی خوشحالی ہے۔ اس طرح جب تمام ممالک معاشی ترقی کریں گے تو عالمی معیشت ترقی کرے گی۔

تعلیمی نظام میں آزادروی کے نتیجے میں وہ کورسز زیادہ اہمیت اختیار کریں گے جن کا جلد اور راست تعلق معیشت سے ہے، مثلاً سائنس اور ٹیکنالوجی، مواصلاتی و اطلاعاتی ٹیکنالوجی (I.C.T)، انجینئرنگ، تجارتی نظم و نسق، اکاؤنٹس و آڈٹ، طب (میڈیکل)، فارمیسی، ذرائع حمل و نقل وغیرہ۔ اب ہمارا نظامِ تعلیم طالبِ علم کو عملاً ایک سرمایہ سمجھ رہا ہے۔ جس طرح تاجر اپنے سرمایے کو محفوظ طریقے سے ایسی تجارت میں لگاتا ہے جہاں اسے کم سے کم جوکھم میں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہو، اسی طرح تعلیم کا معاملہ ہو رہا ہے۔ وہ مضامین کافی ڈیمانڈ میں ہیں جن کی زیادہ معاشی اہمیت ہے۔

نظامِ تعلیم، طالبِ علم کی شخصیت کے ان پہلوؤں پر زیادہ توجہ دے رہا ہے جن کے ذریعے طالبِ علم ایک کامیاب معاشی جدوجہد کر سکے۔ اس لیے اب تعلیم کا ایک مقصد طالبِ علم کو کام کے لیے تیار کرنا ہو چکا ہے۔

4.2.2 تحقیق و تخلیقیت (Research and Creativity)

تعلیم میں تحقیق کی ضرورت پہلے بھی مسلم تھی۔ آزادروی کے دور میں تعلیم میں تحقیق پر ماضی کے مقابلے میں خاص اہمیت و

ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ ترقی یافتہ دنیا تحقیق پر اپنے جملہ گھریلو پیداوار کا خاصا حصہ خرچ کرتی ہے۔ یہی ان کی ترقی کا راز ہے۔ آزادروی میں مواقع کی بہتات ہے۔ جو شخص / قوم / ملک ان سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، اُس کے لیے ضروری ہوگا کہ تحقیق و ترقی میں آگے رہے۔ ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ کس تیزی سے نئے نئے پراڈکٹس بازار میں آرہے ہیں۔ روایتی اور پرانے پروڈکٹس شیلف سے غائب ہورہے ہیں۔

آزادروی نے تمام اشیا کے لیے عالمی بازار کو کھول دیا ہے۔ کوئی بھی ملک دوسرے ملک کے پروڈکٹس کے ساتھ امتیازی برتاؤ نہیں کرسکتا۔ اب گاہک کو کئی متبادل دستیاب ہیں۔ اس لیے اب صنعتیں / تجارتی ادارے / سروس سیکٹر —— ہر کوئی بازار میں ٹکے رہنے اور ترقی کرنے کے لیے تحقیق کا سہارا لے رہا ہے۔

اس دور کی دوسری ضرورت تخلیقیت ہے۔ اب قدیم / روایتی اشیا تیزی سے غیر مؤثر ہوتی جارہی ہیں۔ آج کا انسان ہر دم نئی نئی چیزیں چاہتا ہے۔ اب یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ کوئی پروڈکٹ بنائیں اور سالوں تک اس کو بازار میں رکھ پائیں۔ آپ کے کاروباری حریف (مد مقابل) آپ سے بہتر پروڈکٹ لانچ کرکے آپ کو باہر کرسکتے ہیں۔ اس لیے اب ہمیں تخلیقی قوتوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کام تعلیم ہی کرسکتی ہے۔

4.2.3 مہارتوں کی آبیاری (Nurturing Skills)

تعلیم کا طالب علم کے تئیں نظریہ بدل گیا۔ طالب علم کی جامع شخصیت میں سے اُس کی مہارتوں والا حصہ زیادہ قابل توجہ بن گیا ہے۔ آزادروی کا مقصد معاشی سرگرمیوں کو کھلا کرنا ہے، آسان بنانا ہے، حکومتی پابندیوں کو ہٹانا یا نرم کرنا ہے۔ اس کے نتیجے میں عالم گیر سطح پر معیشت میں غیر معمولی تبدیلیاں واقع ہورہی ہیں، مثلاً تجارت کے نت نئے طریقے سامنے آرہے ہیں، صنعتوں کی خوب ترقی ہورہی ہے، سروس سیکٹر بھی دن دونی رات چوگنی ترقی کررہا ہے۔ بہت سارے تجارت اور ملازمت کے پرانے طریقے اب ختم ہورہے ہیں، ان کی جگہ نئے مواقع سامنے آرہے ہیں۔

تعلیم ان بدلتے حالات میں طلبا کے اندر مختلف قسم کی مہارتوں کو فروغ دے کر ان کی مدد کرتی ہے۔ اب طلبا میں تخلیقی مہارتوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ انھیں ٹیکنالوجی اور تجارت کی نئی مہارتوں سے لیس ہونے کی ضرورت ہے۔ تعلیم ہی یہ ضرورت پوری کرسکتی ہے۔ ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی سابقہ حاصل شدہ مہارتوں کو ختم کررہی ہے۔ اب ہر وقت نئی ٹیکنالوجی کی مہارتیں درکار ہیں۔ تعلیم اس کو فراہم کرتی ہے۔ عمومی تعلیم کی اب اہمیت کم ہوگی، جب تک طالب علم اُس کی فیلڈ میں ٹیکنالوجی کے استعمال پر قادر نہ ہو۔ مثلاً کلرک کے کام کے لیے اب کمپیوٹر لازم ہے، اساتذہ کو تدریس میں ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہے۔ شاید ہی کوئی کام ہو جس میں اب تکنیکی مہارتوں کی ضرورت نہ ہو۔ لہٰذا، تعلیم ان مہارتوں کو پورا کرنے اور ان میں مسلسل ترقی کرنے کے لیے ضروری ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیم نے آزادروی میں کیا کردار ادا کیا؟
2۔ تحقیق اور تخلیقیت کی اہمیت بیان کیجیے۔

4.2.4 کاروباریت(Enterpreneurship)

آزادروی نے بہت سارے مواقع ختم کیے، وہیں بے شمار مواقع پیدا کیے۔ حکومتی ملازمتیں دن بدن سکڑ رہی ہیں۔ نجی ملازمت کے اپنے تقاضے ہیں۔ اس لیے اب تعلیم طلبا کو خود روزگار کی تربیت دے رہی ہے۔ مستقل ملازمتیں ختم ہو رہی ہیں۔ ٹھیکہ سسٹم فروغ پا رہا ہے۔ مستقل ملازمت کی بجائے کام کا دام دیا جا رہا ہے۔

اس لیے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسکول کے نصاب میں کاروباری مہارت کو شامل کیا جا رہا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں انٹرن شپ کو لازمی کیا جا رہا ہے۔

4.2.5 عالمگیریت، عالمی معشیت، عالمی مقابلہ آرائی

(Libralization, Global Economy, Global Competition)

تعلیمی ادارے اب اس بات کا شعور رکھتے ہیں کہ آزادروی کا انجام عالمگیریت کی منزل ہے۔ عالمگیریت میں بین الاقوامی فہم رکھنے والے طلبا کی ضرورت ہوگی۔ اب تعلیمی نصاب میں اس کو شامل کیا گیا ہے، تاکہ ہم ایک ایسی نسل تیار کر سکیں جو عالمی مطالبات کو پورا کرنے کے قابل ہو۔ تعلیمی اداروں میں اب کئی زبانیں سکھانے کا نظم کیا جا رہا ہے، تاکہ ہمارا طالب علم دیگر ممالک میں جا کر کام کر سکے، ان سے تجارت کر سکے، مواصلات کر سکے۔ اب تعلیمی اداروں کا مقصد صرف اپنے ملک کے لیے کارآمد شہری تیار کرنا نہیں رہا، بلکہ اب ان سے بین الاقوامی شہریوں کی تربیت کا مطالبہ ہے، ایسے شہری جو نہ صرف اپنے ملک کی معیشت کو مضبوط کریں بلکہ حسبِ توفیق عالمی معیشت میں بھی اپنا حصہ وصول کرنے کے قابل ہوں۔

عالمگیریت میں مواصلاتی ٹیکنالوجی کی مدد سے سرحدیں بے معنی ہو رہی ہیں۔ سرحدوں کے بے معنی ہونے کے نتیجے میں افراد، اشیا، اور ٹیکنالوجی کا تبادلہ بہت آسان ہو گیا ہے۔ اگر کسی ملک کا نظامِ تعلیم ان مطالبات کو بروقت پورا نہ کر سکا تو دیگر ممالک کے تاجر، صنعت کار، اور سروس فراہم کرنے والے اس ملک کی مارکیٹ پر قبضہ جما لیں گے۔

دنیا ایک عالمی گاؤں بن گئی ہے۔ ہر ملک کی معیشت اب پہلے کی طرح تنہا برقرار نہیں رہ سکتی۔ ہر ملک کی معیشت عالمی معیشت سے جڑی ہے—اس پر اثرانداز ہوتی ہے اور اس سے متاثر بھی ہوتی ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں کوئی واقعہ ہو، اس کے اثرات پورے عالم پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس وقت مختلف جنگوں کی وجہ سے عالمی معیشت اور ہماری معیشت بھی دباؤ میں ہے۔ مواصلاتی و اطلاعاتی ٹیکنالوجی کی وجہ سے پوری دنیا میں خبریں تیزی سے پھیلتی ہیں اور سب اس سے متاثر ہوتے ہیں۔

عالمگیریت کے اس دور میں ہمیں عالمی مقابلہ آرائی کا سامنا ہے۔ پہلے ہم صرف مقامی یا زیادہ سے زیادہ قومی/ملکی سطح کے مقابلے کا سامنا کرتے تھے، مگر آزادروی نے اس مقابلہ آرائی کو عالمی مقابلہ آرائی بنا دیا ہے۔

چاہے تجارت ہو، صنعت ہو، یا سروس سیکٹر—سب کی عالمی پیمانے پر فراہمی (Supply) ہو رہی ہے۔ اب گاہک کو دیگر ممالک کی مصنوعات خریدنے میں کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں ہے۔ وہ اپنی مالی حالت کے مطابق کسی بھی ملک کی اشیا خرید سکتا ہے۔

ماضی میں دیگر ملکوں کی اشیاپر پابندیاں ہوتی تھیں یاان پر اتنے زیادہ محصولات لگتے تھے کہ ان کا خرید ناآسان نہیں تھا، مگر اب صورتحال بدل چکی ہے۔ تعلیمی ادارے اگر اپنے طلبا کو اس بین الاقوامی مقابلہ آرائی کے لیے تیار نہیں کریں گے تو ان کے وجود کے کوئی معنی نہیں ہوں گے۔ ورنہ ایسے تعلیمی ادارے بے معنی ہو جائیں گے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ آزادروی میں عالمی مقابلہ آرائی ناگزیر ہے۔واضح کیجیے؟
2۔ ایک سے زائد زبانوں کی اہمیت واضح کیجیے۔

4.2.6 عالمی پس منظر(Global Background)

ہمیں "بین الاقوامی" اور "عالمی" ان اصطلاحوں کا فرق سمجھ لینا چاہیے۔ "بین الاقوامی" سے مراد دو یا دو سے زائد ممالک کے درمیان ہونے والے تعلقات ہوتے ہیں، جب کہ "عالمی" سے مراد دنیا کے اکثر ممالک ہوتے ہیں۔ آزادروی اب ایک عالمی طرزِ عمل ہے، یعنی دنیا کے اکثر ممالک میں یہ رائج ہو چکا ہے۔

اسی لیے اب تعلیم، اپنے نصاب اور تربیت کے ذریعے طلبا میں عالمی فہم پیدا کر رہی ہے تاکہ ہمارے طلبا عالمی پس منظر کو سمجھ سکیں اور اس کے مطابق اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔ تمام دنیا کے لوگوں کا تقابل اب مقامی سطح، ملکی سطح یا بین الاقوامی سطح سے اوپر اُٹھ کر عالمی سطح تک پہنچ چکا ہے۔ اب ہماری زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایک محدود دائرے میں قید نہیں رہا۔ ہماری تعلیم، معیشت، معاشرت، سماجی زندگی، ملکی قوانین وغیرہ سب کے سب ایک عالمی پس منظر رکھتے ہیں۔ اس کو سمجھے بغیر ہم درست فیصلے اور پالیسی سازی نہیں کر سکتے۔

تعلیم نے اسی ضرورت کے پیشِ نظر عالمی فہم کو اپنے نصاب کا حصہ بنایا ہے۔ تعلیم اب اپنے طلبا کو صرف اپنے کلچر سے واقف نہیں کرا رہی، بلکہ طلبا کو دیگر تہذیبوں اور تمدن سے بھی واقف کرایا جا رہا ہے۔ عالمگیریت میں ہمارا طالب علم عالمی سطح پر متعارف ہو گا۔ اُسے اپنے کلچر کے علاوہ دیگر مذاہب، زبانوں اور تہذیبوں کے افراد سے معاملہ کرنا ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ ان سے اچھی طرح سے واقف ہو۔ تعلیم اس سمت میں بھی کام کر رہی ہے۔

تعلیم کے ذریعے ہم ایسی تہذیبی اور سماجی تبدیلیاں لا رہے ہیں جو عالمگیریت کو اختیار کرنے میں ہماری معاون ہوں گی۔ مثلاً، تعلیم کے ذریعے اب انفرادی حقوق اور انفرادیت کے احترام پر زور دیا جا رہا ہے۔ تعلیم آزادیِ اظہارِ خیال کے حق میں فضا کو سازگار بنا رہی ہے۔ تعلیم تنقیدی اور اختراعی سوچ پیدا کر کے نئے خیالات اور نئے پس منظر کو سمجھنے اور اختراعی انداز اختیار کرنے کا ہنر سکھا رہی ہے۔ تعلیم نے اپنے مقاصد اور اغراض کو بھی عالمی پس منظر میں ڈھال دیا ہے۔

ان تمام نکات کی تفصیل آپ ہمارے ملک کی نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں دیکھ سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ آزادروی میں عالمی پس منظر کو واضح کیجیے؟

4.3 تعلیم اور آزادروی کا پیچیدہ رشتہ (Coplex relation of liberalization and education)

تعلیم اور آزادروی کا رشتہ بہت پیچیدہ ہے، بالخصوص جب ہم ان کو معاشی اور سیاسی نظاموں کے پس منظر میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم آپ جانتے ہیں کہ تعلیم فرداور سماج کی تعمیر اور ہمہ جہت ارتقاء میں اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم ہی فرداور سماج کی معاشی ترقی اور سماجی رتبے میں زیادتی و کمی کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔ تعلیم تہذیب و تمدن کی محافظ ہوتی ہے اور اس کی اصلاح بھی کرتی ہے۔ نئی نسلوں تک تہذیب و تمدن کو منتقل کرتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ شخص یا سماج اکثر و بیشتر پیداواری ہوتا ہے۔ اس کے پاس اختراعیّت ہوتی ہے۔ تعلیم انسان/سماج کو نئی تبدیلیوں سے روشناس ہونے اور ان سے مطابقت پیدا کرنا سکھاتی ہے۔ یہ تمام خصوصیات آزادروی کے پس منظر میں نہایت قیمتی ہیں۔ دوسری جانب آزادروی اس طرزِ عمل کا نام ہے جس میں حکومت کا معیشت اور اس سے جڑے تمام پہلوؤں اور سماجی پالیسیوں میں عمل دخل کم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے آزاد تجارت (فری مارکیٹ) اور عالمی سطح پر مقابلہ آرائی کو فروغ ملتا ہے۔ آزادروی نے جہاں بہت سارے نئے مواقع پیدا کیے، وہیں اس نے روایتی سماجوں کے لیے بے شمار مسائل بھی پیدا کیے۔

ایسے میں صرف تعلیم ہی وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم ان دونوں میں اعتدال کی راہ اپنا سکتے ہیں۔ آزادروی کے عمومی معاہدہ برائے تجارت و محصولات نے عالمی پیمانے پر خدمات (جن میں تعلیم شامل ہے) کی فراہمی میں حکومتی کردار کو محدود کر دیا۔ اب اس معاہدے کے تحت یہ نظام بین الاقوامی مقابلہ آرائی کے لیے عمل پیرا ہے۔ ان حالات میں ہمارا تعلیمی نظام، اس کی پالیسیاں، منصوبہ بندی، تعلیمی مالیات، تعلیمی انصرام، غرض ہر پہلو غیر معمولی تبدیلیوں سے دوچار ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیم اور آزادروی کے پیچیدہ رشتے کی وضاحت کرو؟

4.4 تعلیمی خدمات سے متعلق عالمی معاہدہ (Global Treaty on Educational services)

پل ڈی (2006) نے اس سلسلے میں ایک جامع بات کہی ہے، جس کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

عالمی آزادروی، جس میں اشیاء اور خدمات شامل ہیں، WTO (ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن) اور اس کے تحت ہونے والے معاہدے GATS (General Agreement on Trade in Services) کے ذریعے آزاد تجارت کے معاملات اس تنظیم کے سپرد کر دیے گئے ہیں۔ اس پورے عمل کی روحِ رواں عالمی تجارتی تنظیم (WTO) ہی ہے۔

اس معاہدے کے تحت چار اقسام کی تعلیمی خدمات کی فراہمی متعین کی گئی ہے:

1۔ بیرونی ممالک سے تعلیمی خدمات کی فراہمی — جیسے فاصلاتی تعلیم یا آن لائن تعلیم

2۔ بیرونِ ملک سے طلبا کی فراہمی — یعنی غیر ملکی طلبا کا کسی ملک میں آکر تعلیم حاصل کرنا

3۔ دوسرے ملک میں تعلیمی ادارے قائم کرنا

4۔ ممالک کے درمیان تعلیمی ماہرین کی نقل و حرکت – جیسے اساتذہ یا محققین کا ایک ملک سے دوسرے ملک جا کر تعلیم دینا یا سیکھنا

اس معاہدے کے تحت، رکن ممالک یہ طے کرتے ہیں کہ وہ کن ذرائع سے تعلیمی خدمات حاصل کریں گے اور ان پر کیا پابندیاں (اگر کوئی ہوں تو) عائد کی جا سکتی ہیں۔

یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اکثر ممالک اپنے عوامی تعلیمی نظام کو GATS سے باہر رکھنا چاہتے ہیں، لیکن چونکہ "عوامی" اور "نجی" خدمات کی تعریف واضح نہیں ہے اور اس میں شفافیت کی کمی پائی جاتی ہے، اس لیے اس معاہدے کی تشریح کو من مانی انداز میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ صرف وہی تعلیمی خدمات، جو سو فیصد حکومت کی زیرِ نگرانی اور فراہم کردہ ہوں، وہ GATS کے دائرے سے باہر تصور کی جاتی ہیں۔ اسی بنا پر ممالک کو حال اور مستقبل میں شدید دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

جن ممالک نے تعلیمی معاملات میں GATS پر دستخط کیے ہیں، اُن پر لازم ہوگا کہ وہ بغیر کسی امتیاز یا بھید بھاؤ کے، کسی بھی قومیت رکھنے والے تعلیمی خدمات فراہم کرنے والے اداروں یا کمپنیوں کو اپنے ملک میں مناسب، سازگار اور حوصلہ افزا ماحول فراہم کریں، اور ان بیرونی اداروں کو فوری اور بلا شرط کام کرنے کی اجازت بھی دیں۔

اسکولوں تک رسائی، تعلیم میں عدل، اور معیارِ تعلیم

(Access to Schools, Educational Equity and Quality)

عالمی بینک کی تعلیمی پالیسیوں میں عدل (Equity) اور نجی کاری (Privatization) کے درمیان ایک مستقل تناؤ پایا جاتا ہے۔ عالمی بینک، تعلیم کے نجی شعبے کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ اس کا موقف ہے کہ تعلیمی خدمات خواہ وہ بنیادی، ثانوی یا اعلیٰ تعلیم ہوں، بشمول پیشہ ورانہ تعلیم ان سب کے لیے طلبا کے سرپرستوں کو فیس ادا کرنی چاہیے۔

عالمی بینک اس بات کا منکر ہے کہ اس پالیسی سے تعلیم تک رسائی یا تعلیم میں عدل متاثر ہوگا۔ اس کے برعکس، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ نجی تعلیمی خدمات براہِ راست ان طبقات کو فائدہ پہنچاتی ہیں جو فیس ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، اور جب یہ افراد اپنے بچوں کو نجی اداروں میں تعلیم دلواتے ہیں تو وہ حکومتی سبسیڈی (رعایت) کا بوجھ نہیں اٹھاتے۔ اس طرح حکومت کو موقع ملتا ہے کہ وہ بچائی گئی رقم ان طبقات کے لیے استعمال کرے جو واقعی معاشی امداد کے مستحق ہیں، اور یوں تعلیم میں عدل و انصاف قائم کیا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں، جب حکومت اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبوں پر اپنے اخراجات کم کرتی ہے تو اس کے پاس مالی بچت ہوتی ہے، جسے وہ بنیادی اور ثانوی تعلیم میں خرچ کر سکتی ہے۔ تاہم، آزاد روی کے دور میں وہ سرپرست جو زیادہ خرچ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، بہتر تعلیمی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ نتیجتاً، وہ عوامی تعلیمی نظام میں شرکت یا سرمایہ کاری سے گریز کرتے ہیں۔ یہ صورتحال گاہک مرکوز (customer-centric) تجارتی رویے کو فروغ دیتی ہے، جو عوامی خدمات کی بنیادوں کو کمزور کرتی ہے۔ رفتہ رفتہ، عوامی شعبے میں وسائل کی کمی اور معیار کی گراوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ والدین جو فیس دے سکتے ہیں، مزید بہتر خدمات حاصل کرنے کی کوشش

کرتے ہیں، جس سے نجی تعلیمی شعبے کو فروغ ملتا ہے۔ نتیجتاً، مختلف ممالک میں دو طرح کے اسکولوں کا وجود سامنے آرہا ہے:

- ایک، امیر طبقات کے لیے، جہاں فیس ادا کر کے اعلیٰ معیار کی تعلیم حاصل کی جاتی ہے؛
- دوسرا، غریب طلبا کے لیے، جو مالی تنگی کی وجہ سے نجی اداروں میں داخلہ نہیں لے سکتے۔

ان دونوں قسم کے اداروں میں وسائل، معیارِ تدریس، اور سہولیات کی فراہمی میں نمایاں فرق پایا جارہا ہے، جو تعلیم میں سماجی ناہمواری کو مزید بڑھا رہا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیمی خدمات سے متعلق عالمی معاہدہ کو بیان کیجیے۔

4.5 تعلیمی خدمات کی جماعت بندی (Classification of Educational Services)

تعلیمی خدمات کو پانچ شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ **ابتدائی تعلیمی خدمات** :اس میں پرائمری اسکول اور پری پرائمری اسکول کو شامل کیا گیا ہے۔اس میں دن کی نگرانی کے مراکز اور بالغوں کی تعلیم شامل نہیں ہے۔

2۔ **ثانوی تعلیمی خدمات** :اس میں ہائی اسکول (بارہویں جماعت تک)، تکنیکی اور پیشہ ورانہ کورس کے ڈپلومہ، اور اسپیشل ایجوکیشن کے اسکول شامل ہیں۔

3۔ **اعلیٰ تعلیمی خدمات** :اس میں ڈگری کی سطح کی تعلیمی خدمات شامل ہیں۔اس میں پوسٹ گریجویشن، ریسرچ اور تکنیکی و پیشہ ورانہ تعلیم کے ادارے شامل کیے گئے ہیں۔

4۔ **تعلیمِ بالغان کی خدمات** :وہ تمام تعلیمی خدمات اس کے دائرے میں آتی ہیں جو روایتی طریقے سے اسکول اور کالج میں نہیں ملتیں۔اس میں عام مضامین اور تکنیکی و پیشہ ورانہ تعلیمی خدمات کو شامل کیا گیا ہے۔اس میں مواصلاتی تعلیم بھی شامل ہے۔

5۔ **دیگر تعلیمی خدمات** :وہ تعلیمی خدمات جو اوپر چار شاخوں میں شامل نہیں، وہ تمام، سوائے تفریحی خدمات کے۔

4.6 خلاصہ (Summary)

تعلیم نے آزادروی کے فروغ اور ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ آزادروی کے دور میں تعلیم انقلابی تبدیلیوں سے دوچار ہے، کیونکہ پورا سماج اس طرزِ عمل کو اختیار کر چکا ہے۔ اس لیے اب تعلیم کا مقصد بھی سماجی ضرورتوں کو پورا کرنا بن چکا ہے۔ تعلیم عوام میں آزادروی کے اصولوں کا فہم پیدا کرتی ہے اور طلبا کو بین الاقوامی سطح پر ہونے والی مقابلہ آرائی کے لیے تیار کرتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے ہم طلبا کو جدید دور سے ہم آہنگ مہارتوں سے آراستہ کر سکتے ہیں، تاکہ وہ نئے چیلنجز کا سامنا کامیابی سے کر سکیں۔ اس کے علاوہ تعلیم تنقیدی اور تخلیقی سوچ کو پروان چڑھاتی ہے اور عالمی فہم پیدا کرتی ہے، جو کہ عالم گیریت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ تعلیم اور آزادروی کے درمیان ایک

پیچیدہ رشتہ ہے،اور چونکہ تعلیم اب خدمات کے زمرے میں آتی ہے،اس لیے اس پر عالمی تجارتی معاہدے (GATS) کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔

4.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تعلیم کے ذریعے آزادروی کے زیرِاثر واقع ہونے والی تبدیلیوں کا ادراک
- تعلیم کے ذریعے آزادروی سے جڑی نئی اصطلاحات کا فہم
- تعلیم کے ذریعے آزادروی کے فوائد سے آگاہی
- آزادروی، نجی کاری اور عالم گیریت کے باہمی رشتے کی تفہیم
- تعلیمی خدمات سے متعلق GATT معاہدے کا فہم
- بھارت کے تعلیمی سیکٹر اور آزادروی کے نتائج کا جائزہ

4.8 فرہنگ(Glossary)

انسانی سرمایہ(Human Capital)	انسان کو پیداواری عامل مان کر اُس کی تربیت کرنا
خدمات سیکٹر(Service sector)	تجارت کا وہ میدان جہاں کوئی فرد اپنی صلاحیت اور مہارت کے ذریعے دوسروں کو خدمات مہیا کرتا ہے، مثلاً ڈاکٹر۔ سی۔اے۔ وغیرہ۔
تحقیق وترقی (Research & Development)	مختلف میدانوں میں تحقیق کرنا اور اشیا/ ٹیکنالوجی میں ترقی کرنا۔
تخلیقیت(Creativity)	موجود اشیا سے نئی اشیا بنانا نئی بات نکالنا۔ ۔
عمومی معاہدہ برائے تجارت وخدمات General Agreement on Trade and Service (GATS)	عالمی معاہد جو عالمی تجارت اور خدمات پر لاگو ہوتا ہے۔

4.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Question)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ آزادری ایک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا نام ہے۔

a) فلسفے b) نظریے c) طرززندگی

2۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سماجی خواہشوں کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

a) تعلیم b) معشیت c) سیاست

3۔ تعلیم اب طالب علم کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھ رہی ہے۔

a) معصوم b) انسانی سرمایہ c) جسمانی وجود

4۔ آزادروی میں تعلیم طالب علم کی۔۔۔۔۔۔میں اضافے پر زیادہ توجہ رہتی ہے۔

a) معشیت b) علم c) مہارتوں

5۔ ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کاراز۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

a) تحقیق وتخلیقت b) مالی سرمایہ c) جدیدیت

6۔ آزادروی نے۔۔۔۔۔۔۔۔کو بڑھاوادیاہے۔

a) مہنگائی b) کاروباریت c) خدمات

7۔ آزادروی کی منزل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

a) عالم گیریت b) نجی کاری c) ترقی

8۔ دنیاایک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بن گئی ہے۔

a) عالمی محلہ b) عالمی شہر c) عالمی گاوں

9۔ تعلیم اور آزادروی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رشتہ ہے۔

a) پیچیدہ b) سادہ c) مرکب

10۔ عالمی تجارت وخدمات اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔معاہدے کے تحت ہیں۔

a) WTO b) IMF c) GATS

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ GATSمعاہدے کے تحت کتنی طرح کی تعلیمی خدمات فراہم کی جاتی ہیں؟

2۔ آزادروی میں کتنے طرح کے تعلیمی ادارے وجود میں آئینگے؟

3۔ عالمی فہم سے کیامراد ہے؟

4۔ عالمی مقابلہ آرائی سے آپ سمجھتے ہیں؟

5۔ دنیاعالمی گاوں کیوں بن گئی؟

6۔ تنقیدی سوچ سے کیا مراد ہے؟

7۔ اختراعیت کسے کہتے ہیں؟

8۔ تعلیم آزادروی میں کیا حصہ ادا کرتی ہے؟

9۔ عالمی معاہدہ برائے تجارت وخدمات پر مختصر نوٹ لکھیے؟

10۔انسانی سرمایے سے کیا مراد ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ تعلیم سے متعلق عالمی معاہدے کی تفصیلات بیان کیجیے؟

2۔ تعلیم اور آزادروی کے پیچیدہ رشتے کو واضح کیجیے؟

3۔ آزادروی میں عالمی مقابلہ آرائی ضروری ہے۔اس بیان سے آپ کس حد تک متفیق ہیں؟دلائل دیجیے۔

4۔ تعلیم آزادروی کے عمل میں کسطرح مددگار ہوتی ہے؟

5۔ ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کے راز سے پردہ اٹھایئے؟

6۔ آپ اپنے طلبا میں کاروباری ذہنیت کو کیسے فروغ دینگے؟

4.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ sadegh Bakhtiari, Globlization and education: challenges & opportunities, relrived from: www.researchgate.net.

2۔ Hill, D (2006) Education services liberalization in winner or loser,? Liberalizing public services, Geneva, ILO

3۔ Target study .com/ articles/ impact-& liberalization on education system-in-india.html.

4۔ خود اکتسابی مواد، تعلیم میں عصری امور،(2018)،مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،حیدرآباد۔

5۔ IMF (2000) Globalization thearts or Oppurtunity, IMF Publications.

6۔ Josephine, Yazali & others, (2011) Globalization and challenges of education Shipra publication Delhi.

7۔ NIEPA publication, Globalization and Challenges of Education (2011) –

Shipra publication, New Delhi.

8- Narsaih.M.L,Education and globalization,(2008),Discovery publications New Delhi.

9- Marmar Mukhopadhay,Edcation for a G: Interfaith diemension, (2008),Shipra Publicatios New Delhi.

10-K.R. Gupta, liberalization and globalization of India. Economy (2005) Atlantic publisher & distributor, New Delhi.

11-K R Bawa,Dr, Globalization of Higher Education,(2011), APH Publicatios New Delhi.

اکائی 5۔ نجی کاری کا تصور اور اس کے مقاصد

(Concept and Objectives of Privatization)*

اکائی کے اجزاء

5.0 تمہید(Introduction)

5.1 مقاصد(Objectives)

5.2 نجی کاری کے وجوہات(Causes for Privatization)

5.3 نجی کاری کیلئے رائج دیگر اصطلاحیں(Different Terms in Practice for Privatization)

5.4 نجی کاری کا تصور(Concept of Privatization)

5.5 نجی کاری کے فروغ کی طریقے(Modes of Privatization)

5.6 نجی کاری کے مقاصد(Objectives of Privatization)

5.7 خلاصہ(Summary)

5.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

5.9 فرہنگ(Glossary)

5.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

5.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

5.0 تمہید(Introduction)

آپ تمام نے گذشتہ درجات میں تعلیم، اس کی نوعیت، اور اس پر فلسفیانہ، سماجی اور نفسیاتی اثرات کے حوالے سے کافی معلومات حاصل کی ہیں۔ اب یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ انسانی ترقی میں تعلیم کی اہمیت مسلمہ ہے۔ زمانۂ قدیم سے ہی اس پر توجہ دی جاتی رہی ہے۔ شرفا و امرا کے اطفال عموماً گھر پر ہی اتالیق کی نگرانی میں مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کرتے تھے، جب کہ عوام الناس کے اطفال کو مختلف مدارس، گروکل وغیرہ میں تعلیم و اکتساب کے مواقع حاصل ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی عوام الناس کے ایک بڑے طبقے کی تعلیم تک رسائی ممکن نہ تھی۔ جہاں ان اتالیق کی فیس اور مختلف صورتوں میں مالی تعاون (سونا، چاندی، اشرفیاں اور جاگیروں کے ذریعہ) امرا و شرفا

* Dr. Arshad Ayyub, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

کے ذریعہ فراہم کیا جاتا تھا، وہیں مدارس و گروکل میں معلمین کو عوام سے حاصل کردہ صدقات کے ذریعہ مالی معاونت دی جاتی تھی۔ ان مدارس و گروکل کی مالی مدد کبھی کبھی اس خطے کے حکمراں اور راجہ کی جانب سے مختلف عطیات اور جاگیروں کی صورت میں بھی کی جاتی تھی۔ تعلیم کا یہ عمل ایک طویل عرصے تک جاری رہا۔

زمانۂ جدید میں تعلیم، خصوصاً ابتدائی تعلیم کو حکومت کی ذمہ داری قرار دیا گیا۔ مختلف حکومتوں نے اس سمت میں کوشش بھی کی، اور کافی حد تک تمام طلبہ کی ابتدائی تعلیم تک مساوی رسائی کو ممکن بنایا گیا۔ لیکن حکومتوں کی خصوصی توجہ تعلیم کی مقداری ترقی تک محدود رہی، جس میں اسکولوں کا قیام، اسکولی عمارتیں، درجات کی تعمیر، اساتذہ کی تقرری، طلبہ کا داخلہ اور ان کا برقرار رہنا وغیرہ شامل تھے۔ چنانچہ حکومتوں کی اس سعی یعنی تعلیم کے مقداری فروغ پر زیادہ توجہ کی وجہ سے تعلیم کے معیار یا معیاری ترقی پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا سکی۔ تعلیم، بالخصوص معیاری تعلیم، تمام اطفال کا حق ہے۔ ساتھ ہی مقداری تعلیم کی بھی مکمل ترقی نہ ہو سکی۔ مثلاً سرکاری اسکولوں میں بہترین اور تمام وسائل سے مزین عمارتوں کی کمی، ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے وسائل، خصوصاً کھیل کے میدان کی قلت صاف نظر آتی ہے۔

اولاً مختلف حکومتوں کا دعویٰ رہا کہ ان کے سامنے بجٹ کی کمی کا مسئلہ لاحق ہے، کیونکہ قومی ترقی کی خاطر دوسرے شعبوں میں بھی خاطر خواہ اخراجات درکار ہوتے ہیں۔ دوم، تعلیمی ترقی کے لیے منظور شدہ بجٹ کا استعمال بدعنوانی کے باعث مؤثر طور پر نہیں ہو پاتا۔ ایسی صورتِ حال میں نجی اسکولوں کی اہمیت کافی بڑھ جاتی ہے، جہاں معیاری تعلیم کی فراہمی کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ نجی اسکولوں کے قیام کی بنیاد نجی کاری کے اصولوں پر مبنی ہے، یعنی تعلیمی اداروں کے قیام کے حقوق کسی فرد، افراد کی جماعت یا کسی تنظیم کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ تعلیم کو بازار کے اصولوں کے حوالے کر دیا جائے، جہاں تعلیمی اداروں کی فیس، مقبولیت وغیرہ ان کے مہیا کردہ تعلیمی خدمات کے معیار سے منسلک ہو۔ اور والدین و طلبہ کے پاس، بحیثیت صارفین، یہ اختیار ہو کہ وہ اپنی خواہش اور فیس ادا کرنے کی استطاعت کے مطابق مناسب اسکول کا انتخاب کر سکیں۔

اسی نجی کاری کے تصور اور اس کے مقاصد کو ہم اس اکائی میں سمجھیں گے۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد طلبا و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- نجی کاری کے تصور کو بیان کر سکیں گے۔
- نجی کاری کے مقاصد کو واضح کر سکیں گے۔
- نجی کاری کے مقاصد کا تنقیدی جائزہ لے سکیں گے۔

5.2 نجی کاری کے وجوہات (Causes for Privatization)

نجی کاری کے تصور کو امریکہ اور یورپ میں 1975 کے بعد مقبولیت حاصل ہوئی، جب کہ ہندوستان میں اسے 1991 میں رائج کیا

گیا۔ اگرچہ ہندوستان میں اس سے قبل بھی کئی بڑے سرمایہ کار موجود تھے، جیسے جمشید جی ٹاٹا وغیرہ، لیکن 1991 کے بعد بالخصوص معاشی میدان میں، اور خاص طور پر تعلیمی شعبے میں، نجی کاری کو نمایاں فروغ حاصل ہوا۔

نجی کاری کے وجوہات

1۔ نجی کاری کا تصور آزادیانہ اور عالمگیریت کے تصور کے ساتھ عام ہوا۔ نجی کاری کے فروغ سے پہلے اکثر معاشی اداروں پر، ان کے اثاثوں پر، اس ادارے کے مکمل عمل پر اور اس کے انتظام پر حکومتوں کا قبضہ تھا۔ چند ادارے اس سے آزاد و مستثنیٰ تھے۔ حکومت ہی ان اداروں کے اخراجات کی ذمہ دار تھی۔ ان اداروں سے نفع و نقصان بھی حکومت کو اٹھانا پڑتا تھا۔ وہی اس ادارے کے منتظمین اور ملازمین کا انتخاب کرتی تھی، اور وہی ان اداروں کے انتظامی عمل کا تعین بھی کرتی تھی۔ حکومتی ملکیت میں ہونے کی وجہ سے ان اداروں میں کئی سارے مسائل سامنے آرہے تھے۔ بارہا ایسا ہوتا تھا کہ حکومتی ادارے منافع بخش نہیں تھے، بلکہ ان اداروں سے حکومت کو خاصا نقصان اٹھانا پڑ رہا تھا۔ ان اداروں کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کے لیے اکثر حکومت کو مالی تعاون بھی دینا پڑتا تھا۔ نقصان اٹھانے کی کئی وجوہات سامنے آرہی تھیں۔ ان وجوہات میں سب سے اہم چند درج ذیل تھیں:

(i) اداراجاتی انتظامیہ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے تئیں مثبت رویہ اختیار نہیں کرتی تھی۔

(ii) منتظمین اور دیگر ملازمین کو ادارے کی ترقی سے فوری کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہوتا تھا۔

(iii) ذاتی فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے ان منتظمین اور عہدہ داران کی حوصلہ افزائی نہیں ہو پاتی تھی۔

(iv) ذاتی مفاد اور ذاتی خواہشات کی تکمیل کی خاطر سرکاری ادارے کے ملازمین کبھی کبھار بدعنوانی میں مبتلا پائے جاتے تھے۔

(v) سرکاری اداراجاتی انتظامیہ اور ملازمین عمل میں اور خصوصاً فیصلہ سازی میں سست روی و لال فیتہ شاہی رویے کا شکار ہوتے ہیں۔

(vi) ادارے کی ترقی کی خاطر نئے طریقوں اور تکنیکوں کو اختیار کرنے میں کافی تاخیر ہوتی ہے۔

(vii) سرکاری ادارے کے منتظمین کے اختیارات نجی اداروں کے مقابلے کافی کم ہوتے ہیں۔

(viii) سرکاری ادارے کے منتظمین کے پاس ملازمین کو فوری جزا و سزا دینے کا اختیار محدود ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ متعینہ اوقات، حدود اور معیارات کے مطابق ادارے کے عمل کو سرانجام دینے میں نااہل ثابت ہوتے ہیں۔

(ix) سرکاری ادارے کے منتظمین کسی بھی کام کو کم وقت میں، کم وسائل کے استعمال کے ساتھ، بہتر اور معیاری طریقے سے مکمل کرنے اور کرانے سے قاصر ہوتے ہیں۔

(x) ادارے کے ملازمین کام نہ کر کے محض کام کرنے اور مشغول ہونے کا بہانہ کرتے تھے۔

(xi) ان اداروں کی اشیاء و خدمات بھی معیاری پیمانوں پر کھرے نہیں اترتی تھیں۔ صارفین، جو کہ عوام الناس تھے، کی ان اشیاء و خدمات سے تشفی کی سطح بھی کافی کم تھی۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر سرکاری ادارے بجائے ترقی کے، پستی کی جانب گامزن ہو گئے تھے۔ منافع کمانا تو دور کی بات، یہ ادارے

اپنے اخراجات کو بھی خود سے پورا نہیں کر پا رہے تھے۔ اکثر اپنے اخراجات کی تکمیل کی خاطر اور ملازمین کی تنخواہ کی ادائیگی کی خاطر انہیں سرکاری مالی تعاون پر انحصار کرنا پڑتا تھا۔

خدمات کے میدان، مثلاً تعلیم میں موجود سرکاری ادارے بھی معیار کے اعلیٰ پیمانوں پر کھرے نہیں اتر رہے تھے۔ سرکاری تعلیمی اداروں کا مقصد منافع کمانا نہیں ہے۔ ابتدائی تعلیمی اداروں کا مقصد مفت و معیاری تعلیمی خدمات کو فراہم کرنا ہے۔ لہٰذا یہ ادارے تمام اخراجات کی تکمیل کی خاطر حکومت پر منحصر تھے، جس سے حکومت پر مالی بوجھ زیادہ پڑ رہا تھا، اور حکومت ان اخراجات کی تکمیل سے قاصر ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ مندرجہ بالا وجوہات کی وجہ سے ان اداروں میں معیاری تعلیم مہیا نہیں ہو پا رہی تھی۔ نہ ہی معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے ضروری مادی وانسانی وسائل کی دستیابی حکومتی مالی تعاون و مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ممکن ہو پا رہی تھی۔

ایسی صورت حال میں حکومتوں نے اس بات کی ضرورت کو محسوس کیا کہ:

(i) تجارتی و تعلیمی اداروں میں ایسے افراد کی ضرورت ہے، جنہیں ان اداروں کی ملکیت حاصل ہو۔

(ii) جن کا ذاتی مفاد و ذاتی ترقی، ادارے کی ترقی سے منسلک ہو۔

(iii) جن کا اثاثہ ادارے کے اخراجات کی تکمیل میں استعمال ہو۔

(iv) ادارے سے منافع کمانے کے لیے جو افراد سرگرداں ہوں، اور اس کی خاطر ادارے کو نئی بلندیوں پر لے جائیں۔

(v) جنہیں پتہ ہو کہ کسی بھی ادارے کی ترقی، اس کی اشیاء اور مہیا کردہ خدمات کے معیار پر منحصر ہے۔

ایسے افراد کی ملکیت میں موجود اور ان کے زیرِ انتظام ادارے جب معیاری اشیاء اور خدمات کی فراہمی کے لیے ذمہ دار ہوں گے، تو حکومتوں کی ذمہ داری کم ہو گی، نتیجتاً ان کی مشغولیت بھی کم ہو جائے گی اور وہ ترقی کے نئے جہات کی جانب متوجہ ہو سکیں گی۔ ساتھ ہی حکومتوں کو اپنے مالی اخراجات کو قابو میں کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید یہ کہ ان اداروں اور ان کے منتظمین کے ذریعہ ادا کردہ ٹیکس کے ذریعہ حکومت کی آمدنی بھی ہو گی۔

2۔ جہاں نجی کاری کو حکومتوں کی طرف سے اس کے فوائد کو دیکھتے ہوئے فروغ دیا گیا، وہیں اس کے ارتقاء کی ایک اور وجہ بڑے سرمایہ کاروں کے ذریعہ حکومتوں پر ڈالا گیا دباؤ بھی تھا۔ عالمی سطح کے بڑے سرمایہ کار آزاد بازار اور نجی کاری کے حامی تھے تاکہ الگ الگ میدانوں میں سرمایہ کاری کر کے وہ مزید منافع کما سکیں۔ آپ کو پتہ ہی ہو گا کہ نوآبادکاری کے وجوہات میں سے ایک اہم وجہ بڑی معاشی طاقتوں کا وہاں کے بازار پر اور کچے معدنیات پر قبضہ حاصل کرنا تھا تاکہ کچے معدنیات سے تخلیق شدہ مصنوعات کو ان بازاروں میں فروخت کر کے موٹا منافع کما سکیں۔ بعد میں جب ان معاشی طاقتوں کی فوجی طاقت کمزور ہو گئی، اور ان کے زیرِ حکومت کالونیاں آزاد ہو گئیں، تب بھی ان طاقتوں کے بڑے سرمایہ کار ان نئے ممالک کے فطری خزانوں کا استحصال اپنے منافع کے لیے کرنا چاہتے تھے، اور ان کے بازاروں کا استعمال اپنے مصنوعات کے فروخت کے لیے کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان آزاد ممالک کی معاشی صورت حال، وہاں کے معدنیات پر اور خصوصاً وہاں کے بازاروں پر ان ملکوں کی حکومت کی ملکیت اور اس حکومت کی عالمگیریت، آزادیانہ اور نجی کاری کی مخالفت کا مطلب ان سرمایہ کاروں کی ان بازاروں تک عدم رسائی اور ان سے محرومی تھا۔ لہٰذا ان سرمایہ کاروں نے اپنے ممالک کی سفارتی طاقت کا استعمال ان

آزاد ممالک میں نجی کاری کی پالیسی کو فروغ دینے کے لیے کیا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ نجی کاری کی وجوہات کو بیان کیجیے۔

5.3 نجی کاری کیلئے رائج دیگر اصطلاحیں(Different Terms in Practice for Privatization)

نجی کاری کو اس معنی کے اعتبار سے مختلف ممالک میں مختلف ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔ مثلاً:

- ہندوستان اور پاکستان میں نجی کاری کو "ارتدادِ سرمایہ "(Disinvestment) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔
- سری لنکا میں نجی کاری کے لیے "عوامیت "(Peptization) کی اصطلاح کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
- انگلینڈ میں نجی کاری کو "مقبول سرمایہ کاری "(Popular Capitalism) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔
- چلی میں نجی کاری کو "غیر قومی کاری "(Denationalization) کی اصطلاح کے ذریعہ بھی سمجھا جاتا ہے۔
- برازیل میں نجی کاری کے لیے "صنعتی منتقلی "(Industrial Transition) کی اصطلاح کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
- کوسٹاریکا میں نجی کاری کو "اقتصادی جمہوریت "(Economic Democratization) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔
- مصر میں نجی کاری کے لیے "ترقی میں شراکت دار "(Partners in Development) کی اصطلاح کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
- تیونس میں اسے "تنظیمِ نو "(Restructuring) کی اصطلاح کے ذریعہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

درج بالا سطور میں آپ نے دیکھا کہ نجی کاری کے تصور کو مختلف ممالک میں مختلف اصطلاحات کے ذریعہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ ان تمام اصطلاحات کا استعمال یکساں معنی میں ہی کیا جاتا ہے۔ آگے نجی کاری کے تصور کو ہم مختلف ماہرینِ معاشیات کے ذریعہ دی گئی تعریفوں کے پس منظر میں سمجھیں گے۔

5.4 نجی کاری کا تصور(Concept of Privatization)

نجی کاری کی تعریف مختلف ماہرینِ معاشیات نے مختلف طریقوں سے کی ہے۔

- کمار (2017) کے مطابق پیٹر ڈرکر (Peter F. Drucker) نے سب سے پہلے نجی کاری (Privatization) لفظ کا استعمال 1969 میں اپنی کتاب The Age of Discontinuity میں کیا تھا۔
- کومنس (Coomans et al., 2005) کے مطابق نجی کاری سے مراد کسی بھی حکومتی ملکیت میں موجود معاشی ادارے کے اثاثے، انتظام، عمل اور ذمہ داریوں کا حکومت کے علاوہ دیگر کسی فرد، جماعت یا تنظیم کے حوالے کرنے کا عمل ہے۔
- عالمی بینک (World Bank) کے مطابق نجی کاری سے مراد کسی ملک کی حکومت کی ملکیت میں موجود اداروں کو فروخت کے

ذریعہ نجی میدان کے حوالے کرنے کا نام ہے۔

- پینٹسے (D.R. Pentse) کے مطابق: "کسی بھی ملک کے معاشی عمل میں وہاں کی حکومت کی دخل اندازی کی محدودیت کے عمل کو نجی کاری کہتے ہیں۔"
- باربرالی اور جان نیلس (Barbara Lee and John Nellis) کے مطابق، "نجی کاری، حکومتی ملکیت میں شامل اداروں کے انتظام یا ذمہ داری کے عمل میں نجی شعبے کی شمولیت کا ایک عام عمل ہے۔ لہٰذا نجی کاری کی اصطلاح سے مراد نجی شعبے کے ذریعہ کسی حکومتی کمپنی کے کلی یا جزوی حصے کی خرید ہے۔"

درج بالا تعریفوں کی روشنی میں ہمیں نجی کاری کے تصور کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ انہی تعریفوں کے مد نظر ہم نجی کاری کے تصور کو اپنے الفاظ میں درج ذیل نکات کی روشنی میں بیان کر سکتے ہیں:

- نجی کاری کا عمل، اقتصادی عمل میں حکومت کے کردار کو محدود کرتا ہے۔
- نجی کاری میں حکومت کی اہم ذمہ داری، اقتصادی عمل کے عمومی اصول وضوابط کی تشکیل وفروغ سے متعلق ہوتی ہے۔
- نجی کاری کے عمل کے تحت اقتصادی ومعاشی سرگرمیوں میں افراد وان کی جماعتوں کو شمولیت کا موقع ملتا ہے۔
- نجی کاری کے عمل کے تحت حکومت اپنی ملکیت میں موجود اداروں، خصوصاً معاشی اداروں کی درج ذیل ذمہ داریوں میں سے ایک یا تمام ذمہ داریوں کو نجی شعبے کے حوالے کر دیتی ہے:
  - ادارے کا مالکانہ حق
  - ادارے کی انتظامی عمل کی ذمہ داریاں
  - ادارے کی ترقی کے حقوق
  - ادارے سے منسلک معاشی فوائد وخطرات

5.5 نجی کاری کے فروغ کی طریقے (Modes of Privatization)

نجی کاری کے فروغ کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ ان طریقوں کی بنیاد پر کسی حکومتی ادارے کی کلی یا جزوی نجکاری، یا پھر اس حکومتی ادارے کی نجکاری کا عمل مکمل کیا جا سکتا ہے۔ نجی کاری کی درج ذیل صورتیں ہیں:

5.5.1 وفد/مندوب (Delegation)

اس طریقہ میں حکومت عموماً ادارے کا مالکانہ حق اور اس کی ذمہ داری اپنے پاس رکھتی ہے۔ حکومت معاہدہ، ٹھیکہ، لیز، فرنچائزی یا گرانٹ کے ذریعہ ادارے کے انتظامی عمل کو نجی شعبے کے حوالے کر دیتی ہے۔ عموماً ادارے کے انتظامی حقوق کسی نجی شعبے کے حوالے کرنے کے لیے اصول وضوابط مرتب کیے جاتے ہیں، تاکہ کوئی بھی خواہش مند کمپنی ان اصول وضوابط کا خیال رکھتے ہوئے انتظامی عمل کی ذمہ داری

لینے کا دعویٰ پیش کر سکے، اور دعویٰ پیش کرنے وانتظامی امور حاصل کرنے میں اسے مساوی حقوق حاصل ہوں۔

5.5.2 ارتدادِ سرمایہ (Disinvestment) یا ترکِ سرمایہ (Divestment)

اس طریقہ میں حکومت، سرکاری ادارے میں اپنی حصّہ داری کو نجی شعبے کے ہاتھوں فروخت کر دیتی ہے۔ کبھی حکومت اپنی کل حصّہ داری کو فروخت کر دیتی ہے یا اپنے حصّے کے اکثر جُز کو فروخت کر دیتی ہے۔ دونوں ہی صورتوں میں حکومت کی حصّہ داری یا تو بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے، یا اس حد تک محدود ہو جاتی ہے کہ چاہ کر بھی حکومت ادارے کے ملکیتی وانتظامی معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتی۔ نہ ہی حکومت ادارے کے اخراجات کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔ ادارے کے معاملات سے حکومت کو کلی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ادارہ بھی حکومتی مداخلت سے آزاد ہوتا ہے، اور ادارے کے منتظمین ادارے کے انتظام سے متعلق آزادانہ فیصلے کر سکتے ہیں۔

5.5.3 اخراج واحلال (Displacement)

بارہا ایسا ہوتا ہے کہ حکومت بہت سارے سیاسی و سماجی وجوہات کی بنا پر سرکاری اداروں کو نجی شعبے کے حوالے نہیں کر پاتی۔ عموماً ایسا سرکاری اداروں میں ملازمین کی عدم تعاون یا عملی مخالفت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کی دوسری وجہ سرکاری ادارے پر ضرورت سے زیادہ اخراجات یا قرض کا بوجھ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے نجی شعبے سے اس ادارے کا کوئی خریدار نہیں ہوتا۔ ایسی صورتِ حال میں نجی کاری کو فروغ دینے کے لیے حکومت اکثر اس خاص علاقے یا معاشی شعبے میں نجی اداروں اور افراد کو سرمایہ کاری کرنے اور معاشی عمل میں شامل ہونے کی اجازت دے دیتی ہے۔ آہستہ آہستہ بازار کے بنیادی اصولوں کی بنیاد پر کم قیمت پر بہتر مصنوعات اور خدمات کی فراہمی کے ذریعہ نجی اداروں کی مقبولیت اور معاشی قدر بڑھتی جاتی ہے۔ بالآخر نجی اداروں کی معاشی قدر اور اہمیت کے مقابلے سرکاری ادارے کا دائرہ محدود ہوتے ہوتے مفقود ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے وہ شعبہ نجی ہاتھوں کے حوالے ہو جاتا ہے۔

زمانۂ حال میں اس کی مثال آپ ایئر انڈیا (Air India) کی صورت میں دیکھ سکتے ہیں۔ پہلے یہ کمپنی حکومت کی ملکیت تھی۔ حکومت نے اس شعبے میں دوسری کمپنیوں، مثلاً انڈیگو (IndiGo) اور اسپائس جیٹ (SpiceJet) جیسی کمپنیوں کو عمل کی اجازت دی۔ ان کمپنیوں نے آہستہ آہستہ پورے بازار پر اس حد تک قبضہ کر لیا کہ سرکار کے لیے ایئر انڈیا جیسی کمپنی ہمیشہ خسارے میں رہنے لگی، اور بالآخر سرکار کو اسے بیچنا ہی پڑا۔ اس طریقے سے ہوائی سفر کا پورا بازار نجی شعبے کے حوالے ہو گیا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ نجی کاری کے فروغ کے طریقے بیان کیجیے۔

5.6 نجی کاری کے مقاصد (Objectives of Privatization)

کسی بھی عمل کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں۔ نجی کاری کے عمل کے بھی کچھ خصوصی مقاصد ہیں۔ کوئی بھی ملک جب نجی کاری کے عمل پر اطلاق کرتا ہے، تو اس کا مقصد معاشی واقتصادی عمل میں انہی مقاصد و فوائد کا حصول ہوتا ہے۔ نجی کاری کے درج ذیل مقاصد ہیں:

5.6.1 بہتر، قابل و مؤثر معاشی عمل کا فروغ

نجی کاری کا سب سے اہم مقصد معاشی عمل کو بہتر، قابل اور مؤثر بنانا ہے۔ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لیے حکومتیں "بہتر و کارآمد بازار" اور "بازار میں مسابقت" کو فروغ دیتی ہیں۔ اس طریقے سے حکومت یہ یقینی بنانا چاہتی ہے کہ بازار میں کم سے کم قیمت پر بہتر، قابل اور معیاری مصنوعات و خدمات فراہم کی جائیں۔ سرکاریں یہ بھی کوشش کرتی ہیں کہ ان مصنوعات کی تخلیق میں کم اخراجات آئیں۔ ساتھ ہی ان اقتصادی اداروں اور وہاں کے ملازمین کو منافع و تنخواہ کی صورت میں کوئی نقصان نہ ہو۔ ایسا کرنے کے لیے حکومت ایک بازار میں ایک شعبے سے متعلق متعدد اداروں کی موجودگی کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ اس طرح سے اس بازار کے اس شعبے میں سرمایہ کی فراوانی بھی ہو گی اور ان اداروں کے اخراجات پر متعلقہ شعبے میں متعلقہ ماہرین کے ذریعے ہونے والی تحقیقوں کے مثبت نتائج سے بھی، اور تخلیق کردہ جدید تکنیک سے بھی، سرمایہ کاروں کو، ملک کو اور صارفین کو بھی فائدہ ہو گا۔

5.6.2 ضروری شعبوں کی جانب حکومت کی خصوصی توجہ کی خاطر غیر ضروری معاشی شعبوں میں حکومتی کردار کی محدودیت

نجی کاری کا ایک اہم مقصد ان اقتصادی شعبوں میں حکومتی کردار کو محدود کرنا ہے، جہاں پر نجی شعبے بہتر یا حکومت کی طرح ہی فرائض انجام دے سکتے ہیں۔ ایسا اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ حکومت کا وقت، انسانی وسائل اور مادی وسائل، خصوصاً حکومتی سرمایہ کی بچت ہو سکے۔ اور حکومت ان تمام یعنی وقت، انسانی وسائل اور مادی وسائل، خصوصاً حکومتی سرمایہ کا استعمال دوسرے ضروری شعبوں میں کر سکے۔ مثلاً دفاعی شعبہ ایسا شعبہ ہے جس کی نجکاری کرنا کافی مشکل کام ہے، کیونکہ یہ شعبہ بلاواسطہ ملک کی حفاظت اور دفاع سے جڑا ہوا ہے۔ اس شعبے میں موجود تکنیکوں اور ان کے رکھ رکھاؤ سے متعلق کافی خفیہ برتاؤ رکھا جاتا ہے۔ دفاعی شعبے سے متعلق مصنوعات اور تکنیکوں کے معیار اور اہمیت سے کسی بھی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے بوقتِ ضرورت اگر نجی شعبے سے کوئی شے خریدی بھی جاتی ہے یا انہیں تخلیق یا تصنیع کی ذمہ داری دی بھی جاتی ہے، تو اس کے لیے اعلیٰ معیار متعین کیا جاتا ہے، اور معیار کی یقین دہانی کی خاطر قواعد و ضوابط بھی مرتب کیے جاتے ہیں، اور پھر ان قواعد و ضوابط کی تکمیل کی یقین دہانی کی خاطر ایک مکمل لائحۂ عمل بھی تیار کیا جاتا ہے۔ حکومت کے کردار کو اُس وقت بھی محدود کیا جاتا ہے، جب اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ اس خاص شعبے میں نجی ادارے کی زیادہ ضرورت ہے، یا حکومتی اداروں کے قیام کے مقاصد پورے ہو چکے ہیں اور اب ان شعبوں کو نجی اداروں کے حوالے کیا جا سکتا ہے، یا مختلف وجوہات، مثلاً تکنیکی ترقی کی وجہ سے ان شعبوں میں حکومتی اداروں کی معنویت اور تعلق معدوم ہو گیا ہے، یا پھر حکومتی عہدہ داروں کو اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ وہ حکومتی ادارے اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کر پا رہے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں حکومت نجی اداروں کو فروغ دینا شروع کر دیتی ہے۔

5.6.3 بازار میں مسابقت کا فروغ

نجی کاری کا ایک اہم مقصد بازار میں اداروں کے درمیان باہمی مسابقت کو فروغ دینا ہے۔ معاشی شعبوں میں یہ اصول عام ہے کہ

بازار میں افراد اور اداروں کے درمیان باہمی مسابقت ہمیشہ بہتر قیمت، بہتر نتیجہ اور بہتر منافع کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ اسے یوں سمجھیے کہ اگر کسی بازار میں کھانے کا صرف ایک ہی ہوٹل ہو، تو اس ہوٹل کا مالک آپ سے کھانے کی قیمت من مانے طریقے سے وصول کرے گا۔ ساتھ ہی وہ کھانے کو لذیذ بنانے، صحتمند غذا کی فراہمی اور صفائی ستھرائی پر بھی کوئی خاص توجہ نہیں دے گا، اور نہ ہی گاہکوں کے ساتھ ہوٹل کے مالک اور ملازمین کا رویہ بہتر ہوگا، کیونکہ مالک جانتا ہے کہ گاہکوں کے پاس کوئی اور متبادل نہیں۔ لیکن اگر اسی بازار میں دوسرا ہوٹل قائم ہو جائے، تو دونوں ہوٹلوں کے مالکین کی خواہش ہوگی کہ زیادہ سے زیادہ گاہک ان کے ہوٹل کا رخ کریں۔ اس کے لیے وہ ان چیزوں پر توجہ دیں گے جو گاہکوں کو راغب کر سکیں۔ چنانچہ دونوں ہوٹلوں میں بیٹھنے کا بہتر انتظام ہوگا، کھانے کے معیار، صفائی اور ذائقے کو بہتر بنایا جائے گا اور مالک و ملازمین کا رویہ بھی بہتر ہوگا۔

5.6.4 حکومتی مالی خسارے کو کم کرنا

نجی کاری کا ایک اہم مقصد حکومت کے مالی خسارے کو کم کرنا ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ سرکاری ادارے مختلف وجوہات کی بنا پر منافع کے بجائے خسارے میں ہوتے ہیں۔ حکومت کو ان اداروں کے ملازمین کو تنخواہیں دینی پڑتی ہیں اور ادارے کے چلانے کے لیے سرمایہ بھی لگانا پڑتا ہے۔ باوجود اس کے، اکثر یہ ادارے معیاری مصنوعات اور خدمات فراہم کرنے میں ناکام ہوتے ہیں، اور خسارے کا شکار رہتے ہیں۔ ان اداروں کو دیوالیہ پن سے بچانے کے لیے حکومت کو بار بار مالی تعاون فراہم کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں حکومت ان اداروں کو نجی ہاتھوں میں سونپ دیتی ہے۔ نجی شعبوں کے حوالے کرنے سے حکومت مالی بوجھ سے بچ سکتی ہے، اور نجی انتظامیہ کی قیادت میں یہ ادارے منافع بخش ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح کچھ سرکاری ادارے ایسے بھی ہیں جو عوام کو کم قیمت پر خدمات فراہم کرتے ہیں، بعض اوقات تو وہ لاگت سے بھی کم قیمت پر مصنوعات و خدمات مہیا کرتے ہیں، جیسے ریلوے، بجلی کمپنی یا گیس سلنڈر کی فراہمی۔ سرکار کا ماننا ہے کہ اگر ریلوے کو نجی شعبے کے حوالے کر دیا جائے، تو مسابقت بڑھے گی اور نجی کمپنیاں مناسب قیمت پر بہتر خدمات فراہم کر سکیں گی، بغیر خسارہ برداشت کیے۔ ہوائی سفر کے شعبے میں بھی ایسی ہی مثال دیکھی گئی ہے، جہاں نجی کمپنیاں جیسے انڈیگو (IndiGo)، اسپائس جیٹ (SpiceJet) اور وستارا (Vistara) ترقی کی نئی منزلیں طے کر رہی ہیں۔

5.6.5 سرکاری قرض کو کم کرنا

نجی کاری کا ایک اہم مقصد سرکاری قرض کو کم کرنا ہے۔ قرض کم کرنے کا آسان فارمولا یہ ہے کہ اخراجات کم کیے جائیں اور منافع بڑھایا جائے۔ اس سے نہ صرف نیا قرض لینے کی ضرورت کم ہوگی، بلکہ پرانے قرضوں کی ادائیگی کے لیے بھی ضروری وسائل حاصل ہوں گے۔ اخراجات کو کم کرنے اور منافع بڑھانے کے کئی طریقے ہیں، خصوصاً ٹیکس کی وصولی کے ذریعے۔ سرکاری اخراجات کو کم کرنے کا ایک اہم ذریعہ نجی کاری کو فروغ دینا ہے۔ اس سے حکومت ان اخراجات کی ذمہ داری سے آزاد ہو جائے گی اور قرض لینے سے بھی بچ سکے گی۔ اس کے علاوہ، ٹیکس کی وصولی کے ذریعے حاصل شدہ منافع سے پرانے قرض بھی ادا کیے جا سکتے ہیں۔

5.6.6 سرکاری وسائل کا دیگر ضروری شعبوں میں استعمال

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، حکومت کے پاس وسائل محدود اور اخراجات لامحدود ہوتے ہیں۔ اگر حکومت اخراجات پر قابو نہ پا سکے، تو ان ضروری شعبوں میں خرچ کرنا مشکل ہو جائے گا، جن کا تعلق تمام شہریوں کو معیاری زندگی کی فراہمی اور ہمہ جہت ترقی سے ہے، مثلاً ماحولیات کا تحفظ، تعلیم (خصوصاً ابتدائی تعلیم)، اور حفظانِ صحت۔ یہ تمام شعبے ایک باوقار، اطمینان بخش اور کامیاب زندگی سے منسلک ہیں۔ عوام کی یہ توقع ہوتی ہے کہ حکومت ان شعبوں میں مفت اور معیاری خدمات فراہم کرے۔ ان کا تعلق مساوی حقوق، ترقی کے مساوی مواقع اور معاشرتی مساوات سے بھی ہے۔ چنانچہ حکومت کو معیاری ابتدائی تعلیم کی مفت فراہمی یقینی بنانی پڑتی ہے، تاکہ ہر امیر و غریب کو یکساں مواقع حاصل ہوں۔ اسی طرح، حفظانِ صحت کے شعبے میں حکومت کو ایسے ہسپتال قائم کرنے پڑتے ہیں جہاں مفت علاج اور ادویات مہیا کی جا سکیں۔ یہ تمام شعبے وسائل طلب ہیں اور ان کی کامیابی تبھی ممکن ہے جب حکومت کے پاس خاطر خواہ مالی وسائل ہوں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حکومت غیر ضروری شعبوں میں سرمایہ کاری سے گریز کرے، انہیں نجی شعبوں کے حوالے کرے، اور اپنی توجہ اور سرمایہ ان ضروری شعبوں پر مرکوز کرے۔

5.6.7 مختلف شعبوں میں نجی سرمایہ کاری، خصوصاً بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ

معاشی عمل میں سرمایہ کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ حکومت کے پاس محدود سرمایہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں معاشی ترقی کے لیے حکومت کو دیگر ذرائع سے سرمایہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ نجی سرمایہ کاروں کو کسی ادارے کے کلی یا جزوی مالکانہ حقوق دینے سے سرمایہ حاصل کیا جا سکتا ہے، لہٰذا سرمایہ کا حصول نجی کاری کا ایک اہم مقصد ہے۔ ملک کے بڑے سرمایہ کار ان اداروں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں، اور دیگر عام افراد بھی اپنی بچت سے شیئر خرید کر نجی کاری کے عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کی بچت، جو گھروں میں الماریوں کے لاکروں میں محفوظ ہوتی ہے، بازار میں آ کر معیشت کا حصہ بن جاتی ہے۔ اس عمل سے حکومت کو بالواسطہ یا بلاواسطہ مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے، اور یہ پورا عمل ملک کی مالی ترقی کی بنیاد بن جاتا ہے۔ سرمایہ کی فراہمی کا ایک اور طریقہ بیرونی سرمایہ کاری کی اجازت دینا ہے۔ عام طور پر حکومت پہلے قانون سازی کرتی ہے، اور طے کرتی ہے کہ کن ذرائع اور کن معاشی شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاری کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ مثلاً، ملک کی حفاظت سے متعلق شعبوں میں عمومی طور پر سرمایہ کاری کی اجازت نہیں دی جاتی۔ بعض اوقات بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے حکومت عالمی اصولوں کے مطابق سمجھوتے بھی کرتی ہے اور سرمایہ کے تحفظ کی یقین دہانی بھی کراتی ہے۔ مثلاً، اگر کسی ملک میں سیکیورٹی خطرات یا عوامی بدامنی ہو تو بیرونی سرمایہ کار وہاں سرمایہ کاری سے گریز کریں گے، اور بین الاقوامی کمپنیاں جیسے میکڈونلڈ یا کے ایف سی (KFC) وہاں اپنی شاخیں قائم نہیں کریں گی۔ لہٰذا سرمایہ کی فراہمی نجی کاری کا ایک اہم مقصد ہے، جس کی مختلف صورتیں موجود ہیں۔

5.6.8 معاشی اداروں کو جمہوری بنانا اور اس میں عوام الناس و ادارے کے ملازمین کی حصہ داری کا فروغ

نجی کاری کا ایک اور اہم مقصد معاشی ادارے کو جمہوری بنانا ہے، تاکہ اس کی ملکیت اور منافع میں ہر خواہش مند، خاص و عام کی

شمولیت ممکن ہو سکے۔ ایسا کرنے کا ذریعہ اس ادارے کے شیئر کی خرید و فروخت ہے۔ خصوصاً حکومت سرکاری اداروں کے شیئر کا اجرا ادارے کے ملازمین کے لیے بھی کرتی ہے، تاکہ وہ ان شیئرز کو خرید کر اس کے حصہ دار بن سکیں۔ اس طریقے سے ادارے کا ماحول، معاشی عمل اور ملکیت جمہوری بن جائے گی۔ ساتھ ہی جب ملازمین کا منافع و خسارہ ادارے کی کامیابی یا ناکامی سے جُڑ جائے گا، تو وہ ادارے کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دینے کی سعی کریں گے، جس کا بالآخر فائدہ خود ادارے کو ہو گا، اور ادارہ نجی کاری کے اس طریقے سے اپنے مقاصد کے ساتھ ترقی کی نئی منازل طے کرے گا۔

5.6.9 ادارے کے مالکانہ حق میں نجی حصہ داروں/شرکاء (Shareholders) کے تئیں ادارے کی جوابدہی

نجی کاری کا ایک اور اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ادارے میں شیئر کی خریداری کے ذریعہ، ادارے کی ملکیت میں حصہ داروں کے تئیں ادارہ اور اس کے منتظمین جواب دہ ہوں۔ منتظمین کا اہم مقصد ان حصہ داروں کے شیئر کی قدر میں اضافہ کرنا ہوتا ہے، تاکہ وہ منافع حاصل کر سکیں۔ سرکاری اداروں میں عوام کی بالواسطہ کوئی شمولیت نہیں ہوتی اور نہ ہی ان اداروں پر ان کا کوئی حق ہوتا ہے، حالانکہ ان اداروں کے اخراجات حکومت کے ذریعہ وصول کیے گئے ٹیکس سے پورے کیے جاتے ہیں۔ مگر ان اداروں کی کارکردگی اور منافع میں عوام کا کوئی براہِ راست کردار نہیں ہوتا۔

5.6.10 غیر ضروری حکومتی مداخلت کا اختتام

نجی کاری کا ایک اور مقصد ادارے کے مکمل عمل سے غیر ضروری حکومتی مداخلت کو کم یا ختم کرنا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ حکومتی اہلکاروں کی جانب سے منتظمین پر غیر ضروری اور منفی دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ ادارے کے منتظمین کے پاس فیصلے کرنے کے محدود اختیارات ہوتے ہیں۔ کسی پالیسی کی تبدیلی، نئی پالیسی کی تشکیل، مالی معاملات، نئی تقرری یا موجودہ ملازمین کی ذمہ داریوں میں ردوبدل کے لیے طویل سرکاری عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ فائلیں دفتر سے دفتر، میز سے میز تک منتقل ہوتی رہتی ہیں اور طویل مدت تک غیر فعال پڑی رہتی ہیں، تب جا کر منتظمین اگلا قدم اٹھا پاتے ہیں۔ مرکزیت (Centralization) کی صورت میں یہ صورت حال اور بھی سخت ہو جاتی ہے، حالانکہ لامرکزیت (Decentralization) میں منتظمین کو کسی حد تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔

5.6.11 منظم ملازمین

نجی کاری کے فروغ کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ادارے کے ملازمین میں نظم و ضبط، ایمانداری اور متحرک طرزِ عمل کو فروغ حاصل ہو۔ ملازمین اپنے کام کو وقت پر مکمل کریں، آگے بڑھ کر ذمہ داریاں لیں اور ان کی تکمیل میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ سرکاری اداروں میں اکثر ایسی صورتحال معدوم نظر آتی ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں جن کا ذکر ابتدائی سطور میں ہو چکا ہے۔ سرکاری اداروں میں منتظمین کے پاس ملازمین سے متعلق اختیارات نہ ہونے کی وجہ سے تحریک کی کمی پائی جاتی ہے۔ نجی اداروں میں منتظمین کو مکمل اختیارات حاصل ہوتے ہیں، اور ملازمین ان کی ہدایات کو سنجیدگی سے مانتے ہیں۔ بلاوجہ احتجاج اور انتشار سے اجتناب کیا جاتا ہے، اور ملازمین تمام ضوابط کی مکمل

پابندی کرتے ہیں۔اس طرح پورا ادارہ ناظم کی قیادت میں ایک اکائی کے طور پر کام کرتا ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

5.6.12 ادارہ سے ریاستی و قومی سیاسی مقاصد کا خاتمہ اور ادارہ میں معاشی مقاصد کا فروغ

نجی کاری کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ معاشی اداروں کو ریاستی و قومی سیاست کے منفی اثرات سے آزاد کیا جائے،اور ادارہ صرف معاشی ترقی و مقاصد کی تکمیل پر مرکوز رہے۔اکثر دیکھا گیا ہے کہ بر سر اقتدار سیاسی جماعتیں عوامی حمایت اور ملازمین کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے ادارے کے معاشی مفاد سے سمجھوتہ کر لیتی ہیں۔ مثلاً احتجاج کرتی ہوئی یا ووٹ نہ دینے کی دھمکی دیتی ہوئی جماعت کے مطالبات تسلیم کر لینا، چاہے اس سے ادارے کو نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ نجی کاری کے فروغ سے ادارہ ایسی سیاسی دباؤ سے آزاد ہوتا ہے اور اس کے فیصلے خالصتاً ادارے کی بہتری کے لیے ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کو یقینی بنانے اور معاشی عمل کو بہتر و مؤثر بنانے کے لیے نجی کاری کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔اسی وجہ سے آج تقریباً ہر ملک میں نجی کاری کو فروغ دیا جا رہا ہے،اور اس کے ذریعے ممالک معاشی، سائنسی، تکنیکی اور سماجی ترقی کے نئے منازل طے کر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا بجا ہوگا کہ آج کے دور میں معاشی عمل میں نجی کاری کی اہمیت مسلم ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ نجی کاری کے مقاصد بیان کیجیے۔

5.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- نجی کاری کے تصور کی تفہیم
- نجی کاری کے مقاصد کی وضاحت
- نجی کاری کے مقاصد کا تنقیدی جائزہ

5.8 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں نجی کاری کے تصور، وجوہات، اصطلاحات، طریقہ کار اور مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ابتدا میں تعلیم کی تاریخی پس منظر سے وضاحت کی گئی کہ کس طرح جدید دور میں حکومت نے ابتدائی تعلیم کی ذمہ داری سنبھالی لیکن مالی وسائل کی کمی، بدعنوانی اور معیاری سہولیات کی عدم فراہمی کے باعث سرکاری ادارے معیار پر پورے نہ اتر سکے، جس سے نجی شعبے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ 1975 میں یورپ و امریکہ اور 1991 میں ہندوستان میں نجی کاری کو فروغ ملا، تاکہ ایسے افراد یا ادارے میدان میں آئیں جن کی ذاتی ترقی ادارے کی ترقی سے جڑی ہو اور جو معیاری خدمات کم قیمت پر فراہم کر سکیں۔ مختلف ممالک میں اس عمل کے لیے الگ الگ اصطلاحات استعمال ہوئیں جیسے

"ارتدادِ سرمایہ"، "غیر قومی کاری" اور "تنظیم نو"۔ ماہرین کے مطابق نجی کاری کا مطلب حکومتی ملکیت میں موجود اداروں کو کلی یا جزوی طور پر نجی شعبے کے حوالے کرنا ہے۔ اس کے فروغ کے طریقوں میں وفد (Delegation)، ارتدادِ سرمایہ (Disinvestment) اور اخراج واحلال (Displacement) شامل ہیں۔ نجی کاری کے اہم مقاصد میں معاشی عمل کو مؤثر بنانا، غیر ضروری شعبوں میں حکومتی کردار کو محدود کرنا، بازار میں مسابقت کو فروغ دینا اور مالی خسارہ کم کرنا شامل ہیں، تاکہ حکومت اپنے وسائل ضروری شعبوں پر مرکوز کر سکے اور نجی ادارے معیار اور مقابلے کے اصولوں پر خدمات فراہم کریں۔

5.9 فرہنگ (Glossary)

اتالیق	معلم، استاد
سعی	کوشش
مندوب	حکومت کا ادارے کے مالکانہ حق کو اپنے پاس رکھنا اور اس کی انتظامی ذمہ داری کو نجی شعبے کے حوالے کرنا
ارتداد سرمایہ	حکومت کے ذریعہ ادارہ میں اپنی حصہ داری کو نجی شعبے کے ہاتھوں فروخت
انتقال	کسی معاشی شعبے میں نجی افراد و اداروں کو عمل کی اجازت
صارفین	اشیا یا خدمات کا خریدار
دفاع	حفاظت، بچاو
مسابقت	مقابلہ، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش

5.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ ہندوستان میں نجی کاری کو مقبولیت حاصل کب حاصل ہوئی؟

a) 1948 b) 2023 c) 1991 d) 1980

2۔ معاشی شعبے میں سرکاری قبضہ کا سب سے بڑا نقصان ہے۔

a) بازار میں مسابقہ کی کمی b) مادی وسائل کی کمی c) منظم تقویتی نظام کی کمی d) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں

3۔ نجی اسکولوں کی اہمیت و مقبولیت بڑھنے کی اہم وجہ ہے۔

a) زیادہ فیس b) معیاری تعلیم کی فراہمی c) خوبصورت عمارتیں d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ نجی کاری کے لیے درج ذیل میں اس نام سے بھی جانا جاتا ہے؟

a) ارتداد سرمایہ b) صنعتی منتقلی c) اقتصادی جمہوریت d) مندرجہ بالاں سبھی

5۔ نجی کاری کے فروغ کی اہم کتنے طریقے ہیں؟

a) تین b) پانچ c) آٹھ d) دو

6۔ مندرجہ ذیل میں سے نجی کاری کے کون سے مقاصد صحیح نہی ہے؟

a) بازار میں مسابقت کو فراغ دینا b) حکومتی مالی خسارے کو کم کرنا

c) مختلف شعبوں میں بیرانی نجی سرمایہ کاری کو کم کرنا d) بہتر قابل و موثر معاشی عمل کا فروغ

7۔ نجی کاری کے اہم مقاصد میں سے متعلق کون سا انتخاب غلط ہے۔

a) ادارے کے تمام امور میں حکومت مختار اعلی ہو۔ b) ادارے کے ملازمین میں بہترین نظم و نسق

c) ملازمین کا اپنے کام کے تئیں ایمانداری d) ملازمین اپنے کام کے تئیں متحرک ہوں

8۔ نجی کاری کے عمل میں حکومت کن طریقوں سے ذمہ داریاں نجی شعبوں کو سونپتی ہے؟

a) ادارے کا مالکانہ حق سونپ کے b) ادارے کی انتظامی عمل کی ذمہ داریاں دے کے

c) ادارے کی ترقی کے حقوق d) مندرجہ بالاں سبھی

9۔ درج ذیل میں سے نجی کاری کے فروغ کا اہم طریقہ ہے۔

a) نقل b) ارتدادِ سرمایہ c) مالی امداد d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ نجی کاری کے فروغ سے تعلیمی اداروں میں

a) مادی وسائل کی فراہمی ہوتی ہے۔ b) بچوں میں اچھے نمبرات حاصل کرنے کا دباؤ پڑتا ہے۔

c) والدین کا استحصال ہوتا ہے۔ d) طلبہ کے اکتساب کو ترجیح نہیں ملتی ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ نجی کاری کی تعریف مع مثال بیان کیجیے۔

2۔ نجی کاری کی خصوصیات کو بیان کیجیے۔

3۔ نجی کاری کے مقاصد پر چند سطور لکھیے۔

4۔ نجی کاری کے فروغ کے اہم اسباب بیان کریں۔

5۔ تعلیمی ترقی میں نجی کاری کی اہمیت کو بیان کریں۔

6۔ سرکاری اداروں کے چند مسائل پر روشنی ڈالیے۔

7۔ نجی کاری کی وجہ سے بازار میں مسابقہ کے فروغ کے کیا فوائد ہیں؟

8۔ نجی کاری ہ کو اور کن ناموں سے جانا جاتا ہے؟

9۔ نجی کاری کے فروغ کی کتنے طریقے ہیں؟

10۔ نجی کاری کے اہم مقاصد کون کون سے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ نجی کاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کی ارتقا کی وجوہات کے بارے میں اپنے خیالات درج کیجئے۔

2۔ نجی کاری سے پہلے کیا صورتیں حال تھی؟ سرکاری اداروں کے فوائد و نقصانات پر روشنی ڈالیے۔

3۔ نجی کاری کے تصور و اس کی اہمیت پر تفصیلی گفتگو کیجیے۔

4۔ نجی کاری کے اہم مقاصد کو اپنے لفظوں میں بیان کیجئے۔

5۔ نجی کاری حکومت کے مالی خسارے کو کیسے کم کرتا ہے؟ مع مثال کے ساتھ بیان کریں۔

5.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Abrol, M. (2016). Emerging Trends of Privatisation of Education in India. International journal educational administration.

2۔ Aktan, C. C. (Jan, 1995). An Introduction t the Theory of Privatisation. The Journal of Social, Political and Economic Studies. 20 (2) 187-217

3۔ Dash ,A. K., Mishra P. & Markose, L. H. (Jan, 2023) The Privatisation of Indian Education: Challenges and solution with special reference to the primary education system

4۔ Datta, L. & Kundu, U. (2021). Privatisation of Education in India: A critical View. International Journal of Social Science and Management. 8(2), 352-358

5۔ Deepashree. (Jan-June, 2003). Methods of Privatisation. Business Analyst. 24 (1), 53-69

6۔ Kwaghe, Z.E. (2020). A History of Privatisation: The global perspectives. International journal of Humanities Theoretics, 4(1), 141-154

7۔ Naib, S. (Sep, 2023). Privatisation in India: Journey and Challeneges. Routledge. New Delhi

8۔ Radic, M., Ravasi, D. & Munir, K. (Feb, 2021). Privatisation: Implications of a Shift from State to Private Ownership. Journal of Management. 47 (6)

اکائی6۔ تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت خصوصاً ہندوستانی تناظر میں

(Need for Privatization of Education with Special Reference to India)*

اکائی کے اجزاء

6.0 تمہید(Introduction)

6.1 مقاصد(Objectives)

6.2 نجی تعلیمی اداروں کے اقسام(Types of Private Educational Institutions)

6.2.1 انفرادی مالکان اور ٹرسٹ(Individual Owners and Trusts)

6.2.2 غیر سرکاری تنظیم (برائے خدمت خلق)(Non-Government Organizations)

6.2.3 مذہبی تعلیمی ادارے(Religious Educational Institutes)

6.2.4 کارپوریٹ ہاوسز(Corporate Houses)

6.3 نجی تعلیمی ادارے اور والدین کی مالی صورت حال

(Private Educational Institutes and Parents' Financial Status)

6.4 خصوصاً ہندوستانی تناظر میں تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی ضرورت

(Need for Privatization of Education with Special Reference to India)

6.4.1 حکومت کے بوجھ وذمہ داریوں کو کم کرنا

(Reducing Government's Burdens and Responsibilities

6.4.2 حکومت پر مالی بوجھ کو کم کرنا (Reducing Government' s Financial Burdens)

6.4.3 تعلیمی شعبے میں مسابقت کو فروغ دینا

(Promotion of Competitiveness in Education Sector)

6.4.4 تعلیمی شعبہ میں خواہشمند وفکر مند افراد کی خدمات کا استعمال

(Utilization of Concerned People's Services in Education Sector)

6.4.5 شعبۂ تعلیم میں عوامی مالیت کا استعمال

* Dr. Arshad Ayyub, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

(Utilization of Public Wealth in Education Sector)

6.4.6 شعبۂ تعلیم میں تعمیرات کا فروغ

(Promotion of Constructions in Education Sector)

6.4.7 شعبۂ تعلیم میں مادی وسائل کا فروغ

(Promotion of Material Resources in Education Sector)

6.4.8 شعبۂ تعلیم میں معلوماتی و مواصلاتی تکنیکی وسائل کا فروغ

(Promotion of ICT Resources in Education Sector)

6.4.9 تعلیمی اداروں کے مالکانہ حق میں شرکا کے تئیں انتظامیہ کی جوابدہی

(Accountability of Management towards Shareholders in the Educational Institutes)

6.4.10 تعلیمی عمل میں بلاضرورت مداخلت کا خاتمہ

(Elimination of Unnecessary Intervention in Educational Process)

6.5 خلاصہ (Summary)

6.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

6.7 فرہنگ (Glossary)

6.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

6.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

6.0 تمہید (Introduction)

پچھلی اکائی میں نجی کاری کی تعریف، خصوصیات اور مقاصد پر گفتگو کی گئی تھی۔ آپ نے یہ جانا کہ نجی کاری کا عمل معیاری خدمات کی فراہمی کے لیے کس قدر ضروری ہے۔ مختلف وجوہات کی بناپر حکومت طویل عرصے سے سرکاری اداروں کے ذریعے معاشی شعبے میں صارفین کی ضروریات کی تکمیل اور معیاری مصنوعات وخدمات کی فراہمی کے لیے کوشاں رہی، لیکن وہ اپنے ان معاشی مقاصد کی مکمل تکمیل سے قاصر رہی۔ پچھلی اکائی میں ان ناکامیوں کی وجوہات پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی، جن میں چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

سرمایہ کی کمی، جدید تکنیکی وسائل کا فقدان، سرکاری اداروں کے منتظمین و ملازمین میں ادارے کی ترقی کے تئیں سنجیدگی و دیانت داری کا فقدان، منتظمین کے محدود اختیارات، اور برسرِ اقتدار سیاسی جماعتوں کی معاشی اداروں کے عمل میں غیر ضروری مداخلت۔

تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی، خصوصاً معاشی ترقی کی بنیاد ہے۔ چاہے ابتدائی تعلیم ہو یا اعلیٰ تعلیم، آزاد ہندوستان میں حکومت نے تعلیمی

فروغ کے لیے ہمہ جہت کوششیں کی ہیں، لیکن اس کے باوجود آج بھی معیاری، مساوی اور آفاقی تعلیم کا خواب پوری طرح شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ اس ناکامی کی بھی کئی وجوہات ہیں، اور ان کے کئی ممکنہ حل بھی موجود ہیں۔ انہی میں سے ایک اہم حل تعلیمی شعبے میں نجی کاری کے فروغ کو سمجھا جاتا ہے۔ نجی اداروں کی شمولیت سے حکومت اور نجی شعبوں کے باہمی اشتراک کے ذریعے ملک میں ابتدائی و اعلیٰ تعلیمی مقاصد کے حصول کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد طلبا و طالبات:

- ہندوستان میں تعلیم کی صورت حال کو سمجھ سکیں گے۔
- ہندوستانی پس منظر میں تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت و اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- ہندوستانی پس منظر میں تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت و اہمیت پر اپنا نظریہ قایم کر سکیں گے۔
- ہندوستانی پس منظر میں تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت و اہمیت پر اظہار رائے کر سکیں گے۔

6.2 نجی تعلیمی اداروں کی اقسام (Types of Private Educational Institutions)

نجی تعلیمی اداروں کی ملکیت کی نوعیت کی بنیاد پر درج ذیل اقسام کے نجی تعلیمی ادارے پائے جاتے ہیں۔:

6.2.1 انفرادی مالکان اور ٹرسٹ (Individual Owners and Trusts)

اس سے مراد ایسے اسکولوں، کالجوں یا یونیورسٹیوں سے ہے، جنہیں کسی شخصیت یا کسی ٹرسٹ کے ذریعے قائم کیا گیا ہو اور جن کے مالکانہ حقوق بھی اُسی شخصیت یا ٹرسٹ کے پاس ہوتے ہیں۔ اگرچہ تعلیم کا شعبہ عوام، اطفال، سماج اور ملک کی بہتری، فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے ہوتا ہے، اور بہت سی شخصیات و تنظیموں کی اس شعبے میں شمولیت کا مقصد سماجی خدمت ہوتا ہے، لیکن نجی شعبہ چونکہ معاشی سرگرمیوں سے وابستہ ہوتا ہے اور بازار کے اصولوں کا پابند ہوتا ہے، اس لیے تعلیمی شعبہ بھی نفع و نقصان کے اصولوں سے آزاد نہیں ہے۔

اگرچہ تعلیمی اداروں کے انفرادی مالکان یا ٹرسٹ کا مقصد صرف منافع حاصل کرنا نہیں ہوتا، بلکہ خدمتِ خلق بھی ان کے پیشِ نظر ہوتی ہے، جب کہ دیگر اقتصادی و تجارتی اداروں کا اولین مقصد صرف منافع کا حصول ہوتا ہے۔ چنانچہ تعلیمی شعبے میں اہلِ ثروت افراد انفرادی طور پر یا ٹرسٹ کی شکل میں اجتماعی طور پر شامل ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اسکول، کالج یا یونیورسٹیاں قائم کی جاتی ہیں۔ ان اداروں کے قیام کا مقصد ایک طرف منافع کمانا ہوتا ہے اور دوسری طرف معیاری تعلیم کے فروغ کے ذریعے سماج اور ملک کی خدمت کرنا بھی پیشِ نظر ہوتا ہے۔ ایسے اسکولوں میں مالکانہ حق کسی ایک فرد یا ایک ٹرسٹ کے پاس ہوتا ہے، اور اسکول سے متعلق تمام حتمی اختیارات بھی اُسی کے پاس ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان اسکولوں، کالجوں یا یونیورسٹیوں سے دی جانے والی اسناد (ڈگریاں) کی قدر و اہمیت کے لیے اُن کا متعلقہ حکومتی اداروں سے

وابستہ ہونا ضروری ہوتا ہے، اس وابستگی کے لیے اُنہیں ان اداروں کے طے کردہ اصول، ضوابط اور معیار کی پابندی بھی کرنی پڑتی ہے۔ ان نجی اسکولوں، کالجوں یا یونیورسٹیوں میں بعض اوقات مالکان خود انتظامی ذمہ داریاں انجام دیتے ہیں، اور بعض اوقات کسی لائق وفائق شخصیت کو ان اداروں کے انتظامی اُمور کے لیے مقرر کرتے ہیں۔ تاہم تمام تر حتمی اختیارات مالکان ہی کے پاس ہوتے ہیں، اور انتظامیہ کو انہیں کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے۔

6.2.2 غیر سرکاری تنظیمیں (Non-Government Organizations)

اس سے مراد ایسی تنظیمیں ہیں جو حکومتی اثرات اور قابو سے آزاد ہوتی ہیں اور جن کا قیام لوگوں کی فلاح و بہبود اور خدمتِ خلق کے لیے کیا گیا ہوتا ہے۔ ان کے تمام عمل اور سعی و کاوش کا مقصد حصولِ منافع نہیں ہوتا، بلکہ ان کا واحد مقصد خدمتِ خلق ہوتا ہے۔ یہ تنظیمیں عموماً سیاسی و مذہبی اثرات سے آزاد ہوتی ہیں، اس لیے ان کے فلاحی کاموں میں کسی قسم کا تعصب، جانبداری یا غیر مساوی رویہ نہیں ہوتا۔ یہ تمام انسانوں کی ترقی، خصوصاً تعلیمی، معاشی اور سماجی طور پر پسماندہ طبقات کی ترقی کے لیے یکساں محنت کرتی ہیں۔

تعلیم کا مقصد بھی تمام انسانوں خصوصاً پسماندہ طبقات کی ہمہ جہت ترقی ہے، اسی لیے تعلیم کے شعبے میں اکثر غیر سرکاری تنظیمیں اپنی خدمات انجام دیتی ہیں۔ ان کی شمولیت کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ یہ تنظیمیں کمزور طلبہ کو اسکول کے بعد کے اوقات میں مفت ضمنی و معاون تدریس فراہم کرتی ہیں۔ بعض اوقات پسماندہ طلبہ کو اچھے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ دلوانے کے لیے مالی تعاون اور رہنمائی بھی فراہم کرتی ہیں۔ اکثر کئی غیر سرکاری ادارے تعلیمی ترقی کے لیے خود تعلیمی ادارے، خصوصاً اسکول قائم کرتے ہیں۔

ان کے ذریعہ اسکولوں کے اخراجات اندرونِ ملک و بیرونِ ملک سے ملنے والے عطیات سے پورے کیے جاتے ہیں۔ اکثر ان تنظیموں کو چھوٹے بڑے کاروباری افراد کی جانب سے خدمتِ خلق کے لیے مالی تعاون ملتا ہے۔ عطیات کی مقدار کا انحصار ان تنظیموں کی شہرت اور ماضی کی خدمات کی اہمیت پر ہوتا ہے۔ ان تنظیموں کے تحت چلنے والے تعلیمی اداروں میں مفت و معیاری تعلیم کا انتظام ہوتا ہے۔ چھوٹے غیر سرکاری اداروں میں انتظامی ذمہ داریاں عموماً اسی ادارے کے ممبران کے پاس ہوتی ہیں، جب کہ اکثر اداروں میں تعلیمی انتظام کے لیے اہل، ماہر اور ذمہ دار افراد مقرر کیے جاتے ہیں۔

6.2.3 مذہبی تعلیمی ادارے (Religious Educational Institutes)

تعلیم کے شعبے میں مذہبی اداروں اور مذہبی تعلیمی اداروں کی خدمات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ مذہبی تعلیمی ادارے کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ عموماً ان اداروں کے قیام کا مقصد منافع حاصل کرنا نہیں ہوتا، بلکہ یہ پایا گیا ہے کہ ان اداروں میں طلبہ کو مفت تعلیم، مفت قیام و طعام کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ بعض جگہوں پر فیس ادا کرنے کی استطاعت رکھنے والے افراد سے متعینہ فیس بھی لی جاتی ہے۔ تمام مذہبی تعلیمی اداروں کا بنیادی مقصد مذہبی تعلیم کی فراہمی، مذہبی رسوم و رواج اور مذہبی تہذیب و ثقافت کا فروغ ہوتا ہے۔ مذہبی ادارے بنیادی طور پر دو طرح کے ہوتے ہیں:

- ایسے مذہبی ادارے جہاں ابتدائی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ ان اداروں میں طلبہ کو غیر مذہبی جدید مضامین جیسے ریاضی، سائنس، سماجی علوم وغیرہ کی ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے، ساتھ ہی ساتھ بنیادی مذہبی تعلیم اور دینیات بھی پڑھائی جاتی ہے۔ ان اداروں کا مقصد طلبہ کے اندر مذہبی تعلیمات، رسومات، طور طریقوں کی سمجھ بوجھ پیدا کرنا اور مذہبی روایات کے تحفظ و فروغ کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے والے طلبہ اعلیٰ تعلیم کے لیے دیگر مذہبی اداروں یا جدید کالجوں اور یونیورسٹیوں کا رخ کر سکتے ہیں۔ عموماً ایسے ادارے علاقائی سطح پر سماج کی جانب سے صدقات وزکوٰۃ کی مدد سے قائم کیے جاتے ہیں، جب کہ ریاستی و قومی سطح کی مذہبی تنظیمیں بھی ان کے قیام میں حصہ لیتی ہیں۔
- یا، ایسے مذہبی تعلیمی ادارے جو مذہبی اعلیٰ تعلیم کے مراکز سمجھے جاتے ہیں۔ ان اداروں کا مقصد طلبہ کو متعلقہ مذہب کی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنا ہوتا ہے۔ ان کے ذریعے طلبہ کو مذہب کے گہرے اور دقیق مسائل سے باخبر کیا جاتا ہے، تاکہ ان میں اطلاقی، تجزیاتی اور تخلیقی صلاحیتیں پیدا ہوں اور وہ خود مذہبی امور کی تشریح و تعبیر کر سکیں، نیز نئے پیش آمدہ مسائل کے لیے مذہبی احکامات کی تلاش بھی کر سکیں۔ ان اداروں میں مذہبی تعلیمات کی تدریس، تبلیغ اور تحفظ کی صلاحیت و جذبے کو فروغ دیا جاتا ہے۔ عموماً ان اداروں میں ہاسٹل کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے اور ان کا قیام معروف مذہبی تنظیموں کے ذریعے کیا جاتا

6.2.4 کارپوریٹ ہاوسز (Corporate Houses)

ملک میں کئی ایسے بڑے سرمایہ کار خاندان ہیں، جنہوں نے ملک میں اکثر نجی شعبوں میں سرمایہ کاری کی ہے، جیسے ٹاٹا، برلا، امبانی وغیرہ۔ ان کارپوریٹ ہاؤسز نے ابتدا میں فیض کے کاموں (Philanthropy Work) کے لیے تعلیمی شعبے کا رخ کیا تھا۔ کبھی یہ غیر سرکاری اداروں کو مالی امداد فراہم کرتے تھے۔ بعد میں خدمتِ خلق اور تعلیمی خدمات کے جذبے کے تحت یہ کارپوریٹ ہاؤسز عملی طور پر تعلیمی میدان میں شامل ہو گئے۔ اب کچھ ایسے کارپوریٹ ہاؤسز بھی ہیں جو منافع کمانے کے لیے تعلیمی میدان میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ تعلیم کے شعبے، خصوصاً اعلیٰ تعلیم کے لیے اچھے خاصے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکائی ایک میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حکومت کی تمام کوششوں اور خواہشات کے باوجود سرکاری اسکولوں میں مختلف سیاسی، سماجی اور معاشی وجوہات کی بنا پر وسائل کی شدید کمی پائی جاتی ہے۔ لیکن ان کارپوریٹ ہاؤسز کے پاس مالی وسائل کی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ لہٰذا یہ تعلیمی شعبے میں تمام ضروری وسائل کی فراہمی کو یقینی بناتے ہیں؛ خواہ اس کا تعلق عمدہ عمارتوں، درجات، کتب خانوں، تجربہ گاہوں، کھیل کے میدانوں یا اسکول میں کتابیں، میز، کرسی جیسے دیگر تمام تعلیمی وسائل سے ہو—یہ تمام سہولیات ان نجی اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ معیار کی دستیاب ہوتی ہیں۔

انسانی وسائل کی فراہمی کے معاملے میں بھی یہ تعلیمی ادارے کافی سنجیدہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان اداروں میں قابل و باصلاحیت اساتذہ تعلیمی خدمات انجام دیتے ہیں۔ ایسے اساتذہ کو تنخواہیں بھی حکومتی معیار کے مطابق فراہم کی جاتی ہیں۔ عموماً ان تعلیمی اداروں میں انتظامی ذمہ داریاں ان کے منتخب کردہ قابل افراد کے سپرد ہوتی ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے تعلیمی شعبے کے عمل و اطلاق سے متعلق تحقیقی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش ہوتے ہیں۔ درس و تدریس میں بھی جدید معلومات، طریقۂ تدریس اور طرزِ رسائی کے استعمال میں یہ ادارے ہمیشہ آگے رہتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ نجی تعلیمی اداروں کی اقسام بیان کیجیے۔

6.3 نجی تعلیمی ادارے اور والدین کی مالی صورتحال

(Private Educational Institutes and Parents' Financial Status)

سرکاری تعلیمی اداروں کے علاوہ تعلیم کے شعبے میں نجی تعلیمی ادارے بھی اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ نجی تعلیمی ادارے بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ان اداروں میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کے پس منظر کی بنیاد پر ان نجی اسکولوں کے تعلیمی ماحول میں خاصہ فرق پایا جاتا ہے۔

1۔ کچھ نجی اسکولوں میں عموماً معاشی اعتبار سے اعلیٰ طبقے یا مالدار طبقے کے طلبہ وطالبات حصولِ تعلیم کے لیے آتے ہیں۔ کچھ نجی اسکولوں میں کم مالدار گھرانوں کے بچے تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ ان دونوں ہی صورتوں میں والدین کی مالی قابلیت میں فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ دونوں کی اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے فیس کی ادائیگی کی استعداد بھی الگ الگ ہوتی ہے۔ایسی صورت میں مالدار والدین کے بچوں کو ایسے نجی اسکول نصیب ہوتے ہیں، جہاں زیادہ بہتر وسائل واساتذہ موجود ہوتے ہیں۔ایسے اسکول اپنے وسائل وخدمات کے عوض اچھی خاصی رقم بطور فیس متعین کرتے ہیں، کیونکہ ان کو اپنے اسکول کی تعلیمی معیار وخدمات پر اعتماد ہوتا ہے، اور ساتھ ہی ایسے والدین/صارفین کی مالی اہلیت پر بھی بھروسہ ہوتا ہے کہ وہ ان کی متعین کردہ فیس کی ادائیگی کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ان معیاری وسائل وخدمات کے بدلے یہ فیس ادا کرنے کے خواہش مند بھی ہوتے ہیں۔ایسی صورت میں اس اسکول میں یکساں معاشی پس منظر کے طلبہ و طالبات زیرِ تعلیم ہوتے ہیں۔ حالانکہ RTE 2009 کے بعد معاشی طور پر پسماندہ طبقے کے بچوں کو ان نجی اسکولوں میں 25 فیصد ریزرویشن کے ذریعہ داخلہ دے کر انہیں اعلیٰ معیاری تعلیم کی فراہمی کی ایک اور حکومتی کوشش کی گئی ہے۔

2۔ دوسری صورت میں کم مالی اہلیت والے والدین کے بچے ایسے نجی اسکولوں میں حصولِ تعلیم کے لیے جاتے ہیں، جہاں تعلیم اور مادی و انسانی وسائل کی صورتِ حال سرکاری اسکولوں سے تو بہتر ہوتی ہے، لیکن اوپر ذکر کردہ اسکولوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ ان اسکولوں میں ایسے والدین اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی کوشش کرتے ہیں، جو اپنے بچوں کی تعلیمی ترقی کے لیے فکر مند ہوتے ہیں اور اپنے محدود مالی وسائل کو استعمال کرکے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ ان اسکولوں میں تدریسی عملے کی تعلیمی وتدریسی قابلیت بسا اوقات سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کے مقابلے کم ہوتی ہے۔ بارہا ان نجی اسکولوں کے اساتذہ کے پاس تدریس میں تربیت سے متعلق کوئی ڈگری یا مہارت نہیں ہوتی۔ان نجی اسکولوں کے اساتذہ کی تنخواہیں بھی سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کے مقابلے میں کافی کم ہوتی ہیں۔ باوجود اس کے، نجی اسکولوں کے منتظمین کے تئیں والدین کا رویہ کافی مثبت ہوتا ہے۔ نجی اسکولوں کے منتظمین کا اشتہاری طریقۂ کار اور انتظامی عمل اس کی بنیادی وجہ ہے۔

6.4 خصوصاً ہندوستانی تناظر میں تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی ضرورت

(Need for Privatization of Education with Special Reference to India)

تعلیم کے معنی واہمیت سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ آپ کو افراد کی زندگی کے مختلف شعبوں میں تعلیم کے اہم کردار کا بھی علم ہے۔ ساتھ ہی آپ اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ تمام بچوں کو معیاری تعلیم تک یکساں رسائی حاصل ہونی چاہیے اور اعلیٰ تعلیم کے خواہش مند طلبہ کو بھی معیاری تعلیم میسر ہونی چاہیے۔ درج بالا سطور میں آپ یہ بات پڑھ چکے ہیں کہ مختلف وجوہات کی بناپر طلبہ کو حقیقی معنوں میں معیاری تعلیم حاصل نہیں ہو پارہی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ معیاری وسائل سے آراستہ اسکولوں کی کمی ہے، جس کی کسی حد تک تلافی نجی معیاری اسکولوں کے ذریعہ ہورہی ہے۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی درج ذیل ضروریات ہیں:

6.4.1 حکومت کے بوجھ وذمہ داریوں کو کم کرنا

(Reducing Government's Burdens and Responsibilities)

حکومت کی کئی اہم ذمہ داریاں ہوتی ہیں، جن میں تعلیم کا شعبہ بھی شامل ہے۔ حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ ملک کے تمام طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم ہو۔ ایک منظم تعلیمی نظام اور بہتر تعلیمی عمل پر حکومت کافی وقت اور وسائل صرف کرتی ہے تاکہ ملک کا مستقبل تعلیم یافتہ، قابل اور ہنر مند نوجوانوں کے ذریعے روشن ہوسکے، اور سماج وملک کی ہمہ جہت ترقی ممکن ہو۔ لیکن حکومت کی تمام کوششوں کے باوجود ایک مکمل ومؤثر تعلیمی نظام قائم نہیں ہوسکا ہے—ایسا نظام جو تعلیم کے تمام مقاصد (علمی، جذباتی، جسمانی) کو پورا کرسکے، اور جو فرد، سماج اور ملک کی ضروریات سے ہم آہنگ ہو۔ ایسا نہ ہوپانے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ حکومت دیگر کئی شعبوں کی ذمہ داریوں میں مصروف ہوتی ہے، جس کے سبب تعلیم پر بھرپور توجہ نہیں دے پاتی۔ اس خلا کو تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے پُر کیا جاسکتا ہے۔ یعنی حکومت تعلیمی انتظامی ذمہ داریاں نجی شعبے یا بازار کے اصولوں کے تحت فعال اداروں کے حوالے کرے، جو پیشہ ور، قابل اور مؤثر منتظمین کی خدمات کے ذریعے تعلیمی نظام کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

6.4.2 حکومت پر مالی بوجھ کو کم کرنا (Reducing Government's Financial Burdens)

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے، ایک مثالی تعلیمی نظام کے قیام کے لیے کثیر مالی وسائل درکار ہوتے ہیں۔ حکومت کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ٹیکس کی وصولی اور سرکاری معاشی اداروں کے ذریعے حاصل شدہ منافع ہوتا ہے، جو محدود ہوتا ہے۔ جبکہ اخراجات کئی شعبوں میں پھیلے ہوتے ہیں۔ حکومت ان اخراجات میں ترجیحات کا تعین کرتی ہے اور ہر شعبے کی ضروریات کو بتدریج پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن تعلیم کا تعلق انسانی وسائل کی ترقی سے ہے، جو ہر شعبہ کی بنیاد ہے، اس لیے اس میں مالی تعاون فوری اور مکمل ہونا چاہیے۔ مگر حکومت بسا اوقات مالی وسائل کی کمی کے باعث تعلیم کی ضروریات کو فوری طور پر پورا نہیں کرپاتی۔ اس صورتحال میں تعلیم کے شعبے میں نجی اداروں کو شامل کرنا نہ صرف ایک عملی حل ہے بلکہ وہ تعلیمی اخراجات کی تکمیل میں حکومت کے شریک بن جاتے ہیں، کیونکہ ان کے لیے اس میں منافع

کی گنجائش ہوتی ہے۔اس طرح تعلیم میں نجی کاری حکومت کے مالی بوجھ کو کم کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

6.4.3 تعلیمی شعبے میں مسابقت کو فروغ دینا

(Promotion of Competitiveness in :Education Sector)

سرکاری تعلیمی اداروں میں معیاری تعلیم کی عدم فراہمی کی ایک بڑی وجہ جہاں وسائل کی کمی ہے، وہیں اس کی دوسری اہم وجہ ان اداروں میں انتظامیہ وتدریسی عملہ کا غیر سنجیدہ رویہ بھی ہے۔اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے کہ سرکاری تعلیمی اداروں کا تدریسی وغیر تدریسی عملہ اپنی ذمہ داریوں کے تئیں غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرتا ہے۔

ان کے پاس عموماً درج ذیل شکایات ہوتی ہیں:

(i) پہلی شکایت یہ ہوتی ہے کہ سرکاری اسکولوں میں مادی وسائل کی شدید کمی ہے، جس کی وجہ سے تدریس کے دوران بنیادی سہولیات جیسے تختہ سیاہ، چاک، ڈسٹر، کتب خانہ، تجربہ گاہ، کھیل کا سامان اور معاون تدریسی وسائل کی عدم دستیابی کا سامنا ہوتا ہے۔

(ii) دوسری شکایت یہ ہے کہ تدریسی وغیر تدریسی عملہ پر تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ دیگر سرکاری وسماجی فرائض جیسے انتخابی ڈیوٹی، مردم شماری، صحت عامہ کی مہمات وغیرہ کا بھی بوجھ ہوتا ہے، جو تدریسی اوقات کے ضیاع اور عملے کے ذہنی دباؤ کا سبب بنتا ہے۔

(iii) تیسری عام شکایت کم تنخواہوں کی ہے۔اکثر اساتذہ کی تنظیمیں حکومت سے تنخواہوں میں اضافے کی درخواست کرتی ہیں تاکہ اساتذہ مالی طور پر خود کفیل ہوں اور ان کی توجہ درس وتدریس پر مرکوز رہے۔

(iv) چوتھی شکایت یہ ہوتی ہے کہ زیرِ تعلیم طلبہ وان کے والدین تعلیم کے تئیں سنجیدہ نہیں ہوتے، کیونکہ تعلیم کے تئیں سنجیدہ، قابل اور باصلاحیت طلبہ نجی اسکولوں کا رخ کرتے ہیں۔

یہ تمام شکایات کسی حد تک درست ہیں، لیکن ان وجوہات کو بنیاد بنا کر تدریسی فرائض سے غفلت برتنا کسی طور مناسب نہیں۔بلکہ ان چیلنجز کا حل اپنی بساط کے مطابق تلاش کرنا چاہیے۔افسوس کہ یہ رویہ آج بھی ختم نہیں ہو سکا ہے، جس کے پیچھے کئی وجوہات ہیں:

(i) سرکاری اسکولوں کے منتظمین کے پاس نجی تعلیمی اداروں جیسے اختیارات نہیں ہوتے۔

(ii) سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کو تنخواہ براہِ راست حکومت سے ملتی ہے، نہ کہ اسکول انتظامیہ سے۔

(iii) اس تنخواہ کو روکنے یا کم کرنے کا اختیار سرکاری اسکول انتظامیہ کے پاس محدود ہوتا ہے۔

(iv) اساتذہ کی تادیبی کارروائی بھی محدود سطح تک ممکن ہوتی ہے اور ان کارروائیوں کو کئی سطحوں پر چیلنج کیا جا سکتا ہے۔

(v) تدریسی عملے کی پیشہ ورانہ ترقی میں اسکولی انتظامیہ کا کردار محدود ہوتا ہے، جب کہ نجی اسکولوں میں یہ اختیار انتظامیہ کے پاس ہوتا ہے، جس کے باعث اساتذہ محنت اور دیانت داری سے کام کرتے ہیں۔

(vi) سرکاری اسکولوں کی انتظامیہ کا تعلیم کے معیار اور اسکول کی ترقی کے تئیں رویہ اکثر کمزور اور غیر مؤثر ہوتا ہے۔ان کے انتظامی عمل میں داخلی تحریک کے سوا کوئی مؤثر بیرونی نظام موجود نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے ان کی جانب سے بھی ذمہ داریوں سے کوتاہی ہوتی

ہے۔ جزاو سزا کا کوئی مؤثر نظام بھی موجود نہیں ہوتا۔

اگر اسکولوں کی انتظامیہ اور تدریسی عملے پر بازار کے ایک اہم اصول یعنی "مسابقت(Competition) "کا اطلاق کیا جائے، تو ان اداروں میں بہتری ممکن ہے۔ تعلیم میں نجی کاری سے اس مسابقتی فضا کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر نجی تعلیمی ادارہ اپنی معیاری خدمات کی بنیاد پر شہرت اور منافع کمانا چاہتا ہے، لہٰذا وہ اپنی تعلیمی سطح کو بلند رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اس مسابقتی فضا میں ہر ادارہ یہی چاہے گا کہ اس کے تعلیمی معیار کو دوسروں سے بہتر تسلیم کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اس میں داخلہ لیں۔ اسی مقصد کے تحت ادارے کا ہر عہدہ دار اور تدریسی عملہ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ایمانداری اور جذبے کے ساتھ مصروفِ عمل ہوگا۔ اس کے پیچھے کارفرما اصل محرک یہ ہوگا کہ ادارے کی ترقی کے ساتھ ان افراد کی ذاتی ترقی بھی وابستہ ہوگی۔

6.4.4 تعلیمی شعبہ میں خواہشمند و فکر مند افراد کی خدمات کا استعمال

(Utilization of Concerned People's Services in Education Sector)

سماج میں ایسے کئی افراد موجود ہوتے ہیں جن کے پاس تعلیم اور معیاری تعلیمی عمل کے حوالے سے قیمتی خیالات اور تجربات ہوتے ہیں۔ ان کے اندر تعلیم کے تئیں خدمت کا جذبہ، جوش اور قابلیت بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ بغیر کسی مالی منفعت کے اپنی خدمات پیش کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں انہیں باقاعدہ معاوضے کے عوض شامل کرنا ایک مشکل عمل ہوتا ہے۔ ایسے میں تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی اہمیت نمایاں ہو جاتی ہے۔ نجی تعلیمی شعبے میں ایسے افراد بآسانی اپنی انتظامی و تدریسی خدمات فراہم کر سکتے ہیں۔ ان کے خیالات، نظریات اور تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تعلیمی شعبے کو مزید ترقی دی جا سکتی ہے۔ نجی ادارے ان کی خدمات حاصل کر کے تعلیمی نظام میں بہتری لا سکتے ہیں، کیونکہ یہاں ان کی قدر دانی اور مناسب معاوضے کا نظام ممکن ہوتا ہے۔

6.4.5 شعبۂ تعلیم میں عوامی مالیت کا استعمال

(Utilization of Public Wealth in Education Sector)

پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ حکومت کے پاس محدود مالی وسائل ہیں، جبکہ ضروری حکومتی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ حکومت کو اپنے ان وسائل کے مؤثر استعمال کے لیے ترجیحات طے کرنی پڑتی ہیں، جس کے باعث وہ شعبۂ تعلیم کو بیک وقت مطلوبہ مالی وسائل فراہم نہیں کر پاتی۔ دوسری طرف، عوام میں کئی ایسے افراد موجود ہیں جن کے پاس خاطر خواہ بچت یا سرمایہ ہوتا ہے، جسے وہ سماجی فلاح یا منافع کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تعلیم کے ذریعے غریبی، بیماری اور سماجی بحران جیسے مسائل کا حل ممکن ہے، لہٰذا ایسے افراد تعلیمی فروغ میں اپنے اثاثے لگا سکتے ہیں۔ یہ تبھی ممکن ہے جب تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کے ذریعہ انہیں سرمایہ کاری کی قانونی اجازت حاصل ہو۔

ایسی صورت میں تعلیم میں نجی کاری کی اشد ضرورت ہے، جس کے کئی فوائد ہو سکتے ہیں:

- حکومت پر مالی بوجھ کم ہو گا؛
- عوامی سرمایہ معاشی عمل میں شامل ہو گا؛
- روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے؛
- اہلِ ثروت کو سماج اور تعلیم کی خدمت کا موقع ملے گا۔

اگرچہ نجی تعلیمی اداروں کا بنیادی مقصد منافع نہیں ہوتا، لیکن جب یہ ادارے تمام وسائل سے لیس ہوں تو ان سے معقول منافع بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیے بڑے سرمایہ کار بھی تعلیمی اداروں میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں، اور یہ صرف تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے ممکن ہے۔

6.4.6 شعبۂ تعلیم میں تعمیرات کا فروغ (Promotion of Constructions in Education Sector)

ہم جانتے ہیں کہ آج بھی کئی اسکولوں میں بنیادی ڈھانچے کی شدید کمی ہے، جیسے نئے کمروں، بیت الخلا، لائبریری، تجربہ گاہ، کھیل کے میدان اور دیگر سہولیات۔

(i) کئی اسکولوں میں کمروں کی کمی کے باعث ایک ہی کمرے میں دو یا اس سے زیادہ درجات کے طلبہ کو بٹھایا جاتا ہے۔ موجودہ کمروں کی حالت بھی خستہ ہے، جن کی جگہ نئے کمروں کی تعمیر یا فوری مرمت ناگزیر ہے۔

(ii) اکثر اسکولوں میں بیت الخلا خصوصاً طالبات کے لیے ناکافی ہیں۔ وقفے کے دوران طلبہ فراغت کی خاطر گھر چلے جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے، جس سے تدریسی عمل متاثر ہوتا ہے۔

(iii) لائبریری طلبہ کی علمی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، لیکن بیشتر سرکاری اسکولوں میں لائبریری کی سہولت موجود نہیں، یا انتہائی خراب حالت میں ہے، جس سے مطالعہ کی عادت فروغ نہیں پا پاتی۔

(iv) اعلیٰ درجات، خاص طور پر سائنس و ٹیکنالوجی کے طلبہ کو تجربہ گاہوں کی کمی کے باعث عملی مشق کا موقع نہیں ملتا، جس سے ان کی سیکھنے کی گہرائی متاثر ہوتی ہے اور وہ محض رٹنے کے عادی بن جاتے ہیں۔

(v) ہم نصابی سرگرمیوں جیسے کھیل کود، تقریری مقابلے اور بیت بازی وغیرہ کے لیے میدان، کھیل کے کمرے یا کثیر مقصدی ہال کی بھی کمی ہے، جس سے طلبہ کی ہمہ جہت ترقی متاثر ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ بھی کئی سرکاری اداروں میں دیگر بنیادی سہولیات کی کمی ہے، جن کی فراہمی بہتر اور معیاری تعلیمی ماحول کے لیے ضروری ہے۔ حکومت تمام تر کوششوں کے باوجود اس ضرورت کو مکمل طور پر پورا نہیں کر پائی ہے، کیونکہ اس کے لیے کثیر مالی وسائل درکار ہیں۔ لہٰذا تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی فوری ضرورت ہے، تاکہ اہل ثروت اور مختلف شعبوں کے ماہرین تعلیم کے میدان میں سرمایہ کاری کریں، اور ضروری تعمیراتی کاموں میں تیزی آئے، جس سے تدریسی عمل مزید مؤثر ہو سکے۔

6.4.7 شعبۂ تعلیم میں مادی وسائل کا فروغ

(Promotion of Material Resources in Education Sector)

شعبۂ تعلیم میں عمارتوں، کمروں اور کھیل کے میدانوں کے علاوہ بھی متعدد مادی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے درجات میں ٹیبل و کرسیاں، پنکھے، تختہ سیاہ، لائبریری میں کتب، لیبارٹری کے وسائل، کھیل کا سامان، پینے کے صاف پانی کے ذرائع، اور معاون تدریسی اشیا۔ ان میں سے کچھ کا تعلق طلبہ کی صحت، توانائی اور جسمانی فلاح سے ہے، جو تعلیمی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے، جب کہ دیگر تدریسی عمل کو مؤثر بنانے میں معاون ہوتے ہیں۔ مگر ان وسائل کی کمی کی وجہ سے کئی تعلیمی اداروں میں تدریسی عمل متاثر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں تعلیم میں نجی کاری کی اشد ضرورت ہے، تاکہ ایسے تعلیمی اداروں کا قیام ممکن ہو جہاں تمام ضروری مادی وسائل دستیاب ہوں۔ نجی تعلیمی اداروں کے مالکان یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ والدین اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے انہی اداروں کا انتخاب کرتے ہیں جہاں سہولیات بہتر ہوں۔ اس لیے شرحِ داخلہ بڑھانے اور مسابقت میں آگے رہنے کے لیے وہ ان وسائل کی فراہمی کو یقینی بناتے ہیں، تاکہ والدین ان کے ادارے کو ترجیح دیں۔

6.4.8 شعبۂ تعلیم میں معلوماتی و مواصلاتی تکنیکی وسائل کا فروغ

(Promotion of ICT Resources in Education Sector)

آج کا دور تکنیک کا دور ہے، جہاں ہر عمل کو آسان، تیز اور مؤثر بنانے کے لیے تکنیکی ذرائع کا استعمال ہو رہا ہے۔ اکتسابی و تدریسی عمل بھی ایک پیچیدہ عمل ہے، جس کے کئی پہلوؤں کو بہتر بنانے کے لیے تکنیکی وسائل کا سہارا لیا جا سکتا ہے، جیسے معلم کی پیشکش، معاون تدریسی اشیا، درجہ کا ماحول، اور طلبہ کی دلچسپی۔ معلوماتی و مواصلاتی تکنیک (ICT) کے استعمال سے تدریس کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ مثلاً نظامِ شمسی جیسے موضوعات کی وضاحت پہلے چارٹ یا ماڈل کے ذریعے کی جاتی تھی، لیکن اب پروجیکٹر یا کمپیوٹر پر متحرک ویڈیوز کے ذریعے اسے زیادہ واضح، دلچسپ اور سیکھنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ICT کا استعمال تعینِ قدر (Assessment) میں بھی مفید ہے، اور تعلیمی اداروں کے انتظامی کام جیسے معلومات کو جمع کرنا، محفوظ رکھنا، اور بوقتِ ضرورت فوری رسائی حاصل کرنا، ان ذرائع سے آسان ہو گیا ہے۔ لہٰذا، تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کے ساتھ ایسے تکنیکی وسائل کی فراہمی بھی ممکن ہو پاتی ہے، جو تدریسی و انتظامی عمل کو مزید بہتر بناتے ہیں۔

6.4.9 تعلیمی اداروں کے مالکانہ حق میں شرکا کے تئیں انتظامیہ کی جوابدہی

(Accountability of Management towards Shareholders in the Educational Institutes)

سرکاری تعلیمی اداروں میں انتظامیہ کا تقرر سرکاری اصول و ضوابط کے مطابق ہوتا ہے، اور وہ اپنی ذمہ داریوں کے لیے براہِ راست حکومت کے تابع ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کی تنخواہ عوامی ٹیکس سے ادا کی جاتی ہے، اس لیے اداروں کے حقیقی مالک عوام ہوتے ہیں، لیکن عملی طور پر ان کا ادارے کے انتظامی اُمور میں کوئی مؤثر کردار نہیں ہوتا۔ اگرچہ حکومت نے عوامی شمولیت کی کوششیں کی ہیں، پھر بھی یہ کوششیں

محدود اثر رکھتی ہیں۔ اس کے برعکس، نجی تعلیمی اداروں میں شریک افراد یا سرمایہ کار ادارے کے نظم و نسق اور پالیسی سازی میں براہ راست شامل ہوتے ہیں۔ ادارے کی انتظامیہ ان افراد کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے اور ان کی رائے و مشورے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ لہٰذا، تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے انتظامی شفافیت اور جوابدہی میں اضافہ ممکن ہوتا ہے، جس سے تعلیمی معیار بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

6.4.10 تعلیمی عمل میں بلاضرورت مداخلت کا خاتمہ

(Elimination of Unnecessary Intervention in Educational Process)

تعلیمی اداروں کا واحد مقصد طلبہ کی ہمہ جہت ترقی ہے، جیسے کہ علم، ادراک، تجزیہ، تخلیق، ذہنی و جسمانی نشوونما اور خیالات و جذبات کے مؤثر اظہار کی صلاحیتوں کا فروغ۔ تمام تدریسی، انتظامی، نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں انہی مقاصد کے حصول کے لیے ہوتی ہیں۔ تاہم، بعض اوقات سرکاری تعلیمی ادارے ان اصل مقاصد سے ہٹ کر سیاسی، سماجی یا ذاتی مفادات کی نذر ہو جاتے ہیں۔ حکومتی پارٹیاں اپنے نظریاتی ایجنڈے کے تحت نصاب میں غیر ضروری مواد شامل کرواتی ہیں، جو تعلیمی ترقی کے بجائے سیاسی مفاد کو تقویت دیتا ہے۔ بااثر افراد انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر داخلوں یا دیگر فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں، جس سے نظام میں بدعنوانی، سفارش اور تعصب کو فروغ ملتا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت نمایاں ہو جاتی ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کا مقصد والدین کے اعتماد اور بہتر نتائج کے ذریعے کامیابی حاصل کرنا ہوتا ہے، اس لیے وہ معیاری تعلیم سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔ ان کا سارا زور اس بات پر ہوتا ہے کہ ان کے ادارے کو بہتر سہولیات اور نتائج کے اعتبار سے ترجیح دی جائے۔ لہٰذا، دورِ جدید میں تعلیم میں نجی کاری نہ صرف معیاری بلکہ مقداری ترقی کے لیے بھی ناگزیر بن چکی ہے۔ اگرچہ اس کے چند منفی پہلو بھی ہیں، جن پر اگلی اکائی میں تفصیلی گفتگو کی جائے گی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیمی خدمات میں نجی کاری کی ضرورت کیوں پیش آتی ہی؟

6.5 خلاصہ (Summary)

یہ اکائی تعلیم میں نجی کاری کے تصور، اس کی اقسام، اور ہندوستانی تناظر میں اس کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ سرکاری نظام کی کچھ بنیادی کمزوریاں جیسے وسائل کی کمی، انتظامی مسائل اور سیاسی مداخلت، معیاری تعلیم کی فراہمی میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اسی لیے نجی شعبے کی شمولیت کو ایک ممکنہ حل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

اس اکائی میں نجی تعلیمی اداروں کی مختلف اقسام بیان کی گئی ہیں، جیسے انفرادی یا ٹرسٹ کے تحت ادارے، غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs)، مذہبی ادارے، اور کارپوریٹ ہاؤسز۔ ہر قسم کا اپنا مقصد اور کردار ہے، جس میں خدمتِ خلق سے لے کر معیاری تعلیم اور بعض صورتوں میں منافع کا حصول بھی شامل ہے۔

مزید یہ کہ نجی تعلیمی اداروں اور والدین کی مالی حالت کے تعلق کو بھی واضح کیا گیا ہے، جس سے تعلیمی مواقع میں فرق پیدا ہوتا ہے۔

آخر میں تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اس کے اہم فوائد بیان کیے گئے ہیں، جیسے حکومتی بوجھ میں کمی، وسائل اور سہولیات کی بہتری، مسابقت کا فروغ، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، اور تعلیمی نظام میں شفافیت و جوابدہی کا اضافہ۔

6.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- ہندوستان میں تعلیم کی موجودہ صورتِ حال کی تفہیم
- ہندوستانی تناظر میں تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت واہمیت کی وضاحت
- تعلیم میں نجی کاری کے حوالے سے نقطۂ نظر کی تشکیل
- نجی کاری کی ضرورت واہمیت پر مدلل اظہارِ رائے

6.7 فرہنگ(Glossary)

اہل ثروت	مال و دولت والے، کثیر دولت کے مالکان
تعصبانہ	جانبدارانہ
عوامی مالیت	نجی افراد کی مالیت
انسانی وسائل	قابل وہنر مند افراد
مادی وسائل	کسی عمل میں معاون غیر انسانی مادی اشیا

6.8 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ آفاقی ابتدائی تعلیم کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

a) سرکاری اسکولوں کی تعداد میں اضافہ
b) شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کا فروغ
c) تعلیم کے تئیں والدین کا مثبت رویہ
d) بالاں میں سے سبھی

2۔ بہتر سے بہتر نجی تعلیمی اداروں میں داخلے میں میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

a) طلبہ کی جغرافیائی پہچان
b) والدین کی مالی حالت
c) طلبہ کی ذہانت
d) طلبہ کی سماجی پہچان

3۔ انفرادی مالکان اور ٹرسٹ کے زیر انتظام تعلیمی اداروں سے کیا مراد ہے؟

a) مذہبی تعلیمی ادارے
b) سرکاری تعلیمی ادارے

c) ایسے تعلیمی ادارے جن کو کسی شخصیت یا ٹرسٹ کے ذریعہ قایم کیا گیا ہو۔ d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعہ قایم کردہ تعلیمی اداروں کا سب سے اہم مقصد ہے۔

a) کسبِ منافع b) سیاسی مفاد c) مذہبی تبلیغ d) خدمت خلق

5۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی ضرورت کی بنیادی وجہ نہیں ہے۔

a) حکومت کو بوجھ وذمہ داریوں کو کم کرنا b) حکومت کے مالی بوجھ کو کم کرنا

c) شعبۂ تعلیم میں عوامی مالیت کو کم کرنا d) تعلیمی شعبۂ ہیں مسابقت کو فروغ دینا

6۔ شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے درج ذیل مادی وسائل کو فروغ ملتا ہے۔

a) تعلیمی اداروں میں ضروری عمارتیں b) کھیل کے میدان

c) لائبریری d) درج بالاں سبھی

7۔ نجی کاری کی وجہ سے مسابقت کے فروغ کے نتیجہ میں شعبۂ تعلیم کو فائدہ ہوتا ہے۔

a) تعلیمی ادارے تعلیمی معیار کو یقینی بنانا چاہتے ہیں b) تعلیمی ادارے مناسب فیس کا تعین کرتے ہیں

c) تعلیمی ادارے تدریسی عمل میں جدید تکنیک و طریقوں کے استعمال کو فروغ دیتے ہیں۔ d) درج بالاں میں سے سبھی

8۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی ضرورت ہے تاکہ

a) شعبۂ تعلیم میں مادی وسائل کی فراہمی ممکن ہو سکے b) والدین کو مہنگی فیس ادا کرنی پڑے

c) تدریسی عملہ کا استحصال d) مندرجہ بالاں میں سے کوئی نہیں

9۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے تعلیمی اداروں میں

a) بدعنوانی کو فروغ ملتا ہے b) بدعملی کو فروغ ملتا ہے

c) معلوماتی و مواصلاتی تکنیکی وسائل کو فروغ ملتا ہے d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے حکومتی مداخلت کے خاتمے سے درج ذیل فائدہ ہوتا ہے۔

a) سیاسی کے مقابلے تعلیمی مقاصد کو فوقیت دی جاتی ہے۔ b) منتظمین اداروں کی بہتری کے لیے آزاد فیصلے کرتے ہیں۔

c) فیصلہ سازی میں غیر ضروری تاخیر کی روایت ختم ہوتی ہے۔ d) درج ذیل بالاں میں سے سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی دو اہم اسباب کو درج کریں۔

2۔ ہندوستان میں شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی صورت حال پر روشنی ڈالیے۔

3۔ ملکیتی فطرت کی بنیاد پر کتنے طرح کے تعلیمی ادارے ہیں؟

4۔ انفرادی مالکان اور ٹرسٹ کی تعلیمی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

5۔ مذہبی اداروں کے قیام کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

6۔ غیر سرکاری تنظیموں کی تعلیمی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

7۔ نجی کاری کے ذریعہ شعبۂ تعلیم میں مسابقت کو کیسے فروغ ملتا ہے۔

8۔ شعبۂ تعلیم میں فکر مند و خواہشمند افراد کی خدمات کیوں ضروری ہیں؟

9۔ نجی تعلیمی اداروں کے معیار اور والدین کی مالی صورت حال کے درمیان رشتے کو واضح کیجیے۔

10۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے غیر ضروری مداخلت کے خاتمے سے تعلیم کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی ضرورت و اہمیت سے بحث کیجیے۔

2۔ تعلیمی شعبۂ میں عوامی مالیت کی ضرورت و اہمیت سے مدلل بحث کیجیے۔

3۔ ہندوستانی پس منظر میں تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کی ضرورت پر روشنی ڈالیے

4۔ ملکیتی فطرت کی بنیاد پر تعلیمی اداروں کے اقسام پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

5۔ شعبۂ تعلیم میں غیر ضروری حکومتی مداخلت کا خاتمہ کیوں ضروری ہیں؟ اس عمل کے خاتمے میں نجی کاری کی ضرورت کیوں ہے؟

6.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Abrol, M. (2016). Emerging Trends of Privatisation of Education in India. International journal educational administration.

2۔ Aktan, C. C. (Jan, 1995). An Introduction t the Theory of Privatisation. The Journal of Social, Political and Economic Studies. 20 (2) 187-217

3۔ Dash ,A. K., Mishra P. & Markose, L. H. (Jan, 2023) The Privatisation of Indian Education: Challenges and solution with special reference to the primary education system

4۔ Datta, L. & Kundu, U. (2021). Privatisation of Education in India: A critical View. International Journal of Social Science and Management. 8(2), 352-

358

5- Deepashree. (Jan-June, 2003). Methods of Privatisation. Business Analyst. 24 (1), 53-69

6- Kwaghe, Z.E. (2020). A History of Privatisation: The global perspectives. International journal of Humanities Theoretics, 4(1), 141-154

7- Naib, S. (Sep, 2023). Privatisation in India: Journey and Challeneges. Routledge. New Delhi

8- Radic, M., Ravasi, D. & Munir, K. (Feb, 2021). Privatisation: Implications of a Shift from State to Private Ownership. Journal of Management. 47 (6)

اکائی 7۔ نجی کاری کے فوائد و نقصانات

(Advantages and Disadvantages of Privatisation)*

اکائی کے اجزاء

7.0 تمہید(Introduction)

7.1 مقاصد(Objectives)

7.2 نجی کاری کے فوائد(Advantages of Privatisation)

7.3 نجی کاری کے نقصانات(Disdvantages of Privatisation)

7.4 تعلیم میں نجی کاری کے فوائد(Advantages of Privatisation in Education)

7.5 تعلیم میں نجی کاری کے نقصانات(Disadvantages of Privatisation in Education)

7.6 خلاصہ(Summary)

7.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

7.8 فرہنگ(Glossary)

7.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

7.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

7.0 تمہید(Introduction)

سابقہ اکائیوں میں آپ نے نجی کاری کے تصور، نجی کاری کے مقاصد اور تعلیم کی نجکاری سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کی ہے۔ اب تک آپ کی یہ سمجھ بن چکی ہو گی کہ دورِ جدید میں نجی کاری کی ضرورت واہمیت مسلم ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی خصوصاً معاشی ترقی میں آزادیانہ وعالمگیریت کے ساتھ ساتھ نجی کاری کا کلیدی کردار رہا ہے۔ شعبہ تعلیم کو بھی مختلف صورتوں میں نجی کاری سے فائدہ ہوا ہے۔ ہمارے ملک کی تعلیمی ترقی خصوصاً معیاری تعلیم کی ترقی میں نجی کاری نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ چنانچہ تعلیم میں نجی کاری کے کئی سارے فوائد ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تمام نظام و نظریات کی طرح خ نجی کاری بھی کمیوں یا خامیوں سے مکمل پاک نہیں ہے۔ اس کے چند نقصانات بھی ہیں۔ ان نقصانات کی صورت تب پیدا ہوتی ہے، جب مختلف وجوہات مثلاً ذاتی مفاد کی تکمیل کی خاطر، نجی کاری کے اصول وضوابط کو در کنار

* Dr. Arshad Ayyub, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

کرتے ہوئے نجی کاری کے ذریعہ پیدا مواقع کے سایہ میں ان کا استحصال کیا جاتا ہے۔

دوسری اکائی میں حالانکہ آپ تعلیم کی نجکاری کی ضرورت واہمیت کے ضمن میں تعلیم میں نجی کاری کے فوائد سے متعلق معلومات حاصل کر چکے ہیں، اس اکائی میں آپ تفصیل سے معاشی شعبے میں نجی کاری کے فوائد و نقصانات اور شعبۂ تعلیم میں بھی نجی کاری کے فوائد و نقصانات سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

7.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد طلباوطالبات:

- نجی کاری کے فوائد سے متعلق معلومات حاصل کر سکیں گے۔
- نجی کاری کے فوائد کا تنقیدی جائزہ لے سکیں گے۔
- نجی کاری کے نقصانات سے متعلق معلومات حاصل کر سکیں گے۔
- نجی کاری کے نقصانات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں گے۔
- شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کے فوائد کا تنقیدی جائزہ لے سکیں گے۔
- شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کے نقصانات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں گے۔

7.2 نجی کاری کے فوائد (Advantages of Privatisation)

ملک و سماج کی معاشی ترقی میں نجی کاری کا بہت اہم کردار ہے۔ اسی وجہ سے آج ہر ملک معاشی نظام میں حکومتی قبضہ و مداخلت کو کم سے کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور نجی کاری کو فروغ دینے کی کوشش رہا ہے۔ کسی بھی معاشی نظام میں نجی کاری کے کئی سارے فوائد ہیں، جو درج ذیل ہے:

1۔ **معاشی اداروں کی کارکردگی:** سرکاری معاشی اداروں کی کارکردگی سے متعلق ہمیشہ سے سوالات رہے ہیں۔ اس کے کئی وجوہات ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ ان معاشی اداروں کی انتظامیہ کا معاشی اداروں سے ہونے والے منافع میں حصہ داری نہیں ہوتی ہے۔ ان اداروں سے ہونے والے منافع پر حکومت کا حق ہوتا ہے۔ ادارے کے تمام انتظامیہ و ملازمین کی کمائی ان کی ماہانہ متعینہ تنخواہ سے ہوتی ہے۔ ان تمام عہدہ داران کو تنخواہ ادا کرنے کی ذمہ داری حکومت پر ہوتی ہے۔ ان کی تنخواہ اور ادارے کے منافع خصوصا تعلیمی اداروں کے منافع میں کوئی معنی خیز رشتہ نہیں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے ان اداروں کے ملازمین کی تمام حرکت و عمل کسبِ منافع پر مبنی نہیں ہوتی ہے۔ تعلیمی اداروں کے ملازمین کی محنت اور کارکردگی وان کی کمائی میں معنی خیز تعلق حوصلہ افزائی کی ایک اہم وجہ ہو سکتی ہے۔ لیکن نجی اداروں کے مالکین ہی ان اداروں کے مالکِ کلی ہوتے ہیں۔ اور تمام اخراجات کے بعد ادارے سے جو بھی منافع ہوتا ہے، ان پر ان کا حق ہوتا ہے۔ اب ظاہر سی بات ہے کہ ادارے سے جتنا زیادہ منافع ہوگا، اتنا ہی ان کی کمائی ہوگی۔ زیادہ منافع کے لیے ضروری

ہے کہ ادارے میں اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کمی ہو، اور ادارے سے ہونے والی کمائی میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو۔ اس کے لیے ان کے انتظام میں نجی ادارہ ہر کوشش کر کے اور تمام طریقے آزماتے ہیں، خواہ ان کا تعلق تکنیک میں جدت پسندی سے ہو یا انتظامی طریقے میں جدت پسندی سے ہو یا پھر معیاری مصنوعات کی تخلیق و معیاری خدمات کی پیشکش میں جدت پسندی سے ہو۔ اس کی وجہ سے سرکاری اداروں کے مقابلے میں نجی اداروں کی کلی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ **ماہر و مؤثر پیشہ ور انتظامیہ:** کسی بھی ادارے کی ترقی میں انتظامیہ کا کردار کافی اہم ہوتا ہے۔ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ سرکاری اداروں میں انتظامیہ مالکِ کلی نہیں ہوتا ہے۔ انہیں اختیار کلی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ وہ محض حکومت کے ملازم ہوتے ہیں۔ انہیں ادارے کے ملازمین پر، ان کی پیشہ وارانہ ترقی پر مکمل اختیار بھی نہیں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے انتظامی عمل کئی سطحوں پر خصوصاً فیصلہ سازی اور اطلاقی سطح پر متاثر ہوتا ہے۔ لیکن نجی اداروں میں ایسی صورت نہیں ہوتی ہے۔ نجی اداروں میں انتظامیہ کے پاس اختیارِ کل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ادارے کی بہتری و ترقی کے لیے کوئی بھی فیصلہ بڑی سرعت سے لے سکتے ہیں۔ ان کے تمام انتظامی فیصلوں کا اثر ان کے منافع پر بھی پڑتا ہے۔ اس لیے ان کے تمام فیصلے کافی سوچے سمجھے ہوتے ہیں۔ نجی کاری کا یہ ایک بڑا فائدہ ہے۔

3۔ **باہمی مسابقت میں اضافہ:** صارفین کو بہتر، معیاری و سستی مصنوعات و خدمات کی فراہمی کے لیے بازار میں مسابقت کا ہونا کافی اہم ہے۔ اگر بازار میں ایک ہی ادارہ عمل میں ہوگا، تو قیمت و معیار پر اس کو اختیارِ کلی ہوگا۔ صارفین کے پاس بہت زیادہ اختیارات نہیں ہوں گے۔ پہلے کی اکائی میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ نجی اداروں کے مالکین کا بنیادی مقصد زیادہ سے زیادہ منافع کمانے سے ہے، اس وجہ سے مسابقت کی عدم موجودگی میں وہ زیادہ سے زیادہ قیمت پر کم معیاری مصنوعات و خدمات کے فروخت کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سے نجی کاری کے عدم عمل میں بازار میں ایک ہی سرکاری ادارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ادارہ صارفین کی مجبوری بن جاتا ہے۔ لیکن جب ایک بازار میں ایک شئی یا خدمت سے متعلق کئی نجی ادارے ہوں گے، تو صارفین کے پاس اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہیں سے مصنوعات یا خدمات کو حاصل کرے، جہاں کے معیار اور قیمت سے متعلق انہیں تشفی ہو۔ اس وجہ سے بازار میں صحت مند مسابقہ و مقابلہ کو فروغ ملے گا۔ ادارے کے مالکین بازار میں دوسرے اداروں سے زیادہ آگے اور زیادہ سے زیادہ صارفین کی پہلی پسند ہونے کے لیے معیار، قیمت اور منافع میں ایک بہتر توازن کے ساتھ عمل کریں گے۔

4۔ **جدت پسندی اور اختراعیت کو فروغ:** ایک ادارے کی کامیابی کے لیے اور اس کے عمل کو زیادہ مؤثر اور کارآمد بنانے کے لیے ادارے میں ہر سطح پر، خواہ اس کا تعلق انتظامیہ سے ہو یا پھر ملازمین سے ہو، عمل میں جدت پسندی اور اختراعیت کا ہونا لازمی ہے۔ انتظامی سطح پر ملازمین کی بہتر کارکردگی، دیگر انتظامی مسائل، مصنوعات کی تخلیق و خدمات کی پیشکش میں بہتری لانے کے لیے اور ان کو معیاری بنانے کے لیے ان کی حاجت ہے۔ سرکاری اداروں میں مختلف وجوہات کی بنا پر بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان اداروں کے عمل میں جدت پسندی اور اختراعیت کی کمی ہوتی ہے۔ نئی تکنیکوں و طریقوں کے استعمال کا فقدان ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ داخلی و خارجی حوصلہ افزائش و اداراجاتی تقویت کی کمی کا ہونا ہے۔ سرکاری اداروں میں دفتری کاروائی کی رسمی پابندی کے رویہ کا ہونا بھی اس کی ایک وجہ ہے۔ اس کی ایک اور وجہ جدت پسندی و اختراعیت کے لیے ضروری مالی امداد کی کمی کا ہے۔ لیکن نجی ادارے ان تمام سے پاک ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ

منافع اور بازار میں ادارے کی وسعت کے لیے جدت پسندی اور اختراعیت کو فروغ دیتے ہیں، جدید تحقیقوں و طریقوں کو مختلف طریقوں سے تقویت بخشتے ہیں، مصنوعات وخدمات کو بہتر و معیاری بناتے ہیں۔ نجی کاری کا یہ ایک اہم فائدہ ہے۔

5۔ **سرکاری اخراجات میں کمی:** نجی کاری کے فروغ سے سرکاری اخراجات میں کمی آتی ہے۔ اگر معاشی شعبہ کی ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے، تو تمام سرکاری اداروں کی مالی امداد کی ذمہ داری سرکار کی ہوتی ہے۔ ان اداروں اور ملک کی مالی ترقی کے لیے حکومتی سرمایہ ضروری ہوتا ہے۔ ان اداروں کا مقصدِ اوّل مصنوعات و خدمات کی فراہمی ہے۔ لیکن اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ مختلف وجوہات کی بناپر، جن کا ذکر پہلے کے اکائیوں میں کیا گیا ہے، سرکاری ادارے سے منافع بہت زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ اور ادارے کے کارگذاری کے لیے حکومت کو بار بار اس ادارے کی مالی امداد کرنی پڑتی ہے۔ ان ادارے کے اخراجات و مالی امداد کی صورت میں حکومت پر بھاری مالی بوجھ پڑتا ہے۔ لیکن اگر حکومت ان اداروں کی مالکانہ و انتظامی فرائض کی ذمہ داری نجی شعبوں کے حوالے کر دیتی ہے، تو نجی شعبے ہی ان اداروں کے اخراجات و منافے کے مالک کلی ہوتے ہیں۔ اور اس طرح سے حکومت کے اخراجات میں کمی آتی ہے۔ اور حکومت اس سرمایہ کا استعمال دیگر ضروری شعبوں مثلاً شعبۂ صحت و تعلیم میں خرچ کر سکتی ہے۔

6۔ **ملازمتوں میں اضافہ:** نجی کاری کے فروغ سے ملازمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک ہی میدان میں ایک ہی سرکاری ادارہ کے مقابلے کئی نجی کمپنیوں کا وجود عمل میں آتا ہے۔ ان نجی کمپنیوں کو اپنی ترقی کے لیے قابل، ماہر و محنتی انسانی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ بڑے پیمانے پر ان کو ملازمت مہیا کراتی ہیں۔ اور اس سے ملازمتوں میں اضافہ ہوتا ہے و بے روزگاری در میں کمی آتی ہے۔

7۔ **مصنوعات و خدمات کے معیار میں اضافہ:** چونکہ نجی اداروں کا مقصد زیادہ سے زیادہ منافع کمانا ہوتا ہے، اس لیے یہ ادارے پیش کردہ مصنوعات و خدمات کے معیار اور صارفین کی تسلی و تشفی پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ یہ ادارے اپنی مصنوعات و خدمات سے متعلق صارفین کے اعتماد پر بھی توجہ دیتے ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ ادارے کلی معیار کو یقینی بنانے پر توجہ دیتے ہیں۔ کیونکہ ایک بار اگر صارفین کا اعتماد حاصل ہو گیا، تو اس بات کا زیادہ امکان ہے اگلی بار وہ صارفین انہیں کے پاس دوبارہ آئیں گے۔ اور اس ان اداروں کو منافع ہو گا۔ لہٰذا نجی کاری سے مصنوعات اور خدمات کے معیار میں اضافہ ہوتا ہے۔

8۔ **بازار میں سرمایہ کی فراہمی:** اقتصادی عمل میں سرمایہ کی اہمیت مسلم ہے۔ بنا سرمایہ کے کوئی بھی اقتصادی عمل ممکن نہیں ہے۔ حکومت کے پاس محدود سرمایہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے کئی سارے معاشی مقاصد ہوتے ہیں، جن کی تکمیل کے لیے حکومتی اخراجات کا زیادہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے ایسا ہونا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ حکومت کو محدود سرمایہ کے ساتھ معاشی اقدامات میں اپنی ترجیحات طے کرنی پڑتی ہے۔ لیکن نجی کاری کے فروغ کے ذریعہ معاشی عمل میں مزید سرمایہ کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ اندرونِ و بیرونِ ملک کے سرمایہ کار کسبِ منافع کی خاطر معاشی عمل کا حصہ بنتے ہے، اور بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ مثلاً پورے ملک میں اچھی سڑکوں کی اشد ضرورت ہے، لیکن حکومت کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ ان تمام سڑکوں کی بیک وقت تعمیر کرا سکے۔ لہٰذا حکومت زیادہ ضروری سڑک کی تعمیر کا فیصلہ پہلے کرتی ہے۔ لیکن اگر سڑکوں کی تعمیر میں نجی شعبوں کو اجازت ملتی ہیں، تو ان کے سرمایہ کے استعمال سے بیک وقت پہلے سے زیادہ سڑکوں کی تعمیر کی جا سکتی ہیں۔

9۔ **تکنیکی ترقی:** کسی بھی ملک کی ترقی خصوصاً معاشی ترقی کے لیے تکنیکی ترقی ضروری ہے۔ نئی نئی تکنیکوں کے ذریعہ موجودہ عمل مثلاً تصنیعی عمل، انتظامی عمل وغیرہ کو مزید بہتر و مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن تکنیکی ترقی کے لیے ضروری سرمایہ و عزم کا ہونا ضروری ہے، جو کہ نجی اداروں میں پایا جاتا ہے، تاکہ وہ مسابقت میں دوسرے اداروں سے آگے رہے۔ چنانچہ نجی ادارے نئی نئی تکنیکوں کی حصولیابی کے لیے تحقیق میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

10۔ **عالمی مسابقت:** ہر ملک اپنے معیاری مصنوعات و خدمات کے ساتھ دنیاں بھر کے بازار میں اپنی معنٰی خیز موجودگی درج کرانا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے لیے ان کے مصنوعات کا دیگر ممالک کے مصنوعات و خدمات کے مقابلے متوازن و مناسب قیمت کے ساتھ معیاری بھی ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی دیگر ممالک کے مقابلے زیادہ ترقی یافتہ ہونے کے لیے ملک تکنیکی طور پر، معاشی طور پر، بنیادی ڈھانچے کے معیاری فراہمی کے طور پر اور ملک میں بنیادی خدمات کی معیاری فراہمی کے طور پر ترقی یافتہ ہونا چاہیے۔ اس کے لیے نجی کاری اپنی تمام خوبیوں مثلاً جدت پسندی، معیار، سرمایہ کاری وغیرہ کے ساتھ نہایت کارآمد ہے۔

11۔ **نوکر شاہی اور لال فیتا شاہی رویہ میں کمی:** سرکاری اداروں میں اکثر نوکر شاہی و لال فیتا شاہی رویہ کی موجودگی کی وجہ سے کوئی بھی عمل ضرورت سے زیادہ وقت و لاگت میں سرانجام پاتا ہے۔ جس کا خسارہ اس ادارہ کو اور حکومت کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس رویہ کے کئی وجوہات ہیں مثلاً ادارے کے انتظامیہ کا مالکِ کلی، ناہونا اور فیصلہ سازی میں انہیں اختیارِ کلی کا حاصل ناہونا ہے، ادارے کے منافع یا خسارے میں ان کی حصہ داری کا ناہونا ہے، اور منظم تقویتی نظام کا ناہونا ہے۔ نجی اداروں میں ان تمام کی عدم موجودگی میں نوکر شاہی اور فیتا شاہی رویہ مفقود یا بلکل کم ہوتا ہے۔

12۔ **بدعنوانی میں کمی:** سرکاری اداروں میں بدعنوانی ایک بڑا مسئلہ ہے، جس کو لاکھ کاوشوں کے باوجود مکمل ختم نہیں کیا جاسکا ہے۔ بدعنوانی کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ سرکاری ادارے کی انتظامیہ و ملازمین کا مفاد ادارے کے مفاد سے منسلک نہیں ہے، جس کی وجہ سے دوسرے ذرائع سے بدعوانی کے ذریعہ چند افراد منافع کمانا چاہتے ہیں۔ اس کی ایک اور وجہ ہے یہ بھی کہ وہ ادارے عوام و صارفین کی مجبوری ہوتے ہیں۔ لیکن نجی کاری کے فروغ سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ معاشی عمل میں بدعنوانی میں کمی آتی ہے اور صاف شفاف معاشی نظام کو فروغ ملتا ہے۔ عوام و صارفین کے پاس اختیار ہوتا ہے کہ ان کو جہاں بہتر سہولت ہو، وہاں سے استفادہ کریں۔

13۔ **بہتر و معیاری مادی وسائل کا فروغ:** معاشی اداروں کی کامیابی و ترقی میں بہتر و معیاری مادی وسائل کے فروغ کی بہت اہمیت ہے۔ سرکاری اداروں میں بنیادی طور پر سرمایہ کاری کی کمی کی وجہ سے معیاری مادی وسائل مثلاً عمارتیں وغیرہ کی کمی ہوتی ہے۔ نجی اداروں میں اس کی دقت نہیں ہوتی ہے۔ نجی ادارے کلی معیاری ترقی کے لیے مادی وسائل کی ترقی کو خصوصی توجہ دیتے ہیں۔

14۔ **صارفین مرکوز عمل:** سرکاری اداروں کے مقابلے نجی اداروں میں صارفین کو مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔ نجی اداروں کے تمام عمل کی منصوبہ بندی صارفین کو ذہن میں رکھ کر کی جاتی ہے۔ صارفین کی تشفی کو اولیت حاصل ہوتی ہے۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے تاکہ وہ ادارہ صارفین کے درمیان مقبول و مشہور رہے۔ اور اس کی اشیا و خدمات کی اہمیت و خواہش صارفین میں بنی رہے۔ نجی ادارے صارفین کی تشفی کا اس حد تک خیال رکھتے ہیں کہ وہ ہر صارف مرکوز حکمتِ عملی کو فروغ دیتے ہیں۔ ان اداروں میں صارفین کے ذریعہ پیش کردہ

عمل و تجاویز کو بھی کافی اہمیت دیتے ہیں۔

15۔ **حکومتی قرض میں کمی:** جب سرکاری ادارے منافہ کے بجائے خسارے میں ہوتے ہیں، تب حکومت کو بار بار ان کی مالی امداد کرنی پڑتی ہے۔ یا پھر سرکاری سرمایہ کی عدم موجودگی حکومت قرض لے کر نئے شعبوں میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔ دونوں ہی صورتوں میں حکومت پر قرض کا بوجھ بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن نجی کاری کے فروغ سے حکومت کی مالی ذمہ داریوں میں کمی آتی ہے۔ نتیجتاً اس کے قرض میں کمی آتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ نجی کاری کی وجہ سے کونسے فائیدے ہوتے ہیں؟

7.3 نجی کاری کے نقصانات (Disdvantages of Privatisation)

نجی کاری کے کئی سارے فوائد ہے۔ نجی کاری کے اصول معاشی ترقی کی ضامن ہیں۔ لیکن کوئی بھی نظام مکمل طور ہر خامیوں سے پاک نہیں ہے۔ ہر نظام میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں، جو اپنے ذاتی مفاد کی تسکین کی خاطر ان خامیوں کا استحصال کرتے ہیں۔ نجی کاری کے درج ذیل نقصانات ہیں:

1۔ **معاشی اداروں پر سے حکومتی قبضہ کا فقدان:** حکومتی اداروں کا مقصدِ اول کسبِ منافع نا ہو کر عوام کی خدمت ہوتا ہے۔ لیکن جب نجی کاری کو فروغ ملتا ہے اور حکومتی ادارے نجی شعبے کی ملکیت بن جاتے ہیں، تب ان اداروں پر سے حکومتی کنڑول ختم ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ نجی شعبے کا مقصدِ اول فلاحِ عامہ نا ہو کر کسبِ منافع ہوتا ہے، تو نجی اداروں کے منتظمین میں عوام و فلاحی اقدار کے تئیں ذمہ داری کے فقدان کا خوف لاحق ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کا اور ملک کا نقصان ہوتا ہے۔

2۔ **ملازمین کو نقصانات:** سرکاری اداروں کے مقابلے نجی اداروں کا مقصد منافع کمانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے وہ اپنے اخراجات میں کمی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر اس کا نقصان ان اداروں کے ملازمین کو اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ ادارے حتی الامکان کم ضروری ملازمین کو ان کی ملازمت سے برطرف کر کے ان کی ذمہ داریوں کو کسی دوسرے ملازم کے حوالے کر دیتے ہے، جس سے کئی ملازمین کو اپنی ملازمت سے برطرف ہونا پڑتا ہے اور بقیہ ملازمین پر ذمہ داریوں کا مزید بوجھ بڑھتا ہے۔ یہ ادارے کم تنخواہ پر ملازمین کی خدمات کے خواہش مند ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے کبھی یہ ان ممالک سے ملازمین کی خدمات حاصل کرتے ہیں، جہاں سستے انسانی وسائل دستیاب ہیں۔ چنانچہ نجی کاری کے ایک اہم نقصان کا تعلق ملازمین کے نقصانات سے ہے۔

3۔ **غریب عوام کو نقصانات:** نجی کاری پر ایک اہم تنقید یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے غریب عوام کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ نجی ادارے ان کو اور ان کی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ نجی شعبوں میں غریب عوام کی شمولیت نہیں ہو پاتی ہے۔ نجی شعبے منافع کمانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنی مصنوعات و خدمات کی قیمت غیر ضروری طور پر بڑھا سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان اشیا و خدمات تک غریب عوام کی رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔ غریب عوام کو سب سے زیادہ نقصان بنیادی خدمات، تعلیم و صحت تک رسائی میں مشکل سے

ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ نجی اداروں کی متعین کردہ قیمتوں کی ادائگی کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔

4۔ **مصنوعات وخدمات کے معیار سے سمجھوتہ:** زیادہ سے زیادہ منافع کی خواہش میں کبھی نجی ادارے اپنے مصنوعات وخدمات کے معیار سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں، خصوصاً مسابقہ یا پھر اصول وضوابط وان کی پیروی کو یقینی بنانے والے نظام کی عدم موجودگی میں۔ مثال کے طور پر کھانے کے شعبے میں صارفین کی توجہ لذت مرکوز ہوتی ہے، وہ اس کھانے کے اجزاوان کے معیار سے واقف نہیں ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس بات کا امکان ہے کہ یہ ادارے لذت پر زیادہ توجہ دے اور حفظانِ صحت پر کم توجہ دے۔ کئی بار کم قیمت پر اشیا کی فراہمی کی خاطر یہ ادارے ان کے معیار کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ نجی کاری کا یہ ایک بڑا نقصان ہے۔

5۔ **بڑی کمپنیوں کی اجارہ داری اور تسلط:** معاشی شعبے سے حکومت کی عدم موجودگی میں اور نجی کاری کے فروغ سے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی ادارہ یا کوئی سرمایہ کار ترقی کر کے اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ اس کی اگلی خواہش معاشی عمل و بازار پر قبضہ کی ہو جاتی ہے۔ اس کی خاطر وہ بازار سے مسابقے کو ختم کرنے کی خاطر کئی حکمتِ عملیاں اپناتا ہے۔ کبھی وہ دوسرے اداروں کو خرید لیتا ہے، تو کبھی وہ بازار میں اپنے زیادہ سرمایہ کے بھروسے کم قیمتوں پر مصنوعات وخدمات کو فراہم کرتا ہے، تاکہ دوسری کمپنیاں خسارے میں جا کر دیوالیہ ہو جائے۔ ایسے ادارے اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر بازار پر مکمل تسلط حاصل کر لیتے ہے اور پھر معیار وقیمت پر ان کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ صارفین کے پاس اختیارات نا ہونے کی صورت میں انہیں ان سرمایہ کاروں کی شرائط پر ان کی اشیا یا خدمات کی خریدان کی مجبوری بن جاتی ہے۔

6۔ **سماجی فلاحی کاموں کو نقصان:** نجی ادارے منافع کو فوقیت دیتے ہیں، نا کہ عوام وسماج کے فلاح وبہبود کو۔ چنانچہ ان کے عمل میں عوام کا خیال نہیں کیا جاتا ہے، اگر اس سے ان کے منافع پر اثر پڑتا ہے۔ مثلاً کوئی بھی نجی بینک ایسے علاقے میں اپنی شاخ کھولنے سے گریز کرے گا، جہاں آبادی کم ہو گی، اور مستقبل میں بھی نجی بینک کو منافع سے زیادہ خرچ کرنے کے امکان کا خوف ہو۔

7۔ **سماج میں عدم مساوات کو فروغ:** نجی کاری کا ایک اور نقصان یہ بھی ہے کہ اس سے سماج میں مالی بنیاد پر عدم مساوات کو فروغ ملتا ہے۔ سماج میں مالی بنیاد پر طبقاتی نظام کو فروغ ملتا ہے۔ امرا و غربا کے بیچ مالی بنیاد پر اور تنیجتاً سماجی بنیاد پر خلا بڑھتا جاتا ہے۔ ساتھ ہی افراد کی معاشی قدر کی بنیاد پر ان کو دستیاب سہولیات میں بھی واضح فرق بڑھتا جاتا ہے۔ جہاں بہترین طبّی سہولیات کی قیمت ادا کرنے کے قابل افراد کو بہترین طبّی سہولیات نصیب ہوتی ہے، وہی غریب افراد بنیادی طبّی وسائل تک رسائی کو جدوجہد کرتے ہیں۔

8۔ **ماحولیات کا نقصان:** آج ماحولیات کا تحفظ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ماحولیاتی انحطاط میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اور نوع انسانی کو مستقبل میں حیات کی بقاو تحفظ کے تئیں متعدد خدشات لاحق ہے۔ ماہرین ماحولیات مسلسل آگاہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن نجی کاری کا ایک اہم نقصان یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے ماحولیات واس کے تحفظ کی کاوشوں کو نقصان ہو سکتا ہے۔ نجی شعبے اپنے اخراجات کو کم کرنے کی تگ ودو میں حکومت کے ذریعہ ماحولیات کے تحفظ کی خاطر متعین کردہ اصول وضوابط کو نظرانداز کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

9۔ **انتظامی عمل میں شفافیت وجوابدہی کا فقدان:** نجی کاری کا ایک اور نقصان یہ بھی ہے کہ نجی اداروں میں سرکاری اداروں کے مقابلے شفافیت اور جوابدہی میں کمی ہوتی ہے۔ ادارے کے مالکین کو ادارہ پر مکمل ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ وہی ادارے کے تمام فیصلے اپنے

مفادات کے مد نظر لیتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ نجی کاری کی وجہ سے کونسے نقصانات ہوتے ہیں؟

7.4 تعلیم میں نجی کاری کے فوائد(Advantages of Privatisation in Education)

تعلیمی شعبے میں بھی نجی کاری کی اہمیت مسلم ہے۔ نجی کاری کی وجہ سے ملکِ ہندوستان میں تعلیم کی مقداری و معیاری ترقی بہت تیزی سے ہوئی ہے۔ تعلیم کو ضروری مادی و انسانی وسائل نصیب ہوئے ہیں۔ تعلیم میں نئی نئی تکنیکوں کا اطلاق ممکن ہوا ہے۔ تعلیم میں جدید تدریسیاتی طریقوں کو رواج حاصل ہو۔ گویا نجی کاری کی وجہ سے تعلیم کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ تعلیم میں نجی کاری کے درج ذیل فائدے ہیں:

1۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے حکومت پر انتظامی ذمہ داریاں کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انتظامی ذمہ داریاں نجی شعبوں کے حوالے ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حکومت اپنی تمام محنت و توجہ دیگر ضروری شعبوں کی جانب کر سکتی ہے۔

2۔ تعلیم میں نجی کاری کے ذریعے اعلیٰ معاشی ترقی کو محفوظ بنایا جاسکتا ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کا پیشہ ور و ہنر مند انسانی وسائل کی ترقی میں کافی اہم کردار ہے۔ ان انسانی وسائل کے ذریعہ کوئی بھی ملک معاشی ترقی کی نئی بلندیوں تک پہنچ پاتا ہے۔

3۔ نجی کاری کے نتیجے میں تعلیمی اداروں کا انتظام بہتر، مؤثر و منظم ہوتا ہے۔ سرکاری تعلیمی اداروں کے منتظمین کو تنخواہ حکومت سے ملتی ہے، جبکہ نجی تعلیمی اداروں کے مالکین کی اس ادارے کے منافہ پر مکمل قبضہ ہوتا ہے یا حصہ داری ہوتی ہے۔ چنانچہ ان اداروں کے مالکین منافع کے حصول کے لیے، و معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے ادارے میں منظم و مؤثر انتظام کو فروغ دیتے ہیں۔

4۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے نجی تعلیمی ادارے آزادانہ انداز میں کام کر سکتے ہیں۔ تمام جدید طریقوں کا اطلاق آزادانہ طور پر کر سکتے ہے۔ کسی بھی فیصلہ سازی کے لیے انہیں حکومتی اعلیٰ افسران کا انتظار نہیں کرنا پڑتا ہے۔ ان کے فیصلے لال فیتا شاہی کے رویہ سے آزاد ہوتے ہیں۔ ان اداروں کے تمام عمل کا مقصد ادارے کی ترقی سے مربوط ہوتی ہے، نا کہ کسی سیاسی مقاصد سے۔

5۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے تعلیم کے معیار کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کا مقصد منافع کمانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے وہ معیاری تعلیم کی فراہمی پر مکمل توجہ دیتے ہیں، تاکہ والدین کے درمیان ان کی مقبولیت میں اضافہ ہو اور ان کے یہاں شرح داخلہ میں اضافہ ہو۔

6۔ اساتذہ کو تعلیمی معیار اور امتحانات کے نتائج کا ذمہ دار بنا کر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ خصوصاً داخلی احتسابی عمل میں اساتذہ کو آزادی دی جاسکتی ہے۔ جس کی وجہ سے اساتذہ اپنی تدریس و دوران تدریس طلبہ کی کارکردگی کا احتساب مسلسل کرتے رہتے ہیں اور بوقتِ ضرورت اپنی یا طلبہ کی اصلاح فرماتے ہیں۔

7۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے نصاب میں تنوع کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ نصاب کو انفرادی، علاقائی، قومی اور بین الاقوامی ضروریات کے مطابق تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

8۔ چونکہ نجی اداروں کی توجہ اپنے معیار پر بہت زیادہ ہوتی ہے، تاکہ والدین کے بیچ ان کی طلب میں اضافہ ہو۔ اس لیے وہ پورے تعلیمی عمل کو نہایت بہتر، مؤثر و منظم بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان اداروں میں بدانتظامی کی وجہ سے تعلیمی سال ضائع نہیں کیا جائے گا۔

9۔ تعلیم میں نجی کاری کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں بہتر نظم وضبط کو فروغ ملتا ہے۔ عام طور پر نجی تعلیمی اداروں میں نظم وضبط پر خاص توجہ دی جاتی ہے، تاکہ طلبا و طالبات کی مکمل توجہ تعلیمی ترقی پر رہے۔

10۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے ملازمتی تناظر میں غیر متعلق کورسز کے بجائے صرف متعلق کورسز پر سرمایہ کاری کی جاسکتی ہے۔ عام طور ہر نجی تعلیمی ادارے ایسے کورسز ہی مہیا کراتے ہیں، جن کی تکمیل کے بعد طلبا و طالبات کے پاس ملازمت کے بہتر مواقع ہوتے ہیں۔

11۔ ملک میں سرکاری اسکولوں و اعلیٰ تعلیمی اداروں کی محدود تعداد خواہش مند طلبا و طالبات کو داخلہ دینے سے قاصر تھے۔ ایسی صورت میں تعلیم میں نجی کاری کی وجہ سے ملک بھر میں اسکولوں اور تعلیمی اداروں کی تعداد میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہو رہا ہے۔ تعلیم اب ان لوگوں کے لیے باآسانی دستیاب ہے جو اسکول کی فیس ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

12۔ تعلیم میں نجی کاری کی وجہ سے تدریسی عمل میں جدید طریقے متعارف کرائے گئے ہیں، جو بچوں کو بہتر طریقے سے اکتساب اور ان کی کارکردگی کو بڑھانے میں مدد دیتی ہیں۔

13۔ نجی تعلیمی اداروں میں مختلف جدید ٹیکنالوجی کا انضمام طلبا و طالبات کی بہتر و مؤثر اکتساب کے لیے کیا گیا ہے۔

14۔ اسکولوں اور کالجوں کی تعداد میں اضافے نے والدین کو مختلف تعلیمی اداروں میں سے معیار و فیس کے تناظر میں مناسب ترین ادارہ کے انتخاب کرنے کے لیے اختیارات فراہم کیے ہیں۔

15۔ آج کل ہر پرائیویٹ اسکول نئے اور دلچسپ سرگرمی کے خیالات لے کر آتا ہے جو بچے کو نئی چیزیں سیکھنے اور تمام پہلوؤں میں سرگرم ہونے میں مدد کرتے ہیں۔

16۔ موجودہ حالات میں سب سے اہم کام بہتر اور معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔ بچے مستقبل کے معمار قوم ہیں اور انہیں اچھے شہری بنانے کے لیے ہمیں انہیں مناسب تعلیم فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ قوم کی ترقی کا ستون بن سکیں۔ اس مقصد کی تکمیل میں نجی کاری کی وجہ سے نجی تعلیمی ادارے نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

17۔ نجی کاری کی وجہ سے تعلیم کے شعبے میں سرمایہ کاری بڑھی ہے۔ سرمایہ کی کمی کی وجہ سے ملک میں تعلیم کی ترقی متوقع انداز میں نہیں ہو پا رہی تھی۔ لیکن اب نجی تعلیمی ادارے کے مالکین اپنے سرمایہ کا استعمال کر کے ان تعلیمی اداروں میں تمام سہولیات مہیا کرا پا رہے۔ ان کی سرمایہ کاری ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ جس قدر معیاری تعلیم کو یقینی بنانے میں وہ سرمایہ کاری کریں گے، اس تناسب میں ان کے منافع میں بھی اضافہ ہوگا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ نجی کاری کی وجہ سے تعلیم کے شعبے میں کیا فائدے ہوتے ہیں۔

7.5 تعلیم میں نجی کاری کے نقصانات(Disadvantages of Privatisation in Education)

تعلیم میں نجی کاری کے ویسے تو کئی سارے فوائد ہیں، جن کا ذکر بالاں سطور میں کیا گیا ہے۔ یہ فوائد معیاری تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن تعلیم میں نجی کاری کے کئی نقصانات بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔ نجی کاری کا تعلیم میں سب سے بڑا نقصان مالی رکاوٹوں کا ہے۔ نجی تعلیمی ادارے منافہ کمانے کی کوشش میں ہر طریقے کا استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر اپنے بچوں کے لیے فکر مند والدین ان کو اچھی سے اچھی تعلیمی سہولیات مہیا کرانا چاہتے ہیں۔ نجی تعلیمی ادارے ایک بار والدین کا اعتماد حاصل کر لینے کے بعد مختلف طریقوں سے ان سے پیسے کی وصولی کرتے ہیں۔ کبھی فیس کے نام پر، کبھی کتاب و کاپی کے نام پر، کبھی دیگر سرگرمیوں کے نام پر۔ اس وجہ سے والدین پر بیجا مالی بوجھ پڑتا ہے۔ غریب والدین کا ان اسکولوں سے اپنے بچوں کی معیاری تعلیم کا خواب محض خواب رہ جاتا ہے۔

2۔ نجی تعلیمی اداروں کے مہنگے اخراجات کی ادائگی ہر خاص و عام کے لیے ممکن نہیں ہے۔ غریب والدین کے بچے ان نجی اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کا خواب دیکھتے ہیں، لیکن مہنگی فیس وغیرہ کی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہو پاتا۔ جس کی وجہ سے انہیں کم معیاری تعلیمی اداروں کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے ان طلبا و طالبات کی اچھی ملازمت کی امیدوں و امکانات پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اچھی ملازمتوں کا تعلق معاشی ترقی و نتیجتاً سماجی ترقی سے ہے۔ لہٰذا مہنگی فیس کی ادائگی کے قابل نا ہونے کی وجہ سے سماج میں عدم مساوات کو فروغ ملتا ہے۔

3۔ کسبِ منافع کی خاطر ایسے علاقوں میں معیاری نجی تعلیمی اداروں کا قایم کیا جاتا ہے، جن علاقوں کی عوام مہنگی فیس کی ادائگی کی قابلیت رکھتے ہو۔ چنانچہ اچھے تعلیمی ادارے گاؤں کے مقابلے شہر میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔

4۔ داخلہ کے عمل میں نجی اسکولوں کی انتظامیہ کو اختیار حاصل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا دیکھنے کو ملتا ہے کہ یہ داخلہ کے لیے ضروری عناصر کو نظر انداز کرتے ہوئے ان عناصر پر زیادہ توجہ دیتے ہیں، جن سے ان اسکولوں کے منافع میں و شہرت میں اضافہ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ مثلاً یہ والدین کی معاشی و سماجی قدر اور طلبہ کی ذہنی قابلیت کو یکساں مواقع کے اصول پر فوقیت دیتے ہیں۔

5۔ نجی تعلیمی اداروں کا بنیادی مقصد منافہ کا حصول ہوتا ہے۔ جبکہ تعلیمی اداروں کا بنیادی مقصد طلبا و طالبات کی ہمہ جہت ترقی ہونا چاہیے۔

6۔ نجی تعلیمی اداروں کے پاس سرکاری تعلیمی اداروں کے مقابلے اپنا تشہیری نظام ہوتا ہے۔ وہ اپنی خصوصیات کی اس طرح سے تبلیغ کرتے ہیں کہ والدین کو گمان گذرتا ہے کہ انہیں اداروں میں تعلیم پا کر ان کا بچہ یا بچی کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ وہ نجی تعلیمی اداروں کے تمام شرائط حتیٰ کہ ناجائز شرائط کو ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

7۔ نجی تعلیمی اداروں میں مخفی فیس بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پورے کورس کے دوران طلبا و طالبات سے مختلف بہانوں سے پیسے اصولے جاتے ہیں۔

8۔ نجی تعلیمی ادارے صرف انہیں کورسز پر توجہ دیتے ہیں، سماج میں جن کورسز کی طلب زیادہ ہے۔

9۔ نجی تعلیمی ادارے بھلے ہی تمام مادی وانسانی وسائل سے لیس ہو، لیکن نجی تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تنخواہ سرکاری اداروں کے مقابلے کافی کم اور ذمہ داریاں کافی زیادہ ہوتی ہے۔

10۔ نجی تعلیمی اداروں کے تدریسی وغیر تدریسی عملہ اس ادارے میں اپنی ملازمت کی بقا کے تئیں مشکوک رہتے ہیں۔ انہیں کبھی بھی اپنی ملازمت سے برطرف ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم میں نجی کاری کے کئی سارے فوائد ہیں۔ نجی کاری کی وجہ سے تعلیم کی معیاری ترقی ممکن ہو سکی ہے۔ لیکن تعلیم میں نجی کاری کے چند نقصانات بھی ہے۔ صحیح اصول وضوابط کی عدم موجودگی میں نجی کاری کے سایہ میں عوام کا خصوصاً غریب عوام کے استحصال کا آلہ مل جاتا ہے۔ لیکن نجی کاری کے اصول متعین کرکے عوام کو اس طرح کے استحصال سے بچایا بھی جاسکتا ہے، اور نجی کاری کے ثمرات سے فیضیاب بھی ہوا جاسکتا ہے۔ اس لیے دورِ حاضر میں کسی ملک وسماج کی ترقی میں نجی کاری کی ضرورت واہمیت مسلم ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ نجی کاری کی وجہ سے تعلیم کے شعبے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

7.6 خلاصہ (Summary)

یہ باب نجی کاری کے فوائد اور نقصانات کو عمومی معاشی شعبے اور خصوصاً تعلیمی شعبے کے تناظر میں واضح کرتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ نجی کاری سے اداروں کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے، مسابقت، جدت، سرمایہ کاری اور تکنیکی ترقی کو فروغ ملتا ہے، جبکہ حکومت پر مالی اور انتظامی بوجھ کم ہوتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں نجی کاری معیاری تعلیم، بہتر نظم ونسق، جدید طریقۂ تدریس اور تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ لاتی ہے۔ ساتھ ہی اس کے نقصانات بھی بیان کیے گئے ہیں، جیسے منافع کی خاطر عوامی مفاد کو نظر انداز کرنا، غریب طبقے کے لیے سہولیات تک رسائی میں مشکل، ملازمین کا استحصال، عدم مساوات میں اضافہ اور بعض اوقات معیار سے سمجھوتہ۔ تعلیمی شعبے میں خاص طور پر مہنگی فیس، داخلے میں عدم مساوات اور منافع کو ترجیح دینے جیسے مسائل سامنے آتے ہیں۔

آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ نجی کاری مفید ضرور ہے، لیکن اس کے مؤثر فوائد حاصل کرنے کے لیے مناسب اصول وضوابط اور نگرانی ضروری ہے تاکہ اس کے منفی اثرات کو کم کیا جاسکے۔

7.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- نجی کاری کے فوائد کی وضاحت
- نجی کاری کے فوائد کا تنقیدی جائزہ

- نجی کاری کے نقصانات کی وضاحت
- نجی کاری کے نقصانات کا تنقیدی جائزہ
- شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کے فوائد کا تنقیدی جائزہ
- شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کے نقصانات کا تنقیدی جائزہ

7.8 فرہنگ(Glossary)

نوکر شاہی	سرکاری نظام جس میں افسران کے ذریعے امور چلائے جاتے ہیں
لال فیتا شاہی	ایک استعارہ جس کا استعمال سرکاری دفاتیر کے عمل میں بیجا تاخیر کے لیے کیا جاتا ہے
مفقود	موجود نا ہونا، ضائع ہونا
ضامن	ضمانت دینے والا یا ذمہ داری لینے والا
انحطاط	زوال یا گراوٹ

7.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ نجی کاری کے نقصان کی صورت کب پیدا ہوتی ہے؟

a) ذاتی مفاد کی خاطر نجی کاری کے اصولوں کو درکنار کر دینا b) طلبہ کے لیے نئی عمارت تعمیر کرنا

c) اداروں میں چندہ دینا d) بالاں میں سے کوئی نہیں

2۔ سرکاری معاشی اداروں مین ملازمین میں تمام عمل میں جوش خروش کے ساتھ حصہ داری نا ہونے کی اہم وجہ ہے۔

a) ملازمین میں قابلیت کا نا ہونا b) مؤثر تقویتی نظام کا نا ہونا c) ملازمین کا رویہ منفی ہونا d) سرکار کا فکر مند نا ہونا

3۔ نجی اداروں میں فوری فیصلہ سازی کی اہم وجہ ہے۔

a) اعلیٰ افسران کی رضامندی کا انتظار b) وسائل کی کمی

c) مطلق منتظمین کے ذریعہ فوراً فیصلہ لینا d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ نجی کاری کی وجہ سے مسابقت میں اضافہ سے صارفین کو کیا فائدہ ہوتا ہے:

a) صارفین کے پاس خریداری کے ایک سے زیادہ اختیارات ہوتے ہیں۔

b) معاشی اداروں کو اشیا و خدمات کے معیار کو یقنی بنانا پڑتا ہے۔

c) معاشی اداروں کو اشیا و خدمات کی قیمت مناسب رکھنی پڑتی ہے۔

d) درج بالاں میں سے سبھی

5۔ معاشی عمل میں جدت پسندی اور اختراعیت کیوں ضروری ہے؟

a) معاشی عمل کو مزید بہتر و مؤثر بنانے کی خاطر
b) صارفین کا استحصال کرنے کی خاطر
c) اشیا و خدمات کی من مانی قیمت وصولنے کی خاطر
d) درج بالاں میں سے سبھی

6۔ اگر معاشی شعبہ کی ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے، تب معاشی شعبہ کی مالی امداد کی ذمہ داری کس کی ہوتی ہے؟

a) عوام کی
b) حکومت کی
c) طلبہ کی
d) درج بالاں سبھی

7۔ نجی کاری کی وجہ سے غربا کو کیا نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں؟

a) نجی اداروں کی مہنگی قیمتوں کی ادائگی کی قابلیت نہیں رکھتے۔
b) معیاری بنیادی سہولیات تک ان کی رسائی نہیں ہو پاتی۔
c) کسبِ منافہ کے دوڑ میں ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔
d) درج بالا میں سے سبھی

8۔ نجی کاری کا سب سے اہم فائدہ ہے۔

a) ماہر و پیشہ ور انتظامیہ
b) قیمتوں میں اضافہ
c) سماج میں امرا کو وسائل کی دستیابی
d) مندرجہ بالاں میں سے کوئی نہیں

9۔ نجی کاری کا اہم نقصان ہے۔

a) تعمیرات کی کمی
b) سماج میں عدم مساوات کو فروغ
c) بدعنوانی میں اضافہ
d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے

a) طلبہ میں زبانی یاد کرنے کی روش کو فروغ ملتا ہے
b) تعلیم کو اشتہار میں اضافہ ہوتا ہے۔
c) معیاری تعلیم کو فروغ ملتا ہے۔
d) درج ذیل بالاں میں سے سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سرکاری معاشی اداروں پر تنقید کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟

2۔ نجی معاشی اداروں کے انتظامی عمل میں شفافیت اور جوابدہی کا فقدان کیوں ہوتا ہے؟

3۔ نجی کاری کے فروغ سے سماج میں عدم مساوات کو کیسے فروغ ملتا ہے؟

4۔ نجی اداروں میں اشیا و خدمات کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

5۔ نجی کاری کے فروغ سے سرکاری اخراجات میں کمی کیسے آتی ہے۔

6۔ نجی کاری کے فروغ سے معاشی شعبے میں اختراعت اور جدت پسندی کو فروغ ملتا ہے۔ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

7۔ نجی کاری کے پانچ فوائد کون کون سے ہیں؟

8۔ نجی کاری کے پانچ نقصانات کون کون سے ہیں؟

9۔ تعلیم میں نجی کاری کے پانچ فوائد کون کون سے ہیں؟

10۔ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ کے پانچ نقصانات کون کون سے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ معاشی نظام میں نجی کاری کے فوائد کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

2۔ معاشی نظام میں نجی کاری کے نقصانات کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

3۔ شعبۂ تعلیم میں میں نجی کاری کے فوائد کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

4۔ شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کے نقصانات کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

5۔ نجی کاری نے بازار میں مسابقت کو فروغ دیا ہے۔ مثالوں کے ساتھ مدلل بحث کیجیے۔

7.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Abrol, M. (2016). Emerging Trends of Privatisation of Education in India. International journal educational administration

2۔ Aktan, C. C. (Jan, 1995). An Introduction t the Theory of Privatisation. The Journal of Social, Political and Economic Studies. 20 (2) 187-217

3۔ Dash ,A. K., Mishra P. & Markose, L. H. (Jan, 2023) The Privatisation of Indian Education: Challenges and solution with special reference to the primary education system

4۔ Datta, L. & Kundu, U. (2021). Privatisation of Education in India: A critical View. International Journal of Social Science and Management. 8(2), 352-358

5۔ Deepashree. (Jan-June, 2003). Methods of Privatisation. Business Analyst. 24 (1), 53-69

6۔ Kwaghe, Z.E. (2020). A History of Privatisation: The global perspectives. International journal of Humanities Theoretics, 4(1), 141-154

7۔ Naib, S. (Sep, 2023). Privatisation in India: Journey and Challeneges. Routledge. New Delhi

اکائی 8۔ نجی کاری میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Privatisation)*

اکائی کے اجزاء

8.0 تمہید (Introduction)

8.1 مقاصد (Objectives)

8.2 نجی کاری میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Privatisation)

8.2.1 نجی کاری کے نظریہ کے فروغ میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in the Promotion of Privatisation)

8.2.2 نجی کاری کے فروغ کے لیے انسانی وسائل کی ترقی میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Development of Human Resources for Promotion of Privatisation)

8.2.3 نجی کاری کے فروغ کے لیے اس کے موافق اقدامات کے لیے مناسب ہنر کار تقامیں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Development of Appropriate Skills and Abilities for Suitable Measures in Development of Privatisation)

8.2.4 نجی کاری کے فروغ کے لیے اس کے تئیں عوام کا رویہ و سرکاری حمایت میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in People's Attitudes and Governments' Support for Promotion of Privatisation)

8.2.5 نجی کاری کے فروغ کے لیے سماجی و ثقافتی تبدیلیوں میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Socio-Cultural Changes for Promotion of Privatisation)

8.2.6 نجی کاری کے فروغ کے لیے عالمگیریت کے ساتھ اس کی مطابقت میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Privatistion's Compatibility with Globalisation)

8.3 خلاصہ (Summary)

* Dr. Arshad Ayyub, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

8.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

8.5 فرہنگ(Glossary)

8.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

8.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

8.0 تمہید(Introduction)

پچھلی اکائیوں میں آپ نجی کاری، اس کا تصور، اس کے مقاصد، تعلیم میں نجی کاری کی اہمیت و ضرورت اور نجی کاری کے فوائد و نقصانات کے حوالے سے بڑے ہی تفصیلی انداز میں پڑھ چکے ہیں۔اب آپ ان تمام سے مکمل باخبر ہو چکے ہوں گے۔ نجی کاری کے کئی فوائد ہیں، اور آج کے زمانے تعلیم میں نجی کاری کی ضرورت مسلم ہے۔آج شعبۂ تعلیم میں نجی کاری کی وجہ سے بہت ساری مثبت تبدیلیاں آئی ہیں۔ زمانہ حال میں تعلیم پہلے سے زیادہ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانے کے قابل ہے۔ شعبۂ تعلیم پہلے سے زیادہ ضروری وسائل سے آراستہ و پیراستہ ہے، اور اس کی ایک اہم وجہ تعلیم میں نجی کاری کا فروغ رہا ہے۔ تعلیم نے چنانچہ نجی کاری ہ سے کئی طرح سے استفادہ کیا ہے۔ حالانکہ تعلیم پر نجی کاری کے چند منفی اثرات بھی ہے۔ جن کا ذکر تفصیلاًب سابقہ اکائی میں کیا جا چکا ہے۔ تعلیم پر نجی کاری کا سب سے بڑا منفی اثر یہ ہے کہ تعلیم میں نجی کاری کے فروغ سے سماج میں عدم مساوات کو فروغ ملتا ہے۔امیر والدین کے بچے کو اچھے نجی اسکولوں میں داخلہ ملتا ہے، جبکہ غریب طلبہ یا تو داخلہ سے مرحوم رہ جاتے ہیں، یا اگر حق تعلیم ایکٹ کی وجہ سے انہیں داخلہ مل بھی جاتا ہے، تب بھی وہ اسکول کے کئی عمل سے خود کو خارج پاتے ہیں یا کر دیے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے نجی کاری کے تعلیم پر مثبت اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔

نجی کاری کے تعلیم پر اثرات کو تو آپ نے اچھے سے پڑھا ہے۔ اس بلاک کے پچھلی اکائیوں میں اسے تفصیل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ لیکن خ نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کا بڑا ہی اہم کردار ہے۔ تعلیم نجی کاری کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتی ہے؛ خواہ اس کا تعلق نجی کاری کے نظریات کے فروغ سے ہو، یا نجی کاری کی وکالت سے ہو، یا پھر ان کا تعلق نجی کاری کے فوائد کی تبلیغ سے ہو، نجی شعبوں میں نئی تکنیکوں یا جدت پسندی سے ہو، یا پھر اعلی، قابل و ماہر، نجی کاری موزوں انسانی وسائل کے فروغ سے ہو وغیرہ۔ اس اکائی میں ہم نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار پر ہی تفصیلاً گفتگو کریں گے۔ امید ہے کہ اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ کے پاس نجی کاری میں تعلیم کے کردار حوالے سے تفصیلی تفہیم ہو گی، اور اس کی وضاحت اپنے الفاظ میں کر پائیں گے۔

8.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد طلبا و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کے کردار کو سمجھ سکیں گے۔
- نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار کی مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے سکیں گے۔

- نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار کا مدلل تنقیدی جائزہ پیش کر سکیں گے۔
- نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار کے حوالے سے اپنے رائے و مشورے کو پیش کر سکیں گے۔

8.2 نجی کاری میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Privatisation)

نجی کاری و اس کے فروغ میں تعلیم بہت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی ہو گی کہ نجی کاری واحد سب سے اہم مقصد کسی بھی عمل کو کم سے کم وسائل کا استعمال کرتے ہوئے مزید بہتر و مؤثر انداز میں مکمل کرنا ہے۔ ساتھ ہی اس عمل کی مؤثر تکمیل کے لیے ضروری مادی، تکنیکی و انسانی وسائل کی فراہمی و استعمال بھی ہے۔ نجی کاری میں تعلیم کے کردار کے کئی رخ و پہلو ہیں۔ کئی جہت سے تعلیم نجی کاری کے عمل پر اپنے اثرات مرتب کرتی ہے۔ ان کا تعلق کئی عوامل مثلاً سماجی عوامل، معاشی عوامل، سیاسی عوامل وغیرہ سے ہے۔ جن کا ذکر ذیل میں تفصیلاً کیا جائے گا۔

8.2.1 نجی کاری کے نظریہ کے فروغ میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in the Promotion of Privatisation)

تعلیم سماج میں مختلف نظریات کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

(i) تعلیمی اداروں میں ملک و سماج کی نئی نسل کی پرورش کی جاتی ہے۔ ان تعلیمی اداروں جن نظریات کو پڑھایا جاتا ہے، طلبہ میں ان کی تفہیم پیدا ہوتی ہے۔ اور طلبہ اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ ان نظریات کا تنقیدی جائزہ مدلل طریقے سے کر سکے۔ وہ ان نظریات کے مثبت و منفی پہلوؤں کو بیان کر سکے۔ اور صرف جدت پسندی کی مخالفت کی بنیادوں پر وہ خ نجی کاری کی مخالفت نا کریں۔

(ii) تعلیم کے ذریعہ طلبا و طالبات کی اس طرح سے تربیت ہو پاتی ہے، کہ نجی کاری کے تعلق سے ان کا عقیدہ، نظریہ، اقدار و وریہ موضوع و مثبت ہوتا ہے۔

(iii) نجی کاری کا نظریہ جدید نظریہ ہے۔ ابھی یہ نظریہ اپنے ارتقائی منازل کو طے کر رہا ہے۔ اس نظریہ میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں بھی آرہی ہیں۔ نجی کاری کی عملی صورت حال کے نتائج کا جائزہ بھی ان تبدیلیوں کی وجوہات میں سے ایک ہے۔ نجی کاری کے نظریاتی پہلو میں آنے والی ان تبدیلوں کی بنیادی وجہ تعلیم ہے۔ تعلیم نے ہی ایسے تعلیم یافتہ افراد تیار کیے ہے، جو نجی کاری کے نظریہ میں نئی نئی تبدیلوں کی وکالت کرتے ہیں اور اس کی شکل و صورت طے کرتے ہیں۔

(iv) ہر نظریہ کے جہاں کئی مثبت پہلو ہوتے ہیں۔ وہی ان کے چند منفی پہلو بھی ہوتے ہیں۔ اکثر مخالفین ان کے منفی پہلوؤں کی تبلیغ ہی کرتے ہیں۔ درجہ میں معلمین نجی کاری کے تصور کے مثبت پہلوؤں کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ وہ اس نظریہ کے ملک و سماج میں مثبت کردار کو بھی بیان کرتے ہے۔ اور اس طرح سے تعلیم نئی نسل کو نجی کاری کے تئیں موزوں بنانے کا کام کرتی ہے۔

(v) تعلیم ایسے افراد کو تیار کرتی ہے، جو مدلل طریقے سے نجی کاری کی تبلیغ کے قابل ہوتے ہیں۔

(vi) چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم نجی کاری کے تصور کی تشکیل، ارتقاو تبلیغ یعنی ہر سطح پر معنی خیز اور اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(vii) نجی کاری کے نظریہ کی تدریس کے لیے نصاب کے تعین میں بھی تعلیم کافی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ طلبہ و طالبات کی مناسب قابلیتوں، پیدائشی صلاحیتوں، اور دلچسپیوں وغیرہ کا خیال رکھتے ہوئے نصاب کی تدوین ضروری ہو جاتا ہے۔ اس کام کی تکمیل میں یعنی موضوعات کے انتخاب، ان کی ترتیب وغیرہ میں ماہر تعلیم کافی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(viii) نجی کاری نظریہ کی تدریس اور نجی کاری سے متعلق کورسز میں دوران درس وتدریس معلمین کے لیے مناسب طریقہ تدریس، نظم و نسق، طریقہ تقویت اور درجہ کے مکمل ماحول کے انتخاب و تعین میں تعلیم سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(ix) تعلیمی اداروں میں مختلف پس منظر کے طلبا و طالبات ایک دوسرے سے گھلتے ملتے ہیں۔ تعلیم ان کے میل جول کے دوران سماجیانہ، سماجی، سیاسی، مذہبی تہذیبی عناصر کے ساتھ ساتھ معاشی تہذیبی عناصر کی ترسیل میں کافی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ چنانچہ ان تعلیمی اداروں میں نجی کاری موزوں معاشی تہذیبی عناصر وعادات کی ترسیل ایک نسل سے نئی نسل کی جانب ہوتی ہے۔

8.2.2 نجی کاری کے فروغ کے لیے انسانی وسائل کی ترقی میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in the Development of Human Resources for Promotion of Privatisation)

نجی شعبوں میں قابل، باصلاحیت، اپنے میدان کے ماہرین انسانی وسائل کی حد سے زیادہ ضرورت ہے۔ نجی شعبوں کی بنیاد ہی سرمایہ کے ساتھ ساتھ بااثر و قابل ماہرین اور ہنر مند پیشہ ور انسانی وسائل پر مبنی ہے۔ قابل اور صلاحیت مند افراد کے ساتھ ساتھ ان کی زیادہ تعداد میں ہونا بھی کافی معنی رکھتا ہے، یعنی انسانی وسائل کی معیاری و مقداری دونوں پہلوؤں سے بہتر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ زیادہ تعداد میں پیشہ ور افراد کی موجودگی سے نجی شعبوں کے پاس متعدد اختیارات ہوتے ہیں کہ وہ قابلیت و صلاحیت اور رویہ کے مد نظر سب سے مناسب افراد کا انتخاب کر سکے، جو کمپنی کی اصول وضوابط کی پیروی کرتے ہوئے کسی بھی کام کو کم سے کم وقت میں متاثر ترین طریقے سے انجام دے سکے۔ ایسے افراد کی تعلیم و تربیت میں تعلیم کا کردار سب سے نمایاں اور اہم ہے، جو درج ذیل ہیں:

(i) تعلیم طلبا و طالبات کی پیشہ وارانہ ترقی میں اہم اور بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ طلبا کے علم، ہنر، صلاحیت و قابلیت میں اضافے کی خاطر سب سے اہم اور بنیادی آلہ ہے۔ تعلیم طلبا کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ مناسب اور بہتر معاشی عمل میں شمولیت کے لیے اور کسبِ رزق کے لیے مناسب اور متاثر صلاحیتوں کے مالک ہوں۔ تعلیم طلبا و طالبات کو اس قابل بناتی ہے کہ حالات حاضرہ کا جائزہ لیتے اس بات کا تعین کر سکے کہ ابھی معاشی عمل اور نجی کمپنیوں میں کس طرح کار رجحان ہے اور اس بنیاد پر وہ مناسب و متوقع ہنر اور دورِ جدید میں ضروری تکنیکی صلاحیتیں کے اکتساب کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بازار میں انسانی وسائل کی ضروری طلب اور اس کی فراہمی میں توازن بنا رہتا ہے۔ کبھی کبھی عدم توازن کی صورت ہمیں اپنے ملک میں بھی نظر آتی ہے۔ جب انجینئرنگ کورسز کا رجحان بڑھا، تو انجینئرنگ کورسز کے خواہشمند طلبہ کی تعداد میں بھی کثیر اضافہ ہوا۔ اس کے نتیجے میں بہت سارے کالج اور

یونیورسٹیاں منظرِ عام پر آئی۔ نتیجتاً بی. ٹیک. ڈگری کے ساتھ سائنسی اور تکنیکی شعبے میں ماہرین افراد کی اتنی ساری تعداد آگئی کہ سب کو نوکریاں ملنا ناممکن تھا۔ نجی شعبے ان تمام افراد کے معاشی عمل میں شمولیت کو یقینی بنانے سے قاصر تھے۔ اس کی وجہ سے بازار میں انسانی وسائل کی ضروری طلب اور اس کی فراہمی میں عدمِ توازن کی صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک منصوبہ بند تعلیمی نظام اور کورسز میں داخلہ و بازار میں انسانی وسائل کی طلب کے درمیان مناسب مطابقت سے اس عدمِ توازن کی صورت حال سے بچا جا سکتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں تعلیم ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

(ii) نجی کاری کے شعبے میں کاروباری اور سرمایہ کاری قابلیت کے حامل افراد کی نہایت ضرورت ہے۔ کیونکہ نجی شعبوں کے ارتقا میں ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو سرمایہ کاری میں نقصانات کے تمام خطرات و خدشات کا تجزیہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہو، اور اپنے تجزیہ کی بنیاد پر مناسب فیصلے کرنے کو قابل ہو۔ ایسے افراد اپنے نئے خیالات و تصورات کی بنا پر نجی شعبوں میں جدت کے بانی بنتے ہیں۔ یہ نئی نئی روش کی ایجاد کرتے ہیں، اور نجی شعبوں کو مختلف طریقوں سے تنوع بخشتے ہیں۔ ایسے افراد کے فروغ میں وان کی جبلی کاروباری و سرمایہ کاری قابلیت کے فروغ میں تعلیم کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم ان کی ان قابلیتوں کی نشو و نما کی ذمہ دار ہے۔

(iii) نجی کاری میں انسانی وسائل کی اختراعی قابلیت کی اہمیت مسلم ہے۔ نجی کاری کا اہم مقصد ہی صارفین کی تشفی کے لیے بہتر اشیا و خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ ان اشیا و خدمات کی بہتری کے لیے جدت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا کسی بھی کامیاب نجی شعبے کے لیے اس شعبے میں مصروف پیشہ ور افراد میں اختراعی قابلیت کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ تاکہ وہ ادارے کی بہتری کے لیے نئے نئے طریقوں کے ساتھ اپنا کردار بہتر طریقے سے ادا کر سکے۔ موجودہ اشیا و خدمات میں نئی تبدیلیاں کرنے کے قابل ہو سکے، تاکہ وہ اشیا و خدمات اپنے مقاصد کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ مؤثر ہو سکے۔ وہ انہیں مقاصد کی تکمیل کے لیے نئے اشیا و خدمات کا تصور کرنے کے بھی قابل ہو۔ لہٰذا نجی کاری میں جدید تبدیلیوں کے لیے ملوث افراد میں اختراعی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ ان کی اختراعی صلاحیتوں کے فروغ میں سب سے اہم اور بنیادی کردار تعلیم کا ہی ہے۔

(iv) کسی بھی شعبے میں خصوصاً معاشی شعبے میں افراد میں مسلسل، تاحیات اکتساب کی عادت کا ہونا لازمی ہے، تاکہ وہ افراد و ادارے مسابقت میں بنے رہے اور دوسروں سے فوقیت رکھے۔ مسلسل و تاحیات اکتساب اس لیے بھی ضروری ہے کہ زمانہ بہت تیزی سے بدل رہا ہے۔ ہر روز ہر شعبے میں اور خصوصاً معاشی شعبے میں متعلقہ علم اور طریقے میں بہت تیزی سے تبدیلیا واقع ہو رہی ہے۔ معاشی شعبے میں ملوث افراد میں ان کی اپنی ترقی اور ادارے کی ترقی کے لیے ان تبدیلیوں کا علم لازمی ہے۔ تعلیم دوران تعلیم و تربیت طلبا و طالبات میں مسلسل اور تاحیات اکتساب کی عادت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم طلبا میں تجسس، تنقیدی سوچ، تجزیاتی صلاحیت، حلِ مسئلہ کی صلاحیت اور ان میں ذاتی نقطۂ نظر کو فروغ دیتی ہے۔ تعلیم مختصر تربیتی کورسز یا آن لائن کورسز کے ذریعہ تاحیات اکتساب کا سلسلہ جاری و ساری رکھتی ہے۔ چنانچہ تعلیم و تربیت کے بعد بھی جدید علم کے اکتساب میں تعلیم کا کردار بہت اہم ہے۔ اس طرح تعلیم ان افراد کی پیشہ وارانہ ترقی اور ادارے کی معاشی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔

(v) نجی کاری کے فروغ میں ایسے افراد کی اہمیت بہت زیادہ ہے، جو وفوقی اعتبار سے تو قابل ہو ہی، ساتھ ہی ساتھ حسی و حرکی اور تاثراتی

اعتبار سے بھی قابل ہو۔ سماجی اور جزباتی ترقی کے معیار پر بھی یہ افراد پورے اترتے ہو۔ کیونکہ نجی کاری میں مختلف سطحوں پر ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے، جن میں علمی، تفہیمی، تنقیدی و تجزیاتی صلاحیت تو ہو ہی، ساتھ ہی سماجی و جزباتی اعتبار سے بھی قابل ہو۔ کیونکہ مختلف حالات میں فیصلہ سازی میں علم کے ساتھ ساتھ جزباتی و سماجی اہلیت کافی مددگار ہوتی ہے۔ خصوصاً نجی شعبوں میں ایسے منتظمین، عہدہ داران و قائدین اور سہولت کار، جن پر معاشی اداروں میں اشیا کی تخلیق یا خدمات کی فراہمی کے عمل میں مخصوص ٹیم کی قیادت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان افراد کے لیے جزباتی طور پر مستحکم ہونا بے حد ضروری ہے، تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں خصوصاً ذہنی صلاحیتوں کا کلی استعمال کرتے ہوئے صحیح فیصلہ سازی کے قابل ہو۔ ادارے میں دیگر ملازمین کے ساتھ ان افراد کے سماجی روابط بھی ان کی ذمہ داریوں کی ادائگی میں کافی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی کسی بھی معاشی ادارے کا ماحول، تہذیب اور ملازمین کا ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار تعلقات ادارے کے ملازمین اور ادارے کی ترقی میں ایک اہم مثبت جز ہے۔ تعلیم ہی طلبا وطالبات کی وفوقی ترقی کے ساتھ حسی و حرکی اور تاثراتی ترقی کو یقینی بناتی ہے۔ دوران تعلیم و تربیت طلبا و طالبات کی ہمہ جہت ترقی یعنی وفوقی ترقی کے ساتھ ساتھ تاثراتی اور حسی و حرکی ترقی کو تعلیمی اداروں میں نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعہ یقنی بنایا جاتا ہے۔ لہٰذا تعلیم اپنے اس عمل کے ذریعہ نجی کاری کے فروغ میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(vi) نجی کاری پر جو ایک سب سے اہم تنقید کی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ نجی کاری کے فروغ سے سماج میں عدم مساوات کو فروغ ملتا ہے۔ جو افراد مالی وسائل کے حامل ہے، انہیں بہتر اشیا و خدمات نصیب ہوتی ہے۔ ان کے بچے بہتر معیاری تعلیمی اداروں میں حصولِ تعلیم کی خاطر داخلہ لے پاتے ہے۔ جبکہ غریب و پس ماندہ افراد کو اپنی خواہشات کی تکمیل تو دور کی بات، بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے بھی ان کو جد وجہد کرنی پڑتی ہے۔ ان کے بچوں کے پاس حصولِ تعلیم کے اختیارات محدود ہوتے ہے۔ انہیں امیروں کے بچوں کے مقابلے کم معیاری تعلیمی اداروں پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ نجی شعبوں میں سرمایہ کار اشیا و خدمات کی قیمت کا تعین ان کی لاگت کے تناسب میں نہیں کرتے ہیں، بلکہ زیادہ سے زیادہ منافع پانے کے چکر میں وہ لاگت سے کہیں زیادہ قیمت متعین کرتے ہیں۔ قیمت کے تعین میں یہ افراد صارفین کی ضرورت اور اخراجی قابلیت سے مطابقت کا خیال رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بارہا ایسا ہوتا ہے کہ زیادہ ضروریات سے متعلق اشیا و خدمات کے قیمتوں میں وہ من مانے طریقے سے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہیں مثلاً شعبۂ تعلیم یا شعبۂ صحت میں۔ اس سے سماج میں عدم مساوات کو فروغ ملنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ عدم مساوات کے بجائے سماج میں مساوات کے فروغ میں تعلیم کا کافی اہم کردار ہے۔ طلبا و طالبات کو انسانیت و محبت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیم سے ہی ان میں اخلاقیات و بنیادی اقدار کو فروغ کو ملتا ہے، جس سے غربا و پس ماندہ طبقات کے استحصال کے رویہ اور روش میں کمی آتی ہے۔ ایسے طلبا و طالبات نجی شعبوں میں شمولیت کے بعد بھی اور ترقی کے منازل طے کرنے کے بعد بھی مساوات کے درس کو یاد رکھتے ہیں، اور اس کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کا کردار کی وضاحت کیجیے؟

8.2.3 نجی کاری کے فروغ کے لیے اس کے موافق اقدامات کے لیے مناسب ہنر کا ارتقا میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Development of Appropriate Skills and Abilities for Suitable Measures in Development of Privatisation)

پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ نجی کاری کے فروغ میں نئے اقدامات کی کافی اہمیت ہے۔ اس سے نجی شعبوں میں تنوع آتا ہے۔ اور صارفین کو اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے کثیر اختیارات ملتے ہیں، جن میں سے اپنے ضروریات و مالی قابلیت کے مطابق صارفین مناسب ترین شئے یا خدمت کا انتخاب کرتے ہیں۔ چنانچہ نجی شعبوں و اداروں کی ترقی کے لیے نئے و جدید اقدامات نہایت ضروری ہیں۔ معاشی اداروں کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے ادارے کے دائرہ کار مزید وسعت بخشے۔ وہ نئے اداروں کے قیام کی بھی کوشش کرتے ہیں اور سرکاری اداروں کے مالکانہ و انتظامی حقوق کی تحصیل کے بھی خواہشمند ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے ان معاشی اداروں کے انتظامیہ اور ملازمین میں چند ہنر مثلاً انتظامی، قائدانہ، تکنیکی و سرمایہ کاری کا ہونا نہایت لازمی ہے۔ تعلیم مختلف کورسز کے ذریعہ ان ہنر میں ان منتظمین و ملازمین کی تربیت کرتی ہے۔

(i) معاشی ادارے کے وسعت کے وقت یا پھر کسی دوسرے سرکاری یا نجی ادارے کے مالکانہ حقوق کے حصولیابی کے وقت ادارے کے افراد کے پاس چند مہارتوں مثلاً تکنیکی مہارتیں، ادارے کے عمل سے متعلق خصوصی مہارتیں، مالیت سے متعلق مہارتیں وغیرہ کا ہونا لازمی ہے۔ تعلیم کے ذریعہ اس مقصد کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں ایسے تکنیکی و کاروباری کورسز کو ڈزائن کیا جا سکتا ہے، جس سے ان افراد میں متعلقہ میدان سے متعلق علم و مہارت حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً نئے معاشی ادارے سے متعلق خطرات و خدشات کے تجزیہ کا ہنر۔

(ii) معاشی ادارے میں متعلقہ افراد کے پاس نئے اقدامات سے متعلق اصول و قوانین کا علم ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کا ایک طریقہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ ادارہ متعلقہ شعبہ سے متعلق افراد کی خدمات حاصل کریں۔ لیکن ادارے کے منتظمین کے پاس بھی اس کا علم ہونا بہتر ہوتا ہے۔ اس میدان میں ان کو ماہر بنانے میں تعلیم کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

(iii) ادارے کے منتظمین و ملازمین میں منظم منصوبہ بندی اور پروجیکٹوں سے متعلق انتظامی مہارتوں کا ہونا لازمی ہے۔ ان کے پاس کسی عمل یا پروجیکٹ کی منظم منصوبہ بندی، اس کا کامیاب اطلاق اور اخیر میں نتائج کے تجزیہ کا ہنر ہونا لازمی ہے۔ تعلیمی ادارے طلبا و طالبات میں ان مہارتوں کے فروغ میں کافی توجہ دیتے ہیں۔ اور زمانہ طالب علمی سے ہی انہیں اس طرح کے کرداروں کے لیے تیار کرتی ہے۔

(iv) بارہا بازار سے سبزی یا کپڑے وغیرہ کی خریداری کرتے وقت آپ نے دوکاندار سے خوب سودے بازی کی ہوگی۔ دوکاندار روزانہ آپ جیسے کئی خریداروں سے اشیا کی قیمتوں میں کمی یا زیادتی پر بحث کرتا ہے۔ اس کے لیے دوکاندار کے پاس بات چیت کے ہنر کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے کسبِ منافع کی بنیاد ہی اس کے قابلیتِ مواصلات پر ہوتا ہے۔ دوکاندار اس شئے سے متعلق آپ کی حاجت و خواہش و آپ کے پاس موجود پیسے اور اپنے منافع کے درمیان مواصلات کے ذریعہ توازن حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس

نے قیمت زیادہ لگادی، تو دوکان سے آپ کے لوٹ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اور اگر اس نے آپ کی اخراجی قابلیت سے کم قیمت پر آپ کو وہ سامان فروخت کر دیا، تو اسے متوقع و مناسب قیمت کے بجائے کم قیمت پر صبر کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آپ سے بات چیت کرتے وقت مختلف طریقوں سے وہ آپ سے سودے بازی کرتا ہے اور مناسب منافع کماتا ہے۔ اس کے لیے اس کے پاس آپ سے گفت و شنید اور مواصلات کی مہارت کا ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح سے معاشی اداروں کے منتظمین و ملازمین کو اس ادارے اور ادارے کے معاشی عمل میں دیگر شارکین کے ساتھ تعلقات و مواصلات کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان میں بھی مواصلات کی مہارتوں کا ہونا لازمی ہے۔ افراد میں ان مہارتوں کی ترقی میں تعلیم کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں درجہ میں دوران تدریس اپنے خیالات، افکار، و جزبات کے اظہار اور ہم نصابی سرگرمیوں کے دوران طلبہ کو شریک ہونے کی لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ان کو جماعت میں رہ کر مختلف ٹاسک کی تکمیل کی فرمائش کی جاتی ہے۔ اس طرح سے طلبا و طالبات میں مواصلات و تعلقات کے ہنر کی نشو و نما کی جاتی ہے۔

8.2.4 نجی کاری کے فروغ کے لیے اس کے تئیں عوام کا رویہ و سرکاری حمایت میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in People's Attitudes and Governments' Support for Promotion of Privatisation)

نجی کاری کے فروغ میں عوام کا رویہ اور سرکاری حمایت بہت زیادہ معنی رکھتی ہے۔ معاشی اداروں پر حکومتی ملکیت ہوتی ہے، تو عوام اس ملکیت اور اس کے نفع و نقصان میں خود کو شامل پاتی ہے۔ لیکن نجی کاری کے تحت جب نجی اداروں یا افراد کو معاشی اداروں کی ملکیت حاصل ہوتی ہے، تو ان کی ترقی میں عوام خود کو شامل نہیں پاتی ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کے دل میں نجی کاری کے تئیں مثبت رویہ میں کمی ہوتی ہے۔ اور مختلف حالات میں ان کا رویہ منفی صورت اختیار کر جاتا ہے، اور اکثر اس کا نقصان نجی شعبوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بارہا آپ نے دیکھا ہوگا کہ کسی نجی ادارے یا فرد کے خلاف جب عوام کا رویہ منفی ہو جاتا ہے، تو مختلف صورتوں میں وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے۔ کبھی عوام ان اداروں یا سرمایہ کاروں اور ان کے ذریعہ تخلیق کردہ اشیا یا خدمات کا بائیکاٹ کرتی ہے، کبھی عوام کی مخالفت جارحانہ صورت اختیار کر جاتی ہے، اور ان سرمایہ کاروں، اداروں اور ان کے ملازمین کو احتجاج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ احتجاجات کے فسادات کی صورت اختیار کر لینے میں ان کو مالی و مادی نقصان پڑتا ہے، اور بدترین حالات میں جانی نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے نجی کاری کے فروغ کے لیے عوام کا نجی کاری کے تئیں رائے، مزاج و رویہ کا مثبت رہنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

اسی طرح سے نجی کاری کے فروغ میں حکومتی مدد اور برسرِ حکومت افراد کا نجی کاری کے تئیں مثبت رویہ کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس مدد کی صورت قانونی، مالی وغیرہ کی شکل میں ہو سکتی ہے۔ قانوناً حکومت نجی شعبوں کے وجود و عمل کو اجازت دیتی ہے اور موافق و مناسب قوانین کی صورت میں ان معاشی اداروں کے وجود عمل میں عملی کردار ادا کرتی ہے، مثلاً ان کے لیے بینکوں خصوصاً سرکاری بینکوں سے قرض کا انتظام، عوام سے زمینوں کے حصول میں حکومت کا مثبت رویہ، مزدوری سے متعلق متوازن قوانین وغیرہ۔

ان دونوں ہی صورتوں میں تعلیم کا کردار بہت اہم ہے۔ تعلیم جہاں نجی اداروں کے منتظمین کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ عوام و حکومت کے سامنے اپنے نقطہ نظر کی بہتر و مناسب طریقے سے پیروی، تبلیغ و تشہیر کر سکے، وہیں تعلیم عوام و حکومت کے نظریہ کو نجی کاری کے تئیں عوام و حکومت کی رسمی و غیر رسمی تعلیم کے ذریہ موافق بناتی ہے۔اسی لیے بڑے سرمایہ کار مختلف طریقوں سے مثلاً تعلیمی اداروں کی مالی امداد، نجی کاری موافق موضوعات پر سیمینار کا انعقاد، تعلیمی اداروں کا قیام وغیرہ کے ذریعہ تعلیمی عمل کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔درج ذیل طریقے سے تعلیم اس کام کو سرانجام دیتی ہے:

1۔ تعلیم طلبا و طالبات میں تنقیدی، عقلی اور منطقی سوچ کو فروغ دیتی ہے۔ لہٰذا نجی کاری سے متعلق ان کے رویہ کی بنیاد جزباتی نا ہو کے عقلی ہو گا۔

2۔ تعلیم معلومات کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ لہٰذا طلبا و طالبات اپنے ما قبل مفروضات و تصورات کی بنیاد پر نجی کاری سے متعلق کسی نتیجہ پر نا پہونچیں گے، بلکہ وہ نجی کاری کے حوالے مثبت و منفی تمام معلومات کا جائزہ لے سکیں گے۔ نجی کاری کے پیروکار بھی نجی کاری کے حوالے سے مثبت معلومات کی تبلیغ و تشہیر کے ذریعہ عوام کے رویہ و مزاج کو متاثر کر سکتے ہیں۔

3۔ اسکولوں و اعلی تعلیمی اداروں میں مختلف کورسز کے نصاب میں نجی کاری کے حوالے سے موزوں عنوانات کو شامل کیا جا سکتا ہے۔اور رسمی نظام تعلیم میں زیر تعلیم طلبا و طالبات میں نجی کاری کے تئیں مثبت رویہ کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

4۔ تعلیم نجی کاری کے حوالے سے مثبت نظریات کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے:

(i) معاشی شعبوں پر سرکاری قبضہ کی بنیاد ملکی سطح پر اجتماعیت کے فروغ کا نتیجہ بھی ہے۔اس کے جواب میں تعلیمی اداروں میں انفرادیت کے نظریہ کو فروغ دیا جا سکتا ہے، کہ ہر فرد معاشی ترقی و فیصلوں کے معاملے میں آزاد ہے۔اور اس پر اجتماعی اصول و ضوابط کی پابندی کی قید عائد نا ہو۔

(ii) معاشی اعتبار سے ہر فرد کی ترقی کے منازل طے کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ چنانچہ آزاد بازار یعنی ایسا بازار یا معاشی شعبہ جو سرکای قید سے آزاد ہو، کے تصور کو بھی تعلیم کے ذریعہ فروغ دیا جا سکتا ہے۔

(iii) کسی بھی معاشی شعبہ پر سرکاری قبضے کی صورت میں اس شعبہ میں حکومت کی شکل میں صرف ایک ہی سرمایہ کار ہوتا ہے۔ایسے صورتوں میں صارفین کے پاس اختیارات کی کمی ہوتی ہے۔ خاص سامان ان کو خاص سرکاری دوکان سے ہی لینا پڑتا ہے۔ لیکن بازار میں نجی شعبوں کے داخل ہونے کی صورت میں صارفین کے پاس اختیارات ہوتے ہے کہ وہ اس مخصوص شئے سے متعلق متعدد نجی دوکانوں میں سے کسی دوکان سے بھی خرید سکے۔ لہٰذا طلبا و طالبات کو صارفین کی آزادی و اختیارات کی اہمیت کی تدریس کے ذریعہ نجی کاری کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

(iv) نجی شعبوں میں سرکار کے علاوہ بھی افراد کو سرمایہ کاری کی اجازت ہوتی ہے۔ ہر فرد کی معاشی ترقی کی خواہش ہوتی ہے۔ نجی کاری کی صورت میں انہیں بھی سرمایہ کا موقع ملتا ہے اور سرمایہ کاری کے ذریعہ منافع کمانے کے مواقع نصیب ہوتے ہے۔ چنانچہ اس کی اہمیت کے فروغ میں تعلیم نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے۔

5۔ نجی کاری کے تئیں مثبت افکار و جزبات رکھنے والے افراد کا سیاسی عمل میں شمولیت نجی کاری کے فروغ کے لیے لازمی ہے۔اپنے سیاسی افکار وسیاسی تفہیمی صلاحیت کی بناپر وہ مختلف حکومتی پالیسیوں کا تجزیہ و دیگر پالیسیوں کے ساتھ اس کا موازنہ کر سکتے ہیں۔اور اپنے یا اپنے معاشی ادارے کی بہتری و ترقی کے تناظر میں اس خاص پالیسی کی اہمیت کی سطح کا تعین کر سکتے ہیں۔ایسے افراد سیاسی مباحث کا حصہ بن کر نجی کاری کی وکالت میں اپنے نظریات وافکار کو مؤثر و مدلل طریقے سے پیش کر سکتے ہیں اور سامعین کو اپنی رائے کا حامی بنا سکتے ہیں۔ یا پھر ایسے افراد اپنی شہری و ملکی ذمہ داریوں کی ادائگی کے لیے شہری و جمہوری عمل کا حصہ بنا سکتے ہیں اور اس طرح عوامی رائے کو متاثر کر سکتے ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں بھی طلبا و طالبات سیاسی مباحث کا حصہ بنتے ہیں اور اپنے سیاسی افکار و نظریات کی تشہیر کی خاطر مختلف عمل مثلاً مباحثوں، تقریری و تحریری مقابلوں وغیرہ کا حصہ بنتے ہیں۔ان تمام کو یقینی بنانے میں تعلیمی عمل کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

6۔ اعلی تعلیم یافتہ افراد اکثر نجی کاری کے حامی ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اس کے فوائد سے بہتر واقف ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی اعلی تعلیم کی وجہ سے بہتر معاشی ترقی کے ساتھ وہ نجی کاری کے ثمرات سے بھی فیضیاب ہونے کے خواہش مند ہوتے ہے۔ جبکہ کم تعلیم یافتہ افراد سرکاری عمل و سماجی خیر خواہی کی خاطر سرکاری عمل کے زیادہ حامی ہوتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ نجی کاری کے فروغ کے لیے اس کے تئیں عوام کا رویہ و سرکاری حمایت میں تعلیم کا کیا کردار ہوتا ہے؟

8.2.5 نجی کاری کے فروغ کے لیے سماجی و ثقافتی تبدیلیوں میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Socio-Cultural Changes for Promotion of Privatisation)

تاریخ شاہد ہے کہ کئی بار معاشی انقلاب سماجی و ثقافتی انقلاب کے بنا ممکن نہیں ہوا ہے۔تاریخ اس بات پر بھی شاہد ہے کہ معاشی انقلاب سماجی و ثقافتی انقلاب کی ضامن ہے۔ گویا دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہے۔ لہٰذا موزوں سماجی و ثقافتی تبدیلوں کے فروغ کے ذریعہ نجی کاری کو عوام الناس کے درمیان مقبولیت بخشی جاسکتی ہے۔اس مقصد کی تکمیل کی خاطر تعلیم درج ذیل طریقے سے کردار ادا کرتی ہے:

1۔ تعلیم سماج میں نئے اقدار کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں سماج و ملک کا مستقبل تیار ہوتا ہے۔ چنانچہ ان اداروں میں زیر تعلیم طلبا و طالبات کو اقدار و خیالات میں تبدیلیاں بالآخر ملک و سماج میں سماجی و ثقافتی تبدیلیوں کی ضامن بنیں گی۔اور ملک و سماج میں نجی کاری موافق سماجی و ثقافتی تبدیلوں کو فروغ ملے گا۔

2۔ تعلیمی ادارے سماجیانے کے عمل میں بھی بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا تعلیم کے ذریعہ سماجیانہ کے عمل کو نجی کاری موافق بنایا جاسکتا ہے۔

3۔ کسی بھی فرد کا ملک و سماج سے متعلق اس کی اپنی پہچان اور کردار کے فہم کا علم وادراک کا ہونا بہت ضروری ہے۔اس عمل میں تعلیم کا کردار بہت اہم ہے۔ تعلیمی اداروں میں حصول علم اور سماجی تعلقات کے عمل میں طلبا و طالبات کی اپنی پہچان و سماجی و معاشی کردار کی تعمیر،

ادراک و تفہیم ہوتی ہے۔ان کی پہچان اور اور کردار کو نجی کاری موافق بنانے میں تعلیم اہم کردار ادا کر سکتا ہے، اگر تعلیمی نصاب و عمل میں نجی کاری موزوں موضوعات اور عمل کو شامل کیا جائے۔

4۔ تعلیم سماجی نظام اور سماجی اداروں مثلاً گھر خاندان وغیرہ میں افراد کے انضمام میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ طلبا و طالبات تعلیمی اداروں میں سماجی روابط، اپنے ہم درجہ ساتھیوں، اساتذہ و دیگر عہدہ داران کے ساتھ اپنے تعلقات کو بڑھانا، ترقی دینا اور صحیح سمت دینا سیکھتے ہیں۔ان تمام عمل کے دوران طلبا و طالبات نجی کاری موافق موضوعات سے روبرو بھی ہو سکتے ہیں اور ان کو دلائل کے ساتھ پیش کرنا بھی سیکھ سکتے ہیں۔ایسے طلبا حصولِ تعلیم کے بعد عملاً نجی کاری کے حامی ہو سکتے ہیں اور اپنے دوسرے سماجی و تنظیمی ممبران کو بھی نجی کاری کو تئیں حساس بنا سکتے ہیں۔

5۔ نجی کاری میں تعلیم کا سب سے کلیدی کردار یہ ہے کہ تعلیم افراد کے سماجی و معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادار کرتی ہے۔ تعلیم سماجی درجہ بندی میں افقی اور عمودی ترقی کی ضامن ہے۔اور سماجی و معاشی اعتبار سے ترقی یافتہ افراد کی مزید ترقی کی فطری خواہشات انہیں نجی کاری کا حامی بناتی ہے۔ کیونکہ نظام نجی کاری میں ایسے افراد اپنے مالی سرمایہ کا استعمال یا سرمایہ کاری کے ذریعہ مزید منافع کما سکتے ہیں۔اور معاشی ترقی کے ساتھ ان کے سماجی قدر میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

6۔ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ عوام کی تہذیبی و ثقافتی افکار و اقدار، عوام کے ذریعہ نئی روایات کی قبولیت میں کافی بڑا مسئلہ ہے۔ وہ اپنی پرانی روایات کے ترک کو آسانی سے راضی نہیں ہوتی ہے۔ایسے لوگ اپنے خیالات کی حمایت میں اکثر نجی کاری کے تمام فوائد کو درکنار کرتے ہوئے اس کے اور لالچی سرمایہ کاروں کی چند انتہائی بدترین صورتوں کو ہی نجی کاری کی کلی صورت گردانتے ہیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ مالی کے حصے میں گل کے ساتھ چند خار بھی آتے ہیں۔ایسی صورت میں ان کی اور دیگر آزاد خیال افراد کی تفہیم اور ان کے رویہ میں تبدیلی کی خاطر جوابی تبلیغ اور قدیم تہذیبی و ثقافتی روایات کی محدودیت ضروری ہوتی ہے۔اس صورت حالت میں تعلیم کا کردار درج ذیل طریقے سے اہم ہوتا ہے:

(i) تعلیم کے ذریعہ طلبا و طالبات میں اور ان طلبا و طالبات کے ذریعہ عوام میں نجی کاری کے نظریات و اس کے فوائد کی تبلیغ کی جاتی ہے۔

(ii) نجی کاری کا نظریہ اپنے آپ میں کلی طور پر خامیوں سے پاک نہیں ہے کیونکہ ابھی بھی نجی کاری نظریاتی طور پر ارتقائی منازل میں ہے، اس بات کی قبولیت کے ساتھ دیگر نظریات کے ساتھ اس کا موازنہ کرتے ہوئے ان نظریات کے کثیر نقصانات کے بالمقابل نجی کاری کے کثیر فوائد کی تشہیر کی جاتی ہے۔

(iii) نجی کاری اور لالچی سرمایہ کاروں کے بدترین و منفی صورت کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اس کی روک تھام کے لیے طریقے تلاشے جاتے ہیں اور ان طریقوں کی تشہیر کی جاتی ہے۔

(iv) طلبا و طالبات کی تعلیم و تربیت کے ذریعہ انہیں نجی کاری کے فوائد سے باخبر کرایا جاتا ہے۔تاکہ ان میں فرضی مفروضات کی بنا پر نجی کاری کے تئیں منفی رویہ نا رہے۔

(v) تعلیمی اداروں میں مختلف نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعہ طلبا و طالبات کو نجی کاری کے فوائد و ثمرات کی تشہیر و تبلیغ کے قابل بنایا جاتا ہے، تاکہ وہ سماج میں جدت پسندی کے فروغ کا ذریعہ بنے اور عوام میں نجی کاری کی قبولیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں۔

(vi) مختلف سیمینار اور کانفرنس کے ذریعہ اور زمینی سطح پر عوام کے ساتھ بحث و مباحثہ کے ذریعہ نجی کاری کو ایک متبادل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

(vii) تعلیم کے ذریعہ سماج میں شمولیتی سوچ کے فروغ کے ذریعہ سماجی تنوع کے ساتھ ساتھ معاشی تنوع کی قبولیت کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔ تاکہ نجی کاری کے مخالفین اگر اس نظریہ کو قبول نا بھی کرے تو اس کی مخالفت میں عملی طور پر شامل نا ہو۔

8.2.6 نجی کاری کے فروغ کے لیے عالمگیریت کے ساتھ اس کی مطابقت میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Privatistion's Compatibly with Globalisation)

دورِ جدید عالمگیرت کا دور ہے۔ آج دنیا ایک گاؤں بن چکی ہے۔ اب دنیا کا ہر خطہ دوسرے خطے سے منسلک ہے۔ کسی بھی فرد کا دنیا کے کسی بھی حصے میں جانا پہلے سے کہیں زیادہ آسان ہو چکا ہے۔ مزید برآں دنیا کے کسی بھی خطے سے متعلق کسی بھی طرح کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہے، خواہ ان معلومات کا تعلق:

- وہاں کے سماج سے ہو۔
- وہاں کی تہذیب و ثقافت سے ہو۔
- وہاں کے موحولیات سے ہو۔
- وہاں کی حکومت و طرز حکومت سے ہو۔
- وہاں کی تعلیمی ترقی سے ہو۔
- وہاں کی سائنسی ترقی سے ہو۔
- وہاں کی تکنیکی ترقی سے ہو۔
- وہاں کی معاشی ترقی سے ہو۔
- یا وہاں کی سیاسی صورت حال سے ہو وغیرہ۔

اس طرح کے معلومات کے حصول میں تکنیکی ترقی و تکنیکی تعلیم نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ عالمگیریت کی وجہ سے نجی کاری کی ترقی میں تیزی آئی ہے۔ عالمگیریت کی وجہ سے نجی کاری کے ارتقا میں تعلیم درج ذیل طریقے سے کردار ادا کرتی ہے:

1۔ ہر ملک کی اپنی مخصوص تہذیب و ثقافت ہوتی ہے۔ ہر تہذیب و ثقافت کی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ تعلیم کے ذریعہ ان خصوصیات کا علم و تفہیم ہر شخص کو ہونا آسان ہو گیا ہے۔ ان معلومات کا استعمال نجی شعبہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے کرتا ہے۔ متعلقہ معلومات کے

استعمال کے ذریعہ وہ مصنوعات کی تخلیق و خدمات کی فراہمی میں بھی کرتا ہے، اور ساتھ ہی اپنے انتظامی نظام کو بہتر کرنے میں بھی کرتا ہے۔ عالمی سطح پر تہذیبی و ثقافتی تفہیم کا سب سے بڑا فائدہ مؤثر طریقے سے مصنوعات و خدمات کی تشہیر و تبلیغ میں ہوتا ہے۔

2۔ مختلف ممالک کے ہر شعبہ میں خصوصاً سائنسی و تکنیکی شعبوں میں روز نئی نئی ایجادات ہو رہی ہے۔ ان ایجادات میں تعلیم کا اہم کردار تو ہے ہی، ان ایجادات کی تشہیر و ترسیل میں بھی تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نجی شعبہ و نجی اداروں کو اپنی ترقی کے لیے ان ایجادات اور ان سے متعلق معلومات کا علم ہونا لازمی ہے۔ تعلیم کے ذریعہ ایجادات اور معلومات کی ترسیل کا کام آسان ہو جاتا ہے۔

3۔ عالمگیریت کے دور میں مختلف ممالک کے ماہرین کسی مسئلہ کے حل کی خاطر مل جل کر کام کر سکتے ہے۔ چنانچہ نجی شعبے مخصوص کام کے لیے مؤثر و قابل افراد کی خدمات حاصل کر سکتے ہے، اور اس کام کو بہتر طریقے سے انجام تک پہنچا سکتے ہیں۔

4۔ ملکی سطح پر کامیاب معاشی تنظیمیں دیگر ممالک میں سرمایہ کاری کی خواہش مند ہوتی ہے۔ اس کے لیے سرمایہ کی فراہمی کے ساتھ ساتھ انہیں دیگر ممالک کے احوال سے باخبر ہونا بھی ضروری ہے۔ اس عمل میں تعلیم کا کردار بھی کافی اہم ہے۔

5۔ تاریخ شاہد ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف وجوہات کی بناپر، اکثر ادنی سے مسئلہ پر جنگ کی صورت بن جاتی ہے۔ جنگ کی وجہ سے عوام کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ انتشار کی صورت حال نجی کاری کے فروغ کے لیے بلکل منفی صورت حال ہے۔ لہٰذا نجی کاری کے فروغ کے لیے عالمی سطح پر امن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ دنیاں میں امن و امان کو یقینی بنانے میں تعلیم کا اہم کردار رہا ہے۔ تعلیم کے ذریعہ ہی جنگ کے نقصانات کی تفہیم، عالمی اخوت، تنوع اور کثیر ثقافتی نظریات کو فروغ ملا ہے۔ عوام میں تنقیدی فکر کی قابلیت و صحیح کو غلط کی تفہیم و صحیح کی تبلیغ کی جرات کو فروغ ملا ہے۔ اس وجہ سے اب عوام میں مختلف ممالک و اقوام کے خلاف نفرت و عداوت کی تبلیغ کا کام آسان نہیں رہا ہے۔ چنانچہ عالمی امن و امان میں اپنے کلیدی کردار کے ذریعہ تعلیم نجی کاری کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

8.3 خلاصہ (Summary)

یہ اکائی نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کے کردار کو جامع انداز میں بیان کرتی ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ تعلیم نہ صرف نجی کاری کے نظریات کے فروغ میں مدد دیتی ہے بلکہ اس کے لیے موزوں ذہن سازی، مثبت رویہ اور تنقیدی سوچ بھی پیدا کرتی ہے۔ تعلیم طلبا کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ نجی کاری کے فوائد و نقصانات کو سمجھ کر متوازن رائے قائم کر سکیں۔

مزید یہ کہ تعلیم نجی شعبے کے لیے ضروری انسانی وسائل، پیشہ ورانہ مہارتیں، اختراعی صلاحیتیں اور قیادت کی خصوصیات پیدا کرتی ہے، جو نجی اداروں کی ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیم عوام اور حکومت کے رویے کو بھی متاثر کرتی ہے، جس سے نجی کاری کے لیے حمایت اور قبولیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اکائی میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تعلیم سماجی و ثقافتی تبدیلیوں، عالمی ہم آہنگی (عالمگیریت)، اور جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کے ذریعے نجی کاری کو مزید تقویت دیتی ہے۔ تاہم، تعلیم مساوات، اخلاقیات اور سماجی ذمہ داری کا شعور بھی پیدا کرتی ہے تاکہ نجی کاری کے منفی اثرات، خصوصاً عدم مساوات، کو کم کیا جا سکے۔ مختصراً، یہ اکائی اس بات پر زور دیتی ہے کہ تعلیم نجی کاری کے فروغ، اس کی سمت کے تعین، اور اس کے

مثبت و متوازن اطلاق میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے

8.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کے کردار کی تفہیم
- نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ
- نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار کا مدلل تنقیدی جائزہ
- نجی کاری اور اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار کے حوالے سے رائے کی تشکیل

8.5 فرہنگ (Glossary)

عدم مساوات	سماج میں وسائل، مواقع اور سہولتوں کی غیر برابری، خاص طور پر امیر و غریب کے درمیان فرق
ایکٹ سرمایہ کاری	منافع حاصل کرنے کے مقصد سے پیسہ یا وسائل کسی کام یا ادارے میں لگانا
سرمایہ کاری	منافع حاصل کرنے کے مقصد سے پیسہ یا وسائل کسی کام یا ادارے میں لگانا
اختراعی قابلیت	نئی چیزیں بنانے یا موجودہ طریقوں میں بہتری لانے کی صلاحیت
عالمگیریت	دنیا کے مختلف ممالک کا باہمی طور پر جڑ جانا اور معلومات، معیشت و ثقافت کا عالمی سطح پر تبادلہ

8.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ تعلیمی اداروں کے نصاب میں نجی کاری کے نظریہ کے فروغ کے لیے کس طرح کے مضامین شامل کیے جا سکتے ہیں؟

a) نصاب میں نجی کاری موافق مضامین

b) نصاب میں معاشی اداروں میں سرکاری مداخلت کی وکالت سے متعلق مضامین

c) نصاب میں نجی کاری مخالف مضامین

d) نصاب میں مارکسزم کے نظریات سے متعق مضامین

2۔ نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کا اہم کردار ہے۔

a) طلبہ میں نجی کاری کے تئیں منفی رویہ کو ختم کرنا

b) طلبہ میں نجی کاری سے متعلق تنقیدی سوچ کو فروغ نا دینا

c) طلبہ میں نجی کاری کے تئیں مثبت رویہ کا فروغ

d) درج بالا ں میں سبھی

3۔ انسانی وسائل کی ترقی میں تعلیم کس طرح کردار ادا کرتی ہے؟

a) طلبہ کی علم وہنر میں اضافہ
b) طلبہ میں پیشہ وارانہ رویہ کو فروغ
c) طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ
d) درج بالاں میں سبھی

4۔ نجی کاری کے فروغ کے لیے افراد میں تاحیات مسلسل اکتساب کے رجحان کا کیا فائدہ ہے؟

a) وہ قدیم، کم مؤثر طریقوں کو ہی اہمیت دیے ہیں۔
b) انہیں قدیم تکنیکوں پر فخر حاصل ہو جاتا ہے۔
c) وہ نجی شعبۂ میں جدید تکنیکوں اور طریقوں کا استعمال کر پاتے ہیں۔
d) وہ فرسودہ خیالات کے حامی ہو جاتے ہیں۔

5۔ معاشی عمل موافق جدت پسندی اور اختراعیت فروغ دینے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔

a) معیاری تعلیم
b) بحث ومباحثہ
c) کھیل کود
d) غور وفکر

6۔ نجی شعبوں میں ملوث افراد میں درج ذیل خصوصیات ہونی چاہیے۔

a) وفوقی اعتبار سے ترقی یافتہ
b) حسی وحرکی اعتبار سے ترقی یافتہ
c) جزباتی اعتبار سے ترقی یافتہ
d) درج بالاں سبھی

7۔ نجی کاری کے تئیں عوامی منفی رویہ سے نجی کاری کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

a) عوام نجی شعبوں کا بائیکاٹ کر سکتی ہے۔
b) نجی شعبوں کو عوامی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
c) نجی شعبوں کی عوامی مخالفت شدید احتجاج کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔
d) درج بالاں میں سے سبھی

8۔ نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کا ایک اہم کردار ہے۔

a) سماج میں فرسودہ خیالات کا فروغ
b) نجی کاری موافق سماجی وثقافتی تبدیلوں کا فروغ
c) سماج میں قدامت پسندی کو فروغ
d) مندرجہ بالاں میں سے کوئی نہیں

9۔ نجی کاری کو عالمگیرت سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

a) دنیاں کے کسی بھی حصے کی سائنسی وتکنیکی ترقی سے نجی کاری کو فائدہ
b) عالمی سرمایہ کاروں کے مقابلے علاقائی سرمایہ کاروں کی تباہی
c) علاقائی ذہانت کا دیگر ممالک کو ہجرت
d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ تعلیم طلبہ میں نجی کاری موافق رویہ کو کیسے فروغ دیتی ہے؟

a) تعلیمی اداروں میں نصابی وہم نصابی سرگرمیوں کو نجی کاری موزوں بنا کر
b) تعلیمی اداروں میں نصابی وہم نصابی سرگرمیوں کو سوشلزم موزوں بنا کر
c) تعلیمی اداروں میں نصابی وہم نصابی سرگرمیوں کو نجی کاری مخالف بنا کر

d) درج ذیل بالاں میں سے سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ عالمگیریت کے ساتھ نجی کاری کے مطابقت میں تعلیم کا کیا کردار ہے؟
2۔ نجی کاری کے فروغ کے لیے نجی کاری موافق سماجی و ثقافتی تبدیلیاں کیوں ضروری ہیں؟
3۔ نجی کاری کے لیے اختراعیت اور جدت پسندی کو فروغ میں تعلیم کے کردار پر اپنی رائے پیش کیجیے۔
4۔ نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کے کردار پر روشنی ڈالیے۔
5۔ معاشی اداروں کے منتظمین کی صلاحیت کے فروغ میں تعلیم کا کیا کردار ہے؟
6۔ منفی عوامی رویہ کی وجہ سے نجی شعبوں کو کس طرح سے نقصان ہوتا ہے؟
7۔ نجی کاری کے تبلیغ کی خاطر تعلیم کا استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے؟
8۔ طلبہ میں نجی کاری موافق صلاحیتوں کے فروغ میں تعلیمی ادارے کن طریقوں کا استعمال کر سکتے ہیں؟
9۔ تعلیم طلبہ میں سرمایہ کاری کی صلاحیت کو کیسے فروغ دیتی ہے؟
10۔ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی سے نجی کاری کو کیسے فائدہ ہوتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ نجی کاری کے فروغ میں تعلیم کے کردار سے مدلل بحث کیجیے۔
2۔ نجی کاری کے لیے موصلاتی و تقریری صلاحیتوں کے حامل افراد کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔
3۔ نجی کاری کے فروغ میں انسانی وسائل کی ضرورت و اہمیت پر گفتگو کیجیے۔انسانی وسائل کے فروغ میں تعلیم کس طرح کردار ادا کرتی ہے۔
4۔ نجی کاری کے فروغ کے لیے سرکاری حمایت اور مثبت عوامی رویہ کیوں ضروری ہے؟مثالوں کے واضح کیجیے۔
5۔ نجی کاری کے تصوراتی ترقی میں تعلیم کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

8.6 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Abrol, M. (2016). Emerging Trends of Privatisation of Education in India. International journal educational administration

2۔ Aktan, C. C. (Jan, 1995). An Introduction t the Theory of Privatisation. The Journal of Social, Political and Economic Studies. 20 (2) 187-217

3۔ Dash ,A. K., Mishra P. & Markose, L. H. (Jan, 2023) The Privatisation of

Indian Education: Challenges and solution with special reference to the primary education system

4- Datta, L. & Kundu, U. (2021). Privatisation of Education in India: A critical View. International Journal of Social Science and Management. 8(2), 352-358

5- Deepashree. (Jan-June, 2003). Methods of Privatisation. Business Analyst. 24 (1), 53-69

6- Kwaghe, Z.E. (2020). A History of Privatisation: The global perspectives. International journal of Humanities Theoretics, 4(1), 141-154

7- Naib, S. (Sep, 2023). Privatisation in India: Journey and Challeneges. Routledge. New Delhi

8- Radic, M., Ravasi, D. & Munir, K. (Feb, 2021). Privatisation: Implications of a Shift from State to Private Ownership. Journal of Management. 47 (6)

اکائی 9۔ عالم گیریت تصور اور مقاصد

(Globalization Concept and Objectives)*

اکائی کے اجزاء

9.0 تمہید(Introduction)

9.1 مقاصد(Objectives)

9.2 عالم گیریت تعریف(Defination of Globalization)

9.3 عالم گیریت کا تصور(Concept of Globalization)

9.4 عالم گریت اہم خصوصیات واثرات(Globalization characterstics and effects)

9.5 عالم گیریت کے اغراض ومقاصد(Aims and objectives of Globalization)

9.6 خلاصہ(Summary)

9.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

9.8 فرہنگ(Glossary)

9.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

9.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

9.0 تمہید(Introduction)

عالم گیریت یہ دراصل آزادروی اوراس کے بعد نجی کاری کا منطقی انجام ہے۔ یہ ایک عمل ہے جس میں دنیا کے تمام افراد، ممالک ساری معشیتں آپس میں منسلک ہورہی ہیں۔اس عمل نے پوری دنیامیں عالی سطح پرایک ہر سطح پریک جہتی اور آپسی معاملات میں زیادہ سے زیادہ عالمگیریت کو فروغ دیاہے۔اب پوری دنیا کے ممالک کا مختلف معاملات ایک دوسرے پرانحصار بڑھتاہی جارہاہے۔

عالمگیریت کے نتیجے میں عالمی سطح پر اشیا، خدمات، خیالات، معلومات سرمایہ، ٹیکنالوجی وغیرہ کی آزادانہ منتقلی ہورہی ہے۔اس کی جدید جڑیں1980 کے دہے میں ملتی ہیں،جب دنیامیں آزادروی کی ابتداہوئی۔

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

9.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عالم گیریت کی تعریف بیان کر سکیں۔
- عالم گیریت کے مفہوم کو واضح کر سکیں۔
- عالم گیریت کے تصور کی وضاحت کر سکیں۔
- عالم گیریت کے اثرات کو بیان کر سکیں۔
- عالم گیریت کے اغراض و مقاصد کو بیان کر سکیں۔

9.2 عالم گیریت کی تعریف(Definition of Globalization)

عالم گیریت سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے دنیا کے ممالک، معیشتیں اور افراد ایک دوسرے سے قریب آتے ہیں اور ان کے درمیان باہمی تعلق اور انحصار بڑھتا ہے۔اس عمل کے نتیجے میں اشیا، خدمات، سرمایہ، معلومات، ٹیکنالوجی اور ثقافت قومی سرحدوں کے پار ایک دوسرے تک منتقل ہوتے ہیں۔

عالمی مالیاتی فنڈ (IMF) کے مطابق ''عالم گیریت سے مراد دنیا بھر کے ممالک کے درمیان معاشی انحصار میں اضافہ ہے، جو اشیا، خدمات، سرمایہ اور ٹیکنالوجی کے بین الاقوامی تبادلے کے ذریعے پیدا ہوتا ہے۔''

Anthony Giddens کے مطابق ''عالم گیریت وہ عمل ہے جس میں دنیا بھر کے سماجی تعلقات میں شدت پیدا ہوتی ہے اور دور دراز مقامات کے واقعات ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔''

David Held کے مطابق ''عالم گیریت ایک ایسا عمل ہے جس میں سماجی تعلقات اور سرگرمیاں سرحدوں سے نکل کر عالمی سطح پر پھیل جاتی ہیں۔''

Roland Robertson کے مطابق ''عالم گیریت دنیا کے ایک وحدت(global whole) کے طور پر شعور اور باہمی تعلقات کے بڑھنے کا نام ہے۔''

مندرجہ بالا تعریفات اور وضاحتوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عالم گیریت ایک ہمہ جہتی اور مسلسل ارتقاپذیر عمل ہے، جو دنیا کے مختلف ممالک، معاشروں اور افراد کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔یہ عمل نہ صرف معاشی انضمام تک محدود ہے بلکہ سماجی، ثقافتی اور سیاسی سطح پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

مختلف ماہرین کی آراء سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ عالم گیریت کا بنیادی جوہر باہمی تعلق، انحصار اور عالمی سطح پر روابط کا فروغ ہے۔ جہاں ایک طرف یہ عمل تجارت، ٹیکنالوجی اور معلومات کے تبادلے کو فروغ دیتا ہے، وہیں دوسری طرف یہ دنیا کو ایک مربوط نظام یا "عالمی

برادری" میں تبدیل کر رہا ہے۔

لہٰذا، عالم گیریت کو ایک ایسے عمل کے طور پر سمجھنا چاہیے جو بیک وقت مواقع اور چیلنجز دونوں پیش کرتا ہے۔ اس کا درست فہم اسی صورت ممکن ہے جب ہم اس کے مختلف پہلوؤں کو متوازن انداز میں دیکھیں اور اس کے مثبت اثرات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے منفی اثرات کو کم کرنے کی کوشش کریں۔

عالم گیریت کے عمل کے اہم پہلو درج ذیل ہیں:

1۔ **معاشی عالم گیریت:** اس پہلو میں قومی معشیتوں کا عالمی سطح پر یک جہتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کا مظہر آزاد تجارت، سرمایے کا عالمی سطح پر آزادانہ بہاو سرحد پار سرمایہ کاری ہے۔ اس کے نتیجے میں عالمی سپلائی چین اور ملٹی نیشنل کارپوریشن وجود میں آئے۔

2۔ **سیاسی عالم گیریت:** اس پہلو میں سیاسی نظریات اور اداروں کا سرحد پار پھیلاو ہوتا ہے۔ اس کا اظہار جمہوری اصولوں کا عالمی پیمانے پر فروغ کیا جانا ہے۔ اس کے علاوہ عالمی معاہدوں کو قبول کرنا اور عالمی طرز حکمرانی کے میکانزم کی طرف پیش قدمی ہے۔

3۔ **ثقافتی عالم گیریت:** اس پہلو میں مختلف ثقافتوں کے درمیان خیالات اقدار اصول وضوابط اور ثقافتی اعمال کا تبادلہ ہے۔ اس کے ذریعے پاپولر کلچر پاپولر زبان اور عالمی طرز زندگی کی طرف بڑھنا ہے۔

4۔ **ٹیکنالوجیکل عالم گیریت:** اس پہلو میں ٹیکنالوجی میں حیرت انگیز ترقیات اور مواصلاتی انقلاب شامل ہے۔ ذرائع حمل و نقل کی تیز رفتاری کا بھی بڑا دخل ہے۔ یہ سب انٹرنیٹ سوشل میڈیا کی وجہ سے ممکن ہو رہا ہے۔ جس کے ذریعے سے عالمی سطح پر تعلقات قائم کرنا اور تعاملات کرنا ممکن ہو رہا ہے۔

5۔ **سماجی عالم گیریت:** اس پہلو میں عالمی سطح پر مختلف سماجوں کے مربوط ہوتا ہے۔ اس کام میں انسانوں کی ہجرت، سیر و سیاحت، سوشل میڈیا وغیرہ مددگار ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے عالمی نیٹ ورک اور عالمی سطح پر مشترکہ مفادات کے حامل افراد کے گروہ تیار ہو رہے ہیں۔

9.3 عالم گیریت کا تصور (Concept of Globalization)

عالم گیریت عالمی سطح پر ایک ایسے معاشی اور سماجی طور پر مربوط سلسلہ کا قیام ہے۔ جہاں تمام ممالک ہر میدان میں بلا روک ٹوک میل جول کر سکیں گے۔

رونالڈ رابرٹ سن کے مطابق عالم گیریت کا مطلب وہ فہم ہے جس کے ذریعے ہم پوری دنیا کو مکمل طور پر ایک سمجھتے ہیں۔ وہ آگے کہتے ہیں کہ عالم گیریت کا عمل صدیوں سے جاری ہے۔ مگر موجودہ عالم گیرت کا تصور نیا ہے۔ اس کا جدید ترقیات سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ عالم گیریت ایک وسیع تناظر رکھتی ہے۔ اب عالم گیریت ممالک اور اقوام کے باہم انحصاریت میں اضافے کو بہت اہمیت دیتی ہے۔

ماہرین سماجیات مارٹن اور الزبتھ کنگ نے عالم گیریت کو اس عمل سے تعبیر کیا ہے جس میں دنیا کے تمام انسان ایک عالم گیر سماج میں یکجہت ہو جاتے ہیں۔ تھامس لارسن (سوئیڈن کا ماہر سماجیات) نے عالم گیریت کے تصور کو سمیٹ دیا وہ کہتا ہے کہ عالم گیریت وہ عمل ہے جس میں عالمی سطح پر ہر کوئی دوسرے سے قریب ہو گا، ایک دوسرے تعامل کر سکے گا، گویا دنیا سمٹ جائے گی۔ اسے مواصلاتی تکنیک نے خوب

بڑھاوادیا۔اس تصور کو سمجھنے کے لیے لارسن نے دواہم تاریخی وجوہات بیان کیں۔ جس سے عالم گیریت کے تصور کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

1۔ براعظم اشیاکا1960 کے معاشی ترقی کاآغاز

2-1989 میں سویت یونین کے کمیونزم کاخاتمہ

ان تاریخی واقعات نے مشرق یورپ اور ایش اے ممالک نے معاشی، سیاسی اور ثقافی سطح پر مغربی دنیا کی طرف ہجرت کی۔

لارسن نے کئی مثالیں دے کر عالم گیریت کے انسانوں پر اثرات کو واضح کیااُس نے ثابت کیا کہ تجارتی روکاوٹوں کو دور کرکے اور ممالک کی معشیتوں میں یک جہتی پیدا کرکے انسانوں کافائدہ ہوا۔

عالم گیریت نے تجارت کو مقام سے اٹھا کر عالمی تجارت بنادیا۔اس طرح سے اشیا کی فروخت ہو یا سرمایے کی منتقلی ہو یا ٹیکنالوجی کا تبادلہ ان سب نے مل کر تجارت اور خدمات کے معیار میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔اس عالمی تجارت کی وجہہ سے روزگار میں اضافہ ہوا۔

وہ کہتا ہے کہ مغربی ممالک جو کبھی غریب ہوا کرتے تھے۔ مگر وہ اب مالدار ترقی یافتہ اور جمہوری ممالک بن گئے ہیں۔اس میں عالمی تجارت ایک اہم وجہہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ عالم گیریت کی وجہہ سے ثقافتی شناخت کو نقصان پہنونچنے کا خطرہ زیادہ اہم نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ غیرب عوام جب مہارت، آلات اور ٹیکنالوجی سے آراستہ ہونگے۔اور انھیں عالمی سطح پر تجارت /خدمات کی فراہمی کے مواقع ہونگے۔اور جب وہ عالمی بازار کو کھلا پائینگے تو یقینی طور پر ان کی معاشی ترقی ہوگی۔ وہ کہتا ہے کہ آج کا ہارنے والا وہ شخص ہے جو عالم گیریت کے مواقعوں سے محروم ہے

عالم گیریت کے تصور کی وضاحت اور اس کے فروغ کے لیے کوشاں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ International Monetary Fund-IMF کے اسٹاف کے ذریعے اس ضمن میں ایک مختصر اور جامع تحریر کا مفہوم ذیل میں دیا جارہا ہے، جس سے عالم گیریت کے مفہوم کی وضاحت ہوتی ہے۔

دنیا کے تمام ممالک معاشی ترقی معاشی استحکام اور بہتر معیار زندگی کے لیے کوشاں ہیں۔اس کے لیے کئی راستے ہو سکتے ہیں۔ ہر ملک کاان مقاصد کے حصول کاراستہ منفرد ہوگا۔ کیونکہ ہر ملک کا سیاسی نظام اور ان کی معیشتیں جداگانہ ہیں۔اس کے باوجود عالمی سطح پر خوش حالی کے حصول میں کئی اصول مشترک پائے جاتے ہین۔اس میں بطور خاص سرمایہ کاری (بالخصوص راست بیرونی سرمایہ کاری) ٹیکنالوجی کا پھیلاو ۔مضبوط ادارے بہتر کلاں معاشیات کی پالیسیاں تعلیم یافتہ کارکن کھلا بازار وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ان سب کے ساتھ وہ دھاگہ جو ان سب اصول کو برتا ہے وہ ممالک کی عالمی تجارت میں شرکت اور عالمی معشیت سے یک جہت ہونا ہے۔ گویا آزادانہ تجارت، آزادانہ مواصلات و نقل و حرکت آزادناہ سرمایے کی منتقلی و سرمایہ کاری اور علم اور ٹیکنالوجی کی آزادانہ دستیابی عالم گیریت کے اہم ستون قرار پاتے ہیں۔

عالم گیریت اختیار کرنے والے ممالک شہریوں کواشیااور خدمات کی ایک بڑی رینج دستیاب ہوتی ہے۔ عالمی مقابلہ آرائی کے نتیجے میں قمتیں کم ہوتی ہیں زیادہ تعداد میں اچھی تنخواہوں والی ملازمتیں بہتر طبّی سہولیات دستیاب ہوتی ہیں۔ان سب کااثر شہریوں کے مجموعی معیار زندگی کی ترقی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ غربت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک عالمی معشیت سے جڑ کر اپنے لیے کثیر واقع

حاصل کر سکتے ہیں۔ عالم گیریت کے نتیجے میں غربت میں کمی بھی واقع ہوئی ہے۔ عالمی معشیت کے ذریعے حاصل ہونے والے مواقع اپنے ساتھ خواہشات بھی رکھتے ہیں۔ عالمی مالیاتی فنڈ ان خدشات سے نمٹنے کے لیے معشیت کا تجزیہ کرتا ہے اور ممالک کو معاشی پالیسوں کے بارے میں راہ نمائی فراہم کرتا ہے ممالک و تکنیکی مدد دیتا ہے، معشیت کو مستحکم کرنے کے اقدامات کی نشان دہی کرتا ہے خدشات اور روکاوٹوں کے باوجود عالم گیریت سے ہم آہنگ پالیساں بنا کر ممالک معشیت کو مضبوط عالمی مالیاتی نظام قائم کر سکتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے غربت کا ازالہ کیا جاسکے۔

1980 کے بعد عالمگیریت اس لفظ کا استعمال بڑھتا گیا اس کی خاص وجہہ ٹیکنالوجی کی حیران کن ترقیات اور سرعت ہے۔ ٹیکنالوجی کی مدد سے کاروباری معاملات بہت تیزی کے ساتھ انجام پارہے ہیں۔ ذرائع حمل و نقل کی تیزی کی وجہہ سے اشیا بڑی آسانی اور تیزی سے منتقل کی جارہی ہیں۔ مالیہ کی منتقلی بھی بہت تیز ہو گئی ہے۔

9.4 عالم گیریت کی خصوصیات اور اثرات (Globalization characterstics and effects)

1۔ عالم گیریت ایک تاریخی عمل: عالم گیریت ایک تاریخی عمل ہے۔ اس عمل میں انسانی ایجادات، اور افراعات نے بنیادی اور غیر معمولی حصہ لیا۔ یہ وہ عمل ہے جس میں عالمی پیمانے پر تمام ملکی معشیتوں کو عالمی معاشی نظام سے یک جیت کیا جارہا ہے۔ اس کا اظہار ذیل کے اعمال سے ہوتا ہے۔

- اشیا کی بلا روک ٹوک عالمی سطح پر فراہمی اور تبادلہ،
- خدمات کی ملکی سرحدوں سے پار آسانی سے فراہمی،
- عالمی سطح پر سرمایے کی منتقلی،
- افراد (بالخصوص کارکنون) کی بین الاقوامی پیمانے پر حرکت،
- علم و ٹیکنالوجی کی ترقی اور اس کا دیگر ممالک کو آسانی سے منتقل ہونا۔
- عالم گیریت نے ثقافت (کلچر) ماحولیات اور سیاسی اثرات بھی مرتب کیے ہیں عالم گریت نے ملکی سرحدوں کو بڑی حد تک نرم کر دیا ہے۔ اب ہماری دیہی معشیت ریاستی و ملکی معشیت اپنی جغرافیائی حدود سے پھیل کر عالمی معشیت سے ہم آہنگ ہو رہی ہیں۔ اس کی مثالیں طوالت کی وجہہ سے نہیں دی جارہی ہیں۔

2۔ عالمی بازار (مارکیٹ) نے عالمی مقابلہ آرائی کے نتیجے میں کارکردگی میں خوب اضافہ کیا۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ افراد اور معشیتں اب اپنی ان خصوصیات پر ارتکاز کر رہی ہیں جن میں وہ زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتی ہیں۔

عالمی بازار نے تاجروں اور صناعوں کے لیے بے شمار مواقعے پیدا کے وہ اب کم سے کم درآمدات اور زیادہ برآمدات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

3۔ عالم گیریت نے صحت عامہ کے میدان میں جدید ٹکنالوجی کے آسانی سے حصول نے لوگوں کی صحت زندگی اور اموات میں بڑی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔

4۔ مواصلاتی واطلاعاتی انقلاب اور عالمی سطح پر آسان رسائی نے تجارت اور تعلیم میں غیر معمولی مدد کی ہے۔اس کی مدد سے ہمیں آزاد میڈیا نصیب ہوا ہے۔

5۔ عالم گیریت معاشی میدان کے علاوہ دیگر امور جو ملکی سرحدوں سے ماورا ہیں۔اس کے اثرات سرحدوں سے پار جاتے ہیں۔اس کے حل کے لیے تمام ممالک کا یکجا ہونا ضروری ہے۔انسانوں کی ہجرت بھی ایک عالمی مسلہ ہے اور کچھ قانونی مسائل جو سرحدوں سے پار تعاون کا تقاضا کرتے ہیں۔

6۔ عالمی مقابلہ آرائی کے لیے تعلیمی نظام کا استحکام: عالم گیریت کے نتیجے میں بیرونی ممالک سے اشیا اور خدمات اور سرمایے کا سیلاب آتا ہے اس سے عوام کو سستی اور معیاری اشیا اور خدمات ملتی ہیں۔یہ واقعہ ملکوں میں اپنے تعلیمی نظام کو مستحکم کرنے کا سبب بنتے ہیں کیونکہ عالم گیریت میں عالمی مقابلے کا سامنا ہے۔اگر ہم ایک قابل فعال اور اختراعی نسل کی تعلیم و تربیت کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو ہمارے لیے عالمی سطح پر مواقعے استقبال کرنے تیار ہیں۔یہ ایک چیلنج ہے وہیں پر ایک موقع بھی ہے۔

7۔ دوسروں سے سبق حاصل کرنا: عالمی گیریت عالم و ٹیکنالوجی کے بلا روک ٹوک فراہمی کو ممکن بناتی ہے۔اس کے دو اثرات ہوتے ہیں۔منفی اور مثبت چونکہ اطلاعات / علم / ٹیکنالوجی بہت تیزی سے عالمی سطح پر گردش کرتی ہیں اس لیے ہر ملک دوسرے کے مفید تجربوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ان تجربات کو اپنے ملکی حالات سے مطابق بنا کر ہم اس طرح اپنے ملک اور قوم کا فائدہ کر سکینگے۔دوسری طرف وہ تجربات جو دیگر ملک / ممالک میں ناکام ثابت ہوئے انھیں ہم دوہرانے بچ سکتے ہیں۔ہر دو صورتوں میں ہمارا فائدہ ہی فائدہ ہے۔

8۔ ترقی پذیر ممالک کے شہریوں کی تنہائی کے احساس کو ختم کرنا: عالم گیریت کے ناقد جوزف نے اس بات کا اعتراف کیا کہ عالم گیریت نے ترقی پذیر ممالک کے شہریوں کا اس دنیا میں تنہائی کے احساس کو کم سے کم کر دیا کیونکہ عالم گیریت نے ان شہریوں کو علم کے ان خزانوں تک رسائی دی جہاں کا ایک صدی قبل کوئی مالدار شخص بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔

9۔ عالمی تجارت اور تجارتی روکاوٹوں کا خاتمہ اور نئے معاشی امکانات: عالمی تجارت کے لیے درکار تمام روکاوٹوں مثلاً محصولات (ٹیکس) سرمایے کی منتقلی علم و ٹیکنالوجی منتقلی وغیرہ میں آزاد روش اپنانے کی وجہہ سے عالمی سطح کے اور سستے پروڈکس اور خدمات کا حصول آسانی ہو گیا۔

اس ماحول میں مقامی صنعتوں کو زیادہ سے زیادہ کارکردگی کے مظاہرے کے لیے مجبور کیا اب ترقی پذیر ممالک اپنی اشیا اور خدمات کو بڑی آسانی سے عالمی بازار میں لا سکتے ہیں۔اس کی وجہہ سے ملک کے اندر نئے ،نئے معاشی امکانات روشن ہوتے ہیں۔اس لیے اب صنعتی کارکنان ان اشیا کی تیاری پر زیادہ مرکوز ہو رہے ہیں جو انکی خاص خوبی ہے۔اور ان کا ملک جسے اچھی طرح سپورٹ کر سکتا ہے۔اسطرح وہ مقابلہ جاتی فائدے کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ملک کے اکسپورٹ کو بڑھا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔اس سے ان کے ملک میں بے روزگاری کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔اس سے مقامی تجارت اور صنعت کے احیا کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔اگر گھریلو مانگ کم ہو تب بھی اکسپورٹ کے ذریعے وہ اپنی تجارت کو منافع بخش بنا سکتے ہیں۔عالمی سرمایہ کار بھی ایسے ممالک میں سرمایہ کاری کرتے ہیں جہاں انھیں ماہر کارکن آسانی سے مل جائیں۔ بیرونی سرمایے اور بیرونی ٹیکنالوجی کے ملک میں آنے سے روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں اور ملک کی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔

10۔ عالمی سرمایہ کاری کے اداروں کا استحکام: عالمی سرمایہ کاری کے اداروں میں زبردست ترقی ہوئی 1995۔ میں دنیا کی کل گھریلو پیداوار (GDP) کا 2 تا 6 فیصد سرمایے کا بہاو تھا۔ جو 2006 میں بڑھ کر 14.8 فی صد ہو گیا۔ اس میں سب سے زیادہ فائدہ ترقی یافتہ معشیتوں کا ہوا۔ ساتھ ہی ترقی پذیر معشیتں بھی پہلے کے مقابلے میں اب زیادہ یک جہت ہو گئی۔ جب، جب ممالک کے سرمایہ کاری کے ادارے مضبوط ہوئے تب انھیں بیرونی سرمایہ زیادہ ملا۔ اس کی وجہہ سے اب یہ ترقی پذیر معشیتں اس سرمایے کا بہتر استعمال کر سکتی ہیں اس کے ذریعے بین الاقوامی رسک میں شرکت کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اور آخر کار معاشی ترقی اور خوش حالی آئی۔

11۔ عالم گیریت، آمدانی میں تفاوت اور غربت: عالم گیریت کو اپنانے والے ممالک اور افراد نے اپنی آمدنی میں خاصا اضافہ کیا جو لوگ اس عمل میں شریک نہیں ہوئے یا پوری طرح شامل نہیں ہوئے ان کی معاشی حالت میں سدھار نہیں آیا۔ ممالک کی طرح افراد کی آمدنی میں بھی بہت فرق ہوا۔ چند افراد نے عالم گیریت سے دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ فائدہ اٹھایا۔ سابقہ سالوں میں افراد اور ممالک کے علاقوں میں آمدنی میں عدم مساوات یا نابرابری میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا۔ اسی کے ساتھ افراد کی فی کس آمدنی میں اضافہ نوٹ کیا گیا یعنی عالم گیریت کے اس مرحلے میں حقیقی غربت میں کمی ہوئی۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ عالم گیریت کے دور میں مالداروں کی دولت میں خوب خوب اضافہ ہو رہا ہے۔ ان کی دولت مندی میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا۔ وہیں یہ بات بھی سامنے آئی کہ دولت مندوں اور غریبوں میں ہر جگہ غیر منصفانہ دولت کی تقسیم ہوئی۔

12۔ عالم گیریت اور مہارت کا رشتہ: عالم گیریت کے دور میں ٹیکنالوجیکل ترقی نے غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ اس لیے اب مہارت رکھنے والے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ یہاں پھر یہ مسلہ درپیش ہوتا ہے کہ نجی کاری کی وجہہ سے تعلیم اور مہارت کا حاصل کرنا دولت چاہتا ہے۔ جو فیس ادا کر سکتے ہیں وہ اچھی اور پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کر لیتے ہیں۔ اور انھیں اس کا اچھا معاوضہ بھی ملتا ہے۔ اس لیے مخصوص مہارت رکھنے والے افراد زیادہ فائدے میں رہتے ہیں۔ گو کہ غیر ماہر کارکن بھی کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

13۔ دولت کی منصفانہ تقسیم اور تعلیم:۔ عالمگیریت کے فائدوں میں تمام انسانوں کو شریک کرنے کے لیے ہمیں نظام تعلیم کی تعمیر نو کرتی ہو گی۔ اب طلبا کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کی ضرورت ہو گی۔ بطور خاص مہارتوں کی تربیت ہمیں اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ طلبا عالمی معشیت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

14۔ عالمگیریت روزگار اور بے روزگاری:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علام گیریت نے لوگوں کے بے روزگار بھی کیا۔ اس میں عالمگیر کا قصور نہیں ہے۔ بلک یہ ٹیکنالوجی کی ترقی سے ہم آہنگ نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ اس کے بالمقابل وہ افراد زیادہ ہیں جن کو عالم گیریت نے روزگار مہیا کیا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)

1۔ عالم گیریت کے تصور کی وضاحت کیجیے اور اس کے اہم پہلو واضح کیجیے؟

9.5 عالم گیریت کے اغراض و مقاصد(Aims and Objectives of Globalization)

عالمگیریت کے کئی مقاصد ہیں۔ چند اہم اغراض و مقاصد ذیل میں تحریر کئے جارہے ہیں۔

1۔ معاشی ترقی: عالم گیریت کا سب سے اہم اور اولین مقصد عالمی سطح پر معاشی ترقی کا حاصل کرنا ہے۔ اس مقصد کی اغراض اس طرح ہیں۔

- عالمی سطح پر تجارت میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا۔
- عالمی سطح پر سرمایے، ٹیکنالوجی اور ماہر کارکنوں کے بہاو/تبادلے کو آسان بنانا
- راست بیرونی سرمایہ کار کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- بیرون ممالک سے تجارتی محصولات کو کنٹرول کرنا تاکہ عالمی بازار کا مقصد پورا ہو۔

2۔ غریت کا خاتمہ یا کمی: عالم گیریت اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ عالمی سطح پر غربت کو کم کیا جائے۔

- معاشی سرگرمیوں میں آزادی دے کر معاشی ترقی کی راہ ہموار کرنا تاکہ زیادہ سے زیادہ روزگار مہیا کرایا جاسکے۔
- ترقی پذیر اور غریب ممالک کی معشیتوں کو عالمی معشیت سے منسلک کرنا اس طرح ان ممالک معاشی خوش حالی لانا۔

3۔ ٹیکنالوجیکل ترقیاں:

- عالمگیریت عالمی سطح پر علم اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور فروغ چاہتا ہے۔
- عالم گیریت عالمی سطح پر تخلقیت اور اختراعیت کو فروغ دینا ہے۔ اور اس کو عالمی بازار میں مہیا کرانا چاہتا ہے۔ اس کے ذریعے صنعتی پیداوار میں بہتر سے بہتری لائی جاسکے۔

4۔ ثقافتی تبادلہ: عالم گیریت کا مقصد یہ بھی ہے کہ عالمی سطح پر مختلف ثقافتوں کے درمیان تعامل ہو، ثقافتی تبادلہ ہو، اور ہم مختلف ثقافتوں کا فہم پیدا کریں۔ اس کے ذریعے عالمی سطح پر ہم اپنے سے الگ اور مختلف ثقافت کی عزت کرینگے اور اس ثقافت کے کردار کی تعریف بھی کر سکینگے۔

5۔ ماحولیاتی بقا: عالم گیریت کا یہ بالراست مقصد ہے کہ عالمی پیمانے پر ماحولیاتی بحران کو مخاطب کیا جائے۔ کیونکہ ماحولیاتی بحران کوئی مقامی / ملکی سطح کا بحران نہیں ہے۔ اس سے پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے۔ اس لیے اس کا علاج بھی عالمی سطح پر رابطہ کاری چاہتا ہے۔ یہ عالم گیریت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ دوسرے یہ کہ عالم گیریت ماحولی لحاظ سے قابل بقا ٹیکنالوجی کی دریافت پر زور دیتا ہے۔ اور جو ماحول دوست اعمال اختیار کرنے پر زور دیتا ہے۔

6۔ سیاسی تعاون اور عالمی امن کا قیام: عالم گیریت تمام ممالک میں سیاسی سطح پر تعاون کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ امن کا قیام ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اسے عالمی رابطہ کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ عالم گیریت ممالک کے درمیان مطالعہ اور باہمی افہام و تفہیم کی تلقین کرتا ہے۔ اس طرح دنیا کے مختلف ممالک عالمی مسائل پر مشترکہ جدوجہد کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ عالم گیریت کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کیجیے؟

9.6 خلاصہ(Summary)

عالم گیریت آزاد روی اور نجی کاری کا منطقی نتیجہ ہے، جس نے عالمی تجارت کو پابندیوں سے آزاد کر کے دنیا کے ممالک کو ایک دوسرے پر زیادہ انحصار کرنے پر مجبور کیا۔اس عمل نے عالمی سطح پر سرمایہ، علم اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کو آسان بنادیا،اور صرف تجارت وخدمات ہی نہیں بلکہ ثقافتی، سیاسی اور سماجی سطح پر بھی یکجہتی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے عالم گیریت کو تیز تر بنایا، یہاں تک کہ ملکی سرحدوں کی معنویت کم ہوتی جارہی ہے اور دنیا عالمی معاہدوں کے تحت ایک مشترکہ طرزِ حکمرانی اور عالمی نظام کی طرف بڑھ چکی ہے۔ براعظم ایشیا کی معاشی ترقی اور سوویت یونین کے کمیونزم کے خاتمے نے اس عمل کی بنیاد مضبوط کی، جبکہ عالمی مالیاتی فنڈ اس کے فروغ کے لیے ایک اہم عالمی ادارے کے طور پر سامنے آیا۔عالم گیریت نے ہر سطح پر مقابلہ آرائی کو عالمی سطح تک پہنچادیا، جس کے نتیجے میں ہمیں اشیااور خدمات کی وسیع رینج دستیاب ہے۔اس کے حامی دعویٰ کرتے ہیں کہ اس نے غربت میں کمی اور معیارِ زندگی میں بہتری پیدا کی،اور ترقی پذیر ممالک کو نئے مواقع فراہم کیے۔تاہم،اس کے فوائد اور نقصانات پر بحث جاری ہے، کیونکہ جہاں اس نے آمدنی میں اضافہ کیا وہیں دولت کی تقسیم میں شدید تفاوت بھی پیدا کیا،اور مالدار طبقہ تیزی سے اپنی دولت بڑھانے میں کامیاب ہورہا ہے۔

9.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- عالم گیریت کی تعریف
- عالم گیریت کے مفہوم کی وضاحت
- عالم گیریت کے تصور کی تفہیم
- عالم گیریت کے اثرات کا جائزہ
- عالم گیریت کے اغراض و مقاصد کی وضاحت

9.8 فرہنگ(Glossary)

عالم گیریت(Globalization)	عالمی سطح پر ممالک کا معاشی، سماجی اور ثقافتی طور پر ایک دوسرے سے جڑ جانا
عالمی سپلائی چین (Global Supply Chain)	اشیااور خدمات کی تیاری سے لے کر صارف تک پہنچانے کا عالمی نیٹ ورک

عالمی مالیاتی فنڈ (International Monetary Fund - IMF)	ایک بین الاقوامی ادارہ جو ممالک کو مالی مدد اور معاشی استحکام فراہم کرتا ہے
آزاد تجارت (Free Trade)	ممالک کے درمیان بغیر رکاوٹ اور کم پابندیوں کے ساتھ تجارت
عالمی بازار (Global Market)	ایسا نظام جہاں اشیا، خدمات اور سرمایہ سرحدوں کے پار آزادانہ گردش کرتے ہیں
کل گھریلو پیداوار (GDP)	کسی ملک کی معاشی کارکردگی ناپنے کا پیمانہ، جو کل پیداوار کو ظاہر کرتا ہے
محصول (Tariff)	درآمد یا برآمد ہونے والی اشیا پر حکومت کی جانب سے عائد کیا جانے والا ٹیکس

9.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ ---------- عمل میں دنیا کی معیشتیں یک جہت ہو رہی ہیں۔

a) نجی کاری b) آزادروی c) عالم گیریت

2۔ عالم گیریت میں ملکی معیشتوں میں ---------- پیدا کیا جاتا ہے۔

a) یک جہتی b) اتحاد c) اختلاف

3۔ عالم گیریت معاشی سیاسی اور ---------- ہوتی ہے۔

a) اخلاقی b) ثقافتی c) دنیاوی

4۔ عالم گیریت میں ---------- پار اشیا خدمات اور سرمایہ کی فراہمی ہوتی ہے۔

a) مقام b) ریاست c) سرحد

5۔ رونالڈ رابرٹ سن کہتا ہے کہ عالم گیریت پوری دنیا کو ---------- سمجھتا ہے۔

a) ایک b) متحد c) مختلف

6۔ براعظم ایشیا میں ---------- کے بعد معاشی ترقی کا آغاز ہوا۔

a) 1947 b) 1960 c) 1980

7۔ ---------- عمل نے غربت میں کمی کی۔

a) آزادروی b) نجی کاری c) عالم گیریت

8۔ ترقی پذیر ممالک ---------- سے جڑ کر بہت سارے مواقع حاصل کر سکتے ہیں۔

a) عالمی بازار b) مقابلہ c) IMF

9۔ عالم گیریت ---------- عمل ہے۔

a) جغرافیائی　　b) تاریخی　　c) سیاسی

10۔ماحولی مسائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماوراہوتے ہیں۔

a) سرحدوں　　b) مقامات　　c) سمندروں

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1-عالم گیریت کی تعریف بیان کرو۔

2-عالم گیریت کے عمل میں کیا کیا سرحد پار آجاسکتا ہے؟

3-عالمی مالیاتی فنڈ کے کام کیا ہیں؟

4-عالمی مقابلہ آرائی کیوں وجود میں آرا ہی ہے؟

5-راست بیرونی سرمایہ کاری سے کیا مراد ہے؟

6-عالمی بازار کی وضاحت کرو؟

7-عالم گیریت کا مقامی تجارت پر کیا اثر واقع ہورہا ہے؟

8-عالم گیریتاور مہارت کے بیچ رشتے کو واضح کرو؟

9-عالم گیریت میں دولت کی تقسیم کس طرح ہورہی ہے؟

10-غربت کے خاتمے میں عالم گیریت کہاں تک کامیاب ہوسکتی؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1-عالم گیریت کے اغراض ومقاصد پر اظہار خیال کیجیے؟

2-عالم گیریت کی کتنی قسمیں ہیں؟مثالوں سے واضح کرو؟

3-عالمگیریت کی اہم خصوصیات بیان کیجیے؟

4-عالم گیریت کے اثرات بیان کیجیے؟

5-عالم گیریت میں دولت کی تقسیم غریت کی صورتحال پر اظہار خیال کیجیے؟

6-عالم گیریت میں معشیت کے علاوہ اور کیا شامل ہے۔اور وہ کسطرح کام کرتا ہے؟

9.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ خود اکتسابی مواد تعلیم میں عصری امور(2018)مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد۔

2۔ Ronald Robertson, Globlization : social theory and global culture, sage

publication Ltd.

3- Martin Albrow & elizebath king, (1990) Globalization knowledge, and society , sage publications.

4- Thomas Larson, the real story of globalization retrived fro, economic thinking org.

5- https://www.imf.org.

6- www.imf.org./en/news/articles/2015/09/28/04/53/sp082500

7- www.ccpr.rg/publication/dp2094

8- karl Thompson www.revise sociology.com/2017/05/24/fathers-contribution – to – globalization

9- Narasai hal, M.L. education & Globiliation on (2008) discovery publication New Delhi

10-Mur Mur Mukhopadhya, education for a global

11-Society, interfaith diemension (2008) shipra publication New Delhi

12-Sk Bawa Globlization of Higher Education on (2011) APH publication New Delhi.

اکائی10۔عالم گیریت کے لیے اثرانگیز عوامل

(Factors Contributing to Globalization)*

اکائی کے اجزاء

10.0 تمہید(Intrduction)

10.1 مقاصد(Objectives)

10.2 عالم گیریت کو متاثر کرنے والے عوامل(Factors contributing to Globalization)

10.2.1 معاشی عوامل(Economic Factors)

10.2.2 ثقافتی عوامل(Cultural Factors)

10.2.3 سیاسی عوامل(Political Factors)

10.2.4 مواصلاتی واطلاعاتی ٹیکنالوجی(Information and communication Technology)

10.2.5 عالمی مزدوروں کی قوت میں اضافہ(Rise in Global Work Force)

10.2.6 ہجرت میں آسانی(Ease of Migration)

10.2.7 ملٹی نیشنل کارپوریشن(Multi National Corporations)

10.2.8 ذرائع حمل و نقل(Means of Transportation)

10.3 خلاصہ(Summary)

10.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

10.5 فرہنگ(Glossary)

10.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

10.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

10.0 تمہید(Intrduction)

عالمی سطح پر معاشی یک جہتی اب کوئی نیا معاملہ نہیں ہے۔تاریخ میں ہمیں بین الاقوامی تجارت اور دیگر رابطوں کا پتہ چلتا ہے۔سابق

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

میں بھی ثقافتوں اور معاشی لحاظ سے مفید معلومات کا تبادلہ ہوتا تھا۔

عالم گیریت میں معاشی میدان میں یک جہتی ہمیشہ آسان نہیں رہی۔ نہ ہی عالم گریت کا عمل ہمیشہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ گو کہ عالم گیریت کا عمل مختلف مزاحمتوں کا شکار ہوتا آیا۔ مگر سابقہ صدی کے اختتام سے آزادروی اور نجی کاری نے خوب رفتار پکڑی۔ اور اس کے نتیجے میں عالم گیریت کی سواری بگٹٹ دوڑ رہی ہے۔

عالم گیریت کے فروغ میں تین بنیادی عوامل کارفرما ہیں۔ پہلا عامل مواصلاتی ٹیکنالوجی اور ذرائع حمل و نقل کی ترقیات جس کی وجہہ سے اشیا اور خدمات کی منتقلی آسان اور سستی ہوگئی۔ اس میں معاشی طور پر مفید ٹیکنالوجی کا تبادلہ بھی شامل ہے۔ دوسرا عامل عالمی سطح پر افراد اور سماجوں کا معاشی یک جہتی کے فائدوں سے بالعموم استفادہ کرنے کا رجحان ہے۔ کیونکہ اب سستی اور معیاری اشیا آسانی سے ہر جگہ دستیاب ہورہے ہیں تیسری اہم وجہہ عالمی پیمانے پر ممالک کے عوامی پالسیز کا عالمی معشیت سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش ہے۔ ان تین عوامل نے عالم گیریت کے پیٹرن اور اس کی رفتار کو متاثر کیا۔

عزیز طلبا اس اکائی میں ہم ان عوامل کا تفصیلی مطالعہ کرینگے جس نے عالم گیریت کے خدوخال طے کئے اور جس کی وجہہ سے عالم گیریت تیزی سے ترقی پذیر ہے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عالم گیریت پر اثرانداز ہونے والے عوامل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- عالم گیریت کے فروغ میں معاشی عامل کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عالم گیریت پر ثقافتی عوامل کی اثراندازی کا اندازہ کر سکیں۔
- عالم گیریت کے فروغ میں ٹیکنالوجی کے کردار کو معلوم کر سکیں۔
- عالم گیریت میں پالسیز اور اداروں کا فہم حاصل کر سکیں۔

10.2 عالم گیریت کو متاثر کرنے والے عوامل (Factors contributing to Globalization)

10.2.1 معاشی عوامل

- آزادروی کے بعد نجی کاری نے زور پکڑا اور آخر کار عالم گیریت اُس کا انجام ہوا۔ آزادروی نے بہت ساری نظامی تبدیلیاں لائیں۔ اس کے تحت ہر وہ قانون اور اصول اور ضوابط کو نرم کیا گیا جو عالمی تجارت کی راہ میں روکاوٹ بنتے تھے۔ تجارتی محصولات ختم/کم کیئے گئے۔ سرمایے کے عالمی بہاو کو جسے (IMF) عالمی مالیاتی فنڈ (WTO) عالمی تجارتی تنظیم اور (GATT) عمومی عالمی معاہدہ برائے تجارت و محصولات نے آسان بنادیا۔

- عالمی سطح کے ادارے قائم ہوئے، اور کام کر رہے ہیں۔ کئی سارے عالمی معاہدوں نے ملکی سرحدوں کو مسام دار (سوراخ دار) بنادیا ہے۔اب سرحدیں عالمی تجارت میں اشیااور خدمات میں کوئی روکاوٹ نہیں بن سکتی۔ بین ممالک تجارت کے روکاوٹوں کو دور/ختم کیا گیا۔
- جب اشیااور خدمات کی فراہمی سرحدوں کے پار ہونے لگی، تو مقامی تجارت وصنعت میں مقابلہ آرائی بڑھ گئی۔اس مقابلہ آرائی نے اشیااور خدمات کی قیمتوں میں کمی لائی۔ گاہک کو اب بہت سارے آپشن میسر ہیں۔اب عالمی معاہدوں کے تحت ممبر ممالک کے درمیان مقامی اشیا/مقامی بازار کو تحفظ دینے کی گنجائش ختم کرنی ہے۔
- راست بیرونی سرمایہ کاری:۔ سابق میں دوسرے ملک میں جاکر سرمایہ کاری کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ عالم گیریت نے عالمی تجارت معاہدوں کے تحت اب عالمی سطح پر سرمایے کی منتقلی اور بہاو کو آسان بنادیا ہے۔اس سے غریب اور ترقی پذیر ممالک میں سرمایہ کاری کی راہیں کھل گئی ہیں۔اوران ممالک کی معاشی ترقی کے امکانات روشن ہوگئے ہیں۔
- دنیا کے ممالک عالمی سطح پر معاشی لحاظ سے ایک دوسرے سے مربوط ہورہے ہیں۔اسی طرح ممالک کاایک دوسرے پر معاشی انحصار بڑھ رہاہے۔دنیا بھر میں مالیاتی اداروں میں اصلاح اور ترقی کی وجہہ سے رقومات آسانی سے بھیجی اور حاصل کی جارہی ہیں۔ فارن کرنسی کی تبدیلی بھی بہت آسان ہوگئی۔ آن لائن پیمنٹ کے نظام نے اس ضمن میں حیران کن کام کیا ہے۔اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔
- دنیا میں عالمی بازار قائم ہوا۔اس سے بین الاقوامی اور بین الممالک تجارت (سرحد پار تجارت) نے درآمدات اور برآمدات میں غیر معمولی اضافہ کیا۔ کمپنیوں نے اب اپنے برانڈ کو عالمی برانڈ بنانا شروع کیا۔
- عالم گیریت نے انسانی سوچ اور پسند وضرورتوں میں یک جہتی پیدا کی۔اس وجہہ سے ہم ہر طرح کی اشیا میں عالمی برانڈ دیکھ رہے ہیں۔ صنعتیں اب اپنی اشیا (پرڈکس) کی عالمی اپیل تخلیق کرنے میں کامیاب ہورہی ہیں۔ کامیاب بین الاقوامی برانڈ کی تیاری اور دنیا بھر میں دستیابی کرائی جارہی ہے۔
- مقابلہ آرائی کی وجہہ سے صنعت وتجارت میں تخلیقت اور اختراعیت کی حوصلہ افزائی ہورہی ہے۔اس سے اشیا کی قیمت میں کمی اور معیار میں اضافہ ہورہاہے۔اس منظر نامے میں صنعتیں اور تاجر اس بات کے لیے مجبور ہورہے ہیں کہ وہ اپنی اشیا بڑے پیمانے پر تیار کریں۔اپنی بازار میں حصہ داری کو بڑھائیں۔ یہ حقیقت زیادہ سرمایے کا مطالبہ کرتی ہے۔اور کمپنی اپنے پروڈکٹ کو عالمی پیمانے پر متعارف کراتی ہے۔اس ضمن میں صرف ایک مثال پیپسی کمپنی کی دی جاسکتی ہے۔ جواپنے مشروبات عالمی سطح پر فروخت کرتی ہے۔

دیگر معاشی عوامل کا قواہاڈینی (1999) نے اس طرح تذکرہ کیا:

- موجودہ معشیت مابعد صنعتی معشیت ہے۔اس لیے یہ اپنا حقیت میں وزن تیزی سے کم کررہی ہے۔یعنی اب پروڈکٹس عموماً اطلاعاتی تکنیک پر مبنی ہونگے، الیکٹرانک ہونگے۔ مثلاً کمپوٹر سافٹ ویر، فلم، میوزک اور اطلاعاتی خدمات۔اب تک پروڈکس ٹھوس اور طبعی اشیا ہوا کرتے تھے جیسے کھانا کپڑا، کار وغیرہ۔

- عالمی سپلائی زنجیر:۔اب مصنوعات (پروڈکس) کی تیاری عالمی سطح پر ہو رہی ہے۔اس کے لیے، عالمی سطح پر ایک مربوط نظام قائم ہو رہا ہے۔اس میں خام مال کسی ایک ملک سے لیا جاتا ہے دوسرے ملک میں اپنی پر عمل کر کے اُس سے مصنوعات بنائی جاتی ہیں۔ جہاں پر لیبر سستا ہوتا ہے۔ کسی تیسرے ملک عام طور پر مالدار ترقی یافتہ ہوتا ہے وہاں سے اس شئے کی برانڈ نگ کی جاتی ہے وہیں سے اس پروڈکٹ کی فروخت کاری کی جاتی ہے۔
- مصنوعات کی تیاری اب بہت لچک دار ہو گی: سابقہ دور کے مقابلے میں اب مصنوعات کی تیاری عالمی معاشی مقابلہ آرائی کی وجہہ بہت لچک دار ہو گی۔اب کمپنیاں دنیا کے کسی بھی ملک میں جا کر سستا لیبر اور کم سے کم تیاری کے اخراجات کے لیے آزاد ہیں۔
- الیکٹرانی معیت: عالم گیریت کو طاقت دینے والا ایک اہم عامل معاشی معاملات ہیں ٹیکنالوجی کا ہر دن بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ بنک ہو کے کاروبار اب آن لائن بڑی تیزی سے اور اپنے مقام سے بیٹھے بیٹھے ہو رہے ہیں۔ پیسے وصول کرنا پیسے منتقل کرنا اب صرف ایک منٹ کا کام ہے بڑی بڑی رقومات نہ صرف ملک بلکہ بیرون ممالک بھی بہت آسانی اور سرعت سے منتقل ہو رہی ہیں۔
- ٹیکس نظام میں اصلاحات: سرمایہ دار وار تاجر عالم گیریت کی وجہہ سے دوسرے ممالک میں سستا لیبر اور صنعتی پروڈکشن کی لبھانے والی سہولیات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ایک روکاوٹ اس ملک کا ٹیکس نظام ہو سکتا ہے۔اس روکاوٹ کو دور کرنے میں تمام ممالک اپنے ملکی ٹیکس کے نظام کو عالم سطح پر زیادہ سے زیادہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے تبدیل کر رہے ہیں۔ ممالک اپنے ٹیکس نظام میں اس طرح اصطلاحات اور تبدیلیاں کر رہے یں جس کی وجہہ سے وہ بیرون ملک کے سرمایہ داروں کو اپنے ملک میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- مقامی صنعت و تجارت پر تحفظات میں کمی یا خاتمہ: عالم گیریت سے پہلے ہر ملک اپنی مصنوعات کو تحفظ دینے کے لیے بیرونی ملک کی اشیا پر بھاری محصولا عائد کرتے تھے۔ اکسپورٹ کا اجازت نامہ (لائسنس) کی پابندی ہوا کرتی تھی۔ بیرونی زرمبادلہ بھی حکومتی کنڑول میں ہوا کرتا تھا۔اب یہ تمام پابندیاں نرم / ختم کی جارہی ہیں۔ سرحدیں کھولی جارہی ہیں۔اور اوسط محصولات میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ عالم گیریت میں معاشی عوامل کس طرح تبدیل ہوئے۔بیان کیجیے؟

10.2.2 ثقافتی عوامل

کارل تھامس کے مطابق یہ دوسرا اہم عامل ہے۔

عالم گیریت میں ثقافتی تبادلے کا عمل بہت تیز ہو رہا ہے۔اور اب دنیا کے تمام انسانوں میں ثقافتی یک جہتی پیدا ہو رہی ہے۔اس کی چند مثالوں اور اثرات نیچے دیئے جارہے ہیں۔

- عالمی کھیل کے مقابلے، مثلاً او لمپکس، کرکٹ، ہاکی اور فٹ بال کے ورلڈ کپ اسی طرح ٹینس کے عالمی مقابلے ان کی وجہہ سے دنیا

کے کئی ممالک ان کھلاڑی اور شوقین حضرات یکجا ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے کلچر سے واقف ہوتے ہیں اثر ڈالتے ہیں وار دیگر ثقافتوں کے اثرات قبول کرتے ہیں۔ اس طرح سرحد پار افراد کی یک جہتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

- اس کے بعد فلم، میوزک (موسیقی) وغیرہ میں ہم دیکھتے رہے ہیں کہ مختلف ممالک کی عوام شریک ہوتی ہیں۔ عالمی کنسرٹ اور عالمی فلم فیسٹول وغیرہ ثقافتی قربت کا باعث بن رہے ہیں۔
- ٹیکنالوجی کی ترقی سے اب دنیا بھر میں افراد کے درمیان رابطہ اور خبروں تک رسائی سوشل میڈیا کا استعمال ان سب وجوہات سے افراد اور ثقافتیں قریب آرہی ہیں اور ان میں یک جہتی بڑھ رہی ہے۔ ثقافتی یک جہتی کی وجہ سے انفرادی ثقافتی شناخت کمزور ہورہی ہے۔ اب عالمی سطح پر افراد کے دلچسپی اور پسند ایک طرح کی ہورہی ہے۔ مثلا کپڑوں کا استعمال۔ اب مردوں کا پینٹ، شرٹ، جینس، ٹائی، کوٹ وار خواتین میں اسکرٹ، منی اسکرٹ اور بغیر آستین کے کپڑے عالمی سطح پر استعمال ہورہے ہیں۔ وہ کپڑے اور اسی طرح اشیا جو پہلے کبھی قومی یا مقامی ہوا کرتی تھیں اب انھیں عالمی سطح پر مقبولیت مل رہی ہے۔ اس سے کمپنیاں عالمی سطح پر بڑے پیمانے پر اس طرح کے پروڈکس تیار کررہی ہیں۔
- اشیا کے عالمی سطح پر استعمال / خریدی میں دن بدن مماثلت بڑھتی جارہی ہے شاپنگ مال وار آن لائن خریداری اس بات کا ثبوت ہے۔
- اب عالمی سطح پر لوگوں کا ایک دوسرے کے ممالک آنا۔ جانا۔ مستقل اور عارضی ہجرت۔ تعلیم اور روزگار کے لیے انسانوں کا دوسرے ممالک جانا بین الاقوامی سفر میں سہولیات، وغیرہ نے بھی انسانوں کے ملکوں کے درمیان چلت پھرت میں بہت اضافہ کیا۔ اس کی وجہ سے بھی ثقافتی تبادلے اور ثقافتی یک جہتی کی راہیں آسان ہوگی۔
- عالمی خطرات کا شعور:۔ عالمی سطح کے مسائل جن سے ممالک کی سرحدوں کے علی الرغم تمام انسان متاثر ہوتے ہیں اس کا شعور لوگوں میں بڑھتا جارہا ہے۔ اب تمام لوگ اس مسائل / خطرات کو اپنا سمجھ رہے ہیں۔ مثلاً ماحولیاتی بحران، دہشت گردی، انتہاپسندی، عالمی وبائیں مثلا کورونا وائرس وغیرہ یہ سب مسائل تمام انسانوں کو ان کا مقابلہ کرنے ایک پلیٹ فارم پر لارہے ہیں، ایک ساتھ کام کرنے آمادہ کررہے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ عالم گیریت میں ثقافتی عوامل کے کردار پر نوٹ لکھیے؟

10.2.3 سیاسی عوامل

1990 کے دہے میں کمیونزم کا زوال مکمل ہوا جمہوریت اور کمیونزم کی سرد جنگ اپنے انجام کو پہنچی۔

- سابقہ سویت یونین اور کے حلیف اور کمیونسٹ ممالک اب تیزی سے مجبور بن گئے۔ اور انھوں نے اپنی معشیت کو عالمی معشیت سے ہم آہنگ کرلیا۔ ایک نیا ٹرینڈ یہ چل پڑا ہے کہ اب ملکی حکومتیں بین الاقوامی معاہدوں میں جکڑی جارہی ہیں۔ عالمی معاہدے ہورہے

ہیں۔ ممالک کے علاقائی بلاک تیار ہورہے ہیں۔ مثلاً یورپی یونین، بریکس، وغیرہ، اقوام متحدہ، عالمی مالیاتی فنڈ عالمی تجارتی تنظیم، عالمی بنک جیسے عالمی ادارے قومی حکومتوں کو عمومی احکامات/ہدایات دیتی ہیں۔ جو ممبر ممالک پر نافذ ہوتے ہیں۔ حکومتوں کو قرض/امداد بھی ان عالمی اداروں کی شرائط پر ہی دیئے جاتے ہیں۔

- ممالک کا پیچیدہ طور پر ایک دوسرے پر انحصار عالمی سیاسی بساط پر چھارہا ہے۔ دنیا بھر میں ممالک کے سیاسی نظام میں ساختی تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ مربوط ہورہے ہیں۔ سیاسی انحصار میں اضافہ ہورہا ہے۔ عالمی سیاسی بساط میں یہ تبدیلیاں عالمی دنیا بنانے میں لگی ہیں۔ عالمی قوتوں اور قومی خود مختار حکومتوں کے درمیان مفادات کا ٹکراو ہورہا ہے۔
- ورلڈ فیڈرپلسٹ میں فسٹو کے مطابق سیاسی عالم گیریت سے مراد ایک ایسے عالمی نظام حکمرانی کی تخلیق ہے جو خود مختار ملکوں کے مابین رشتوں کے لیے قواعد وضوابط بنائے اور سماجی اور معاشی عالم گیریت کی وجہہ سے پیدا ہونے والے ان کے حقوق کے ضمانت دے۔ اقوام متحدہ کو اس ضمن میں بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

سیاسی عالم گیریت مجموعی عالم گیریت کے مثلث کا تیسرا پہلو ہے دیگر دو پہلو معاشی اور ثقافتی عالم گیریت ہیں۔

10.2.4 مواصلاتی واطلاعاتی ٹیکنالوجی

کارل تھامس کے نزدیک یہ عالم گیریت کا ایک اہم سبب ہے۔ اس ضمن میں ذیل کے نکات قابل غور ہیں۔

- ٹیلیفوں کے ذریعے گفتگو اور اطلاعات اور خبروں کی ترسیل سے ترقی ہوئی اور کیبل اور اب سٹیلائٹ نے مواصلات اور ابلاغ وترسیل کی دنیا میں ہوش ربا ترقیاں کیں۔
- اب ہماری دنیا میں زماں اور مکاں میں تخفیف ہوگئی۔ ظاہری فاصلے نہیں بدلے، بلکہ مصنوی فاصلے کم ہوگئے۔ اب ہم دور دراز کے انسانوں سے فوراً رابطہ کر سکتے ہیں، بات کر سکتے ہیں، تصویر بھیج سکتے ہیں، ڈاٹا منتقل کرتے ہیں وہ بھی چند سیکنڈوں میں۔ اس سے ہمیں قربت کا احساس ہوتا ہے۔
- عالمی سامعین میسر آرہے ہیں۔ مواصلاتی انقلاب اور سوشل میڈیا نے دنیا کے کسی بھی خطے/گاون کے رہنے والوں کو یہ سہولت دی ہے کہ وہ بیٹھے، بیٹھے دنیا بھر کے سامعین/ناظرین سے سیکنڈس میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ انسٹا گرام، ایکس، (ٹوئٹر) وار فیس بک پر فالور کی تعداد اس پر پسند ناپسندیدگی وغیرہ اس بات کی شہادت دیتے ہیں۔ مواصلاتی اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی نے فاصلوں کو اتنا سمیٹ دیا ہے، کہ اب کہا جارہا ہے کہ فاصلوں کی موت واقع ہوا گئی۔
- انٹرنیٹ:۔ یہ آج کا ایک ایسا جادوئی واسطہ ہے جس نے ہماری زندگیوں پر بے پناہ اثرات ڈالے ہیں۔ زندگی کا کونسا گوشہ ہے جس میں انٹرنیٹ کی کارکردگی کارفرما نہیں ہے۔ آن لائن شاپنگ، آن لائن مشاورت، بنکنگ، اسٹک مارکیٹ، سفری ریزرویشن، تعلیمی اداروں کے داخلے سے لے کر کورس کے مکمل ہونے تک سارے کام، طب، انجینئرینگ، ریڈیو، ٹی وی۔ ای بکس، ای لائبریری وغیرہ بے شمار کام ہیں جہاں انٹرنیٹ کی کارستانی عام ہے۔

- اشیا کا حصول ہو یا خدمات ہم عالمی سطح پر انٹرنیٹ کی مدد سے آسانی سے حاصل کر رہے ہیں۔ امیزان کتابوں کی سپلائی میں ایک اہم نام ہے۔
- ای پلیٹ فارمس پر نہ صرف آپ اشاوار خدمات کو ڈھونڈتے ہیں بلکہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق ان کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ قیمت کا موازانہ کر سکتے ہیں آن لائن قیمت کی ادائیگی کرتے ہیں اور وہ شئے آپ گھر بیٹھے حاصل کر لیتے ہیں۔
- ۔ای، کامرس نے ملکی سرحدوں کو ایک طرح سے بے معنی کر دیا۔ ای کامرس میں آپ اپنی اشیاوار خدمات کا عالمی سطح پر اشتہار دے سکتے ہیں دنیا کے کسی بھی حصے میں اُسے فروخت کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ عالم گیریت کے عمل میں مواصلاتی واطلاعاتی تکنک کے اثرات کا جائزہ لیجیے؟

10.2.5 عالمی مزدوروں کی قوت میں اضافہ

- عالم گیریت کے فروغ میں ماہر کاریگروں کا ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل اور عارضی اور مستقل ہجرت نے بڑا کردار ادا کیا۔ وہ ممالک جہاں افرادی قوت زیادہ اور عالمی معیار کے مطالبے کے مطابق ان کی تعلیم و تربیت ہوئی اور انھیں درکار مہارتوں میں تربیت دی گئی۔ ایسے افراد کی مانگ میں اضافہ ہوا۔ چونکہ سفری سہولیتں اور قانونی بندیشیں کم / ختم ہو گئی۔ مثلا بہت سارے ممالک نے اپنے یہاں آنے کے لیے ویزا کی سہولتوں کو بڑھایا۔ یا ویزا فری کر دیا۔ اس موقع سے ترقی پذیر ممالک ترقی یافتہ ممالک کی ماہرین کی یہ ہجرت ملک کے اندر اور دو ممالک کے درمیان ہو رہی ہے۔
- ذرائع حمل و نقل میں ترقیات نے بھی ہجرت کو بڑھاوا دیا۔ علاوہ ازیں بالعموم آمدنی میں اضافہ کی وجہہ سے سیر و تفریح کے مزاج میں اضافہ ہوا۔
- اس وقت عالمی لیبر فورس میں خاصا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ خاص طور پر ابھرتی ہوئی معشیتوں میں بہت واضح ہے۔ مثلا بھارت اور چین۔

اس عمل کی وضاحت اس طرح کی گئی۔

زیادہ لوگ کام کرنے کے قابل ہوں اور زیادہ کام کرینگے۔ تو ان کی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔ یہ اضافی آمدنی ان کی قوت خرید میں اضافہ کرے گی۔ مطلب زیادہ اشیا اور خدمات خریدی جائیگی۔ یہ رویہ عالم گیریت کے لیے ٹانک ہے۔

کارکنوں کی زیادہ تعداد میں فراہمی کا ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ صنعت کار کو کم اجرت میں مزدور مل جاتے ہیں۔ اس سے پروڈکٹس کی قیمت کم ہوتی ہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اشیا کی فروخت بڑھ جاتی ہے۔ زیادہ ماہر کارکنوں کے کام کرنے سے تجارتی مہم جوئی میں اضافہ ہوتا ہے۔

- آوٹ سورسنگ :۔ اب بڑی کمپنیاں اپنے کاموں کو کسی ایک جگہ کرانے کی بجائے مختلف کام آوٹ سورس کر رہی ہیں۔ کیونکہ کے

ماہر مزدور موجود رہیں۔

- ملٹی نیشنل کارپوریشن کے کاروبار کئی ممالک میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں وہ ہر ملک میں اپنے تجارتی مفاد کے تحت وہاں کے مزدروں کو استعمال کرتی ہیں۔اس طرح آف شورنگ بھی ایک عمل ہے جس میں کمپنیاں اپنا پروڈکشن کسی ایسے ملک میں کرتی ہیں جہاں پر انھں خام مال اور ماہر کاریگر کفایتی داموں پر دستیاب ہوتے ہیں۔ کمپنی کسی ایک ملک میں رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔اس کا پروڈکشن کسی دوسرے ملک میں اور فروخت کاری کہیں اور سے کی جاتی ہے۔اس کام کے لیے بھی تربیت یافتہ کارکنوں کی ضرورت ہوتی ہے یہ عمل بھی عالم گیریت کو بڑھاتا ہے۔

10.2.6 ہجرت میں آسانی

مائیکل سوسی نے اپنے مقالے میں اس کا جائزہ لیا۔تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ انسانوں کی ہجرت ہی وہ ذریعہ تھی جس کے ذریعے انسانوں کا ایک دوسرے سے رابطہ ہوتا تھا۔اور اثر اندازی ہوتی تھی۔پیدل اور گھوڑوں اور دیگر جانوروں سے سفر کی صعوبتوں سے آپ واقف ہیں۔اس لیے تاریخ کے اس دور میں سفری مشکلات کی وجہ سے انسانوں کی ہجرت بہت کم اور محدود تھی۔کیونکہ اس میں خطرات بہت تھے۔

اس کے باوجود کا شکار اور گلہ بانی کرنے والے سماج اس عمل کو دہراتے تھے۔مگر جیسے جیسے سفری ٹیکنالوجی میں ترقی ہوئی اور یہ احساس جاگا کہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کر سکتے ہیں۔بشرط یہ کہ وہ اپنے مقام/ملک سے ہجرت کر کے نئے مقامات پر جائیں۔ اس شعور نے انسانوں میں ہجرت کو بڑھاوا دیا۔اسی طرح قومی لحاظ سے طاقتور قوموں نے دوسرے ملکوں کے وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھی ہجرت کی۔اس کی تیسری شکل تجارتی اور کاروباری وسعت کی وجہ سے ممکن ہوئی۔عالم گیریت میں تجارت میں آزادی دنیا کے ممالک کا تجارتی رابطہ ترقی پذیر ممالک کی معاشی ضرورتوں عالمی معشیت کا قیام اور عالمی تجارت میں یک جہتی ایسی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے اب بڑے پیمانے پر ہجرت ہو رہی ہے۔بیسویں صدی کے وسط میں سفری سہولت، کرایہ، رفتار اور محفوظ سفر نے ہجرت کو آسان اور تیز بنا دیا۔ انسانوں کی یہ ہجرت عالم گیریت کی اہم وجہ ہے۔

10.2.7 ملٹی نیشنل کارپوریشن

آزادروی کے نتیجے میں عالمی سطح پر تجارت میں آزادی، سرمایے کے بہاو کی سہولت اور ماہر کارکنوں کی دستیابی، ترقی پذیر ملکوں میں سستا لیبر وغیرہ عوامل نے صنعت و تجارت کو کئی ملکوں میں پھیلا دیا۔اب ایک کمپنی دنیا کے کئی ملکوں میں اپنا کاروبار کرتی ہے۔اسے ملٹی نیشنل کارپوریشن کہتے ہیں۔سرمایہ داروں نے اپنی آمدنی میں اضافہ اور منافع میں ترقی کے لیے اپنے پروڈکٹس کو گلوبل برانڈ بنانے میں کامیابی حاصل کی۔(اس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔) گلوبل برانڈنگ کی وجہ سے اب کمپنی کا کاروبار بہ یک وقت کئی ملکوں میں انجام پا رہا ہے۔سرمایہ دار اب بڑے پیمانے پر ابھرتی معشیتوں میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔عالمی برانڈس کی مانگ پوری دنیا میں ہوتی ہے۔اس لیے ان کی فروختگی میں تیزی آتی ہے۔اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لیے اور قیمت اور معیار کے لحاظ سے مقابلہ آرائی میں ٹکنے کے لیے سرمایہ دار دنیا بھر میں پھیلے

مواقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔اس طرح ان کا کاروبار کئی ملکوں میں پھیل جاتا ہے۔ان کی ترقی میں ایک متوسط آمدنی والے طبقے کی بڑھتی تعداد ہے، جو ان برانڈس کی خریدار ہے۔

ملٹی نیشنل کارپوریشن میں اس کمپنی کا ہیڈ کوارٹر کسی ایک ملک میں ہوتا ہے۔اس کا پروڈکشن، مارکیٹنگ دوسرے ممالک سے ہوتی ہے۔اور اس کی فروخت پوری دنیا میں ہوتی ہے۔ مثلاً نائیک کمپنی اس کا صدر دفتر اورگان، امریکہ میں ہے۔اس کی خوردہ بکری کے اسٹورس پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ بنیادی طور پر ایک امریکہ کی جوتے بنانے والی کمپنی ہے۔ ہم اپنے شہر میں اس برانڈ کو آسانی دستیاب پاتے ہیں۔ ملٹی نیشنل کارپوریشن اب بہت طاقتور ہوتی جارہی ہیں۔ یہ بھی عالم گیریت کے فروغ میں بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ عالم گیریت میں ملٹی نیشنل کارپوریشن کے کردار پر مختصر نوٹ لکھیے؟

10.2.8 ذرائع حمل و نقل

ٹیکنالوجی کی ترقی ہر میدان میں ہوئی۔ذرائع حمل و نقل میں بھی بہت ترقیاں ہوئی، رفتار بڑھی، محفوظ طریقے سے ٹرانسپورٹ ہو رہا ہے۔ کنٹینرس کے ذریعے بڑی مقدار میں سامان بھیجا جارہا ہے۔

بحری، بری، ہوائی، ہر طرح کے حمل و نقل کے ذرائع میسر ہیں۔ سامان کے ڈلیوری کے اخراجات کم ہوگئے۔ان سب کی وجہ سے قیمت کم رکھی جاسکتی ہے۔ذرائع حمل و نقل میں تیزی آئی، رفتار بڑھی، یہ سب عوامل عالم گیریت کے لیے بوسٹر ثابت ہوئے۔

10.3 خلاصہ(Summary)

ممالک اپنی معیشت کو عالمی معیشت سے ہم آہنگ کررہے ہیں اور ٹیکنالوجی کی ترقی، بالخصوص مواصلات، اطلاعات اور ذرائع حمل و نقل میں جدت، اس عمل کو مزید تیز کررہی ہے۔ عالمی سطح پر ماہر کارکنوں، سستی لیبر اور انسانوں کی ہجرت نے بھی معیشتوں کو ایک دوسرے سے قریب کردیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی پیش رفت نے دنیا کو ایک "عالمی گاؤں" میں تبدیل کردیا ہے، جہاں ممالک کی معیشتیں ایک دوسرے سے نہ صرف مربوط ہو رہی ہیں بلکہ انحصار بھی بڑھ رہا ہے۔ عالم گیریت کے فروغ میں معاشی، ثقافتی اور سیاسی عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ای کامرس اور آن لائن پلیٹ فارمز نے تجارت کے طریقے بدل ڈالے ہیں، جبکہ آؤٹ سورسنگ اور ملٹی نیشنل کارپوریشنز جیسے جدید رجحانات بھی عالم گیریت کی رفتار کو بڑھانے کے بڑے محرک ہیں۔

10.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- عالم گیریت پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا جائزہ
- عالم گیریت کے فروغ میں معاشی عامل کا کردار
- عالم گیریت پر ثقافتی عوامل کے اثرات کا اندازہ
- عالم گیریت کے فروغ میں ٹیکنالوجی کے کردار کی وضاحت
- عالم گیریت میں پالیسیوں اور اداروں کے کردار کی وضاحت

10.5 فرہنگ (Glossary)

برانڈ	کسی کمپنی یا مصنوع کی مخصوص شناخت یا نشان جو اسے دوسروں سے ممتاز بناتا ہے۔
عالمی سپلائی چین	اشیا کی تیاری، ترسیل اور فروخت کا عالمی سطح پر مربوط نظام۔
تجارتی تحفظ	مقامی صنعت کے تحفظ کے لیے بیرونی اشیا پر زیادہ محصولات لگا کر ان کی حوصلہ شکنی کرنا۔
عالمی خطرات	ایسے مشترکہ خطرات جو پوری دنیا کو متاثر کریں، جیسے ماحولیاتی بحران اور دہشت گردی۔
ای کامرس	الیکٹرانک ذرائع، خصوصاً انٹرنیٹ کے ذریعے تجارت کرنا۔
آن لائن خریدی	دکان یا بازار جائے بغیر انٹرنیٹ کے ذریعے اشیا خریدنا۔
آؤٹ سورسنگ	مستقل ملازمین کے بجائے کسی کام کو ٹھیکے پر بیرونی افراد یا اداروں سے کروانا۔
ملٹی نیشنل کارپوریشن	وہ کمپنیاں جو ایک سے زائد ممالک میں پیداوار اور کاروباری سرگرمیاں انجام دیتی ہیں۔

10.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ آزادروی اور نجی کاری کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہے؟

a) عالم گیریت b) وفاقیت c) سیاسیت

2۔ عالم گیریت میں دنیا کے ممالک۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لحاظ سے ایک دوسرے مربوط ہو رہے ہیں؟

a) اخلاقی b) معاشی c) دینی

3۔ عالم گیریت نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی حوصلہ افزائی کی ہے؟

a) دولت b) وفاقیت c) تحقیق اور اختراعیت

4۔ عالم گیریت میں مقامی صنعت و تجارت پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کمی کی جاتی ہے؟

a) سرمایہ کاری b) تحفظات c) سبسڈی

5۔ عالم گیریت میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔تبادلہ کا عمل بہت تیز ہو رہا ہے؟

a) ثقافتی b) اخلاقی c) سیاسی

6۔ عالم گیریت میں ہمیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سطح کی مقابلہ آرائی کا سامنا ہے؟

a) سرمایہ کاری b) عالمی c) ملکی سطح

7۔ کارل تھامس کے نزدیک۔۔۔۔۔۔۔۔۔عالم گیریت کا اہم سبب ہے؟

a) سرمایہ کاری b) عالمی حکومت c) مواصلاتی واطلاعاتی ٹیکنالوجی

8۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی ایجاد نے ہماری زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے؟

a) انٹرنیٹ b) سٹیلائیٹ c) راکٹ

9۔ عالم گیریت میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سستا ہو رہا ہے؟

a) لیبر b) سونا c) بازار

10۔ ملٹی نیشنل کارپوریشن یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دین ہے؟

a) نجی کاری b) عالمگیریت c) آزادروی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ عالم گیریت پر معاشی عوامل کیسے اثرانداز ہوتے ہیں؟

2۔ عالم گیریت پر ثقافتی اثرات پر نوٹ لکھیے؟

3۔ عالم گیریت اور سیاسی عوامل کا کیا رشتہ ہے؟

4۔ عالم گیریت اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کے رشتہ واضاحت کیجیے؟

5۔ عالم گیریت میں انسانوں کی ہجرت کیسے آسان ہوئی؟

6۔ ملٹی نیشنل کارپوریشن کس طرح وجود میں آتے ہیں؟

7۔ مقامی صنعت وتجارت پر تحفظات کیوں کم کئے گئے؟

8۔ انٹرنیٹ کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

9۔ ای کامرس اور ای پلیٹ فارمس سے کیا مراد ہے؟

10۔ ذرائع حمل ونقل میں کونسی تبدیلیاں واقع ہوئی؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ عالم گیریت پر اثرانداز ہونے والے عوامل مختصر ابیان کیجیے؟

2۔ عالم گیریت کے فروغ میں معاشی عوامل کا کیا حصہ ہے؟

3۔ عالم گیریت مقامی ثقافتوں پر کیا اثرات ڈال رہی ہے؟مثالوں سے واضح کیجیے؟

4۔ عالم گیریت کے فروغ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے کردار کو واضح کیجیے؟

5۔ عالم گیریت کے چند مظاہر مثالیں دے کر واضح کیجیے؟

6۔ ملٹی نیشنل کارپوریشن کیسے وجود میں آتی ہیں؟اور یہ قومی حکومتوں کو کیسے متاثر کرتی ہے؟

10.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ خود اکتسابی مواد تعلیم میں عصری امور(2018)مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد۔

2۔ www.imf.org./en/news/articles/2015/09/28/04/53/sp082500

3۔ www.ccpr.rg/publication/dp2094

4۔ karl Thompson www.revise sociology.com/2017/05/24/fathers-ontribution – to – globalization

5۔ Narasai hal, M.L. education & Globiliation on (2008) discovery publication New Delhi

6۔ Mur Mur Mukhopadhya, education for a global Society, interfaith diemension (2008), shipra publication New Delhi

7۔ Sk Bawa Globlization of Higher Education on (2011) APH publication New Delhi.

اکائی 11۔ تعلیم میں عالمگیریت: فائدے اور نقصانات

(Advantages & Disadvantages of Globalization of Education)*

اکائی کے اجزاء

11.0 تمہید(Introduction)

11.1 مقاصد(Objectives)

11.2 تعلیم میں عالمگیریت کے فائدے(Advantages of Globalization in Education)

11.2.1 تاعمر تعلیم/تعلیم گود سے گور تک

(Life Long Education/Education from Cradle to Grave)

11.2.2 عالمی تعاون کی فضا(Global cooperation)

11.2.3 معیاری تعلیم تک رسائی(Access to Quality Education)

11.2.4 ثقافتی تنوع کو فروغ(Promotion of Cultural Diversity)

11.2.5 تعلیمی معیار کی بلندی(Elevating Quality of Eduction)

11.2.6 عالمی سطح کے ٹلینٹ پول کی تیاری(Preparing Global Talent Pool)

11.3 تعلیم میں عالمگیریت کے نقصان(Disadvantages of Globalization in Education)

11.3.1 عالم گیریت اور تعلیم میں غیر مساوی رسائی

(Globalization and Unequal Access to Education)

11.3.2 عالم گیریت اور تعلیم میں ٹیکنالوجی کا فرق

(Difference of Technology in Globalization and Education)

11.3.3 عالم گیریت اور تعلیم و تحقیق

(Globalization and Education and Research)

11.3.4 عالم گیریت اور تعلیم کے تقدس کا خاتمہ

(Globalization and end of Sanctity of Education)

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

11.3.5 عالم گیریت اور تعلیم مقامی تہذیب و ثقافت اور مقامی زبانوں کا زوال

(Globalization and Fall of Local Culture,and language)

11.4 خلاصہ (Summary)

11.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

11.6 فرہنگ (Glossary)

11.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

11.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

11.0 تمہید (Introduction)

تعلیم اور ثقافت پر عالم گیری تکے اثرات کا جائزہ ایک اہم فکر مندی کا عنوان ہے۔ عامطور پر انسانی کاوشوں کے دورخ ہوتے ہیں۔ کوئی بھی انسانی نظریہ مکمل طور پر فائدہ مند یا مکمل طور پر نقصان دہ نہیں ہوتا۔ اس لیے ہمیں ہر نظریئے کے وونوں پہلو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

درمیانی راہ یہ ہوتی ہے کہ ہم کسی نظریے کے مفید پہلو سے فائدہ اُٹھائیں اور اس کے نقصاندہ پہلووں سے سے بچنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح ے ہمیں عالمگیریت میں تعلیمی میدان پر واقع ہونے والے مثبت اور منفی پہلووں کا مطالعہ کرتا ہے۔ تاکہ ہم اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور اس کے نقصانات سے دور رہ سکیں۔

ہر ملک اور سماج کی ترقی اور خوش حالی کی بنیاد میں اس کے نظام کا فیصلہ کن کردار ہوتا ہے۔ عالم گیریت نے عالمی سطح پر نظام تعلیم کو متاثر کیا ہے۔ اس کے ان اثرات سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا یہ ہماری نسلوں کے مستقبل کا سوال ہے۔

عالم گیریت سے فائدہ اٹھانے کے لے افراد کا تعلیم یافتہ ہونا کافی نہیں ہوگا بلکہ انھیں مختلف مہارتیں بھی حاصل کرنی ہونگی۔ انھیں عالم گیر اقدار، صلاحیت اور حقوق کے متعلق باشعور ہونا ضروری ہوگا، تب ہی وہ اپنی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری کر پائینگے۔

11.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- تعلیم میں عالمگیریت کے فائدے بیان کر سکیں۔
- عالم گیریت میں عالمی تعاون کی فضا کا فہم حاصل کر سکیں گے۔
- عالم گیریت میں ثقافتی تنوع کی وضاحت کر سکیں۔
- عالم گیریت اور معیار تعلیم کے رشتہ کا فہم حاصل کر سکیں۔

- عالم گیریت کے نتیجہ میں ہونے والے نقصانات کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- عالم گیریت کے تعلیم پر منفی اثرات کا جائزہ لیں سکیں۔
- عالم گیریت میں مقامی تہذیب اور مقامی زبانوں کے زوال کے عمل کو سمجھ سکیں۔

11.2 تعلیم میں عالمگیریت کے فائدے(Advantages of Globalization in Education)

11.2.1 تاعمر تعلیم/تعلیم گود سے گور تک

عالم گیریت کے دور میں اس طرز زندگی کے فائدے اٹھانے کے لیے ضروری ہو رہا ہے, کہ اب ہم گود سے گور تک تعلیم یا تاعمر تعلیم کے محاوروں پر عمل کریں۔ کیونکہ عالم گیرت میں تیزی سے تبدیل ہوتے حالات، ٹیکنالوجی میں غیر معمولی ترقیاں اس بات کو لازم کر رہی ہیں کہ ہم اپنے سابق میں سیکھے گئے علم وصلاحیت اور مہارت میں ہر آن اضافہ کرتے رہنے کے لیے تیار رہیں۔ تب ہی وہ اپنی زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری کر سکینگے۔

صادق بختیار نے درست کہا کہ درج بالا صفات کے بغیر ہمارا طالب علم اب اپنی قومی سماجی اور عالمی سماج میں ایک بہتر شہری کا کردار ادا نہیں کر سکے گا۔ اس کے لیے وہ کہتے ہیں کہ اس ناگزیر ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہمیں تعلیم تک رسائی، تعلیمی انفرااسٹرکچر اور سیکھتے رہنے کے ماحول کو پروان چڑھانا ہوگا۔ اس کے لیے متناسب فنڈس دینے ہونگے۔

تاریخ کے ہر دور میں تعلیم کی اہمیت مسلم رہی ہے۔ عالم گیریت نے اس کو بہت بڑھا دیا ہے۔ عالم گیریت نے مسلسل علم حاصل کرنے کو لازم کر دیا۔ ہمیں عالمی معشیت سے ہم آہنگ ہونے کے لیے صرف روایتی علم حاصل کرنا کافی نہیں ہوگا۔ عالم گیریت میں ہمیں علمی سماج کے مطالبات پورا کرنے ہونگے۔

یونیسکو نے بین الاقوامی کمیشن برائے اکیسویں صدی میں تعلیم اس بات کی وضاحت 1996 میں ہی کر دی تھی۔

اس کمیشن رپورٹ کے مطابق تاعمر تعلیم کے چار بنیادی تصورات ہیں۔

1۔ اکتساب برائے واقفیت: اس کے معنی یہ بیان کئے گئے کہ یہ اکتساب کے لیے اکتساب ہے۔ یا یہ سیکھنا ہے کہ سیکھا کیسے جاتا ہے؟ یعنی ہم زندگی بھر تعلیمی مواقعوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل بن جائیں۔

2۔ اکتساب برائے عمل: اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف پیشہ وارانہ مہارت ہی حاصل نہ کی جائے۔ بلکہ اس کے علاوہ ٹیم ورک اور مختلف حالات میں کام کرنے کی قابلیت پیدا کی جائے۔ بدلتے سماجی، قومی اور عالمی حالات میں اپنی عملی افادیت برقرار رکھی جائے۔

3۔ اکتساب برائے باہمی زندگی: اس سے مراد یہ ہے کہ ہر طالب علم دوسرے سماج، ملک یا ثقافت رکھنے والے افراد کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھے۔ دوسروں کا احترام کرے، باہمی ربط اور باہم انحصاریت کے عمل کو سمجھے۔ نزاعات کو پرامن طریقے سے حل کرے۔ اور تکثیریت کی قدر کو سمجھے۔

4۔ اکتساب برائے کردار سازی:۔ اپنی شخصیت کو اس طرح سنوارے کہ فرد زیادہ سے زیادہ قبول کرے، فرد کی تمام خوبیوں مثلاً حافظہ،

منطقی صلاحیت، فنون لطیفہ جسمانی صلاحیت اور اظہار وابلاغ کی صلاحیتوں کو پروان چڑھائے۔

11.2.2 عالمی تعاون کی فضا

- عالم گیریت نے عالمی سطح پر یعنی دنیا کے اکثر ممالک کے درمیان علم اور ٹیکنالوجی میں شراکت اور حصہ داری کو بڑھاوادیا۔ سرحدوں کے پار کی پذیرائی کی تعلیمی و تربیتی سہولتیں فراہم کی مختلف تکنیکی مہارتوں کو عام کیا۔ اس فضا میں دانشوارانہ سرمایہ (Intellectual asset) میں اضافہ ہورہاہے۔
- اب دنیا میں انفرادی تحقیق وایجادات کے بجائے مشترکہ پروجیکٹ پر کام میں اضافہ ہورہاہے۔ پوری دنیا گویا ایک خاندان بنائی جارہی ہے۔ تعلیم تحقیق ایجادواختراعیت میں سرحدوں کے پار عالمی سطح پر تعاون واشتراک ہورہاہے۔اس میں حکومتیں تعلیمی ادارے اور غیر سرکاری ایجنسی سب شامل ہیں۔
- عالم گیریت نے دنیا کے مختلف ثقافتوں کے درمیان مکالمہ اور تعاون کی راہیں کھول دیں۔اب ثقافتیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہورہی ہیں۔اور ایک دوسرے کے اثرات قبول کررہی ہیں۔ایک دوسرے کو سمجھنے اور تعاون کرنے پر آمادہ ہیں۔اس کے نتیجے میں مختلف سطحوں پر ترقی ہورہی ہے۔
- افراد سماجوں، ملکوں اور غیر ریاستی تنظیموں کے باہمی سپورٹ تعاون واشتراک جو ہر سطح اور ہر میدان میں عام ہورہاہے، بہت فائدہ مند ثابت ہوااس اتحاد عمل اور ہم کاری کی وجہہ سے افراد ممالک اور سماج ترقی کی جاب تیزی سے رواں ہیں۔
- عالمی قدریں (Values) اس اتحاد عمل اور ہم کاری (ٹیم ورک) کی وجہہ سے ایسی اقدار وجود میں آرہی ہیں۔ جو عالمی اقدار بن رہی ہیں۔ان عالمی قدروں نے افراد، سماج، اور ملکوں کی کارکردگی میں ڈرامائی انداز میں تبدیلیاں لائی ہیں۔اس طرح مقامی اور قومی ضرورتیں بروقت اور بہتر طریقے سے پوری ہورہی ہیں۔خوش حالی اور ترقی کا دور دورہ ہے۔
- عالمی تعاون کے ماحول میں پوری دنیا میں لوگ ایک دوسرے کے مذہب کلچر اور تہذیب کو سمجھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کررہے ہیں۔ ملکوں اور کلچر میں ہم آہنگی پیدا ہورہی ہے۔اب ہر فرد ثقافتی تکثیریت اور جغرافیائی اختلافات کا احترام کرنا سیکھ رہاہے۔
- عالم گیرت نے ذرائع ابلاغ کی جو ترقیاں کی ہیں ان کی وجہہ سے افراد میں کے رابطہ اور مواصلات بڑھ گئی۔ مختلف پس منظر والے افراد ایک دوسرے کے ربط میں آرہے ہیں۔اس کی وجہہ سے ہمہ تہذیبی حصہ داری فراغ پذیر ہے۔

11.2.3 معیاری تعلیم تک رسائی

عالم گیریت نے معیاری تعلیم تک رسائی کو ممکن اور آسان بنادیاہے۔ ترقی پذیر ممالک میں بین الاقوامی شہریت یافتہ یونیورسٹیاں اور کالجس اپنے کیمپس قائم کررہے ہیں۔آن لائن پروگرام بھی دستیاب ہیں۔ طلبا اگر چاہیں تو وہ آسانی سے دوسرے ملکوں میں جاکر تعلیم حاصل

کر سکتے ہیں۔ دنیا بھر میں تعلیمی ادارے طلبا کو اپنی جانب راغب کر رہے ہیں۔ اس طرح عالم گیریت نے طلبا کے تعلیمی مواقعوں کو بڑھادی اہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ نے تعلیمی سلسلے کو جاری رکھنے اور طلبا کو اپنی قابلیت میں اضافہ کرنے کا زرین موقع فراہم کیا ہے۔ اس حالات میں وہ طلبا جو کسی وجہہ سے اعلیٰ معیاری حاصل نہیں کر سکتے تھے ان کی اب اعلیٰ معیاری تعلیم تک رسائی آسان ہو گی۔ نجی کاری کی وجہہ سے نجی (پرائیویٹ) تعلیمی ادارے بھی زیادہ تعداد میں قائم ہو رہے ہیں۔

11.2.4 ثقافتی تنوع کو فروغ

تعلیمی میں عالم گیریت کی وجہہ سے ثقافتی تنوع کا فروغ ہو رہا ہے۔ جب مختلف ممالک کے طلبا ایک ساتھ تعلیم حاصل کرینگے، ساتھ رہینگے تو ہر طالب علم اپنے مخصوص، و منفرد ثقافتی ورثے کے ساتھ آئے گا۔ اور مختلف ثقافتوں کے حامل طلبا کی ایک ہی ادارے۔ ایک ہی کلاس میں تعلیم کی وجہہ سے وہ آپس میں ثقافتی لین دین کرینگے۔ اس طرح سے مل جل کر تعلیم حاصل کرنے سے طلبا میں ایک دوسرے کو تہذیب کا احترام اور ایک دوسرے کی تہذیب کی سمجھ پیدا ہو گی۔ ان میں اپنے سے مختلف ثقافت کے تیئں برداشت اور تحمل کا جذبہ بیدار ہو گا۔ طلبا کثرت میں وحدت تلاش کرینگے۔ ان کی سوچ کا دائرہ وسیع ہو کر ان میں عالمی سوچ پیدا ہو گی۔

اس طرح عالم گیریت طلبا کے مواقعوں میں اضافہ کرنے کا باعث ہو گی۔ کیونکہ وہ عالمی سطح پر تعلیم و تحقیق کے میدانوں میں شراکت کرینگے۔ انھیں اپنی مہارتوں میں اضافے کے مواقعے بڑے پیمانے پر دستیاب ہونگے۔ اس کے نتیجے میں ان کی ملازمت کے موقعے وسیع ہو جائینگے۔

عالم گیریت کے دور میں عالم سطح پر مختلف ممالک کے تعلیمی ادارے، ادارہ جاتی سطح پر ایک دوسرے سے تعاون اور اشتراک کرتے ہیں۔ طلبا اور اساتذہ کا تبادلہ ہوت اہے۔ فروغ علم اور تحقیق میں شراکت ہوتی ہے۔ اس طرح سے بہترین اعمال وجود میں آتے ہیں، اس کا ایک اور نتیجہ تعلیمی میدان میں نت نئی ایجادات اور اختراعات کی شکل میں سامنے آتا ہے۔

11.2.5 تعلیمی معیار کی بلندی

عالم گیریت نے جہاں تعلیم و تحقیق میں مواقعے پیدا کیا تعلیمی مواقعے فراہم کئے، اور اعلیٰ معیاری تعلیم تک رسائی کو ممکن بنایا۔ اب کسی بھی ملک کا طالب علم عالمی سطح کے تعلیمی اداروں تک رسائی رکھتا ہے۔ اس لیے تعلیمی اداروں کو اپنے معیار تعلیم کو ہمیشہ بلند رکھنا ضروری ہے۔ اب تعلیمی اداروں کا مقابلہ صرف اپنے مقام کے ادارے سے نہیں ہے ان کا مقابلہ ملک کے دیگر تعلیمی اداروں سے آگے بڑھ کر عالم سطح کے تعلیمی اداروں سے ہو رہا ہے۔ لہذا اب پر تعلیمی ادارے کو لازم ہو گیا کہ وہ اپنے ادارے کے تعلیمی معیار کو بلند رکھے۔ اب اُس کا مقابلہ عالمی سطح پر ہے۔ پہلے طلبا مجبور ہوتے تھے کہ اپنے ملک میں ہی تعلیم حاصل جو تعلیمی ادارے قریب میں ہیں ان ہی میں تعلیم حاصل کرے۔ پابندیاں زیادہ تھیں مواقعے کم تھے۔ اس لیے مجبوریاں تھیں۔ مگر عالم گیریت نے سارے بندھن نرم/ختم کر دیئے ہیں۔

اب تعلیمی معیار کے بارے میں کرو یا مرو کا معاملہ درپیش ہے۔ تعلیمی ادارے کی بقاب معیار تعلیم سے وابستہ ہے۔ اگر معیاری عالمی معیار کا مقابلہ نہ کر سکا تو وہ ختم ہو جائینگے۔ تعلیمی معیار صرف نقالی سے نہیں آتا اس کے لیے نئے طریقے ایجاد کرنا اپنے اعمال میں اختراعیت

اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔اس لیے ہر شخص کو اپنی ذہنی صلاحیتوں کا ممکنہ استعمال کرنا ہوگا۔اور مستقل معیار کی بلندیوں کو چھونا ہوگا۔

ترقی پذیر ممالک کو اپنی معشیت کو سدھارنے اور ترقی کرنے کے لیے اپنے نظام تعلیم کی اصلاح کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ان ممالک کو اپنے شہریوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے اور ان کو خوشحال بنانے کا اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے کہ وہ اپنے نظام تعلیم میں عالمی مقابلہ آرائی کا سامنا کریں۔

11.2.6 عالمی سطح کے ٹلینٹ پول کی تیاری

عالم گریت نے مقابلہ آرائی کو بہت بڑھادیا اس لیے اب تعلیمی نظام صرف رٹنے، رٹانے کا نام رہے گا۔اب نظام تعلیم کو ایسے طلبا تیار کرنے ہونگے جو ذہنت، مہارت اور قابلیت میں کسی سے بھی کم نہیں ہوں عالم گیریت میں تعلیم کا راست تعلق معشیت سے جڑ گیا ہے۔اس لیے ہر تعلیمی ادارہ ایسے طلبا تیار کرنا چاہے گا جن کی مارکیٹ میں مانگ ہوگی۔

مارکیٹ میں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو لیکر کے فقیر نہیں ہیں بلکہ ایجادات اور اختراعیت کرنے والے ہیں جوانی عقل اور ذہانت کا استعمال کرکے نئی، نئی چیزیں ایجاد کریں، موجودہ ٹیکنالوجی کی مہارتوں کو حاصل کریں اور نئی مہارتیں دریافت کریں۔جب ہر تعلیمی ادارہ اس طرح کے افراد تیار کرے گا تو عالمی سطح پر ایک ایسا پول (ذخیرہ) تیار ہوگا جس میں نہایت قابل اور ذہین افراد شامل ہونگے۔

ان افراد کی عالمی سطح پر مانگ ہوگی۔اور ایسے افراد کو ملازمت کے حصول میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔اس سے آگے بڑھ کر یہ افراد خود اپنا کاروبار کھڑا سکتے ہیں۔آنے والا دور بہت مقابلہ آرائی کا ہوگا اس لیے رمیدان میں ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیم میں عالم گیریت کے فوائد پر روشنی ڈالیے؟

11.3 تعلیم میں عالمگیریت کے نقصان

11.3.1 عالم گیریت اور تعلیم میں غیر مساوی رسائی

جیسا کہ عرض کیا جاچکا عالم گیریت کے جہاں بہت سارے فائدے ہیں وہیں اُس کے بہت سارے نقصانات بھی ہیں عالم گیریت کے فائدے اٹھانا اور اس کے نقصانات سے بچنے کے لیے تعلیم کو ایک بہترین وسیلہ تسلیم کیا جاتا ہے۔اور یہ موجودہ نظام تعلیم کے لیے ایک بہت بڑا چلینج ہے۔یہ اُس وقت اور سنجیدہ ہو جاتا ہے جب ہم سابق سالوں میں عالم گیریت کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ دہوں میں معاشی ترقی تو ضرور ہوئی مگر اس معاشی ترقی کے ساتھ دنیا میں عدم مساوات میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا۔بالخصوص معیاری تعلیم تک رسائی میں۔

عالمی معشیت کے ساتھ ہم آہنگ ہونے ک لیے نہ صرف روایتی علوم حاصل کرنا ہیں، بلکہ طالب علم کو نئی مہارتیں حاصل کرنا ضروری ہے۔اس کے لیے علمی سماج کی ضرورت ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ نئی نئے علوم اور مہارتیں حاصل کرنے کا وسیلہ اطلاعاتی

ٹیکنالوجی کے حصول میں عدم مساوات نے حالات کو بہت مشکل بنادیا۔

اب اگر کوئی طالب علم ذہین ہے مگر ٹیکنالوجی کی سہولتیں نہیں ہیں تو اس کی ترقی مسدود ہو جاتی ہے۔ بطور خاص ترقی پذیر اور غریب ممالک میں انٹرنیٹ کا پھیلاو، کمپیوٹر اور دیگر اطلاعاتی ٹیکنالوجی (ICT) کے لوازمات بہت کم ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں یہ سہولت بڑے پیمانے پر موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کچھ ممالک میں آئی۔ سی۔ ٹی سہولتوں ں کی کمی ہے وہ بھلا ان ممالک سے کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جن کے پاس یہ اشیا بہ افراط موجود ہیں۔ اسی طرح کا معاملہ ترقی پذیر ممالک میں شہری آبادی اور دیہاتی آبادی میں ہے۔ شہروں میں سہولیتں ہوتی دیہات میں نہیں۔ اس طرح ٹیکنالوجی کی اس طرح کی عدم مساوات، دونوں طرح کے طلبا کے اکتساب پر بہت اثرانداز ہوتی ہیں ٹیکنالوجی کی سہولت والے طلبا زمانے کے ساتھ چلتے ہیں۔ جب کہ وہ طلبا جن کے پاس یہ سہولیتں نہیں ہیں یا کم ہیں وہ پچھڑ جاتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ اس میں ان طلبا کا کوئی قصور نہیں ہے۔ مگر دونوں طرح کے طلبا کا مستقبل اس کے اثرات سے ہر کوئی واقف ہے۔ صادق بختیاری نے یہ دعوی کی اہے کہ اس طرح ٹیکنالوجی کی عدم مساوات صرف ترقی پذیر ممالک میں ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ، ممالک میں بھی موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسی وجہہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں عالم گیریت کے خلاف تحریکیں منظم ہو رہی ہیں۔

اس طرح کم تعلیم اور کم مہارت کی وجہہ سے طلبا سماجی طور پر الگ تھلگ ہوتے ہیں۔ معیاری تعلیمی خدمات میں عدم مساوات (مختلف وجوہات کی بناپر) کی وجہہ سے ان طلبا کو بعد میں ملازمت میں اور تنخواہوں میں مسائل کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ معیاری ادارے کے طالب علم چونکہ مہارتوں میں آگے ہوتے ہیں اس لیے جلد ملازمت حاصل کرتے ہیں۔ تنخواہ بھی اچھی ہوتی ہے۔ اس کے بر خلاف کم معیاری تعلیمی ادارے کے فارغین ملازمت بھی کم/دیر سے ملتی ہے۔ اور چونکہ مہارتیں کم ہیں اس لیے تنخواہ بھی کم۔ مثال آئی۔ آئی۔ ٹی گریجویٹ طلبا کی تنخواہ اور ملازمت کا کسی پرائیوٹ انجینئرنگ کالج کے فارغ سے کوئی مقابلہ نہیں وجہہ صاف ظاہر ہے۔ اس طرح تعلیمی میں عدم مساوات معاشی عدم مساوات کا سبب بنتی ہے۔ اسی طرح جب مختلف ممالک میں پرائمری اور ہائی اسکول تعلیم کا جائزہ لیتے ہیں تو اس میں تعلیم میں رسائی، تعلیم کے معیار اور حکومتی اخراجات میں بہت تفاوت ہے۔ اونچی شرح آمدنی والے ممالک اور کم شرح آمدنی والے ممالک کا تعلیم پر خرچ میں بہت بڑا گیپ (فرق) ہے۔ اس بات کے ثبوت ہیں کہ اگر سیاسی عزم اور تعلیمی وسائل فراہم کئے جائیں تو کم آمدنی والے ممالک بھی تیزی سے ترقی کر سکتے ہیں۔

11.3.2 عالم گیریت اور تعلیم میں ٹیکنالوجی کا فرق

اس دور کو عالمی معشیت کا دور کہتے ہیں۔ اور موجودہ سماج کو انفارمیشن سوسائٹی کہا جارہا ہے۔ اس دور میں علم اور معلومات سماجی شمولیت اور پیداواریت کی شاہ کلید ہیں۔ اور رابطہ کاری عالمی مسابقت کی کنجی ہے۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ ہماری دنیا کئی لحاظ سے عدم مساوات کا شکار ہے۔ اب وہ افراد/ممالک جو عالمی معشیت کے ماڈل سے ہم آہنگ نہیں ہونگے، وہ ترقی کی دوڑ میں حصہ لینے کے قابل ہی نہیں رہینگے۔ عالمی معشیت سے ہم آہنگی کے لیے علم اور انفارمیشن ٹیکنالوجی بالکل بنیادی ضرورتیں ہیں۔ ٹیکنالوجی کی ہوش ربا ترقی نے علم اور مہارت کو عالم گیریت سے فائدہ اٹھانے کے لیے ناگزیر بنادیا ہے۔

ٹیکنالوجی کے استعمال میں امیر ممالک اور غریب ممالک میں جو فرق ہے وہ جگ ظاہر ہے۔ اسی طرح ترقی پذیر ملکوں میں شہروں اور دیہاتوں میں ٹیکنالوجی اور بجلی کی فراہمی جس کے بغیر ٹیکنالوجی کا استعمال ممکن نہیں ہے، کے حالات سے کون واقف نہیں ہے؟ ایسے حالات میں ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی مزید گیپ پیدا کرتی ہے۔ صرف ایک مثال کافی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کمپوٹر میں ونڈوز اپیلی کیشن کس تیزی سے بدل رہا ہے آپ کے پاس اگر اونچا ورجن نہیں ہے تو آپ بے بس ہو جاتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کو حاصل کرنے کے لیے پیسہ چاہیے، جو غریب ممالک / غریب افراد کے لیے ہر وقت ممکن نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائینگے۔ ان کا معیار زندگی کمتر رہے گا۔ وہ عالمی معشیت میں اپنی حصہ داری ادا نہیں کر پائینگے۔

اس طرح ٹیکنالوجی کا فرق دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ جو معاشی عدم مساوات کی وجہ سے بنتا ہے۔ عالمی سطح پر علم مہارت اور ذہنی سرمایے کی شراکت میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس کا اثر یہ ہو رہا ہے کہ چند امیر ممالک غریب اور کمزور ممالک کو اپنی معاشی اور سیاسی استعمار کا شکار بنا رہے ہیں۔ اسی طرز پر ترقی پذیر ملکوں میں امیر اور غریب عوام کا معاملہ ہے ایک طرف دولت میں بے تحاشہ اضافہ ہے۔ دوسری جانب غربت کا دور دورہ ہے بہ ظاہر افراد کی انفرادی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ مگر ساتھ ہی بنیادی ضرورتوں مثلاً غذا، حمل و نقل تعلیم اور صحت کے میدان پرائیوٹ (نجی کاری) ہونے کی وجہ سے ان کی آمدنی اور خرچ کا کوئی میل نہیں ہے۔ اس لیے وہ ان کی غربت میں اضافہ ہوا۔ مہنگائی نے کم آمدنی / درمیانی آمدنی والے اور متوسط طبقے کی کمر توڑ دی۔ یہ لوگ اعلیٰ اور جدید ٹیکنالوجی استعمال نہیں کر سکتے۔ اس لیے مہارت میں کمی ہو گی۔ اور آمدنی بھی یقناً کم ہو گی اس طرح ٹیکنالوجی کا فرق، عالم گیریت کی دین ہے جو نقصاندہ ثابت ہو رہا ہے۔

اب تعلیم اور ٹیکنالوجی وہ بنیادی وسائل ہیں جو معاشی ترقی کی ضمانت دیتے ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ دونوں مساوی طور پر تمام لوگوں کے لیے فراہم نہیں ہیں۔ اس لیے غریب افراد / غریب ممالک حاشیے پر جارہے ہیں اور عالم گیریت کے فائدوں سے محروم ہیں۔ اس کے برخلاف بھی ممکن ہے، جیسا کہ براون نے کہا کسی ملک کے عوام کی اعلیٰ تعلیم و تربیت اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ وہ ملک عالم گیریت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے گا۔ اور ٹیکنالوجی میں تبدیلی (ترقی) کی سماجی قیمت کم ہو گی، اور وہ آسانی سے کھلی معشیت جانب گامزن ہونگے۔

11.3.3 عالم گیریت اور تعلیم و تحقیق

جہاں عالم گیریت نے تعلیم اور تحقیق میں ترقی کی، ایجادات اور اختراعیت عالم گیرت کی بنیادیں قرار پائی۔ وہیں بیرونی ٹیکنالوجی کا حاصل کرنا آسان ہو گیا۔ اس لیے بیرونی ٹیکنالوجی پر انحصار بڑھ گیا۔ چونکہ بیرونی ٹیکنالوجی آسانی سے حاصل ہو رہی ہے اس لیے مقامی سطح پر تحقیق و ترقی کا کام متاثر ہو سکتا ہے۔ بالخصوص ترقی پذیر اور غریب ممالک کے طلبا میں یہ سستی اور کاہلی بڑھ جاتی ہے۔

11.3.4 عالم گیریت اور تعلیم تقدس کا خاتمہ

تعلیم کا شعبہ اب تک بڑا مقدس سمجھا جاتا تھا۔ سماج کے مالدار اور اہل خیر حضرات تعلیم کو فراہم کرنے تعلیمی ادارے، لائبریری طلبا کی اقامت گاہیں (ہوسٹل) قائم کرنے دل کھول کر اعانت کرتے تھے۔ بادشاہ اور نواب بڑی، بڑی جاگیریں تعلیم کے لیے مختص کرتے تھے۔ وہ تعلیم پر خرچ کو ثواب کا کام خیال کرتے تھے۔ تعلیم سے نفع کمانا بہت بری بات تھی۔ بلکہ طلبا سے فیس لینا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔ عالم

گیریت نے اب تعلیم کو تجارت بنا کر اس کے تقدس کا خاتمہ کر دیا۔اب تعلیم حاصل کرنے میں طالب علم کو بڑی فیس ادا کرنی ہوتی ہے۔ خاص طور سے پیشہ وارانہ کورسس میں۔ عالم گیریت نے پہلے طالب علم کو اپنے تعلیمی اخراجات خود پورا کرنے کے لیے (سلیف فائنانس) مجبور کیا۔ اور اب حال یہ ہے کہ تعلیم سے نفع کمانا جائزہ کرایا۔ تعلیمی ادارے طلبا سے اتنی فیس لے رہے ہیں کہ نہ صرف اخراجات پورے ہورے ہیں بلکہ ادارے کے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کرنے والے اب طلبا سے منافع بھی کمار ہے ہیں۔

تعلیم دن بدن مہنگی ہوتی جارہی ہے۔ غریب اور ذہین طلبا کے لیے تعلیم حاصل کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ حکومت آئے دن سرکاری تعلیمی بجٹ میں کمی کر رہی ہیں۔ حکومت نے اب تعلیم کی فراہمی کو بازار کے حوالے کر دیا۔ حکومت اب تعلیمی پالیسی بنانے سے اپنے ہاتھ کھینچ رہی ہے۔ سرمایہ داروں کا تعلیمی پالیسی کی تشکیل میں کردار بڑھتا جارہا ہے۔

تعلیمی قرض: چونکہ تعلیم مہنگی ہورہی ہے۔اور غریب طلبا تعلیم کے حصول کے لیے اسکارشپ یا تو دستیاب نہیں ہے یا بہت کم ہیں۔انھیں فیس کی ادائیگی کے لیے بینکوں سے قرض لینے کے لیے مجبور کیا جارہا ہے۔یعنی آمدنی (کمائی) سے پہلے ہی طالب علم قرض میں گرفتار ہو چکا ہو گا۔

11.3.5 عالم گیریت اور تعلیم مقامی تہذیب و ثقافت اور مقامی زبانوں کا زوال

عالم گیریت نے جس طرح پر دنیا کو ایک عالمی گاوں (گلوبل ویلج) بنادیا۔اس یک جہت ہونے کے عمل میں مقامی تہذیب و ثقافتیں رفتہ، رفتہ دم توڑ رہی ہیں۔ ثقافت کا تحفظ اور فروغ تعلیم کا مقصد ہے۔ مگر عالم گیریت کے زیر اثر مقامی کلچر کی بجائے عالمی کلچر کی یالادستی قائم ہورہی ہ۔ عالم گیریت کے نام پر ترقی یافتہ دنیا کا کلچر غریب اور ترقی پذیر ممالک میں عام ہورہا ہے۔ مقامی ثقافت اور کلچر کے مقابلے میں عالمی کلچر کو تعلیم فروغ دے رہی ہے۔ یہی حال زبان کا بھی ہورہا ہے۔ مقامی زبانیں بین الاقوامی زبان کے دباو میں ہیں۔ان زبانوں کو اہمیت مل رہی ہے جو عالم گیریت کی دعوے دار ہیں۔اب تک انگریزی زبان ترقی کی علامت تھی مگر اب چینی زبان، جرمن، رشین، زبانیں بھی اپنی اہمیت کا احساس دلا رہی ہیں۔ ہم اپنے کھانے، کپڑے، آلات کے استعمال پر ایک نظر ڈال کر اس کا اندازہ کر سکتے ہیں تاریخی کا یہ سبق ہے کہ ہمیشہ غالب تہذیب جو علوم وفنون اور ٹیکنالوجی کی مدد سے غلبہ حاصل کرتی ہیں وہ اپنے سے کمزور تہذیبوں کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں اس لیے عالم گیریت کے دور کو ہم تہذیبیں استعمار سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

اب وہ زبان اور کلچر جو علم سائنس اور ٹیکنالوجی میں جتنا ترقی یافتہ ہو گا اتنا ہی اس کی اثر پذیری میں اضافہ ہو گا۔ عالم گیریت کے وسائل اُسے اپنے ملک سے باہر نکل کر دنیا بھر میں اپنے سے کمزور زبانوں اور تہذیبوں کو ہٹا کر اپنی جگہ بنانے میں مدد گار ہونگے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیم میں عالم گیریت کے نقصانات پر روشنی ڈالیے؟

11.4 خلاصہ (Summary)

تعلیم اور ثقافت پر عالم گیریت کے اثرات ایک اہم فکری موضوع ہیں کیونکہ ہماری آنے والی نسلیں اسی ماحول میں زندگی گزاریں

گی۔عالم گیریت نے جہاں کئی فوائد فراہم کیے ہیں، وہیں اس کے کچھ منفی اثرات بھی نمایاں ہوئے ہیں، اس لیے اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا صحیح ادراک ضروری ہے۔

فائدوں کے اعتبار سے، عالم گیریت نے تعلیم کو زندگی بھر کے عمل میں تبدیل کر دیا ہے، جہاں نئی معلومات اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہونا بقا کے لیے ناگزیر ہے۔اس صدی میں تعلیم کے مقاصد میں واقفیت، عمل، باہمی زندگی اور مسلسل سیکھنے پر زور دیا جارہا ہے۔عالمی تعاون کو فروغ ملا ہے، معیارِ تعلیم ناگزیر بن گیا ہے، اور ثقافتی تنوع کو بڑھاوا ملا ہے۔معیارِ تعلیم کے پیمانے بلند ہوئے ہیں اور ایک عالمی ذہانت کا ذخیرہ تشکیل پارہا ہے۔

تاہم، نقصانات میں معیاری تعلیم تک رسائی میں عدم مساوات کا بڑھ جانا، امیر اور غریب ممالک کے درمیان ٹیکنالوجی کے فرق سے فائدوں کی غیر مساوی تقسیم، اور تعلیم کے معیار میں واضح فرق شامل ہیں۔بہت سے طلبہ تعلیم سے الگ تھلگ ہو رہے ہیں، جبکہ ٹیکنالوجی تک رسائی میں تفاوت بڑھ رہا ہے۔کمزور ممالک کے طلبہ خود اختراع کرنے کے بجائے تیار شدہ ٹیکنالوجی پر انحصار کر رہے ہیں، جس سے ان میں سستی پیدا ہو رہی ہے۔مزید برآں، تعلیم کا تقدس متاثر ہوا ہے اور مقامی زبانوں اور ثقافت کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

11.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تعلیم میں عالم گیریت کے فوائد کی وضاحت
- عالم گیریت میں عالمی تعاون کی وضاحت
- عالم گیریت میں ثقافتی تنوع کی وضاحت
- عالم گیریت اور معیارِ تعلیم کے باہمی تعلق کی وضاحت
- عالم گیریت کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کا تعارف
- عالم گیریت کے تعلیم پر منفی اثرات کا جائزہ
- عالم گیریت کے تناظر میں مقامی تہذیب اور زبانوں کے زوال کے عمل کی وضاحت۔

11.6 فرہنگ (Glossary)

دانشورانہ سرمایہ (Intellectual Asset)	افراد کی ذہنی محنت، علم اور تخلیقی صلاحیتوں سے پیدا ہونے والی قدر یا سرمایہ
ثقافتی تکثیریت (Cultural Pluralism)	کسی ایک معاشرے یا ملک میں مختلف ثقافتوں کا بیک وقت موجود ہونا
ثقافتی تنوع (Cultural Diversity)	مختلف ثقافتوں، روایات اور طرزِ زندگی کی رنگا رنگی
ٹیلنٹ پول (Talent Pool)	باصلاحیت اور ہنر مند افراد کا مجموعہ

11.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ عام طور پر انسانی کاوشوں کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔رخ ہوتے ہیں؟

a) تین b) دو c) چار

2۔ عالم گیریت میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے ۔۔۔۔۔۔تک تعلیم ضروری ہو گی ہے؟

a) گود۔ گور b) گود۔ خبر c) گود۔ میدان

3۔ -عالم گیریت نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو لازم کر دیا ہے؟

a) معلومات b) ڈگری c) مسلسل علم حاصل کرنے

4۔ -عالم گیریت کی فضا نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی پذیرائی کی؟

a) دانشورانہ سرمایہ b) سرمایہ c) کاروبار

5۔ -عالم گیریت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔قدروں کو وجود میں لا رہی ہے؟

a) مذہبی b) عالمی c) اخلاقی

6۔ -عالم گیریت کی وجہ سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فروغ حاصل ہو رہا ہے؟

a) جرائم b) آبادی c) ثقافتی تنوع

7۔ عالم گیریت میں تعلیم میعار کے بارے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا معاملہ درپیش ہے؟

a) کرو یا مرو b) حصول c) مرو یا کرو

8۔ -عالم گیریت نے تعلیم میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔رسائی کو بڑھایا؟

a) مساوی b) غیر مساوی c) متوازی

9۔ -عالم گیریت میں تعلیم کے حصول میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرق نقصاندہ ہے؟

a) تربیت b) علم c) ٹیکنالوجی کا فرق

10۔ ٹیکنالوجی کے آسانی سے ٹرانسفر نے مقامی سطح پر تحقیق و ترقی کے کام پر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اثر ڈالا؟

a) منفی b) مثبت c) کوئی

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ 1) عالم گیریت کے فوائد اور نقصانات کا جائزہ کیوں ضروری ہے؟

2۔ تعلیم گود سے گور تک کیوں ضروری ہو گی؟

3۔ اکیسویں صدی کے تعلیمی مقاصد کو بیان کیجیے؟

4۔ عالم گیریت اور معیار تعلیم میں کیا رشتہ ہے؟

5۔ عالم گیریت ایک عالمی ذہانت کا پول کیسے تیار کرتی ہے؟

6۔ عالم گیریت میں معیار تعلیم تک رسائی میں عدم مساوات کیوں بڑھ رہی ہے؟

7۔ عالم گیریت میں بہت سارے طلبا الگ تھلگ کیوں ہوتے جارہے ہیں؟

8۔ عالم گیریت تعلیم کے تقدس کو ختم کیا؟ اپنے خیالات تحریر کیجیے؟

9۔ عالم گیریت نے مقامی زبان اور ثقافت کے ذریعے کیا خطرات پیدا کئے؟

10۔ سلیف فائنانس تعلیم سے کیا مراد ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ یونیسکو نے اکیسویں صدی کے تعلیم کے کونسے مقاصد بیان کیے؟

2۔ عالم گیریت میں معیاری تعلیم تک رسائی کیسے آسان ہوئی؟ اور ثقافتی تنوع کو کیسے فروغ مل رہا ہے؟

3۔ عالم گیریت میں معیار تعلیم کی بلندی انتہائی ضروری ہے۔ مثالوں سے واضح کرو؟

4۔ عالم گیریت میں تعلیم میں غیر مساوی رسائی کی وجوہات بیان کرو؟

5۔ عالم گیریت میں تعلیم پر ٹیکنالوجی کے مثبت اور منفی اثرات جائزہ لیجیے؟

6۔ عالم گیریت اور تعلیم و تحقیق پر روشنی ڈالیے؟

11.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ خود اکتسابی مواد، تعلیم میں عصری امور، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی۔ حیدرآباد۔ (2018)

2۔ Sadegh Bakh Tiari, University of Islam

3۔ www.researchgate.net/publication/242621870

4۔ UNESCO (1996) Learning the Treasure within: Paris

5۔ Brown P & Lauder H (1996) Education, Globalization and Economic development , Journal of Education Policy , 11 (1),1-25

6۔ www.imf.org./en/news/articles/2015/09/28/04/53/sp082500

7۔ www.ccpr.rg/publication/dp2094

8- karl Thompson
9- www.revise sociology.com/2017/05/24/fathers-contribution – to – globalization
10-Narasai hal, M.L. education & Globiliation on (2008) discovery publication New Delhi
11-Mur Mur Mukhopadhya, education for a global
12-Society, interfaith diemension (2008) shipra publication New Delhi
13-Sk Bawa Globlization of Higher Education on (2011) APH publication New Delhi.

اکائی 12۔ عالم گیریت کے عمل میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Globalization)*

اکائی کے اجزاء

12.0 تمہید(Introduction)

12.1 مقاصد(Objectives)

12.2 عالم گیریت کی بنیادیں(Foundations of Globalization)

12.3 عالم گیریت کی اہم خصوصیات(Important Features of Globalization)

12.4 تعلیم کا عالم گیر پس منظر(Global Perspective of Education)

12.5 عالم گیریت سے ہم آہنگ تعلیمی تبدیلیاں

(Educational Changes Aligned with Globalization)

12.6 تعلیم سے عالم گیریت کے مطالبات(Globlization : Demands from Education)

12.7 عالم گیریت کی کامیابی میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Success of Globalization)

12.8 خلاصہ(Summary)

12.9 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

12.10 فرہنگ(Glossary)

12.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

12.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

12.0 تمہید(Introduction)

عالم گیریت سے فائدہ اٹھانے اور نقصانات سے بچنے کا واحد ذریعہ تعلیم ہے۔ ہم سابقہ اکائی میں تفصیل سے عالمگیریت کے فائدے اور نقصانات کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ عالم گیریت کے دور میں کامیاب زندگی گذارنے کے لیے ہر شخص کو علم، مہارت اور صلاحیتوں کی ضرورت

* Dr. Badarul Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Aurangabad

ہے۔اس کے سہارے وہ اپنی بنیادی ضرورتیں پوری کر سکے گا۔ عالم گیریت کے دور میں کسی بھی شخص کو مقامی قومی اور عالمی سطح ایک بہتر شہری کی حثیت سے جینا ہو، تواُسے لازماًان خصوصیات سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا ہوگا، جو اس زمانے کا مطالبہ ہے۔اس کا کوئی اور ذریعہ تعلیم کے علاوہ نہیں ہے۔ تعلیم پر عالم گیریت کے اثرات نے تعلیمی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔اب روایتی تعلیم کے علاوہ سائنس و ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ تعلیم و مہارت ضروری ہوگی۔ لمحہ بہ لمحہ ترقی کرتی ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہونا،اور اس کے استعمال پر قدرت حاصل کرنااور زندگی بھر سیکھتے رہنا عالم گیریت کے دور کی ایک ناگزیر ضرورت بن چکی ہے۔ قومی ترقی کا دارومدار اب اس ملک کے بچوں کی تعلیم و تربیت تعلیم پر خرچ تعلیمی انفرااسٹرکچر اور اساتذہ کی قابلیت پر منحصر ہوگا۔

تعلیم کسی بھی سماج کی سماجی، معاشی اور انسانی وسائل کے فروغ میں کارفرما قوت ہے۔ تعلیم کی اثر پذیری پہلے بھی مسلم تھی۔ مگر اب تعلیم اور مہارت زندگی کے ہر محاذ میں اتنی دخیل ہو چکی ہے، کہ اُس کے بغیر زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ تعلیم نے بڑے پیمانے پر سماجی تبدیلیاں لائی ہیں۔اسی کی وجہہ سے سائنسی و تکنیکی ترقی ممکن ہو رہی ہے۔عالم گیریت نے نو عمروں اور بالغوں کے لیے بہت سارے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ مثلاً ملازمت / تجارت / خدمات کے نظام میں ہونے والی تیز رفتار تبدیلیاں، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم، جنسی بے راہ روی، منشیات کا بڑھتا استعمال، مجرمانہ ذہنت، تشدد چند مسائل ہیں جن سے اب اسکول میں ہی واسطہ پڑ رہا ہے۔ان مسائل کو تعلیم کے واسطے سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔

12.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عالم گیریت کے عمل کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- تعلیم اور عالم گیریت کے رشتہ کی وضاحت کر سکیں۔
- تعلیم کے عالم گیر پس منظر کو جان سکیں۔
- عالم گیریت کے دور میں تعلیم کے میدان ضروری تبدیلیوں سے واقف ہو سکیں۔
- عالم گیریت سے ہم آہنگ تعلیمی اقدار سے واقف ہو سکیں۔
- عالم گیریت کے تعلیم سے مطالبات کا فہم پیدا کر سکیں۔
- تعلیم کے عالم گیریت پر مثبت و منفی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- عالم گیریت کی کامیابی میں تعلیم کے کردار کا فہم پیدا کر سکیں۔

12.2 عالم گیریت کی بنیادیں (Foundations of Globalization)

سابقہ اکائیوں میں ہم عالمگیریت کے تصور مقاصد اور فوائد و نقصانات پر معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ان عوامل کا بھی مطالعہ کیا جا

چکا ہے۔ جو عالم گیریت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بطور اعادہ عالم گیریت کی بنیادوں کو دوہرایا جارہا ہے تاکہ ہم تعلیم کے عالم گیریت کے عمل میں کردار کو واضح کر سکیں۔ عالم گیریت نام ہے اشیا کا عالمی سطح پر بلا روک ٹوک تبادلہ، عالم گیریت سے مراد سرمایے اور خدمات کا عالمی سطح پر آسانی سے منتقل ہونا ہے۔ عالم گیریت کی جڑیں تاریخ میں قدیم زمانے میں پیوست ہیں۔ انیس ویں صدی کے صنعتی انقلاب نے اس عمل کو بہت تیز کر دیا۔ سابقہ صدیوں میں استعماریت نے بھی اس عمل کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ بیسویں صدی میں گیٹ معاہدہ (1947) اور اس کی جدید شکل عالم تجارتی تنظیم (1995) نے اس عمل کو اس کی بلندیوں تک پہونچادیا۔ موجودہ دور میں عالم گیریت کے تین ستون جیکویس ہالاک کے مطابق درج ذیل ہیں۔

1۔ معاشی اور مالیاتی ابعاد:۔ عالم گیریت سب سے بڑھ کر ایک معاشی واقعہ ہے۔ جو عالمی سطح پر وقع پذیر ہورہا ہے۔ انیس ویں صدی میں عالمی معاشی سرگرمیاں ترقی پذیر ممالک میں مرکوز تھیں۔ لیکن اب صورتحال یہ ہے کہ لاکھوں بھارتی، چائینیز، روسی، اطالوی و دیگر ممالک کے شہری عالمی معیشت میں کام کررہے ہیں۔ بیسویں صدی میں صرف اشیا خدمات اور سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہوتا تھا۔ مگر اب پیداواریت کے تمام ذرائع یعنی ٹیکنالوجی، ذرائع پیداوار مزدور اور مالیہ ان تمام کا عالمی سطح پر تیزی سے تبادلہ ہورہا ہے۔ یہ سب آزادی روی یعنی ضابطوں اور قوانین کو نرم کرنے کا نتیجہ ہے۔ دنیا تیزی سے عالمی معشیت میں بدل رہی ہے۔ انفرادی ممالک کی معشیتوں کو چاروناچار عالمی معشیت سے ہم آہنگ ہونا پڑرہا ہے۔ اس لیے اب ضروری ہورہا ہے کہ معاشی پالیسیز عالم گیریت کے ان عوامل کو اپنے اندر سمونے کی کوشش کریں۔

2۔ سائنسی اور تکنیکی ابعاد:۔ اس دور میں سائنسی، تکنیکی، ترقیاں جس رفتار سے ہورہی ہیں۔ وہ عقل کو حیران کرنے والی ہیں۔ بالخصوص مواصلات واطلاقاتی ٹیکنالوجی، بائیو ٹیکنالوجی، مالکرو الیکٹرانکس اور ذرائع عمل منتقل کی ترقیاں عالم گیریت کی تحریک کو قوت فراہم کررہی ہیں۔ یہ ترقیاں ہر طرح کے تبادلہ اور منتقلی، اور پیداوار کی رفتار کو بڑھاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے خیالات/آئیڈیاز، اشیا خدمات، مالیہ کی عالمی شراکت نہ صرف ممکن ہوئی ہیں بلکہ اس کی تیز رفتار نے عالم گیریت کو خوب ترقی دی۔ سائنسی و ٹیکنالوجی کی ترقیاں زندگی کے ہر میدان میں جو کارنامے انجام دے رہی ہیں اُس کے تذکرے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے جو کام ہفتوں اور مہینوں میں انجام پاتے تھے انھیں اب چند سیکنڈس میں پایہ تکمیل کو پچونچادیا جاتا ہے۔ بنک کے کاروبار، ڈاٹا کا ٹرانسفر، خبروں کی ترسیل اس کی کچھ مثالیں ہیں۔ اس میں عالمی مواصلاتی نیٹ ورک کے دخل سے کون واقف نہیں ہے؟ اس انقلابی تبدیلیوں نے نظریات سیاست, کلچر سب کو ایک رنگ کرنے کی شروعات کردی ہے۔ ہم اب ایک عالمی تہذیب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ دنیا عالمی گاوں بن گئی۔ سب کچھ عالمی کلچر سے ہم آہنگ ہورہا ہے۔

3۔ باہمی انحصاریت کے ابعاد:۔ عالم گیریت کا ایک اہم پہلو اس کے مختلف ابعاد کا باہمی منحصر ہونا ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے اسٹاک مارکیٹ کو 24، گھنٹوں کھلا کردیا ہے۔ کیونکہ انٹرنیٹ سے اب دنیا بھر کے اسٹاک مارکیٹ تک رسائی آسان ہے۔ اس طرح مالیات کی آسانی منتقلی میں اضافے نے صنعتی پیداواریت میں کمپنیوں کا ایک دوسرے پر انحصار بڑھ گیا ہے۔ اس عمل اور رویے نے صرف اور صرف عالمی گاوں

کے نظریے کو فروغ دیا۔ اسکے نتیجے میں ایک عالمی سماج وجود میں آرہا ہے۔ اس عالمی سماج نے مسلسل نئی عالمی سماجی تنظیموں کو وجود ا بخشا۔ ن کا کام ہر وقت نئے علم کی تخلیق اور نئی، نئی ٹیکنالوجی کی ایجاد ہے۔ تحقیق اور تخلیق اب دنیا کی سب سے اہم ضرورت بن گئی۔ سماج کے تمام پہلو اس کے زد میں ہیں۔ اگر آپ کو عالم گیریت سے ہم آہنگ ہونا ہے تو سماج کے ہر طبقے کو اس تبدیلی کو قبول کرنا ہوگا۔ اور اختراعیت اور جدت کو اپنانا ہوگا۔ ہمارے عالم پر اب ٹیکنالوجی کا ایک جال بنا جارہا ہے جو تمام انسانی سرگرمیوں پر حاوی ہے۔ ہر نئی ایجاد اور اختراعیت ایک نیا ماڈل سامنے لاتی ہے۔ اس کی وجہ سے ایک نئی معاشی سرگرمی (معشیت) وجود میں آتی ہے۔ یہ انقلابات سماجی تانے بانے کو نیا رخ دے رہی ہیں۔ سماجی نظم وضبط پر سوالات اٹھائے جارہے ہیں۔

اب ممالک کی سرحدیں (جغرافیائی سرحد) بے معانی ہوتی جارہی ہیں۔ حکومت کی پالیسز اب ملک کے حالات پر منحصر نہیں ہے۔ حکومت کے بجٹ اور پالسیز پر عالمی گیریت کا دباو ہے۔ جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا یعنی ہر معاملے میں انحصاریات بڑھ گئی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ عالم گیریت کی بنیادیں واضح کیجیے؟

12.3 عالم گیریت کی اہم خصوصیات (Important Features of Globalization)

آپ اس بلاک کی پہلی اکائی میں عالم گیریت کی خصوصیات کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ یہاں مزید کچھ خصوصیات کا ذکر کیا جارہا ہے۔ بالخصوص تعلیم کے تناظر میں۔

1۔ رابطہ کاری:۔ تعلیم کے پھیلاو سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے پوری دنیا میں کہیں بھی، کبھی بھی رابطہ کرنا آسان ہوگیا۔ یہ رابطے ذاتی یا فصائی یا زمینی نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر معاشی تمدنی اور تہذیبی رشتے ہیں۔

2۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی غیر معمولی اہمیت:۔ انسانی زندگی میں سائنس و ٹیکنالوجی کا عمل دخل بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اب ترقی کا مطلب سائنسی و ٹیکنالوجی میں ترقی ہے۔ اس کی وجہ سے انسانوں کا معیار زندگی انقلابی تبدیلیوں سے گذر رہا ہے۔ اب تک پیداوریت، سرمایے اور مزدور پر منحصر تھیں۔ اب اس میں سائنس و ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہے۔ ساری صنعتیں، مواصلات بنکنگ، ذرائع حمل و نقل، طب، تعمیرات وغیرہ سب کچھ سائنسی و ٹیکنالوجی پر منحصر ہے۔

3۔ مقامیت اور سرحدوں کا بے معانی ہونا:۔ تجارت ہو یا تعلیم، خدمات کی فراہمی ہو یا معلومات اور تکنیک کا تبادلہ ملکوں کی جغرافیائی سرحدیں اپنی اہمیت کھوتی جارہی ہیں۔ معاشی سرگرمیاں سرحدوں میں محدود نہیں ہیں۔ کئی ممالک کے افراد مل کر معاشی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ پہلے اکثر کام دوبدو (فیس ٹو فیس) انجام دیے جاتے تھے۔ وہ ٹیکنالوجی کی مدد سے اب فیس لیس ہوگئے۔ مثلاً انٹرنیٹ بنکنگ، فاصلاتی تعلیم، آن لائن خریداری اور علاج معالجے میں بھی آئی سی ٹی کا استعمال جگ ظاہر ہے۔

4۔ عالمی پیداواری مراکز کا قیام:۔ راست بیرونی سرمایہ کاری، سرمایے کی منتقلی میں آسانی، سستا مزدور، ٹیکنالوجی کی منتقلی، چند ایسے اسباب

ہیں جن کی وجہہ سے عالمی پیداواری مراکز وجود میں آئے ہیں۔اسی طرح عالمی سپلائی چین، نے صنعتی پیداوار کو سارے عالم میں تیزی سے پہونچانے کا نظم کر دیا۔آوٹ سورسنگ کا طریقہ کار اختیار کیا جارہا ہے۔

5۔ ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کے اثر ورسوخ میں اضافہ :۔ عالم گیرت کے عوامل نے ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کی طاقت و قوت میں بے انتہاہ اضافہ کر دیا۔اور اب یہ قومی حکومتوں پر اثرانداز ہونے کی پوزیشن میں ہیں۔ان کے برانڈ اب عالم برانڈ بن گئے ہیں۔اور عالمی سطح پر لوگوں کی زندگی کا جز بن گئے۔

6۔ قومی حکومتوں پر اثرات :۔ علالمگیریت جو آزادروی اور نجی کاری کا انجام ہے۔اس نے قومی حکومتوں کی کارکردگی پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔کوئی بھی ملک اب اکیلے اپنے معاملات اور پالیسیز طے نہیں کر سکتا۔عالمی معشیت سے ہم آہنگی کے نتیجے میں قومی حکومتوں پر عالمی دباو بڑھ رہا ہے۔اب عوام بہت ساری سہولتوں اور سبیڈی سے محروم ہورہے ہیں۔

7۔ عالم گیریت کا منتر علمی اور تکنیکی برتری :-عالم گیرت نے جہان بہت سارے مواقعے پیدا کئے ہیں وہیں پر ان سے استفادے کے لیے افراد کا اور ممالک کا تعلیم یعنی سائنس و ٹیکنالوجی میں آگے ہونا شرط اول ہے۔اب صرف وہ افراد، ادارے اور ممالک باقی رہیں گے جو علم میں آگے ہونگے۔اب ہمارا مقابلہ بھی عالمی سطح کا ہے۔جو اس عالمی مقابلے میں بازی لے جائے گا،اس پروڈکٹ و خدمات کے لیے عالمی بازار کھلا ہے۔آپ اپنی صلاحیت، قابلیت (علم) کی وجہہ سے بین الاقوامی ٹھیکے حاصل کر سکتے ہیں۔عالمی منڈی میں قدم جما سکتے ہیں۔ترقی اب معاشی ترقی سے مشروط ہو چکی ہے۔اس کے لیے ممالک کو علم (سائنس و ٹیکنالوجی) کے میدان میں شدید مقابلہ آرائی کی ضرورت ہے۔اس کے لیے تعلیم و تحقیق کے معیار کے بلند سے بلند کرنا ہوگا اور تعلیم کے لیے زیادہ وسائل خرچ کرنے ہونگے۔

8۔ علم سائنس و ٹیکنالوجی کے لحاظ سے دنیا کے سماج کی نئی طبقہ بندی :۔ عالم گیریت نے سابقہ سماجی طبقہ بندیوں کو نئی شکل دی۔اب یہ طبقہ بندی علم کی بنیاد پر ہوگی۔پہلا طبقہ وہ ہوگا جو عالم گیریت کا علمبردار ہوگا۔یہ وہ افراد/ ممالک ہونگے جن کا علم (سائنس و ٹیکنالوجی) سرمایہ، معلومات اور وسائل پر ارتکاز ہوگا۔دوسرا طبقہ عالمی مزدروں کا ہوگا جن کے پاس علم اور معلومات کی کمی ہوگی۔یہ عالمی معشیت میں مزدور کی حیثیت سے کام کرینگے اور صارف بھی ہونگے۔تیسرا طبقہ پچھڑا طبقہ ہوگا۔اس کے پاس علم معلومات اور سرمایے کی قلت ہوگی۔اگر اس ملک میں قدرتی وسائل ہونگے تو، اس سے پہلا طبقہ فائدہ اٹھائے گا۔انھیں اپنی کم علمی اور سائنسی و ٹیکنالوجی میں پیچھے رہنے کی وجہہ سے اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ان کا شمار نہ مزدوروں میں ہوگا اور نہ ہی وہ صارف ہونگے۔کیونکہ وہ عالمی پیداواری صلاحیتوں سے محروم یا ان میں کمزور ہونگے۔ہم ملک میں اس طرح کی نئی عالم گیر طبقہ بندی کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ عالم گیریت کی اہم خصوصیات کیجیے ؟ _____ _____ _____

12.4 تعلیم کا عالم گیر پس منظر (Global Perspective of Education)

- عالم گیریت کے عمل کو مدد کرنے کے لیے مروجہ تعلیم کافی نہیں ہے۔ مروجہ تعلیمی رجحانات پر کئی سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ مثلا تہذیبی انفرادیت پر غیر معمولی زور دینا۔ اس کی وجہہ سے کسی مخصوص تہذیب کے غلبے کی رہ ہموار ہوتی ہے۔ اس کے بجائے عالم گیر تعلیم اقوام اور تہذیبوں کے درمیان مکالمہ اور تعاون کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ اس کو قومی مفاد کے منافی نہیں سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اب یہی عالمی حقیت بن رہی ہے۔ عالم گیریت میں عالمی ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ اپنی تہذیب کی حفاظت کرنا اور نئی نسلوں میں اس کو منتقل کرنا تعلیم کا مقصد ہے۔ مگر اس کا مطلب تہذیبی جارحیت نہیں ہونا چاہیے۔ جس کی وجہہ سے اقوام کے درمیان نزاعات پیدا ہوں۔ کلچرس کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے اور تعاون کا جذہ پیدا کرنا ضروری ہو گیا۔ یہ ذہنی وسعت عالم گیریت کے لیے ضروری ہے۔
- عالم گیریت میں تعلیم میں مضامین کی تقسیم اور بے لچک سرحدیں بے معانی ہو گئی ہیں۔ اب علم کو ایک کل/اکائی تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اسے ہم چھوٹی اکائیوں میں بانٹا نہیں جاسکتا۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے اس کا خاص خیال رکھتا ہے۔ اب تعلیم کے ذریعے محدود سوچ اور محدود مفادات کے حصول کی بجائے عالمی سوچ اور عالمی مفادات کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اور یہ عالمگیریت کے عمل کو تیز کرتے ہیں۔ یہ عالم گیر سوچ ہمیں وہ بصیرت دیتی ہے جس کے ذریعے افراد اقوام اور ملکوں کے درمیان ہر سطح پر اشتراک اور تعاون کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

عالمگیریت میں ہمیں اپنی تعلیمی سوچ، تعلیمی تصورات طریقہ پائے تعلیم میں تبدیلیاں کرتی ہیں جو عالمی سطح پر ہم آہنگ ہوں۔ عالم گیر تعلیم صرف ذہن کی تعلیم کا نام نہیں ہے۔ اب کی دل کی تعلیم کی اہمیت بڑھ گئی۔ تاکہ عالم گیرت کے لیے ہم عالمی امن۔ عالمی بھائی چارہ عالمی مساوات، سماجی انصاف اور بین الاقوامی فہم اور تمام انسانوں کے درمیان تعاون واشتراک کا ماحول پیدا کر سکیں۔

اس کام کے لیے درجہ ذیل تین مراحل کی نشاندہی کی گئی۔

1۔ موجودہ صورتحال کا تجزیاتی مطالعہ کرنا۔
2۔ مسائل کے حل لیے متبادل وژن (بصیرت) کا حصول۔
3۔ تبدیلی کا عمل جو عالمی ذمہ دار شہری بنائے۔

عالم گیر تعلیم حرص ہوس، نابرابری، خود غرضی، باہمی نفرت وعداوت، انسانوں کی مختلف ناموں سے تقسیم، اختلافات کو ابھارنا، ڈر وخوف اور بے جا مقابلہ آرائی جیسی مذموم رویوں سے طلبا کو بچانا چاہتی ہے۔ کیونکہ یہ سب عالم گیریت کے عمل میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ عالم گیر تعلیم طلبا میں اس شعور کو پیدا کرے گی وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے دوسروں کی طرف یا حکومت پر منحصر نہ رہیں۔ بلکہ وہ خود بااختیار بن کر حل تلاش کریں۔

عالم گیر تعلیم ایک غلط فہمی کا ازالہ: عالم گیر تعلیم کے بارے میں یہ سمجھنا کہ یہ صرف بین الاقوامی موضوعات ومسائل کے حل پر

مرکوز ہے۔ ایک بڑی غلط فہمی ہے۔ عالم گیر تعلیم کے ذریعے ہم پوری انسانیت کے لیے ایک مشترک مستقبل کی صورت گری کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہر انسان کو مقامی سطح سے لے کر عالمی سطح پر باعزت اور بہتر زندگی میسر کرائی جاسکے۔ عالم گیر تعلیم کا مشترکہ مقصد ایک مبنی بر عدل سماج کا قیام ہے جو مساوات اور بھائی چارے سے آراستہ ہو اور ہر شخص قابل بقا ترقی کے فوائد سے مستفید ہو۔ عالم گیر تعلیم غلبے اور تسلط کے کلچر سے ہٹ کر باہمی شراکت، تعاون ور مکالے کے ذریعے ایسی عالمی معشیت کا قیام ہے جو شرف انسانیت کی بنیادوں پر استوار ہو۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ تعلیم کے عالم گیر پس منظر نظام تعلیم میں کونسی تبدیلیاں ضروری ہیں؟

12.5 عالم گیریت سے ہم آہنگ تعلیمی تبدیلیاں

(Educational Changes Aligned with Globalization)

1۔ عالم گیریت اور باہمی انحصار: دنیا اب عالمی گاوں بن گئی۔ کوئی بھی ملک تنہا زندگی نہیں گذار سکتا۔ چاہیں نہ چاہیں دنیا کے دیگر ممالک کے معاملات ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہر معاملے میں ممالک کا ایک دوسرے پر انحصار بڑھتا جارہا ہے۔ اس کو مثبت رخ دینا ضروری ہے صرف تعلیم ہی یہ کام کرسکتی ہے۔ ہمیں طلبا میں پیچیدہ سماجی، معاشی اور سیاسی رشتوں کی سمجھ پیدا کرنا ہے۔ عالمی سطح پر ہونے والی تیز رفتار ترقیوں سے ہم آہنگ کرنا اس کے لیے تیار کرنا۔ ایک معلم کا فرض ہے۔ اس میں ہمارا روشن مستقبل چھپا ہوا ہے۔

2۔ انفرادی شناخت اور تہذیبی تنوع: عالم گیریت کے دور میں تعلیم کو انفرادی شناخت اور تہذیبی تنوع کے درمیان توازن رکھنے کا نازک کام انجام دینا ہے۔ ہمیں اپنے طلبا کو انفرادی شناخت کے ساتھ تکثیری معاشرہ میں ایک ذمہ دار شہری بننے کا ہنر سکھانا ہے۔ اپنے کلچر کے علاوہ دیگر کلچرس کا فہم واحترام کرنا سیکھنا ہے۔ طلبا میں تہذیبی تصادم کی بجائے تہذیبی ہم آہنگی کو پروان چڑھانا ہے۔

3۔ انسانی حقوق اور سماجی انصاف: تاریخ انسانوں کے درمیان مختلف وجوہات سے سماجی نابرابری سے بھری پڑی ہے۔ عالم گیریت کا دور اس سماجی ناانصافی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ ہمیں اپنے طلبا پر سماجی ناانصافی اور عدم مساوات وتعصب کے نقصانات کو واضح کرنا ہے۔ آنے والی نسلون کو اپنے فرائض ادا کرنے والا اور حقوق کا رکھوالہ بنانا ہے۔ انھیں حق تلفی اور استحصال کے خلاف جرات وہمت کے ساتھ کھڑا کرنا ہے۔ انھیں حقوق انسانی کا پاسبان بنانا ہے۔

4۔ عالمی امن کا قیام اور تصادم و نزاعات کا حل: انسانی ترقی کے لیے امن ایسے ہی ناگزیر ہے جیسے جینے کے لیے غذا۔ عالم گیریت کے لیے لازم ہے کہ عالمی سطح پر امن وسلامتی قائم ہو۔ انسانی تاریخ جنگوں سے لہولہان ہے۔ عالم گیر تعلیم کی ایک اہم قدر امن وامان کا قیام ہے۔ طلبا بدامنی کی وجوہات کا فہم پیدا کریں اور بقائے باہم کے اصولوں پر کاربند رہیں۔

5۔ پائیدار ترقی: سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقیات نے جہاں انسانی زندگی کو آرام پسند بنادیا ہے۔ ٹیکنالوجی کے مضر اثرات میں گرین ہاوس اثر، اور اوزون تہہ میں سوراخ، عالمی حدت میں اضافہ اور مجموعی طور پر ماحولیاتی بحران نے انسانیت کو ان گنت مسائل سے دوچار کردیا۔ ان کا بروقت تدراک نہ کیا گیا تو ہم خود ہی اپنے قاتل قرار پائینگے۔ اس لیے اب قابل بقا ترقی ناگزیر ہے۔ قدرتی وسائل کے استعمال پر بھی ہمیں

نظر ثانی کرنی ہو گی۔اس پہلو سے طلبا کی تیاری کی ضرورت ہے۔

12.6 تعلیم سے عالم گیریت کے مطالبات(Globlization : Demands from Education)

آیئے آگے بڑھنے سے قبل اس بات کا جائزہ لیں کہ جہاں تعلیم عالم گیرت کو متاثر کرتی ہے وہیں، عالم گیریت کے تعلیم سے مستقبل میں کیا مطالبات ہیں؟

1۔ تعلیم اب مقامی/ملکی سطح کا معاملہ نہیں رہی بلکہ عالمی سطح پر ہمیں معیار تعلیم، تعلیمی خدمات اکتسابی نتائج درسیات یعنی پورے نظام تعلیم کو عالمی معیار کا بنانا ہے۔ ہمیں اب عالمی سطح کے مقابلے کا سامنا ہے۔

2۔ عالم گیریت کی وجہہ سے طلبا اور اساتذہ کا دیگر ممالک جانا آنا آسان ہو گیا۔ اگر ہمارے ملک کا تعلیمی معیار بلند نہیں ہوا تو طلبا آسانی سے دیگر ممالک سے تعلیم حاصل کرینگے۔ اساتذہ کی سروس کی شرائط اچھی نہ ہو تو وہ بھی بیرونی ممالک کا رخ کرینگے۔

3۔ عالم گیریت نجی تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس لیے حکومتی تعلیمی اداروں کو سخت مقابلے کا سامنا ہے۔ نجی تعلیمی ادارے اپنے فائدے اور نقصانات کے ساتھ تیزی سے پھیل رہے ہیں نجی تعلیمی اداروں کے نقصانات سے بچنا طلبا اور سرپرستان کے لیے ایک چلینج ہے۔

4۔ عالم گیریت کے دور میں بیرونی تعلیمی ادارے ہمارے ملک میں قائم ہو سکتے ہیں۔ ان سے بھی ہمیں تعلیم کے ہر پہلو سے مقابلہ آرائی کرنی ہو گی۔ اقدار کی سطح پر نئے چلینج درپش ہیں۔

5۔ ساری معشیتں روز بروز سائنس اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہوتی جارہی ہیں۔ اس لیے ہمارے نظام تعلیم کو قومی ایجنڈے میں اول ترجیح ملنا چاہیے تاکہ ہم عالم گیریت سے ہم آہنگ افرادی قوت تیار کر سکیں۔

6۔ ملازمت کے بجائے خود روزگار اور خدمت سیکٹر: اب تعلیم کا مقصد ملازمت کا حصول نہیں بلکہ خود روزگار پیدا کرنا ہے۔ خدمات سیکٹر اس سلسلے میں خوب کارآمد ہو سکتا ہے۔ حکومتی اور مستقل ملازمتیں روز بروز کم ہو رہی ہیں۔ آوٹ سورسنگ عام ہو رہی ہے۔ اس لیے اب طالب علم ملازمت کی تلاش نہیں کرے بلکہ خود روزگار پیدا کرے اور ممکنہ حد تک دوسروں کو بھی ملازمت فراہم کرنے والے ہونے چاہیے۔

12.7 عالم گیریت کی کامیابی میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Success of Globalization)

انڈی گرین اور سنگیتا کامت نے برطانیہ کی ایک تحقیقی رپورٹ کے حوالے درج ذیل باتیں تحریر کیں ہیں۔

- گو تعلیم عالم گیریت کا واحد اہم عامل نہیں ہے مگر عالم گیریت کی بقاو ترقی میں تعلیم کا اہم کردار ہے۔
- مختلف ممالک میں تعلیم کے ذریعے سے ہم کوئی طلسماتی تبدیلی کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ ہر ملک کا کیس علیحدہ سے ڈیل کرنا

ہوگا۔انھوں نے مختلف ممالک کے مطالعے کے بعد درج ذیل پانچ مشترک باتیں معلوم کیں۔

1۔ تعلیمی لحاظ سے پچھڑے طبقے اور نظر انداز کئے گئے طبقات کو اعلیٰ معیاری تعلیم کی عوامی سطح پر فراہمی کی جائے۔تاکہ انھیں ہم قومی ترقی میں شامل کر سکیں۔

2۔ ثانوی تعلیم، تکنیکی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کا پھیلاو کرنااور معاشی ترقی کے لیے درکار مہارتیں پیدا کرنا۔تاکہ سب لوگ عالم گیریت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

3۔ عالمی سطح پر معاشی لین دین کے لیے درکار مواصلاتی صلاحیتیں پیدا کرنا۔

4۔ تعلیم کااس طرح فروغ کہ سماجی نابرابری کا خاتمہ ہو جائے۔

5۔ طلبامیں تعلیمی اداروں کے نصاب کے مثبت و منفی پہلوؤں کا فہم پیدا کرنا۔اور نجی تعلیمی اداروں کا قومی ترقی و قومی یکجہتی میں کردار متعین کرنا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ عالم گیریت کی کامیابی میں تعلیم کے کردار کی واضاحت کیجیے؟

12.8 خلاصہ(Summary)

عالم گیریت نے ان ممالک کو نمایاں معاشی اور سماجی فوائد پہنچائے ہیں جو اپنی معیشت کو عالمی معیشت سے ہم آہنگ کرنے میں کامیاب ہوئے۔یہ کامیابی انھوں نے اپنی قومی جدوجہد کے ذریعے حاصل کی،اور اس جدوجہد میں ان کا سب سے بڑا معاون ان کا مضبوط تعلیمی نظام رہا۔تعلیم نے ان ممالک کو یہ صلاحیت دی کہ وہ عالمی معیشت کے ساتھ اپنے لیے فائدہ مند شرائط پر تعلقات استوار کر سکیں۔اس نے پیداواریت کے میدان میں مقامی، ملکی اور عالمی سطح پر وسائل کو یکجا کرنے اور ان سے مؤثر فائدہ اٹھانے کا ہنر سکھایا۔تعلیم یافتہ افراد ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو معاشی عالم گیریت پر اثرانداز ہونے والے درست اور بروقت فیصلے لیتے ہیں اور مؤثر پالیسیاں ترتیب دیتے ہیں۔تعلیم انسانوں کو ان مہارتوں اور اقدار سے آراستہ کرتی ہے جو کامیاب معاشی ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔یہی تعلیم یافتہ افراد عالم گیریت کے فوائد حاصل کرنے اور اس کے ممکنہ نقصانات سے اپنی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

12.9 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- عالم گیریت کے عمل کی خصوصیات
- تعلیم اور عالم گیریت کے باہمی تعلق کی وضاحت
- تعلیم کے عالمی پس منظر کی تفہیم

- عالم گیریت کے دور میں تعلیم کے میدان میں ضروری تبدیلیوں کا ادراک
- عالم گیریت سے ہم آہنگ تعلیمی اقدار سے آگاہی
- عالم گیریت کے تعلیم سے مطالبات کا فہم
- تعلیم کے عالم گیریت پر مثبت و منفی اثرات کا جائزہ
- عالم گیریت کی کامیابی میں تعلیم کے کردار کی وضاحت

12.10 فرہنگ(Glossary)

عالمی معاہدہ برائے تجارت و محصولات	بین الاقوامی معاہدہ جس کا مقصد عالمی تجارت کو فروغ دینا اور تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا ہے
عالمی تجارتی تنظیم	عالمی سطح پر تجارت کے اصول طے کرنے اور نگرانی کرنے والا بین الاقوامی ادارہ
عالمی معیشت	دنیا کے تمام ممالک کی معیشتوں کا باہمی جڑا ہوا نظام
باہمی انحصار	ممالک یا افراد کا ایک دوسرے پر معاشی یا سماجی طور پر انحصار کرنا
ملٹی نیشنل کارپوریشن	وہ تجارتی ادارے جو ایک سے زائد ممالک میں اپنی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں
ثقافتی تنوع	کسی مقام پر مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کا موجود ہونا
پائیدار ترقی	ایسی ترقی جو موجودہ ضروریات پوری کرے بغیر مستقبل کی ضروریات کو نقصان پہنچائے

12.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ عالم گیریت کے فائدے اٹھانے اور نقصانات سے بچنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔واحد ذریعہ ہے۔

a) تعلیم b) تربیت c)معشیت

2۔ عالم گیریت نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا بڑا مسلہ پیدا کر دیا۔

a) تعلیم b) دولت کی غیر منصفانہ تقسیم c)جرائم

3۔ GATT کی ترقی یافتہ شکل۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

a) IMF b) NESCO c)WTO

4۔ عالم گیریت نے عالمی سطح پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو یک جت کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔

a) کلچر b) مذاہب c)ترقی

5۔ عالمی گیریت نے ملکوں کی باہمی۔۔۔۔۔۔۔۔ کو بڑھادیا ہے۔

a) انحصاریت b) ترقی c)دشمنی

6۔ عالمی پیداواری مراکز کا قیام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی دین ہے۔

a) یونیسکو b) عالم گیریت c)آزادروی

7۔ عالم گیریت نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پر بھی گہرے اثرات ڈالے۔

a) قومی حکومتوں b) اقوام c) کھیل

8۔ عالم گیریت نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ طبقے پیدا کیے۔

a) پانچ b) دو c) تین

9۔ عالم گیر تعلیم کا مقصد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے

a) مبنی برعدل سماج کا قیام b) عالمی حکومت c)عالمی عدالت

10۔ عالم گیریت کے دور میں تعلیم کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مقابلہ درپیش ہے۔

a) مقامی b) قومی c)عالمی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ عالم گیریت سے فائدہ اٹھانے اور نقصانات سے بچنے کا واحد ذریعہ کونسا ہے؟

2۔ عالم گیریت نے نوعمروں اور بالغوں کے لیے کونسے مسائل پیدا کیے؟

3۔ عالم گیریت کے جیکویس ہالاک نے کونسے تین ابعاد بتائے ہیں؟

4۔ عالم گیریت نے رابطہ کاری کو کیسے آسان بنادیا؟

5۔ عالم گیریت کا منتر علم اور تکنیکی برتری پر مختصر نوٹ لکھیے؟

6۔ عالم گیریت میں تعلیم کس طرح کی نئی سماجی طبقہ بندی کو پیدا کریگی؟

7۔ عالم گیر تعلیم سے متعلق کونسی غلط فہمی درپیش ہے؟

8۔ عالم گیر تعلیم سماجی انصاف کیسے پیدا کریگی؟

9۔ عالم گیر تعلیم کا مقصد امن کا قیام ہے۔ واضاحت کیجیے؟

10۔ عالم گیریت کی کامیابی میں تعلیم کا کیا کردار ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ عالم گیریت کی بنیادوں کی وضاحت کیجیے اور اس کے تین ابعاد پر روشنی ڈالیے؟

2۔ عالم گیریت کی اہم خصوصیات بیان کیجیے؟

3۔ تعلیم عالم گیریت کے دور میں نظام تعلیم کونسی تبدیلیاں ضروری ہے؟

4۔ عالم گیریت سے ہم آہنگ تبدیلیوں پر روشنی ڈالیے؟

5۔ تعلیم سے عالم گیریت کے مطالبات کی وضاحت کرو؟

12.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ خود اکتسابی مواد، تعلیم میں عصری امور (2018) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد۔

2۔ Hallak, J. (1998). *Education and globalization*. International Institute for Educational Planning, UNESCO.

3۔ UNESCO. (1996). *Learning: The treasure within*. UNESCO.

4۔ Brown, P., & Lauder, H. (1996). Education, globalization, and economic development. *Journal of Education Policy, 11*(1), 1–25.

5۔ International Monetary Fund. (2015). *[Article on globalization]*. Retrieved from https://www.imf.org/en/news/articles/2015/09/28/04/53/sp082500

6۔ Thompson, K. (2017, May 24). *Fathers' contribution to globalization*. Retrieved from https://revisesociology.com/2017/05/24/fathers-contribution-to-globalization

7۔ Narasaihal, M. L. (2008). *Education and globalization*. Discovery Publishing House.

8۔ Bawa, S. K. (2011). *Globalization of higher education*. APH Publishing.

اکائی 13۔ طلبا میں اضطراریت

(Students Unrest)*

اکائی کے اجزاء

13.0 تمہید(Introduction)

13.1 مقاصد(Objectives)

13.2 اضطرار کا تصور(Concept of Unrest)

13.3 طلبا میں اضطرار کے معنی اور تعریف(Meaning and Definition of Student Unrest)

13.4 طلبا میں اضطرار کے وجوہات: سماجی، معاشی، سیاسی اور دیگر عوامل

(Causes of Student Unrest-Social, Economic, Political and Other Factors)

13.5 طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات

(General Measures to be Taken to Minimize/Remove Students' Unrest)

13.6 طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں انتظامیہ، معلم اور والدین کا کردار

(Role of Administrators, Teachers and Parents in Minimizing /Removing Students' Unrest)

13.7 طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں ذرائع ابلاغ کا کردار

(Role of Mass Media in Minimizing/Removing Students' Unrest)

13.8 تنظیمی سطح پر بحران کا انصرام (Crisis Management at Organizational Level)

13.9 بحران کے انصرام کے مقاصد(Objectives of Crisis Management)

13.10 خلاصہ(Summary)

13.11 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

13.12 فرہنگ(Glossary)

13.13 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

13.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

13.0 تمہید (Introduction)

کسی بھی ملک کا مستقبل طلبا ہوتے ہے کیونکہ ان میں ملک کی ترقی کے لیے کام کرنے اور سماج کو بدلنے کے لیے بہت سی صلاحیتیں، قوتیں اور ہمت ہوتی ہے۔ وہ ملک کی ترقی میں بہت ہی اہم رول ادا کرتے ہے۔ آج طلبا میں اضطرار یا بے چینی ان میں ذہنی پریشانی اور چڑچڑاپن پیدا کر رہی ہے, جوان میں منفی سوچ اور تعلیمی اداروں کے اندر احتجاج، مظاہروں اور کام میں رکاوٹوں کو پیدا کرنے جیسے رویہ کو پیدا کر رہی ہے۔ ایسے میں طلباء میں اضطرار یا بے چینی یا بے اطمینانی کی حالت اہم مسائل ہیں۔ ان میں اضطرار کی، مسائل کی وجوہات کے سماجی، معاشی، سیاسی، اور دیگر مختلف عوامل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کی رکاوٹوں کو کم کرنے یا ختم کرنے کے لیے موثر حکمت عملی کو اپنانا اور طلبا میں اضطرار کی وجوہات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس اکائی میں طلبا میں اضطرار اور اس کے لیے ذمہ دار ان مختلف اسباب کا مطالعہ کریں گے جو طلبا کی بے چینی کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان عمومی اقدامات کا جائزہ بھی لیں گے جو اسے کم کرنے/دور کرنے کے لیے اٹھائے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبا میں اضطرار کو کم کرنے/دور کرنے میں اور ہم آہنگ تعلیمی ماحول کو فروغ دینے میں انتظامیہ، معلم، والدین اور ذرائے ابلاغ (ماس میڈیا) کے اہم کرداروں کو سمجھ سکیں گے۔ مزید برآں، آپ اس اکائی میں تنظیمی سطح پر بحران کے انصرام اور اس کے لیے اپنائی جانے والی حکمت عملیوں کا مطالعہ بھی کریں گے۔ تاکہ ان مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کیا جا سکے۔

13.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- اضطرار کے تصور کو سمجھ سکیں گے۔
- طلبا میں اضطرار کے لیے ذمہ دار عوامل کی وضاحت کر سکیں گے۔
- طلبا میں اضطرار کو دور کرنے یا کم کرنے میں انتظامیہ، معلم اور والدین کے کردار کی وضاحت کر سکیں گے۔
- طلبا میں اضطرار کو دور کرنے یا کم کرنے میں ذرائے ابلاغ کے کردار کو واضح کر سکیں گے۔
- تنظیمی سطح پر بحران کے انصرام اور اس کے لیے اپنائی جانے والی کی حکمت عملیوں کی تشریح کر سکیں گے۔

13.2 اضطرار کا تصور (Concept of Unrest)

طلباء ہمارے ملک کی آبادی کا سب سے اہم حصہ ہیں۔ وہ ہمارے ملک کا مستقبل ہیں۔ اگر وہ اخلاقی اقدار کی پیروی کریں گے تو وہ ہمارے ملک کو اگلے درجے پر لے جائیں گے۔ اگر وہ نظم وضبط کی زندگی گزاریں گے تو وہ ہمارے ملک کو تمام سماجی مسائل سے آزاد کر سکتے ہیں۔ نظم وضبط طلباء کو روشن مستقبل بھی دے گا۔ لیکن موجودہ وقت میں طلباء میں بے ضابطگی اب عام طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ اس بے

ضابطگی سے مراد صرف کلاسوں کو بند کرنا یا کلاس روم میں شور مچانا نہیں ہے بلکہ انہوں نے اس بے ضابطگی کو اعلیٰ سطح پر پہنچادیا ہے۔ یہ تقریباً روزانہ ہی دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی اسکول یا کالج کے طلباہڑتال پر ہیں یا طلبا امتحانات میں نقل کرنے کے لیے غیر منصفانہ طریقے استعمال کررہے ہیں اور اگر کوئی معلم ان کو ایسا کرنے سے روکتا ہے تو اسے دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ طلبا کی بے چینی ہمارے ملک کے تعلیمی نظام کے لیے ایک خطرہ ہے۔ بعض اوقات یہ بے ضابطگی تشدد میں بدل جاتی ہے۔ طلباء تعلیمی ادارے کے اثاثوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اس قسم کی پر تشدد نظم وضبط کو مناسب وقت پر قابو نہ کیا گیا یا انکی رہنمائی نہ کی گئی تو یہ معاشرے کے لیے ایک نئے مسئلے کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ طلبا میں اس بے ضابطگی کی وجہ اس کی بے چینی یا اضطرار ہے، اس لیے ہمیں طلبا میں پایے جانے والے اضطرار کے مسائل اور اسکی وجوہات کو سمجھنا ہوگا اور اسے دور کرنا یا کم کرنا ہوگا۔

13.3 طلبا میں اضطرار کے معنی اور تعریف

(Meaning and Definition of Student Unrest)

اضطرار کے معنی ہے بے چینی یا بے اطمینانی کی حالت۔ کسی انسان میں یہ حالت مختلف عوامل کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ جس سے وہ ذہنی طور پر پریشان اور جذباتی طور پر غصہ کی حالت میں نظر آتا ہے۔ طلباء میں اضطرار سے مراد طلباء کی وہ صورتحال ہے جس میں وہ کسی وجہ سے بے چینی یا بے اطمینانی محسوس کرتے ہیں۔ طلباء میں اضطرار بنیادی طور پر اسکول کے منفی حالات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، جس میں طلباء تعلیمی کام کرنے میں تعاون نہیں کرتے ان میں یہ اضطرار سماجی، معاشی یا سیاسی حالات کی وجہ سے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ وجوہات انفرادی اور اجتماعی دونوں ہو سکتی ہیں۔ اس کا اثر طلباء کے تدریسی واکتسابی عمل پر پڑتا ہے۔

طلبا میں بے چینی کا مطلب ہے کہ وہ کسی مسئلے یا حالات کو لیکر پریشان یا ناراض ہیں۔ اس کے برعکس، اطمینان کا مطلب ہے کہ وہ کسی حالات یا موقع پر خوش یا مطمئن ہیں۔ طلبا میں بے چینی یا بے اطمینانی کی وجوہات مختلف ہو سکتی ہیں۔ جیسے تعلیمی مسائل، سماجی مسائل، یا سیاسی معاملات۔ عام طور پر ایسی صورت حال جہاں اکثر تعلیمی اداروں جیسے اسکولوں، کالجوں یا یونیورسٹیوں میں طلبا بعض مسائل کے خلاف عدم اطمینان یا احتجاج کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ مسائل تعلیمی خدشات جیسے گریڈنگ پالیسیوں، یا نصاب میں تبدیلیوں، فیس میں اضافہ یا سماجی مسائل وغیرہ ہو سکتے ہیں۔

بھٹاچاریہ (1967) کہتے ہیں کہ ''طلبا کی بے چینی ایک علامت ہے، بیماری نہیں۔ آج پوری دنیا میں انسانی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ یہ تعلیمی، سماجی، اور اقتصادی مواقع کی بہتری کے لیے طالب علم کی جدوجہد کا ایک گزرتا ہوا مرحلہ ہے۔ یہ بے ضابطگی جو آج دکھائی دی رہی ہے طلبا کی جذباتی زندگی پر دباؤ اور تناؤ کا نتیجہ ہے۔''

پٹیل (1967) نے طلبا کی بے چینی کو طلبا کی مایوسی اور اس کی وجہ اس کے غیر منظم رویے سے تعبیر کیا ہے۔ طلبا کی بے چینی کا نتیجہ زیادہ تر طلبا کی فلاح وبہبود کی سرگرمیوں کی عدم فراہمی یا طلبا کا انتظامیہ کو اپنی پریشانی بتانے کے بعد بھی اس سے بلا کر بات نہ کرنے اور اس کی مسائل پر توجہ نہ دینے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ڈاکٹر بیتا سنگھ (2013) کے مطابق، "طلبا کی بے چینی کا مطلب ہے ان کا ایسا رویہ جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ مطمئن نہیں ہیں یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ طلبا کا غیر مطمئن ہونا اور ان کا ناخوشگوار ہونا جو کہ ان کے رویہ میں بھی نمایاں ہوتے ہے، جیسے امتحانی ہال سے باہر نکل جانا، ہڑتالیں، فرنیچر کو توڑنا وغیرہ۔"

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ طلبا میں اضطرار کو مختصر میں واضع کیجیئے۔

13.4 طلبا میں اضطرار کے وجوحات: سماجی، معاشی، سیاسی اور دیگر عوامل

(Social, Economic, Political and Other Factors of Student Unrest)

طلبا میں اضطرار یا بے چینی کی مسائل کو دور کیے جانے کی ضرورت ہے۔ اسکے لیے طلبا میں اضطرار کی وجوحات کو سمجھنا ہوگا۔ طلبا میں اضطرار یا بے چینی کی مختلف وجوحات درج ذیل ہے:

سماجی عوامل: طلبا میں اضطرار یا بے چینی ایک سماجی مسئلہ ہے۔ گھر و سماج کا آلودہ ماحول بھی طلبا میں اضطرار یا بے چینی کو بڑھانے میں مدد گار ثابت ہوتا ہے۔ طلبا پر گھر اور خاندان کے رکن کا بہت اثر پڑتا ہے لیکن اج کل بھاگ دوڑ والی زندگی میں گھر میں والدین بھی اپنے کاموں میں اتنے زیادہ مصروف ہیں کہ بچوں پر توجہ دینے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہے۔ بچے کہاں جا رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں اور کس طرح کی سرگرمیوں میں شامل ہیں، اس کی ان کو خبر نہیں رہتی ہے، جس کی نتیجے میں بچے ادھر ادھر بھٹکتے ہیں اور ان کے اندر اضطرار پیدا ہوتا ہے۔ گھر میں توجہ نہیں دیے جانے پر بچے باہر کے لوگوں کے طرز عمل سے غلط باتوں کو سیکھ کر اپنے کردار کو بھی برباد کر سکتے ہیں۔ اس لیے گھر والوں کو بچوں پر توجہ دینی ہوگی۔ اس طرح سماج میں کرپشن، رشوت خوری، بھائی بھتیجہ واد، آپسی جھگڑے وغیرہ ہمارے سماجی ماحول کو آلودہ کر رہے ہیں۔ انسان زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانے کی جستجو میں ہے چاہے ذریعہ کوئی بھی ہو۔ سماج میں اقدار میں گراوٹ محسوس کی جا رہی ہے روحانی اقدار تو دھیرے دھیرے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ سماج جلن، حسد، استحصال، بے اطمینانی کینہ اور بغض جیسی بیماریاں بڑھ رہی ہیں طلبا بھی اس سماج میں رہتے ہیں اور اس لیے ان سبھی برائیوں سے طلبا بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ طلباء میں بھی انفرادیت بڑھ رہی ہے اور قانون کو توڑنے کی عادت پیدا ہو رہی ہے۔

معاشی عوامل: معاشی وجوہات بھی طلبا میں اضطرار پیدا کرتے ہیں جیسے والدین کی آمدنی کا کم ہونا، تعلیم پر خرچ کا بڑھتے جانا اور تعلیم مکمل ہونے کے بعد بھی روزگار نہ ملنا، ایسے حالات طلبا کو سوچنے پر مجبور کرتے ہیں جس سے وہ ذہنی طور پر پریشان ہو جاتا ہے۔ اس کا پڑھائی میں دل نہیں لگتا ہے اور اس میں بے چینی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ موجودہ تعلیم ایسی نہیں ہے جو انہیں ایک مخصوص مستقبل کا بھروسہ دلا سکے۔ ملک میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے اور نوجوان نسل بے روزگاری کا شکار ہے، جس سے ان میں بے چینی ہے۔ تعلیم یافتہ طبقے میں بڑھتی بے روزگاری اور مہنگائی سے پریشان اور فکر مند زندگی نے طلبا میں اضطرار یا بے چینی کو پیدا کیا ہے۔ موجودہ تعلیم اتنی مہنگی ہو گئی ہے کہ جس کی وجہ سے ایسے طلبا جو معاشی طور پر غریب خاندان سے ہیں وہ اتنی فیس برداشت نہیں کر سکتے اور انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے طلبا پڑھائی کے ساتھ

کام بھی کر رہے ہیں اور اپنی پڑھائی کے خرچ کو خود ہی اٹھا رہے ہیں۔ طلبا میں بے چینی اس وقت اور زیادہ ہوتی ہے جب وہ تعلیم مکمل کر کے کالج یا یونیورسٹی سے نکلنے کے بعد سماجی زندگی میں داخل ہوتے ہیں اور وہ خود کو اپنی روزی روٹی کمانے کے لائق ثابت نہیں کر پاتے ہیں۔ انہیں بے کاری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے ان میں ذہنی تناؤ اور بے چینی پیدا ہوتی ہے اس طرح معاشی مسائل کی وجہ سے بھی طلبا میں بے چینی ہوتی ہے۔

سیاسی عوامل: سیاسی عوامل بھی طلبا میں اضطرار کے لیے کافی حد تک ذمہ دار ہیں۔ سیاست کے ذریعے طلبا میں جمہوری اقدار پیدا ہوتے ہیں اور ساتھ ہی قیادت و مواصلات کی مہارتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے کالج یا یونیورسٹی میں طلبا کو سیاست کا موقع فراہم کیا جانا ضروری ہے، لیکن کالج یا یونیورسٹی سے باہر کے سیاست دانوں کی مداخلت کالج یا یونیورسٹی کی سیاسی ماحول کو آلودہ کر رہی ہے۔ آج تمام سیاسی جماعتیں طلبا کی طاقت کو سمجھتی ہیں اور انہیں اپنی ذاتی مفاد کے لیے ایک ذریعہ بنانا چاہتی ہیں۔ طلبا اپنے مستقبل کے لیے نہ سوچ کر سیاست دانوں کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر ان کے کام کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں انتخاب کے دوران طلبا کی یونین کے رہنماؤں کو تحفظ دیتی ہیں اور بعد میں انہیں اپنے ذاتی مفاد اور دیگر سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے اکساتے اور استعمال کرتے ہیں۔ یہ سیاسی جماعتیں طلبا کا استعمال اپنی مرضی کے مطابق کر رہی ہیں اور طلبا بھی اپنی توجہ پڑھائی میں نہ دے کر سیاست پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔

دیگر عوامل: ان وجوہات کے علاوہ بھی طلبا میں بے چینی کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

غلط طریقے سے بچوں کی پرورش کرنا: بچوں کی فطرت بنیادی طور پر ان کی پرورش پر منحصر ہوتی ہے۔ بچوں کا ان کے گھر سے باہر ان کا برتاؤ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ گھر میں ان کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اگر والدین کی طرف سے بچوں کو ان کی ضرورت سے زیادہ محبت، دیکھ بھال اور تحفظ کے ساتھ خراب کیا جا رہا ہے تو وہ بالواسطہ طور پر اپنے بچے کو غیر نظم و ضبط کا شکار کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنے گھر اور گھر سے متعلق ہر کام کو اپنے بچے پر مرکوز کر لیں گے تو یہ بھی بچے کو بے نظمی کرنے کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتا ہے۔ بچہ اس رویے کا عادی ہو جائے گا۔ بچہ غصہ دکھانا شروع کر دے گا۔ اگر آپ اس کے غصے کو ترک کر دیں گے تو بچہ خود کو بہت اہم محسوس کرے گا۔ وہ سوچے گا کہ باقی دنیا اس کے غیر منظم سلوک کو برداشت کرے گی۔ یہ بچے کی غلط پرورش ہے۔ بچہ ہر جگہ اپنا غصہ دکھانا شروع کر دے گا۔ جب وہ بڑا ہو گا تو اپنے معلم، دوستوں اور دوسرے نامعلوم لوگوں کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ دکھائے گا۔ جو بعد میں اسکولوں اور کالجوں میں ہڑتالوں اور فسادات کی شکل بھی اختیار کر سکتا ہے۔

خاندانی پس منظر: خاندانی پس منظر بھی طالب علم میں نظم و ضبط کی کمی کا سبب بنتا ہے۔ جن طلبا کے خاندان سیاست سے وابستہ ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز ان کی ہے اور جن طلبا کے خاندان کی آمدنی بہت زیادہ ہے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے پیسوں سے ہر چیز خرید سکتے ہیں۔ اس طرح کا رویہ انہیں محسوس کراتا ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ وہ طالب علم ہیں جو پڑھائی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور امتحانات میں نقل کے غیر منصفانہ طریقے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب انہیں ایسے کام کرنے سے روکا جاتا ہے تو وہ معلم کو دھمکی دیتے ہیں کہ ان کا خاندانی پس منظر بہت مضبوط ہے اور وہ معلم کو نوکری سے معطل کروا سکتے ہے۔ کچھ معاملات ایسے بھی ہیں جن میں طلباء معلم کو رشوت دینے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ امتحانات میں نقل کریں۔ اپنے پیسوں سے یہ طلباء امتحانات سے قبل سوالیہ پرچے بھی لیک کرانے کی کوشش

کرتے ہیں اور پکڑے جانے پر حکام کو دھمکیاں دیتے ہیں۔

تعلیمی ادارے میں گروہ کی تشکیل: عام طور پر اداروں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کسی چھوٹی سی لڑائی نے تمام طلباء کو گروہوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کہ ایک گروہ دوسرے کے خلاف ہو جائے۔ انہیں دشمن سمجھا جاتا ہے۔ طلباء انا پرست ہو جاتے ہیں اور کسی چیز کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اس طرح کا رویہ طالب علم کے درمیان زیادہ سے زیادہ مسائل پیدا کرتا ہے۔ صورت حال اس قدر بگڑ جاتی ہے کہ اگر دوسرے گروہ کا کوئی طالب علم غلطی سے انہیں کچھ کہہ دے یا چھو لے تو لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے۔ طلباء میں اس طرح کے اندرونی گروہ اور ان کے بیچ کی لڑائیاں نظم و ضبط کے لیے خطرہ کا باعث بنتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے لڑنے کے لیے کلاس کی پڑھائی بند کروا دیتے ہیں۔ لڑائی پر تشدد ہو جاتی ہے۔ یہ اندرونی فساد کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

ادارے کی غیر ذمہ دارانہ نوعیت: طلبا کی بے چینی صرف طلبا کی غلطیوں کی وجہ سے ہو ایسا ضروری نہیں ہے۔ بعض اوقات ادارے کا بھی اس میں قصور ہوتا ہے۔ طلباء جب اپنی مسائل لے کر جاتے ہیں تو ادارے کے انتظامیہ انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات طلباء کے ساتھ کوئی مسئلہ درپیش ہے اور وہ ادارے کے سربراہ سے اس کی شکایت کرتے ہیں۔ جب اس شکایت کو طویل عرصے تک نظر انداز کیا جاتا ہے تو طلباء غصے میں آجاتے ہیں اور احتجاج کرتے ہیں۔

ادارہ جاتی فیسوں میں اضافہ: ہر طالب علم کا تعلق امیر گھرانے سے نہیں ہوتا۔ وہ بہت مہنگی فیس برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ ادارے کی فیس میں اضافہ بعض اوقات طلبا کو قبول نہیں ہوتا۔ اداروں کو طالب علم کے مخصوص بیچ کے لیے فیس کو مستقل رکھنا چاہیے۔ فیسوں میں مسلسل اضافے سے طلباء میں غصہ پایا جاتا ہے اور وہ احتجاج کرتے ہیں۔

اثاثوں کی کمی: بعض اوقات کالج کا کیمپس اس حد تک نہیں ہوتا ہے جتنا کہ طلباء کی تعداد ہیں۔ طلباء کی تعداد کے مقابلے کمپیوٹر، لیب کا سامان، فرنیچر اور فیکلٹی جیسے وسائل کی کمی ہوتی ہے۔ یہ بھی طلبا میں اضطرار پیدا کرتے ہے۔ جب ادارے خود کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ اپ گریڈ نہیں کرتا تو یہ طلباء میں احتجاج کا باعث بن سکتا ہے۔

اس کے علاوہ 1960 میں یو جی سی کمیٹی نے طلبا میں اضطرار اور ایجی ٹیشن کے لیے درج ذیل وجوہات بتائی:

1۔ معاشی وجوہات، جیسے فیس میں کمی کرنے اور اسکالرشپ بڑھانے کے مطالبات۔
2۔ داخلوں، امتحانات اور تدریس سے متعلق موجودہ ضابطہ میں تبدیلی کا مطالبہ۔
3۔ کالجوں/یونیورسٹیوں کا کام کرنے کے طریقے کا بہتر نہ ہونا یا کمزور رہنا۔
4۔ طلباء اور معلم کے درمیان تعلقات، مثلاً، طالبات یا طالب علم کے رہنماؤں کے ساتھ معلم کا برتاؤ وغیرہ۔
5۔ کیمپس میں سہولیات کی کمی، جیسے ہاسٹل میں کمرہ و سہالیات کا کم ہونا، ہاسٹلز میں طلبا کو دیا جانے والے کھانے کا معیاری نہ ہونا، کینٹین کی سہولت کا فقدان، وغیرہ۔
6۔ طلبا کے رہنماؤں کو سیاستدانوں کی طرف سے اکسایا جانا۔

ضرورت سے زیادہ کلاس میں طلباء کی تعداد:۔ عام طور پر کلاس میں طلبا علم کی تعداد اتنی زیادہ ہے کی معلم اور طالب علم کا آپس میں رابطہ قائم

نہیں ہو پاتا ہے۔ معلم انفرادی طور پر طالب علم کی مشکلات کو سمجھنے سے قاصر ہے اس طرح سے معلم کی خاصیت کا بھی طلباء پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

عیب دار تدریس طریقہ:۔ ہمارے زیادتر اسکول اور کالجوں میں تدریس میں روایتی طریقہ تدریس کا استعمال کیا جاتا ہیں جو طلبا میں علم حاصل کرنے کے لیے تجسس پیدا نہیں کرتے ہیں۔ نتیجہ طلباء کو کلاس میں دلچسپ ماحول نہیں مل رہا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ طلبا میں اضطرار پیدا کرنے میں سیاسی جماعتوں کے کردار کو مختصر میں واضح کیجیئے۔
2۔ طلبا میں اضطرار کے لیے کوئی دو، ذمہ دار عوامل بتائے۔

13.5 طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات

(General Measures to be Taken to Minimize/Remove Students' Unrest)

طلبا کی بے چینی کے ممکنہ حل درج ذیل ہو سکتے ہیں:

نصاب میں اخلاقی اقدار کی شمولیت: طلباء کو شروع سے ہی نظم و ضبط سکھانے کی ضرورت ہے۔ اسے نظم و ضبط ایک دن میں نہیں سکھایا جا سکتا۔ لہٰذا بہتر ہو گا کہ اخلاقی اقدار کا مضمون شروع سے ہی اسکولوں کے نصاب میں شامل کیا جائے۔ طلباء کو اسکولوں میں یہ سکھایا جائے کہ بزرگوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کرنا ہے، مسائل کو شائستہ طریقے سے کیسے حل کرنا ہے، غصے کو کیسے سنبھالنا ہے اور لڑائی جھگڑوں سے کیسے بچنا ہے۔

اچھی پرورش: والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو ہر طرح کے حالات میں ایڈجسٹ ہونا سکھائیں۔ انہیں طلباء کو سکھانا چاہیے کہ حالات کو ہمیشہ ان کے مطابق نہیں ڈھالا جا سکتا۔ بعض اوقات انہیں حالات کے مطابق خود کو ڈھالنا پڑتا ہے۔ مطالبات پورے نہ ہونے پر اپنے مطالبات کو آگے بڑھانا اور طیش کا مظاہرہ کرنا ہر گز قابل قبول نہیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں یہ ہڑتالوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اگر والدین اپنے بچوں کی غلطی کو بروقت سنبھال لیتے تو یہ سلسلہ رک جاتا۔

بے ضابطگی کی اصل وجہ تلاش کرنا: طلباء کے ذریعہ کئے گئے ہر غیر نظم و ضبط والے عمل کے پیچھے کچھ نہ کچھ وجہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، بعض اوقات طلباء ہڑتال پر چلے جاتے ہیں اگر وہ اپنی فیکلٹی یا ان کے لیے دستیاب وسائل سے مطمئن نہ ہوں۔ اگر ہڑتالوں کے پیچھے کوئی حقیقی وجہ ہے تو اس وجہ کا تدارک کیا جانا چاہیے۔ ادارے کے ذمہ داران کا فرض ہے کہ وہ طلبا کی بے ضابطگی کی اصل وجہ تلاش کریں اور اگر وہ وجہ حقیقی اور قابل حل ہے تو اسے بروقت حل کیا جائے۔

پرنسپل اور طلباء کے درمیان میٹنگ کا انعقاد: ایک ادارے میں طلباء کی بھلائی کے لیے بہت سے فیصلے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر طلباء کے ساتھ بات چیت کر کے فیصلے کیے جائیں تو یہ قابل تعریف ہو گا۔ ہر کلاس میں کلاس مانیٹر یا کلاس کے نمائندے ہونے چاہئیں جو اپنے کلاس کے دوسرے طلباء کے مشورے اور ضروریات کو جب بھی میٹنگ کا اہتمام ہو اور انہیں بلایا جائے تو وہ حکام کے سامنے انکی باتوں کو رکھیں۔ اس

طرح حکام کی طرف سے کئے گئے فیصلوں کے خلاف طلباء میں جو تحریک چل رہی ہو گی وہ فیصلے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے۔

کونسلنگ یا مشاورات: اگر کسی ادارے میں طلباء کی طرف سے اکثر ہڑتالیں یا احتجاج ہوتا ہے تو ادارے کو طلباء کے لئے کونسلنگ یا مشاوراتی سیشن کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ادارے میں کونسلر کو بلایا جانا چاہئے جو طلباء کی طرز عمل پر رہنمائی کر سکے اور انہیں وہ تمام ممکنہ طریقے بتائے جن سے وہ کسی صورت حال کو پر سکون انداز میں سنبھال سکتے ہیں۔

فوری فیصلوں سے گریز: ادارے کو فوری فیصلے لینے سے گریز کرنا چاہیے۔ طلبا کے لیے نئی پالیسی یا نیا قاعدہ نافذ کرنے سے دس سے پندرہ دن پہلے ایک مناسب نوٹس ڈسپلے بورڈ پر لگا دینی چاہیے۔ اگر وہ اس پر متفق نہیں ہیں تو اس طرح انہیں نئے اصول پر سوچنے اور اس پر اپنے خیالات پیش کرنے کا وقت ملے گا۔ لیکن اگر انہیں فوری طور پر اطلاع کیا جائے تو انہیں اپنے خیالات پیش کرنے کا وقت نہیں ملے گا جس سے ان میں غصہ اور بے چینی پیدا ہو گا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے کے لیے کوئی دو تدارک لکھیئے۔

13.6 طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں انتظامیہ، معلم اور والدین کا کردار

(Role of Administrators, Teachers and Parents in Minimizing /Removing Students' Unrest)

طلبا میں بے چینی یا اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں انتظامیہ، معلم اور والدین کا بہت ہی اہم کردار ہے، جس کی وضاحت درجِ ذیل میں کی گئی ہے۔

طلبا میں بے چینی یا اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں انتظامیہ کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ یہاں کچھ اہم طریقے ہیں جن کے ذریعے انتظامیہ طلباء کی بے چینی کو کم کر سکتی ہے:

- تعلیمی انتظامیہ کو طلباء کی بے چینی کے عوامل کا تجزیہ کرنا چاہئے، جیسے کہ تعلیمی نظام، امتحانات، انفرادی مسائل یا معاشی وجوحات۔
- طلباء کو مشورہ اور رہنمائی فراہم کرنا بہت اہم ہے۔ ان کی مشکلات کو سمجھنا، ان کو راہنمائی دینا، اور انہیں مثبت طریقے سے مشکلات کا سامنا کرنے کی تربیت دینا بے چینی کو کم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- انتظامیہ کو طلباء کی بہترین تربیت کے لیے سہولتیں اور جسمانی اور جذباتی طور پر محفوظ ماحول فراہم کرانا چاہیئے اور اسکی نفسیاتی اور معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد فراہم کرنا چاہیئے۔
- تعلیمی اداروں کا بہتر معیار اور منصوبہ بندی ان کے کام کرنے کے طریقوں کو موثر بناتا ہے اور طلبا میں بے چینی کو کم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- انتظامیہ کو طلبا کے مسائل کے لیے ہمدردانہ رویہ رکھنا چاہیئے۔

- انتظامیہ کو طلبا کے تعلیمی مسائل کو سننا چاہیئے۔ اسے نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے اور اسکے لیے ممکن حل نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔
- انتظامیہ کو طلباپر ضرورت سے زیادہ سختی نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی دباؤ بنانا چاہیئے۔
- انتظامیہ کو معاشی طور پر کمزور طلبا کے لیے وظائف کا انتظام بھی کرنا چاہیئے۔
- اسکول، کالیج اور یونیورسٹی کی مختلف کمیٹیوں میں طلبا کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔
- انتظامیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ادارے کے تعلیمی ماحول کو برقرار رکھیں اور اداروں میں سیاسی جماعت کے کسی بھی طرح کے دخل کو تسلیم نہ کریں۔
- انتظامیہ ایسی پالیسیوں اور طریقوں کو نافذ کریں جو اسکول کی کمیونٹی میں شمولیت، تنوع اور مساوات کو فروغ دیں۔ ثقافتی قابلیت، اختلافات کا احترام، اور تمام طلباء کے لیے تعلیمی اور سماجی طور پر ترقی کرنے کے مواقع کی حوصلہ افزائی کریں۔

ایک فعال اور جامع نقطہ نظر اختیار کرنے سے، منتظمین طلبا کی بے چینی کو کم کرنے، اسکول کے مثبت کلچر کو فروغ دینے، اور تعلیمی کامیابی اور ذاتی ترقی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں معلم کا کردار

(Role of Teachers in Minimizing /Removing Students' Unrest)

معلم ایک مثبت اور معاون تعلیمی ماحول پیدا کر کے طالب علم کی بے چینی یا اضطرار کو کم کرنے یا اسے دور کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہاں کئی اہم باتیں دی گئی ہیں جن کے ذریعہ معلم طلبا میں بے چینی کو کم کر سکتے یا ادور کر سکتے ہے:

- معلم کو اعتماد، احترام اور ہمدردی کی بنیاد پر طلباء کے ساتھ مثبت تعلقات قائم کرنا چاہیئے۔
- معلم طلبا کو خود سے نظم وضبط سے رہنے کے لیے حوصلہ افزائی کریں۔
- معلم کو چاہیئے کہ کلاس روم میں کھلے اور موثر مواصلات کی حوصلہ افزائی کریں جہاں طلباء اپنے خیالات، خدشات اور جذبات کا اظہار کرنے میں آزادی محسوس کریں۔
- معلم کو طلبا کی مسائل کو توجہ کے ساتھ سننے اور اسے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔
- معلم کو ان طلباء کے لیے معاون خدمات کی شناخت کرنی چاہیئے اور فراہم کرنا چاہیئے جو جذباتی، رویے، یا تعلیمی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔
- معلم کو چاہیئے کہ وہ طلباء کی ضروریات کو سمجھے اور مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے مشیروں، ماہر نفسیات، یا معاون عملے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔
- معلم کو ایسے تدریسی طریقے استعمال کرنا چاہیئے جو دلچسپ ہو اور جن میں طلبا کی شمولیت ہو۔ کلاس روم میں فعال شرکت، تنقیدی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

- معلم کو انعامات کے ذریعے طلبا کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے اور مثبت رویے کو تقویت دینی چاہیئے۔
- معلم کا رویہ طلباء کے ساتھ محبت اور توجہ والا ہونا چاہیئے تاکہ وہ آپ کو اپنا دوست سمجھیں اور آپ کی مدد سے زیادہ معلومات حاصل کر سکیں اور طلباء دوسروں کے ساتھ محبت اور احترام کے ساتھ رہیں۔
- معلم طلباء کے علمی استعداد کو تشویش دیں اور ان کو محسوس کرائیں کہ وہ کسی بھی مشکلات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہر طالب علم کو ان کی مخصوص ضروریات اور اہداف کی توجہ دیں تاکہ وہ زیادہ ترقی کر سکیں۔
- معلم کو چاہیئے کہ بچوں کو مشورے اور رہنمائی فراہم کریں تاکہ وہ اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔
- معلم خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں تاکہ طلباء میں بھی احترام اور محبت بڑھے۔

ان حکمت عملیوں کو نافذ کرنے سے معلم طلبا کی بے چینی کو کم کرنے، اسکول کے مثبت ماحول کو فروغ دینے، اور طلبا کی مجموعی فلاح و بہبود اور کامیابی میں معاونت کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں والدین کا کردار

(Role of Parents in Minimizing /Removing Students' Unrest)

والدین گھر میں معاون اور پرورش کرنے والے ماحول کو فروغ دے کر طالب علم کی پریشانی کو کم کرنے یا اسے دور کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہاں کچھ اہم طریقے ہیں جن کے ذریعے والدین طلبا کی بے چینی یا اضطرار کو دور کر سکتے ہیں:

- والدیں کا اپنے بچوں کے لیے آزادانہ اور مثبت رویہ اور انکو خود مختار بنانا۔
- والدیں اپنے بچوں کے تعلیمی امور میں رہنومائی اور مدد کرنا اور صحیح ہدایات دینا۔
- بچوں کو درست معاشرتی تربیت دیں تاکہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مہذب روابط قائم کر سکیں۔
- بچوں کو وقت کا صحیح استعمال کرنا سکھائیں اور زیادہ وقت کو غیر موثر کاموں میں صرف نہ کریں۔
- گھر میں بچوں کے ساتھ کھل کر بات چیت کی حوصلہ افزائی کریں جہاں بچے فیصلے کے خوف کے بغیر اپنے خدشات اور تجربات پر بات کرنے میں آسانی محسوس کریں۔
- اپنے بچے کے چیلنجز کے بارے میں ہمدردی اور سمجھداری کا مظاہرہ کریں، خواہ وہ تعلیمی، سماجی، یا جذباتی ہوں۔ ان کے جذبات اور نقطہ نظر کو سمجھے اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔
- بچوں کو تنازعات اور اختلاف رائے کو سنبھالنے کے صحت مند طریقے سکھائیں، دوسروں کی رائے کے احترام پر زور دیتے ہوئے اور پرامن حل تلاش کریں۔
- امتحانات کے دوران خاص طور پر ان کی جذباتی مدد اور حوصلہ افزائی کریں۔
- والدیں کو چاہیئے کہ محبت، صبر، مہربانی اور احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے بچے کے لیے رول ماڈل بنیں۔ بچے اکثر اس طرز عمل کی تقلید کرتے ہیں جو وہ گھر میں دیکھتے ہیں۔

- ہم نصابی سرگرمیوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی کریں جو ٹیم ورک، قائدانہ صلاحیتوں، اور تعلق کے احساس کو فروغ دیتی ہیں، جس سے تنہائی یا عدم اطمینان کے احساسات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔
- والدین کو اپنے بچوں کو انکی دلچسپیوں کے مطابق پڑھائی کرنے کا مواقع فراہم کرنا چاہیئے۔
- والدین کو گھریلو مسائل کو اپنے بچوں کے سامنے نہیں آنے دینا چاہیئے کیونکہ ان باتون کا ان کے ذہن پر منفی اثر پڑتا ہے۔
- والدین کو اپنے بچوں کو وقت دینا چاہیئے اور ان کی دیکھ بھال اور اچھے کردار کے لیے ان پر توجہ دینی چاہیئے۔
- بچوں کی رہنمائی کرنی چاہیئے اور بہتر مشورہ دینا چاہیئے۔
- اگر آپ کو بدامنی کی مسلسل علامات، جیسے بے چینی، ڈپریشن، یا رویے کے مسائل نظر آتے ہیں، تو ایسے مشیروں یا معالجین سے پیشہ ورانہ مدد لینے پر غور کریں جو بچوں اور نوعمروں کی ذہنی صحت میں مہارت رکھتے ہیں۔

ان حکمت عملیوں کو نافذ کرنے سے، والدین ایک معاون اور ہم آہنگ ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں جو طالب علم کی بے چینی کو کم کرتا ہے اور مجموعی طور پر فلاح و بہبود کو فروغ دیتا ہے۔ ان تمام امور کا تعاون کرتے ہوئے والدین طلبا کی بے چینی دور کر سکتے ہیں اور ان کی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ کوئی دو اہم تدارک بتائے جن کو عمل میں لا کر والدین بچوں میں اضطرار یا بے چینی کو کم کر سکتے ہوں۔
2۔ کوئی دو اہم تدارک بتائے جن کو عمل میں لا کر معلم طلبا میں اضطرار یا بے چینی کو کم کر سکتے ہوں۔

13.7 طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں ذرائع ابلاغ کا کردار

(Role of Mass Media in Minimizing/Removing Students' Unrest)

ماس میڈیا جسے ہم ذرائع ابلاغ بھی کہتے ہے اس میں اخبارات، میگزین، ریڈیو، ٹیلیویژن اور انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہے۔ یہ موجودہ وقت میں مواصلات کا سب سے اہم ذریعہ ہے جو ہم سبھی کو چاروں جانب سے گھیرے ہوے ہے۔ اسے جمہوریت کا چوتھا ستون بھی کہا گیا ہے۔ آج طلبا کی اکثریت تعداد اس کا استعمال کر رہی ہے اور ان کے ذہن پر اس کا بہت گہرا اثر پڑ رہا ہے۔ اس لیے میڈیا کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جو کچھ بھی دکھائے یا تصویر پیش کریں وہ سماجی اور اخلاقی نظریہ سے بہتر ہو۔

آج ماس میڈیا پر آگاہی اور رائے کے اظہار کے لیے نہ جانے کتنے پلیٹ فارم دستیاب ہیں جن کا استعمال طلبا کی بے چینی کو کم کرنے میں کیا جا سکتا ہیں۔ یہاں کچھ طریقے دیے ہیں جن کی بنیاد پر یہ بتایا جا سکتا ہے کہ ماس میڈیا اس مسائل کے حل میں میں تعاون کرتا ہے:

طلبا میں اضطرار کو دور کرنے یا کم کرنے میں ماس میڈیا کا بہت اہم کردار ہے۔ یہاں کچھ اہم اور کارگر طریقے بتائے جا رہے ہیں جن کا استعمال اس مقصد کے لیے کیا جا سکتا ہے:

- **مواصلات اور تبادلہ خیالات:** سوشل میڈیا پلیٹ فارم طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ، فیکلٹی ممبران، اور منتظمین کے ساتھ حقیقی وقت

میں بات چیت کی سہولت فراہم کرتے ہے۔ یہ فوری مواصلت بے اطمنانی کے امکانات کو کم کرنے، غلط فہمیوں کو دور کرنے، مسائل کو واضح کرنے اور بات چیت کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہے۔ سوشل میڈیا کی مدد سے طلبا اپنے خیالات اور مشکلات کو آسانی سے بیان کر سکتے ہیں۔ اپنے مسائل کو اپنے ساتھیوں، معلم، والدین اور حکمران تک پہنچا سکتے ہے۔

- **معلومات کی ترسیل:** سوشل میڈیا کی مدد سے کسی بھی طرح کی معلومات کے تیزی سے پھیلایا جاسکتا ہے۔ طلباء تعلیمی معلومات، تعلیمی اپ ڈیٹس، خبروں اور اعلانات کو تیزی سے شیئر کر سکتے ہیں، جو کہ طلبا کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔
- **پرامن احتجاج کا اہتمام:** سوشل میڈیا پلیٹ فارم کا استعمال پرامن احتجاج اور مظاہروں کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ طلباء اپنے پیغام کو مؤثر طریقے سے پھیلا سکتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ان کی شکایات ک سنا جائے۔ سوشل میڈیا کی مسائل کو حل کرنے کے لئے ی ان کے خیالات اور تجاویز کو سامنے لانے کا بہترین ذریعہ ہے اور اسکے حل کی تلاش مین ان کی مدد کرتی ہے۔
- **سپورٹ نیٹ ورکس کی تعمیر کرنا:** سوشل میڈیا طلباء کو ہم خیال افراد کے ساتھ جڑنے اور سپورٹ نیٹ ورک بنانے میں مدد کرتا ہے۔ یکجہتی اور برادری کا یہ احساس طلباء کو اجتماعی طور پر مسائل کو حل کرنے اور تعمیری حل تلاش کرنے کے لیے بااختیار بنا سکتا ہے، جس سے تنہائی یا بے بسی کے احساس کو کم کیا جاسکتا ہے جو اضطرار یا بے اطمینانی کا باعث بن سکتا ہے۔
- **فیصلہ سازوں کے ساتھ جڑنا اور مشغول ہونا:** ٹوئٹر، فیس بک، یا انسٹا گرام جیسے پلیٹ فارم طلباء کو فیصلہ سازوں، جیسے کہ یونیورسٹی کے منتظمین، سرکاری عہدیداروں، یا پالیسی سازوں کے ساتھ جڑنے اور مشغول ہونے کے لیے براہ راست چینل فراہم کرتے ہیں۔ تعمیری آن لائن تعاملات کے ذریعے، طلباء اپنے خدشات کی وکالت کر سکتے ہیں، فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لے سکتے ہیں، اور مثبت تبدیلی میں حصہ لے سکتے ہیں۔
- طلبا کو مختلف کیریئر کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں میڈیا کو اہم ذریعہ بنایا جاسکتا ہے
- طلبا کو تعلیمی فلمیں دکھا کر انکی کردار سازی کی جاسکتی ہے۔
- آگاہ شوانی اور دوردرشن کے ذریعہ تمام تعلیمی پروگرام کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ جسے پر طلبا اسکولی نصاب کی بہت سی باتوں کو سیکھ سکتے ہیں۔
- شوشل میڈیا کا استعمال خالی وقت کے صحیح استعمال کے لیے کر کستے ہے اور طلبا کی تفریح بھی ہو جاتی ہے جس سے ان مُن تھکان اور بے چینی کنم ہو سکتی ہے۔
- میڈیا کے ذریعہ سے معاشی طور پر کمزور طلبا کو حکومت کی مختلف اسکیم اور وظیفوں کے بارے میں معلومات فراہم کرائی جاسکتی ہے۔
- طلبا میں آج بے چینی کی اہم وجہ تعلیمی اداروں میں پھیلی ناانصافی، پیپر لیک، کرپشن وغیرہ ہے، میڈیا تعلیمی مافیاؤن پر کڑی نظر رکھ سکتا ہے اور اسٹنگ آپریشن کے ذریعہ ان کا کالا چہرہ دنیا کے سامنے لا سکتا ہے۔

یہ تمام طریقے سوشل میڈیا کو طلبا میں بے چینی کو کم کرنے کے لئے ایک مفید اور موثر ذریعہ بناتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے کے لیے کوئی دو ایسے طریقے بتائے جس مین ذرائع ابلاغ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

13.8 تنظیمی سطح پر بحران کاانصرام(Crisis Management at Organizational Level)

بحران کے انصرام سے مراد غیر متوقع اور ممکنہ طور پر نقصان دہ واقعات یا حالات کے اثرات کو سنبھالنے اور کم کرنے کا عمل ہے جو کسی تنظیم کے کاموں، اسٹیک ہولڈرز کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔ اس میں ممکنہ بحرانوں کی نشاندہی کرنا، مؤثر طریقے سے جواب دینے کے لیے منصوبے تیار کرنا، اور نقصان کو کم کرنے اور بحالی میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ان منصوبوں پر عمل درآمد کرنا شامل ہے۔

کوئی بھی ایسی چیز، جو کسی تنظیم کو کسی بھی حد تک غیر مستحکم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے بحران ہے۔ بحران کا انصرام کسی بھی بحران کے دوران اٹھانے والے اقدامات کے بارے میں آپ کی رہنمائی کرتی ہے۔ اس کا کردار تنظیم کی ساکھ اور مالی بہبود کی حفاظت کرنا ہے۔ یہ مینیجرز کو اس کے دوبارہ ہونے سے روکنے میں مدد کے لیے حکمت عملی وضع کرنے کی اجازت دیتا ہے اور اگر ایسا ہوتا ہے تو، افراد کو غیر متوقع اور منفی واقعات کے لیے تیار کرتا ہے تاکہ وہ انہیں اعتماد اور قابلیت سے سنبھال سکیں۔ یہ اسٹیک ہولڈرز کو یقین دلانے کے لیے بھی ہے کہ آپ اس مسئلے سے نمٹ رہے ہیں اور نقصان کو کم کرنے کے لیے صحیح اقدامات کر رہے ہیں۔

بحران کا انصرام سے مراد بحران سے متعلق مجموعی حکمت عملی ہے۔ بحران کا انصرام وہ عمل ہے جس کے ذریعے کوئی تنظیم کسی خلل انگیز اور غیر متوقع واقعے کے لیے تیاری کرتی ہے اور موثر طریقے سے نمٹتی ہے جس سے تنظیم یا اس کے اسٹیک ہولڈرز کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بحران کے انصرام کا مطالعہ 1980 کی دہائی میں بڑے پیمانے پر صنعتی اور ماحولیاتی آفات سے شروع ہوا تھا۔ آج اس کا استعمال کئی سارے علاقوں میں ہو رہا ہے۔ بحران میں تین عناصر مشترک ہیں (a) : تنظیم کے لیے خطرہ، (b) حیرت کا عنصر، اور (c) فیصلہ کرنے کا مختصر وقت۔

وینیٹ (Venettee) کا کہنا ہے کہ "بحران تبدیلی کا ایک ایسا عمل ہے جہاں پرانے نظام کو مزید برقرار نہیں رکھا جا سکتا"۔ لہٰذا، چوتھا متعین معیار تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اگر تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے تو واقعہ کو زیادہ درست طریقے سے ناکامی یا واقعہ کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔

بحران کے انصرام سے مراد اہم اور غیر متوقع واقعات کے لیے تیاری، جواب دینے اور ان سے بازیابی کے اسٹریٹجک عمل سے ہے، جو کسی تنظیم کی ساکھ، آپریشنز، اسٹیک ہولڈرز، یا مجموعی طور پر فلاح کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یہ واقعات، جنہیں بحرانوں کے نام سے جانا جاتا ہے، میں قدرتی آفات، تکنیکی خرابیاں، تعلقات عامہ کے واقعات، مالیاتی رکاوٹیں، حادثات، سائبر سیکیورٹی کی خلاف ورزیاں اور بہت کچھ شامل ہو سکتا ہے۔

13.9 بحران کے انصرام کا بنیادی مقصد(Objectives of Crisis Management)

بحران کے انصرام کا بنیادی مقصد کسی تنظیم اور اس کے اسٹیک ہولڈرز پر بحران کے منفی اثرات کو کم کرنا ہے۔ اس میں نقصان کو کم کرنے، معمول کو بحال کرنے اور تنظیم کی ساکھ کو برقرار رکھنے یا دوبارہ بنانے کے لیے صورت حال کا مؤثر طریقے سے انتظام کرنا شامل ہے۔

بحران کے انصرام میں مختلف حکمت عملیوں اور اقدامات کو شامل کیا گیا ہے جو بحران کے فوری چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بنائے گئے ہیں جبکہ طویل مدتی نتائج پر بھی غور کرتے ہیں۔

بحران کے انصرام کا مقصد غیر متوقع اور ممکنہ طور پر نقصان دہ واقعات یا حالات کا مؤثر طریقے سے جواب دینا اور ان کے ذریعے نیویگیٹ کرنا ہے۔اس کے مقاصد میں شامل ہیں:

1۔ اثر کو کم سے کم کریں: تنظیم،اس کے اسٹیک ہولڈرز اور اس کے آپریشنز پر بحران کے منفی اثرات کو کم کریں۔

2۔ ساکھ کی حفاظت کریں: صارفین، سرمایہ کاروں، ملازمین اور عوام کی نظروں میں تنظیم کی ساکھ کو محفوظ رکھیں۔

3۔ تسلسل کو یقینی بنائیں: بحران کے دوران اور بعد میں ضروری کاروباری افعال اور آپریشنز کو برقرار رکھیں یا فوری بحال کریں۔

4۔ اسٹیک ہولڈرز کی حفاظت: ملازمین، صارفین، سپلائرز، اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کی حفاظت، بہبود اور اعتماد کو یقینی بنائیں۔

5۔ تعمیل اور قانونی: بحران سے نمٹنے کے دوران قانونی تقاضوں، ضابطوں اور اخلاقی معیارات پر عمل کریں۔

6۔ سیکھیں اور بہتر بنائیں: سیکھے گئے اسباق کی نشاندہی کرنے اور مستقبل کے بحران سے نمٹنے کی حکمت عملیوں اور منصوبوں کو بہتر بنانے کے لیے بحرانی ردعمل کا تجزیہ کریں۔

بحران کے انتظام کی ضرورت: کئی وجوہات کی بنا پر بحران کا انتظام ضروری ہے:

1۔ متحرک تیاری: یہ تنظیموں کو غیر متوقع واقعات کے لیے تیار کرنے میں مدد کرتا ہے جو عام کاموں میں خلل ڈال سکتے ہیں یا ان کی ساکھ کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔

2۔ بروقت جواب: یہ تنظیموں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ بحران پیدا ہونے پر فوری اور مؤثر طریقے سے جواب دے سکیں، اور اس کے اثرات کو کم سے کم کریں۔

3۔ ساکھ کا تحفظ: یہ مواصلات کا انتظام کرنے، مسائل کو حل کرنے اور شفافیت کو برقرار رکھنے کے ذریعے تنظیم کی ساکھ کے تحفظ میں مدد کرتا ہے۔

4۔ اسٹیک ہولڈر کا اعتماد: یہ یقینی بناتا ہے کہ اسٹیک ہولڈرز بشمول گاہک، ملازمین، سرمایہ کار، اور عوام، چیلنجنگ حالات سے نمٹنے کے لیے تنظیم کی صلاحیت پر پر اعتماد رہیں۔

5۔ قانونی اور ریگولیٹری تعمیل: یہ یقینی بناتا ہے کہ تنظیم ممکنہ قانونی خطرات کو کم کرتے ہوئے بحران کے دوران قانونی اور ریگولیٹری تقاضوں کی تعمیل کرے۔

6۔ سیکھنا اور بہتری: یہ تنظیموں کو ماضی کے بحرانوں سے سیکھنے، اپنی جوابی حکمت عملیوں کو بہتر بنانے، اور اپنی مجموعی لچک کو مضبوط بنانے کی اجازت دیتا ہے۔

بحران کی ٹیم (Crisis Team): یہ تنظیم کے اندر افراد کا ایک گروپ ہے جسے بحرانوں یا ہنگامی حالات کا انتظام کرنے اور ان کا جواب دینے کا کام سونپا جاتا ہے۔وہ تنظیم کے ردعمل کو مربوط کرنے، اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کرنے، حفاظت کو یقینی بنانے، اور تنظیم کی

کارروائیوں اور ساکھ پر بحران کے اثرات کو کم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ بحران کے انصرام کا سامنا تنظیم کو کبھی بھی کرنا پڑ سکتا ہے اس سے نمٹنے کے لیے تنظیم کو ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ٹیم بحران منصوبہ میں دیے گیے کام کو انجام دیتی ہے۔ یہ ٹیم طلبا کے جسمانی، جذباتی اور اس کی بہتری اور اسکی ضرورتوں کو دھیان میں رکھ کر اپنے کاموں کو انجام دیتی ہے۔ اس میں اسکول کی سطح پر جو ٹیم بنایا جاتی ہے اس میں اسکول کے نگران کار معلم، اسٹاف اور ذہنی صحت کی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے لوگ رہتے ہے۔ اس ٹیم میں کاموں کو فرد کی اہلیت و قابلیت کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔ حرانِ انصرام کے لیے منصوبہ بندی، عملآوری، رسد اور مالیاتی انتظامیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ افراد اور وسائل کی تنظیم بہتر انداز میں ہونے پر بحران سے موثر طریقے سے نکلا جاسکتا ہے۔

تصادم کاانصرام(Conflict Management): موجودہ وقت میں انسانی زندگی میں تصادم ہر ایک شعبے میں دیکھنے کو ملتا ہے اور سب سے زیادہ تصادم ذہنی طور پر ہوتا ہے۔ انسان کے ذہن میں مختلف طرح کے خیالات، اغراض و مقاصد، خواہشات ایک تصادم پیدا کرتے ہے، جس سے وہ بہت ہی جذباتی ہو جاتا ہے اوت تناؤ میں رہنے لگتا ہے۔ اس کی کیفیت انتہائی قابل رحم اور مجبور ہوتی ہے وہ نہ تو کوئی فیصلہ کر پاتا ہے اور نہ ہی کسی سمت میں صحیح طرح سے سوچ پاتا ہے۔ اسکی حالات ایک الجھے ہوئے انسان کی سی ہو جاتی ہے۔ تصادم ایک طرح سے فراد کے مابین اصولوں، انداز نظر خیالات کا سر گرم ٹکراؤ ہوتا ہے ھو کہ انسان کی صحت کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے۔

تصادم کے معنی مخالف ہے یا متضاد خواہشات میں تناؤ کے نتیجے کے طور پر پیدا ہونے والی تکلیف دہ جذباتی حالت۔ من(Munn) نے کہا کہ مسلسل چلنے وال تصادم تکلیف دہ ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کے لیے نقصان دہ بھی ہوتا ہے۔

کرو اور کرو(Crow and Crow) نے کہا کہ "تصادم اس وقت پیدا ہوتا ہے جب فرد کو اپنے ماحول میں ایسی قوتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اس کے خود کے مفاد اور خواہشات کے خلاف کام کرتی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو طلبا اور معلم دونوں کو اس طرح کے تصادم سے بچنے کی ضرورت ہے۔ جسکے لیے درج ذیل باتوں کو اپنایا جاسکتا ہے:

- کسی بھی طرح کے مسائل کو طلبا کے سامنے نہیں لانا چاہیئے۔
- طلبا کو اس بات کی بھی تربیت دی جانی کہ وہ ناکامیابی کا سامنہ کر سکیں اور ناامیدی کا شکار نہ ہو پائے،
- طلبا کو گروہ میں فعال طور پر کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔
- طلبا کو ہر طرح کے ماحول اور خاص طور پر متضاد ماحول سے ہم آہنگی پیدا کرنے کی صلاحیتیں ہونی چاہیئے۔
- طلبا کے اندر پائی جانے والی خوبیوں، صلاحیتوں اور قوتوں کو بامقصد طور پر عمل میں لایا جائے۔
- معلم ایسے ہو جو طلبا کے نفسیات کو سمجھنے ولا ہو اور اگر اسکے کوئی نفساتی مسائل ہوں تو اس کا علاج کروانا چاہیئے۔
- طلبا کو فیصلہ لینے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

جس طرح بحران کے انصارام کے لیے ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تصادم کو دور کرنے کے لیے ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ س کے لیے ٹیم کا ہر ممبر کام کریں اور اپنی بہترین کارکردگی پیش کریں۔

13.10 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں دیے گئے مواد مضموں کا مطالعہ کرنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلبا میں اضطرار کیا ہے اور اس کے مختلف اسباب کون سے ہیں جن کی وجہ سے طلباء میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ ان پر اثرانداز ہونے والے سماجی مسائل، سیاسی اثرات، معاشی دباؤ اور دیگر معاون عوامل جیسے پہلو شامل ہیں۔ اس کے بعد یہ عمومی اقدامات کا خاکہ پیش کرتا ہے جو طلباء کی بے چینی کو کم کرنے یا ختم کرنے کے لیے لاگو کیے جا سکتے ہیں، اس عمل میں منتظمین، معلم، والدین اور ذرائع ابلاغ کے کردار پر زور دیتے ہیں۔ منتظمین کو سازگار ماحول پیدا کرنے، طلباء کے خدشات کو دور کرنے والی پالیسیوں کو نافذ کرنے، اور کھلے مواصلاتی چینلز کو فروغ دینے کا کام سونپا جاتا ہے۔ معلم طلباء کی شکایات کو سمجھنے، رہنمائی کی پیشکش کرنے اور سیکھنے کے مثبت ماحول کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ والدین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم میں سرگرمی سے حصہ لیں، مدد اور رہنمائی فراہم کریں۔ ماس میڈیا کو تاثرات کی تشکیل، معلومات کو پھیلانے اور مکالمے کو فروغ دینے کے لیے ایک طاقتور ٹول کے طور پر اجاگر کیا جاتا ہے۔ آخر میں، باب تنظیمی سطح پر بحران کے انصرام کی حکمت عملیوں پر روشنی ڈالتا ہے، جس میں تیاری کی اہمیت، موثر مواصلات، اور بحرانوں سے نمٹنے اور تصادم کو بڑھنے سے روکنے کے لیے ٹیم ورک کی کوششوں پر زور دیا گیا ہے۔

13.11 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- اضطرار کے معنی ہے بے چینی یا بے اطمینانی کی حالت۔ کسی انسان میں یہ حالت مختلف عوامل کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ جس سے وہ ذہنی طور پر پریشان اور جذباتی طور پر غصہ کی حالت میں نظر آتا ہے۔ طلباء میں اضطرار سے مراد طلباء کی وہ صورتحال ہے جس میں وہ کسی وجہ سے بے چینی یا بے اطمینانی محسوس کرتے ہیں۔
- طلبا میں اضطرار یا بے چینی کی مسائل کو دور کیے جانے کی ضرورت ہے۔ اسکے لیے طلبا میں اضطرار کی وجوحات کو سمجھنا ہوگا۔ طلبا میں اضطرار یا بے چینی کی مختلف وجوحات جیسے سماجی عوامل، معاشی عوامل، سیاسی عوامل اور دیگر عوامل جن میں غلط طریقے سے بچون کی پرورش، خاندانی پس منظر، تعلیمی ادارے میں گروہ کی تشکیل، ادارے کی غیر ذمہ دارانہ نوعیت، ادارہ جاتی فیسوں میں اضافہ، اثاثوں کی کمی، آلودہ سیاست کا اثر، ضرورت سے زیادہ کلاس میں طلباء کی تعداد، عیبدار تدریس طریقہ، طلباء کی یونین وغیرہ ہے۔
- طلبا کی بے چینی کو دور کرنے کے لیے کچھ اہم اقدام اپنانے کی ضرورت ہے جیسے، نصاب میں اخلاقی اقدار کی شمولیت، اچھی پرورش، بے ضابطگی کی اصل وجہ تلاش کرنا، پرنسپل اور طلباء کے درمیان میٹنگ کا انعقاد، مشاورات وغیرہ کو اپنایا جا سکتا ہے۔ طلبا میں بے چینی یا اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے کے لیے مختلف ایسے طریقے ہیں جن کا استعمال کیا جا سکتا ہے اور انتظامیہ، معلم، والدین اور ذرائع ابلاغ اس کام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- بحران کے انصرام سے مراد غیر متوقع اور ممکنہ طور پر نقصان دہ واقعات یا حالات کے اثرات کو سنبھالنے اور کم کرنے کا عمل ہے جو

کسی تنظیم کے کاموں، اسٹیک ہولڈرز کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔

- بحران کے انصرام کا بنیادی مقصد کسی تنظیم اور اس کے اسٹیک ہولڈرز پر بحران کے منفی اثرات کو کم کرنا ہے۔ اس میں نقصان کو کم کرنے، معمول کو بحال کرنے اور تنظیم کی ساکھ کو برقرار رکھنے یا دوبارہ بنانے کے لیے صورت حال کا مؤثر طریقے سے انتظام کرنا شامل ہے۔
- بحران کے انصرام میں مختلف حکمت عملیوں اور اقدامات کو شامل کیا گیا ہے جو بحران کے فوری چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بنائے گئے ہیں جبکہ طویل مدتی نتائج پر بھی غور کرتے ہیں۔
- بحران کے انصرام کا مقصد غیر متوقع اور ممکنہ طور پر نقصان دہ واقعات یا حالات کا مؤثر طریقے سے جواب دینا اور ان کے ذریعے نیویگیٹ کرنا ہے۔ بحران کے انصرام کا سامنا تنظیم کو کبھی بھی کرنا پڑ سکتا ہے اس سے نمٹنے کے لیے تنظیم کو ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول کی سطح پر جو ٹیم بنایا جاتی ہے اس میں اسکول کے نگران کار معلم، اسٹاف اور ذہنی صحت کی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے لوگ رہتے ہے۔
- تصادم کے معنی مخالف ہے یا متضاد خواہشات میں تناؤ کے نتیجے کے طور پر پیدا ہونے والی تکلیف دہ جذباتی حالت۔ من (Munn) نے کہا کہ مسلسل چلنے وال تصادم تکلیف دہ ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کے لیے نقصان دہ بھی ہوتا ہے۔ طلبا اور معلم دونوں کو اس طرح کے تصادم سے بچنے کی ضرورت ہے

13.12 فرہنگ (Glossary)

طلبا میں اضطرار (Student Unrest)	طلباء میں اضطرار سے مراد طلباء کے درمیان عدم اطمینان کی حالت ہے جو کہ مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتی ہے جیسے کہ مظاہرے، ہڑتالیں، بائیکاٹ، یا اجتماعی کاروائیاں وغیرہ۔
ذرائع ابلاغ (Mass Media)	ذرائع ابلاغ سے مراد ان ذرائع یا مختلف مواصلاتی چینلز سے ہیں جو بیک وقت ایک بڑے سامعین تک پہنچتی ہیں۔ اس میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخبارات، رسائل، انٹرنیٹ پر مبنی پلیٹ فارمز اور سوشل میڈیا شامل ہیں۔
بحران کا انصرام (Crisis Management)	بحران کا انصرام سے مراد بحرانوں کو سنبھالنے اور ان کو کم کرنے کا طرزِ عمل ہے جو کسی تنظیم کی ساکھ، آپریشنز، یا اسٹیک ہولڈرز کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس میں فعال منصوبہ بندی، تیز رفتار ردعمل، موثر مواصلات، اور بحرانوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے بحالی کی کوششیں شامل ہیں۔
کرائسس ٹیم (Crisis Team)	کرائسس ٹیم ایک تنظیم کے اندر افراد کا ایک گروپ ہے جسے بحرانوں یا ہنگامی حالات کا انصرام کرنے اور ان کا جواب دینے کا کام سونپا جاتا ہے۔ وہ تنظیم کے ردعمل کو مربوط کرنے، اسٹیک

	ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کرنے، حفاظت کو یقینی بنانے، اور تنظیم کی کارروائیوں اور ساکھ پر بحران کے اثرات کو کم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

13.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ درجِ ذیل میں سے کس نے کہا تھا کہ ''طلبا میں بے چینی ایک علامت ہے، بیماری نہیں'' :

(a) بھٹاچاریہ (b) پٹیل (c) کرواور کرو (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ درجِ ذیل میں سے کون سا عوامل اضطرار کے لیے ذمہدار ہے:

(a) سماجی (b) معاشی (c) سیاسی (d) درجہ بالا سبھی

3۔ درجِ ذیل میں سے کو کا تعلق طلبا میں اضطرار سے نہیں ہے:

(a) غلط طریقہ سے پرورش (b) فیس میں کمی

(c) انتظامیہ کا طلبا کی مسائل پر توجہ نہ دینا (d) درجہ بالا سبھی

4۔ درجِ ذیل میں سے کون سا عمل طلبا میں بے چینی دور کر سکتا ہے:

(a) اچھی پرورش (b) انتظامیہ کا فوری فیصلوں سے گریز (c) طلبا کی کونسلنگ (d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ درجَ ذیل میں سے کس نے طلبا میں بے چینی کو اسکی مایوسی اور اسکے غیر منظم رویہ سے تعبیر کیا ہے:

(a) بھٹاچاریہ (b) پٹیل (c) کرواور کرو (d) ان میں سے کوئی نہیں

6۔ درجِ ذیل میں سے کون سے کام کو انتظامیہ کو کرنا چاہیئے:

(a) انتظامیہ کو معاشی طور پر کمزور طلبا کے لیے وظیفے کا انتظام (b) انتظامیہ کو ضرورت سے زیادہ سختی نہیں کرنی چاہیئے۔

(c) طلبا کے ساتھ ہمدردانہ رویہ رکھنا چاہیئے۔ (d) درجہ بالا سبھی

7۔ درجِ بالا میں سے کون سے کام معلم کو نہیں کرنا چاہیئے:

(a) طلبا پر اعتماد (b) طلبا کی حوصلہ افزائی (c) طلبا کی مسائل پر توجہ نہ دینا (d) طلبا کی رہنومائی

8۔ درجِ بالا میں سے کون سے کام والدین کو نہیں کرنا چاہیئے::

(a) بچوں کو وقت کا صحیح استعمال کرنا سیکھانا (b) بچوں کو وقت دینا

(c) بچوں کی مسائل کو نہ سننا (d) بچوں کی حوصلی افزائی کرنا

9۔ درجَ ذیل میں سے کس نے کہا کہ ''بحران تبدیلی کا ایک ایسا عمل ہے جہاں پرانے نظام کو مزید برقرار نہیں رکھا جاسکتا'':

(a) بھٹاچاریہ (b) پٹیل (c) کرواور کرو (d) وینیٹ

10۔ درجِ ذیل میں سے کس عناصر کا تعلق بحران سے ہے:

(a) تنظیم کے لیے خطرہ (b) حیرت کا عنصر (c) فیصلہ کرنے کا مختصر وقت (d) درجِ بالا سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ اضطرار کے تصور کو مختصر میں بیان کریں۔

2۔ اضطرار کے لیے ذمہدار چند اہم وجوہات کو تحریر کیجیئے۔

3۔ معاشی مسائل طلبا میں کس طرح سے اضطرار پیدا کرتی ہے، واضع کیجیئے۔

4۔ طلبا میں اضطرار کی سماجی وجوہات کی تشریح کیجیئے۔

5۔ طلبا میں اضطرار کے سیاسی وجوہات پر روشنی ڈالیے۔

6۔ وضاحت کی مہارت سے کیا سمجھتے ہے؟ اس کے اجزاء بتائے۔

7۔ طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں معلم کس طرح اہم رول ادا کر سکتا ہے، واضع کیجیئے۔

8۔ والدین کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے، جس سے کہ بچوں میں اضطرار نہ پیدا ہو۔

9۔ طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں انتظامیہ کے رول کی وضاجت کیجیئے۔

10۔ تنظیمی سطح پر بحران کے انصرام میں بحران کی ٹیم کس طرح سے کام کرتی ہے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ طلبا میں اضطرار پیدا کرنے والے مختلف وجوہات پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

2۔ طلبا میں اضطرار کو واضع کریں اور طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے میں ذرائع ابلاغ کے کردار کی وضاحت کیجیئے۔

3۔ طلبا میں اضطرار کو کم کرنے یا دور کرنے کے لیے کس طرح کے اقدامات اپنانے چاہیے، تفصیل میں بیا کریں۔

4۔ بحران کے انصرام سے کیا مراد ہے۔ تنظیمی سطح پر بحران کے انصرام پر تفصیل سے روشنی ڈالیئے۔

5۔ بحران کے انصرام کے مقاصد کو بتائے ہوے تصادم کا انصرام کی وضاحت کیجیئے۔

13.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Ghose, S.C. (1989). Teacher Students Relationship and its Impact on Student Unrest, New Delhi, Northen Book Centre.

2۔ Islam, B. (2018). Contemporary Issues in Education, Hyderabad, DDE and Directorate of Translation & Publication, Maulana Azad National Urdu

University

3. Pathak, P.D. and Tyagi G.D. (2011). Problems of Education in India, New Delhi, Allahabad, Alok Publication

4. Sharma, R. N. and Sharma R. K. (2004). Problems of Education in India, New Delhi, Atlantic Publisher and Distributors Pvt Ltd.

5. Thakur, A.S. & Berwal, S. (2007). Education in Emerging Indian Society, New Delhi, National Publishing House

اکائی 14۔ تعلیم کے مواقع میں مساوات

(Equalization of Educational Opportunities)*

14.0 تمہید (Introduction)

14.1 مقاصد (Objectives)

14.2 تعلیم کے مواقع میں مساوات (Equalization of Educational Opportunities)

14.3 تعلیم کے مواقع میں مساوات کی اہمیت
(Importance of Equalization of Educational Opportunities)

14.4 تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کی وجوہات
(Causes of Inequalities in Educational Opportunities)

14.5 درجِ فہرست اقوام کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات
(Equalization of Educational Opportunities of Schedule Caste)

14.6 درجِ فہرست قبائل کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات
(Equalization of Educational Opportunities of Schedule Tribe)

14.7 دیگر پشماندہ طبقات کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات
(Equalization of Educational Opportunities of Other Backward Class)

14.8 خواتین کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات
(Equalization of Educational Opportunities of Women)

14.9 معذور کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات
(Equalization of Educational Opportunities of Physically Challenged)

14.10 اقلیتیں کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات
(Equalization of Educational Opportunities of Minorities)

14.11 تعلیمی مواقع کو فروغ دینے کے لیے اقدامات

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

(Measure to Promote Educational Opportunity)

14.12 خلاصہ (Summary)
14.13 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
14.14 فرہنگ (Glossary)
14.15 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
14.16 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

14.0 تمہید (Introduction)

ہندوستان جمہوری فلسفے پر یقین رکھتا ہے۔ آزادی کے بعد، ہندوستان نے تعلیم اور روزگار میں مواقع کی برابری کا مقصد طے کیا۔ ہندوستان کا آئین ملک کے تمام لوگوں کو تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لیے مساوی مواقع کی فراہمی کی بات کرتا ہے۔ لہذا اس بات پر زور دیا جاتا رہا ہے کہ ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع ملنے چاہئیں۔ تعلیمی مواقع کی مساوات کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کی جانے والی مختلف حکمت عملیوں اور پالیسیوں میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ہر فرد کو اس کے پس منظر یا حالات سے قطع نظر، معیاری تعلیم تک منصفانہ اور مساوی رسائی حاصل ہونی چاہیئے۔ یہ تعلیمی مساوات کے حصول میں درپیش چیلنجوں اور رکاوٹوں کا پتہ لگاتا ہے اور ان اقدامات کی کھوج کرتا ہے جن کا مقصد مختلف کمیونٹیز میں رسائی، وسائل اور نتائج میں فرق کو ختم کرنا ہے۔ اس اکائی میں، ہم تعلیم کے مواقع میں مساوات اور اس کی ضرورت کا مطالعہ کریں گے۔ اس اکائی میں تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کی وجوہات، درجِ فہرست اقوام، درجِ فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات خواتین اور اقلیتوں کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بھی مطالعہ بھی کیا گیا ہے کہ ان سبھی کے لیے تعلیمی مواقع میں فروغ دینے کے لیے کیا اقدامات اپنانے ہوں گے۔

14.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد، آپ قابل ہو جائیں گے کہ

- تعلیم کے مواقع میں مساوات کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- تعلیم کے مواقع میں عدم مساوات کی وجوہات کی تشریح کر سکیں گے۔
- درج فہرست اقوام اور درجِ فہرست قبائل کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات کو بیان کر سکیں گے۔
- دیگر پسماندہ طبقات، خواتین اور اقلیتون کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات کی تشریح کر سکیں گے۔
- تعلیمی مواقع کے فروغ کے لیے مختلف طرح کے اقدامات اپنا سکیں گے۔

14.2 تعلیم کے مواقع میں مساوات(Equalization of Educational Opportunities)

آئین ہند جمہوریت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ جمہوریت کے اصولوں میں ایک اصول مساوات کا اصول ہے اور آئین ہند کی تمہید میں اس بات پر کہیں نہ کہیں زور دیا گیا ہے کہ سبھی برابری کے مواقع فراہم ہو اور کسی کے ساتھ کسی بھی بنیاد پر کوئی امتیاز نہ کیا جائے۔ مساوات کے معنی یہ نہیں ہے کہ سبھی لوگ سبھی طرح سے ایک جیسے ہو بلکہ مساوات کے معنی مواقع میں مساوات سے ہے۔ حکومت کی نظر میں سبھی برابر ہیں۔ اور رنگ، ذات، مذہب، اور نسل کی بنیاد پر کسی کو خصوصی حق نہیں دیے جائے گے۔ لفظ مساوات سے مراد، وہ مساوی حالات ہیں جن میں تمام افراد کو اپنی شخصیت کی نشو نما، اپنی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کرنے کے مواقع فراہم ہوں۔ اور ترقی کے یکساں مواقع فراہم ہو سکیں۔ فروفیسر لاسکی (Laski) کہتے ہے کہ مساوات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ مساوات کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسای طبقہ نہ ہو جس کو خصوصی حق حاصل ہو اور سب کو ترقی کے یکساں مواقع ملیں۔ تعلیم کے مواقع میں مساوات سبھی کو تعلیم کے مواقع فراہم کرنے سے ہے جیسے 6 سے 14 سال کی عمر کے سبھی بچوں کے لیے مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم کا انتظام، تعلیمی اداروں میں داخلے میں مساوات وغیرہ سبھی کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات کی ایک مثال ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ مساوات سے کیا سمجھتے ہے، مختصر میں واضح کیجیئے۔

14.3 تعلیم کے مواقع میں مساوات کی اہمیت

(Importance of Equalization of Educational Opportunities)

ملک میں سبھی افراد کو تعلیم یافتہ بنانا انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لیے انہیں تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کیے جائے۔ سبھی ملک کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ بنا کسی تفریق کے اپنے شہریوں کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کریں۔ کیونکہ کسی بھی سماجی ترقی میں تعلیم کا بہت ہی اہم کردار ہوتا ہے اس لیے سماج میں سبھی طبقات کے لوگوں کو مساوی طور پر ترقی دیے جانے کی ضرورت ہے۔ سماج میں رہنے والے سبھی طبقات کے لوگوں جیسے درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتیں وغیرہ کی ترقی تب تک نہیں ہو سکتی جب تک ان سبھی کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم نہیں ہونگے۔ کیونکہ تعلیم حاصل کرنا سبھی کا بنیادی حق ہے۔ اس لیے سبھی کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم ہونا ضروری ہے۔ درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتیں، ان سبھی کی سماجی، معاشی، اور ثقافتی ترقی کے لیے ضروری ہے، جس سے ان طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کے سماجی اور معاشی حالات بہتر بن سکیں۔ ایسا صرف تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرنے سے نہیں ہوگا بلکہ ان طبقات کے لوگوں کی تعلیم کے لیے خاص انتظام کرنا ہوگا۔ کسی بھی فرد کو کسی بھی بنیاد پر تعلیم سے محروم نہیں رکھا جانا چاہیئے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ تعلیم کے مواقع میں مساوات کیوں ضروری ہے، کوئی دو وجہ بتائے۔

14.4 تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کی وجوہات

(Causes of Inequalities in Educational Opportunities)

سبھی طلبا کی سماجی، معاشی اور ثقافتی حالات ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے ان میں تعلیم کے مواقع میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ تعلیم کی سبھی سطحوں میں، طلبا اور طالبات میں وسیع پیمانے پر عدم مساوات پائی جاتی ہے۔اسی طرح درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتوں کی تعلیم میں بھی بھی عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ غریب خاندان کے طلبا کو وہ سہولتیں اور مواقع نہیں مل پاتے ہیں جو کہ امیر گھرانوں کے بچوں کو حاصل ہوتے ہے۔گاؤں میں بھی ثانوی اور اعلی ثانوی اسکولوں اور اعلی تعلیم کے لیے کالجوں کی کمی ہے، جس سے وہاں کے طلبا اور طالبات کو بھی تعلیم کے مواقع اس حد تک حاصل نہیں ہیں۔ جیسے کے شہری علاقوں میں زیر تعلیم طلبا کو ہے۔اگر ہم غور کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ درجِ ذیل مختلف وجوحات ہیں جو کہ تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کے لیے ذمہ دار ہے:

- تعلیمی اداروں کے معیار اور ان میں ملنے والی سہولت میں فرق ہونا۔
- بچوں کے گھریلو ماحول میں فرق۔
- دیہی اور شہری، پسماندہ اور ترقی یافتہ طبقات کے درمیان تفاوت۔
- دیہی اور شہری اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے ماحول میں فرق ہونا۔
- جنس اور ذات کی بنیاد پر سماج میں لوگوں کے درمیان تفاوت۔
- ملک کے مختلف حصوں میں تعلیمی ترقی میں پائی جانے والا عدم توازں۔
- ملک کی آبادی کے ایک بہت بڑے حصہ کا غریب ہونا۔
- اعلی درجہ اور پسماندہ طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان معاشی حالات اور تعلیمی ترقی میں فرق پایا جانا۔
- مناسب مواقع کی عدم دستیابی۔
- سماجی اور نفسیاتی پابندیاں۔
- تعلیم کی لیے حوصلہ افزائی کا فقدان۔

تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کی وجوحات کو دور کرنا ہوگا۔ نئ تعلیمی پالیسی-1986 میں اور قومی تعلیمی پالیسی-2020 ان دونوں میں ہی اس پر زور دیا گیا ہے کہ تفاوت کو دور کیا جائے اور تعلیم سے محروم لوگوں کی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے تعلیم کے یکسان مواقع فراہم کیے جائے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)

1۔ تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کی کوئی دو وجوہات بتائے۔

_____

14.5 درجِ فہرست اقوام کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات

(Equalization of Educational Opportunities of Schedule Cast)

ہندوستان میں درج فہرست ذاتوں کے لیے مساوی تعلیمی مواقع کا مقصد انھیں بااختیار بنانااور ساتھ ہی سماجی و ملکی ترقی میں ان کے تعاون کو یقینی بنانا ہے۔ درج فہرست ذاتیں جو ہندوستان کی کل آبادی کا 16.6 یعنی تقریبا 17 فیصد ہیں جن کو عام طور پر معاشی، ناخواندگی اور سماجی پسماندگی جیسے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ حکومت ہند کو ان کی تعلیمی و اقتصادی ترقی کے لئے خصوصی توجہ دینا لازمی ہے۔ آزادی کے بعد کے حکومتی اقدامات نے تعلیم تک مساوی رسائی فراہم کرنے، غربت کا مقابلہ کرنے اور تعلیمی پسماندگی کو ختم کرنے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ ان اقدامات میں آئینی دفعات، تعلیمی اسکیمیں اور پالیسیاں شامل ہیں۔ جو ذات، قبیلے یا جنس سے قطع نظر مساوی مواقع پر زور دیتا ہے۔ یہ مشترکہ کوشش تعلیم کے ذریعے نہ صرف پسماندہ طبقات کو تعلیم یافتہ بناتی ہے بلکہ بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے جس سے ایک مشمولی سماج کو فروغ ملتا ہے۔

ہندوستان میں درج فہرست ذاتوں کو درپیش مسائل:

- سماجی تفریق اور امتیازی سلوک،
- معاشی اور تعلیمی محرومی،
- تشدد اور ظلم خاص طور پر جنسی تشدد اور سماجی بے دخلی کا شکار،
- سماجی، اقتصادی اور سیاسی پسماندگی وغیرہ۔

ہندوستان میں درج فہرست ذاتوں میں تعلیم کو فروغ دینے کے لیے حکومت کی پالیسیاں:

- **آئینی دفعات:** ہندوستانی آئین کی دفعہ 46 کے تحت ریاست کو درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر کمزور طبقات کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دینے کا حکم دیتی ہے۔ اسی طرح سماجی ناانصافی اور استحصال سے تحفظ کو یقینی بنانے پسماندہ کمیونٹیز کے لیے ترقی اور مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے اور شمولیاتی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے حکومت کو آگاہ کرتا ہے۔
- **پانچ سالہ منصوبے:** آزادی کے بعد کے مختلف پانچ سالہ منصوبوں نے پسماندہ طبقات بشمول درج فہرست ذاتوں اور عام آبادی کے درمیان تعلیمی امتیاز کے فرق کو ختم کرنے پر توجہ مرکوز کراتا ہے۔ یہ منصوبے تعلیمی اور معاشی طور پر بااختیار بنانے میں پسماندہ طبقات کی ترقی کی کوششوں کو بڑھاوا دیتا ہے۔
- **تعلیم کی طرف راغب کرنے والی اسکیمیں:** حکومت نے درج فہرست ذاتوں اور دیگر پسماندہ طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں بااختیار بنانے کے لیے مالی مدد، اسکالرشپ، رہنمائی اور ہنر مندی کے پروگرام جیسی سہولیات فراہم کرنے والی اسکیمیں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ ان اسکیموں کا مقصد تعلیم کے نقطہ نظر سے پسماندہ طبقات کے لئے چھوا چھوت کا خاتمہ، مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنا اور حقوق کی پامالی کو ختم کرنا ہے۔

- **پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اسکیم برائے ایس سی طلباء:** یہ اسکیم میٹرک کے بعد کی سطح پر تعلیم حاصل کرنے والے ایس سی طلباء کی دیکھ بھال اور دیگر متعلقہ اخراجات کے لیے مالی مدد فراہم کرتی ہے۔

ہندوستان میں ایس سی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم و نوکری کے حصول کی طرف راغب کرنے والی اسکیمیں: یہ اسکیمیں پسماندہ طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں بااختیار بنانے کے لیے مالی مدد، اسکالرشپ، رہنمائی اور ہنر مندی کے پروگرام پیش کرتی ہیں۔

- **طلبا کے داخلہ کے لیے مفت ورہائشی کوچنگ اسکیم:** یہ اسکیم SC طلباء کو مسابقتی امتحانات کے لیے تیاری کرانے پر مرکوز ہے، جس کا مقصد انہیں مختلف سرکاری وغیر سرکاری محکمہ میں اپنا تعاون پیش کرنے کا مواقع فراہم کرنا ہے۔
- **تعلیمی ترقی کے پروگرام:** شیڈول کاسٹ ڈیولپمنٹ محکمہ مختلف نوعیت کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے SC طلباء کو اعلی ثانوی سطح کے تعلیم، ڈگری اور پی جی کورسز کے لیے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔
- **درج فہرست ذاتوں کی تعلیمی ترقی کے لیے پالیسیاں، پروگرام اور اسکیمیں:**
- بچوں کو مفت ولازمی تعلیم کے حق ایکٹ کے تحت SC بچوں کی تعلیم کے لیے مخصوص دفعات شامل ہیں۔
- **برج کورسز اور اکتسابی مواد:** قومی اور ریاستی سطح کی تنظیمیں SC/ST بچوں کی مدد کے لیے برج کورسز اور اکتسابی مواد تیار کر رہے ہیں۔ وہ بچے جو تعلیمی نظام سے باہر ہو چکے ہیں یا مختلف وجوہات کی وجہ سے تعلیم چھوڑ چکے ہیں وہ براہ راست اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان مواد کا مقصد طلبا کو ان کی عمر، دلچسپی اور تعلیمی ضروریات کی بنیاد پر مناسب کلاسوں میں رکھنا ہے۔
- **آئینی دفعات:** دفع 29(2) کے تحت اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کسی بھی شہری کو مذہب، نسل، ذات یا زبان کی بنیاد پر کسی تعلیمی ادارے میں داخلے سے منع نہیں کیا جائے گا۔ دفع 45 کے تحت ملک میں رہنے والے 14 سال کی عمر تک کے تمام بچوں کے لیے مفت و لازمی تعلیم فراہم کی جائے۔ جس میں SC بچوں کے لیے یکساں تعلیمی مواقع پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ کئی ایکٹ اور آئینی مینڈیٹ کے تحت ان دفعات کا مقصد شمولیاتی تعلیم کو فروغ دے کر تعلیمی پسماندگی کو دور کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ SC بچوں کو ہندوستان میں معیاری تعلیم تک مساوی رسائی حاصل ہو سکے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ ہندوستان میں درج فہرست ذاتوں کو درپیش چند اہم مسائل کو بتائے۔
2۔ ہندوستان میں ایس سی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم و نوکری کے حصول کی طرف راغب کرنے والی کوئی دو اسکیمیں کا نام بتائے۔

14.6 درجِ فہرست قبائل کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات

(Equalization of Educational Opportunities of Schedule Tribe)

ہندوستان میں درج فہرست قبائل مخصوص قبائل ہیں جنہیں سرکاری طور پر ان کی منفرد ثقافتی شناخت اور سماجی و اقتصادی پسماندگی کی وجہ سے مخصوص درجہ حاصل ہے۔ ان قبائل کو ہندوستان کے آئین کے تحت تسلیم کیا گیا ہے، جن میں قدیم روایتوں، منفرد ثقافت،

جغرافیائی تنہائی اور مجموعی پسماندگی شامل ہیں۔ درج فہرست قبائل کی فہرست سازی کے عمل میں ریاستی حکومتوں کے ساتھ مشاورت اور صدر کی طرف تجاویز پر مبنی نوٹیفکیشن شامل ہے۔ فہرست میں ترمیم کرنے کا اختیار پارلیمینٹ کو حاصل ہے۔ شیڈولڈ ٹرائب کو ریاست کے لحاظ سے نامزد کیا جاتا ہے، ہر ریاست کی اپنی فہرست ہوتی ہے، اور کسی کمیونٹی کو شیڈولڈ ٹرائب کے طور پر شامل کرنا مخصوص خصوصیات اور معیار پر مبنی ایک جاری عمل ہے۔ درج فہرست قبائل جو ہندوستان کی کل آبادی کا 8.6 فیصد یعنی تقریباً 9 فیصد ہیں جن کو عام طور پر معاشی، ناخواندگی اور سماجی پسماندگی جیسے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

ہندوستان میں درج فہرست قبائل کو مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے:

- غربت اور معاشی مسائل،
- تعلیم کا فقدان اور تعلیمی مواقع کی مساوی طور پر فراہمی میں کمی،
- قبائلی آبادی کی بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے انکو شہری علاقوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہے، جہاں وہ زندگی کے مختلف انداز کو اپنانے کے لیے ہمہ وقت جدوجہد کر رہے ہیں۔
- صحت اور غذائیت کے مسائل،
- صنفی مسائل،
- شناخت کھونے کا خوف۔

ہندوستان میں درج فہرست قبائل (STs) کے لیے تعلیمی دفعات: قومی تعلیمی پالیسی (1986) درج فہرست قبائل طلبا کے لیے کئی اہم باتوں کی سفارش کرتی ہے:

- پرائمری اسکول قائم کرنے پر ترجیح،
- نصابی اور تدریسی مواد کی ترقی،
- تعلیم حاصل کرنے کے لیے ہونہار ST نوجوانوں کی حوصلہ افزائی،
- آشرم اسکولوں/رہائشی اسکولوں کا قیام،
- کم خواندگی والے اضلاع میں ST لڑکیوں کو تعلیم کے ذریعہ بااختیار بنانا،
- برج کورسز اور اکتسابی مواد،
- تدریسی انداز کی اکتسابی انداز سے موزونیت،

ہندوستان میں درج فہرست قبائل (STs) کے درمیان تعلیم کو فروغ دینے کے لیے اہم سرکاری اسکیمیں:

- پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اسکیم،
- ایس ٹی لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے ہاسٹل کی تعمیر کی اسکیمیں،
- شیڈولڈ ٹرائب کے طلباء کے لیے کوچنگ،

- کم خواندگی والے اضلاع میں ST لڑکیوں کے درمیان تعلیم کو مضبوط بنانا،
- ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکول،
- شیڈولڈ ٹرائب کے طلباء کے میرٹ کو اپ گریڈ کرنے کی اسکیم،
- راجیو گاندھی نیشنل فیلوشپ فار شیڈیولڈ ٹرائب طلباء،

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ ہندوستان میں درج فہرست قبائل کے طلبا کو درپیش چند اہم مسائل کو بتائے۔
2۔ ہندوستان میں درج فہرست قبائل کے طلبہ میں اعلیٰ تعلیم کو فروغ دینے والی کوئی دو اسکیمیں کا نام بتائے۔

14.7 دیگر پسماندہ طبقات کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات

(Equalization of Educational Opportunities of Other Backward Class)

ہندوستان میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کو ان کی سماجی اور تعلیمی پسماندگی کے لیے پہچانے جانے والے گروپس ہیں۔ ریاستی خدمات اور تعلیمی اداروں میں تحفظات کے ساتھ او بی سی کوٹہ مختلف ریاستوں میں مختلف ہوتا ہے۔ او بی سی ہندوستان کی آبادی کا ایک اہم حصہ ہیں، جو ریزرویشن کی پالیسیوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جن کا مقصد سماجی عدم مساوات کو دور کرنا اور سماجی شمولیت کو فروغ دینا ہے۔ ہندوستان میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کو درپیش چیلنجوں میں سے او بی سی کوٹہ کے اندر ذیلی زمرہ بندی کا مسئلہ ہے۔ "او بی سی میں پسماندہ" کے لیے ریزرویشن کے مطالبے نے زور پکڑا ہے کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ 30 سال قبل منڈل کمیشن کی سفارشات کے نفاذ کے ساتھ متعارف کرائے گئے 27% ریزرویشن سے چند "اوپری" OBCs نے غیر متناسب فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کی وجہ سے ذیلی زمرہ بندی کا مطالبہ کیا گیا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ مساوی تقسیم اور نمائندگی کے خدشات کو دور کرتے ہوئے او بی سی میں شامل دیگر ضمنی پسماندہ طبقات زیادہ سے زیادہ حکومتی اسکیموں سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

ہندوستان میں دیگر پسماندہ طبقات (OBCs) کے لیے اہم تعلیمی دفعات میں شامل ہیں:

- **اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ریزرویشن:** حکومت نے مرکزی تعلیمی اداروں بشمول یونیورسٹیوں، IITs، NITs اور IIMs میں داخلوں میں OBC طلباء کے لیے 27% ریزرویشن لازمی قرار دیا ہے۔
- **ریزرویشن پالیسی کے نفاذ کی نگرانی:** یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) یونیورسٹیوں اور کالجوں میں مختلف آسامیوں پر داخلوں اور بھرتیوں میں او بی سی ریزرویشن پالیسی کے موثر نفاذ کی نگرانی کرتا ہے۔
- **اسکالرشپ اور مالی امداد:** حکومت او بی سی طلباء کو ان کے تعلیمی حصول میں مدد کے لیے اسکالرشپ اور مالی امداد فراہم کرتی ہے۔
- **پیشہ ورانہ تربیت:** منڈل کمیشن نے سفارش کی کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ذریعہ چلائی جانے والی تمام سائنسی، تکنیکی اور پیشہ ورانہ اداروں میں او بی سی طلباء کے لیے سیٹیں مختص کی جائیں۔

- **رہائشی اسکول اور ہاسٹل:** منڈل کمیشن نے رہائشی اسکول قائم کرنے اور او بی سی طلباء کے لیے علیحدہ ہاسٹل فراہم کرنے کا مشورہ دیا تاکہ ان کی پڑھائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا جاسکے۔
- **بالغوں کی تعلیم کے پروگرام:** کمیشن نے خواندگی کو فروغ دینے کے لیے او بی سی کی گھنی آبادی والے علاقوں میں "Time bond Adult Education" کے پروگرام شروع کرنے کی سفارش کی ہے۔

ان دفعات کا مقصد تعلیمی پسماندگی طبقات کی تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانا، معیاری تعلیم فراہم کرنا، مالی مدد فراہم کرنا اور ہندوستان میں دیگر پسماندہ طبقات کی تعلیمی اور سماجی ترقی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا ہے۔

ہندوستان میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے درمیان تعلیم کو فروغ دینے کے لیے سرکاری اسکیمیں:

- پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اسکیم
- پری میٹرک اسکالرشپ اسکیم
- او بی سی لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ہاسٹل کی تعمیر
- ڈاکٹر امبیڈکر سنٹرل سیکٹر اسکیم: جس میں بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے OBC اور EBC طلبہ کے لیے تعلیمی قرضوں پر سود پر سبسڈی فراہم کرتی ہے۔
- نیشنل بیکورڈ کلاسز فنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (NBCFDC) جو کہ OBC طلباء کو اعلیٰ تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے حصول کے لیے مالی مدد فراہم کرتی ہے۔
- **قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات (NCBC):** یہ کمیشن او بی سی کے حالات کی چھان بین کرتا ہے اور ان کی تعلیمی اور سماجی حیثیت کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کو سفارشات پیش کرتا ہے۔
- **منڈل کمیشن کی سفارشات:** منڈل کمیشن نے او بی سی کے لیے یونیورسٹیوں اور کالجوں سمیت اعلیٰ تعلیمی اداروں میں 27% ریزرویشن کی سفارش کی۔
- **پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگس میں ریزرویشن:** حکومت نے پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگس بشمول نیشنلائزڈ بینکوں اور دیگر تنظیموں میں OBCs کے لیے 27% ریزرویشن لازمی قرار دیا ہے۔
- **پیشہ ورانہ تربیت:** حکومت نے او بی سی طلباء کو پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرنے کے لیے ااسکیم یں شروع کی ہیں، جس کا مقصد ان کی ملازمت اور معاشی امکانات کو بہتر بنانا ہے۔
- **بالغوں کی تعلیم کے پروگرام:** حکومت نے ان علاقوں میں بالغوں کی تعلیم کے پروگرام شروع کیے ہیں جن میں او بی سی آبادی زیادہ ہے، جس کا مقصد او بی سی بالغوں میں خواندگی اور تعلیم کو فروغ دینا ہے۔

مندرجہ بالا اسکیموں اور حکومتی اقدامات کا مقصد ہندوستانی تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی کو آسان بنانا، روزانہ کے اعتبار سے ان کی اسکول میں حاضری کو یقینی بنانا، تربیت یافتہ اساتذہ کی تقرری کرنا، مفت و لازمی تعلیم کے تحت تعلیمی و امدادی وسائل مہیا کرانا اور ہندوستان میں

دیگر پسماندہ طبقات کی تعلیمی اور سماجی ترقی کے لیے ایک سازگار ماحول پیدا کرنا شامل ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ ہندوستان میں دیگر پسماندہ طبقات کے درمیان تعلیم کو فروغ دینے کے والی کوئی دو سرکاری اسکیمیں بتائے۔

14.8 خواتین کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات

(Equalization of Educational Opportunities of Women)

تعلیم کے مواقع میں مساوات میں جنس کی بنیاد پر بھی تعلیمی مواقع میں مساوات ہونا ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں تقریباً آدھی آبادی خواتین کی ہے اور وہ سماج کا ایک اہم رکن ہے، اس لیے مردوں کی طرح یہ خواتین کی تعلیم بھی ضروری ہے لیکن اس کے باوجود بھی جنس کی بنیاد پر تعلیم میں غیر برابری پائی جاتی ہے۔ آزادی کے بعد خواتین کی تعلیم کے لیے مختلف کمیشنوں اور کمیٹیوں جیسے رادھا کرشنن کمیشن-1948، درگا بائی دیش مکھ کمیٹی-1958، قومی تعلیمی پالیسی-1986، پروفیسر رام مورتی کمیٹی-1991 وغیرہ نے تعلیم نسواں کے لیے وقتاً فوقتاً اپنی تجاویز دیں لیکن اسکے باوجود آج بھی خواتین سماجی اور معاشی عدم مساوات سے متاثر ہیں۔ جب معیار کے پہلوؤں اور لیبر فورس میں خواتین کی شرکت کو مد نظر رکھتے ہوئے گہرائی سے تجزیہ کیا جائے گا، تو ہمیں ہر سطح پر صنفی تعصبات نظر آئیں گے۔ پرائیویٹ اسکولوں، اعلیٰ درجے کے تکنیکی اور انتظامی انسٹی ٹیوٹ اور پیشہ ورانہ کورسز میں لڑکیوں کا داخلہ ان کے مرد ہم منصبوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے۔ اس کے علاوہ، لڑکیاں علمی مہارتوں، ریاضی اور پڑھنے کی صلاحیتوں میں پیچھے ہیں۔ مختصراً، لڑکیاں اب بھی معیاری اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے اپنے مرد ہم منصبوں کے برابر رہنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ والدین کے رویے، اندرونی وسائل کی تقسیم، ثقافتی اصول، حفاظت، کام کی جگہ پر امتیازی سلوک کو ان تضادات کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ حکومت ہند تعلیم میں خواتین کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے تعلیم نسوان کو عام کرنے کے لیے پوری کوشش کر رہی ہے. اور ان کے لیے مختلف اسکیم اور پالیسی بھی نافذ کی گئی ہیں لیکن تب بھی ان کے حالات ابھی مکمل طور پر بہتر نہیں ہے۔ خواتین ہر معاملے میں چاہے وہ اسکول میں اندراج کا ہو یا نوکری یا پھر خواندگی، ان سبھی میں خواتین مردوں سے پیچھے ہے۔ ایسے میں ان کو تعلیمی مواقع میں مساوی طور پر فراہمی بہت ہی اہم ہو جاتی ہیں۔ خواتین کی تعلیم تک رسائی سے متعلق مسائل مختلف مراحل میں یکساں نہیں ہیں۔ جواہر لال نہرو نے کہا تھا کہ ''آپ کسی ملک کے حالات وہاں کی عورتوں کی حالت دیکھ کر بتا سکتے ہیں''۔

خواتین کو درپیش مسائل: لڑکیوں اور خواتین کی تعلیم قومی ترقی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ حالیہ دنوں میں ملک میں تیزی سے بدلتے ہوئے حالات میں ان کی تعلیم پر توجہ دی جارہی ہے۔ اگرچہ خواتین کی تعلیم کے مسائل کے حل اور اس کی وسعت کے لیے مختلف کمیشنوں اور کمیٹیوں نے وقتاً فوقتاً تجاویز پیش کی، اس کے باوجود اس شعبے میں کچھ مسائل بدستور برقرار ہیں۔ ان کو درپیش اہم مسائل درجِ ذیل ہیں:

نصاب لڑکیوں کی تعلیم کے لیے موزوں نہیں ہے/خواتین میں سماجی شعور کی کمی/دیہی علاقوں میں خدمات انجام دینے کے لیے ل خواتین اساتذہ کی عدم دلچسپی/مالی مسائل/ادارے میں سہولیات نہ ہونا/نصاب میں صنفی تعصب/تعلیمی اداروں میں خواتین کے لیے اسکول،

ہاسٹل، کلاس روم جیسی مادی سہولیات کا فقدان/ والدین کی غربت/ قبائلی زبان پر کوئی نسخہ کتاب نہیں ہے/ ٹرانسپورٹ کی ناقص سہولت/خواتین اساتذہ کی کمی/ضیاع اور جمود کا مسئلہ/اسکول دور دراز مقامات پر قائم ہیں/خواتین کے بچے کے لیے آرتھوڈوکس ذہن کا سیٹ/ جہیز کے نظام کا وجود/روزگار اور دیگر سہولیات کا فقدان وغیرہ۔

خواتین کی ترقی کے لیے اپنائے جانے والے اقدامات: ان مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کیا جاسکتا ہے۔ تعلیمی نظام جو تعلیمی حکمت عملیوں پر مشتمل ہے۔ خواتین کی ترقی کے لیے اپنائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہے:

مناسب علم، معلومات اور مہارت کا کا حصول/خود کفیل بننے کی مہارت/خواتین کو حقوق اور فرائض سے آگاہ کرنا/ بہت زیادہ خود اعتمادی پیدا کرنا/آزادانہ فیصلہ لینے کی صلاحیت کی ترقی اور صحیح انتخاب/ قومی ترقی میں خواتین کی شمولیت/ تنقیدی سوچ کی صلاحیت کو فروغ دینا وغیرہ۔

مذکورہ بالا جہت کو پورا کرنے میں تعلیم کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے انکی تعلیم بہت اہم ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی-1986، POA-1992 اور سروسکشا میں بھی اس بات کو کہا گیا ہے کہ تعلیم کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنایا جاسکتا ہے۔

خواتین کی تعلیم کے لیے حکمت عملی: خواتین کی تعلیم خواتین کو بااختیار بنانے کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے خواتین کی تعلیم کے لیے درج ذیل حکمت عملی اختیار کی جانی چاہیے۔

بالغوں کی تعلیم کا پروگرام/فاصلاتی تعلیم/نوخواندہ لڑکیوں کے لیے قومی خواندگی کا مشن/لڑکیوں کے لیے اسکالرشپ اور وظیفہ کی سہولیات/ پیشہ ورانہ تعلیم کی فراہمی/دیہی لڑکیوں کے لیے سپورٹ سروس/لڑکیوں کے لیے فنی اور پیشہ ورانہ تربیت کے مراکز/خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ذرائع ابلاغ اور این جی اوز کا استعمال/اسکول میں خواتین اساتذہ کی تقرری/مختلف کمیشن کی سفارشات پر بھی زور دیا۔ اور ہندوستان میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے مختلف کمیٹیاں و کمیشن بنائے گئے جیسے یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن (1948-1949)، خواتین کی تعلیم پر قومی کمیٹی (1948)، درگاہائی دیشمکھ کمیٹی (1958)، ہنسا مہتا کمیٹی (1962)، وکتاوتا سلام کمیٹی (1963)، قومی کونسل برائے خواتین کی تعلیم (1964)، کوٹھاری کمیشن (1964-1966)، قومی خواندگی مشن (1988)، NPE - (1968 اور 1986) اور POA-1992، خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے قومی پالیسی 2001، سروشکشا ابھیان 2001، راسٹریہ میڈیمک شکشا ابھیان (2009)، نیشنل کریکولم فریم ورک-2005، قومی نصابی فریم ورک برائے اساتذہ کی تعلیم 2009

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ خواتین کی تعلیم میں درپیش چند اہم مسائل کو تحریر کیجیئے۔

14.9 معذوروں کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات

(Equalization of Educational Opportunities of Physically Chalenged Person)

وہ بچے جو کہ 18 سال سے کم عمر کے ہیں اور ان میں جسمانی، ذہنی اور حسی طور پر اس طرح کی خرابیاں یا کمیاں ہیں، کہ وہ روزمرہ کے

کام اور سر گرمیوں کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ بچے تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہے اور ان کے لیے تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرنے کی خصوصی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے، ہم اصطلاح معذوری 'کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 'معذوری 'کا مطلب ہے بچوں میں پائی جانے والی کوئی بھی ایسی جسمانی اور ذہنی خرابی یا نقص جس کے نتیجے میں وہ کسی سر گرمی کی کارکردگی کو صحیح طریقے سے نہیں کر پاتے، جیسے کسی بچے کی ذہنی صلاحیت کا اپنی عمر کے دوسرے بچون سے کم ہونا، بچے میں پیدائشی سے ہی گونگا، بہرا یا نابینہ ہونا یا کسی حادثے کی وجہ سے سماعت، بینائی یا بولنے کی قوتوں سے محروم ہو جانا یا جسمانی طور اس طرح کی کمی جس کی وجہ سے وہ نقل و حرکت کے لیے معذور ہو اور ان کی ترقی کے لیے ایک رکاوٹ ہو۔

معذوری کے اقسام: بچے میں معذوری مختلف قسم کی ہو سکتی ہے مثال کے طور پر،

(i) **بینائی کا نہ ہونا یا بہت ہی کم ہونا (Visual Impairment)**: وہ بچے جو مکمل طور پر نابینہ ہے یا انتہائی کم وژن کا ہونا۔

(ii) **بولنے اور سماعت کی قوتوں میں کمی (Speech and Hearing Impairment)**: بچے کا سننے اور بولنے میں ناکام ہونا جس کے نتیجے میں انکی نشو نما پر اثر پڑتا ہے۔

(iii) **حرکی قوتوں میں کمی (Locomotor Impairment)** :ان بچوں میں ہڈیوں اور جوڑوں سے متعلق کسی قسم کی جسمانی خرابی ہوتی ہے۔ اعضاء یا جسم کا کوئی دوسرا حصہ صحیح طرح سے کام نہیں کر پاتا ہے۔ اس سے ان کو نقل و حرکت میں کافی پریشانی ہوتی ہے۔

(iv) **ذہنی طور پر معذوری یا پسماندگی (Mental Impairment or Retardation)**: ذہنی طور پر معذوری یا پسماندگی سے مراد ہے کہ کسی شخص کے ذہن کی نامکمل نشو و نما کی ایسی حالت جس کا تعلق خاص طور سے ذہانت کی غیر معمولی خصوصیات سے ہوتی ہے۔

(v) **اکتسابی معذوری (Learning Disability)**: سیکھنے کی معذوری دراصل ایک پوشیدہ معذوری ہے۔ یہ بچے عام بچوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ جو چیز ان بچوں کو مختلف بناتی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے، لیکن وہ اس صلاحیت کو مؤثر طریقے سے استعمال نہیں کر پاتے۔ ایسے بچے سیکھنے کے مخصوص شعبوں جیسے پڑھنے، لکھنے، ہجے یا ریاضی میں محدود صلاحیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بچہ 16 کو 61 لکھتا ہے اور 'X' اور '+' علامات کے درمیان الجھ جاتا ہے۔ سیکھنے کی معذوری والے بچوں کی ذہانت اوسط سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے، لیکن کسی نہ کسی طرح یہ بچے سیکھنے میں 'پیچھے' دکھاتے ہیں جب انہیں عام بچوں کی طرح سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ LD والے بچے عام ایسے حالت میں نہیں سیکھتے جس میں ان کی عمر اور کلاس کے زیادہ تر دوسرے بچے سیکھ لیتے ہے۔

اس طرح سے جسمانی، ذہنی اور دیگر معذوری والے بچے تعلیم میں بہت ہی پسماندہ ہے، ان کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کیے جانا ضروری ہے۔ جس سے کہ ان کا نشو نما بھی اور بچوں کی طرح ہو سکیں۔ نئ تعلیمی پالیسے میں درجہ ذیل اہم باتیں کہیں گئ تھی:

- جہاں تک ممکن ہو سکیں اس طرح کے بچوں کو دوسرے عام بچوں کے ساتھ تعلیم دی جائے تو بہتر ہو گا۔
- اس طرح کے اسکول ضلعی ہیڈ کوارٹر پر بنائے جائے، جن میں خصوصی معذوری کے حامل طلبہ کو داخلہ دیا جا سکتا ہے اور ان کے لیے ہاسٹل کا انتظام کیا جانا چاہیے۔
- معذور بچوں کو پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کرنے کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں، تاکہ وہ خود مختار بن سکیں۔

- معذور بچوں کی تعلیم کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور پر رضاکارانہ کوشش کرنے والے این۔جی۔او۔اور افراد کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔
- پرائمری سطح پر معذور بچوں کی تعلیم کے لیے خصوصی تربیتی پروگرام چلائے جائیں تاکہ اساتذہ معذور بچوں کے مسائل کو صحیح طریقے سے سمجھ سکیں اور انہیں حل کر سکیں۔

ہندوستان میں معذور افراد کی رپورٹ (ایک شماریاتی پروفائل: 2021) جو کہ 31 مارچ 2021 کو قومی شماریاتی دفتر (NSO)، وزارت شماریات اور پروگرام عمل درآمد، حکومت ہند نے شائع کی تھی۔اس کے مطابق مردم شماری 2011 کے ساتھ ساتھ 2018 کے قومی نمونہ سروے (NSS) کے اعداد و شمار کی بنیاد پر ہندوستان میں معذور افراد کے بارے میں شماریاتی معلومات حاصل کی گئی۔307 صفحات پر مشتمل رپورٹ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے: تعارف (باب 1)؛ ہندوستان میں معذوری کی پیمائش - تعریفیں اور تصورات (باب 2)؛ ہندوستان میں معذوری کے طول و عرض (باب 3)؛ ہندوستان میں معذور افراد کی بہبود کی طرف (باب 4)؛ اور معذوری کے اعداد و شمار کو مضبوط بنانا: حالیہ عالمی اقدام (باب 5)۔ جو یہ واضح کرتی ہے کہ۔

- 2011 کی مردم شماری کا حوالہ دیتے ہوئے، رپورٹ میں کہا گیا کہ ہندوستان میں 26.8 ملین معذور افراد ہیں، جو کل آبادی کا 2.21 فیصد ہیں۔
- یہاں ہندوستان میں 14.9 ملین مرد اور 11.9 ملین خواتین معذور ہیں—جو معذور افراد کی کل آبادی کا 56 اور 44 فیصد ہیں۔ ہندوستان کی مردانہ آبادی کا تقریباً 2.41 فیصد اور خواتین کی 2.01 فیصد آبادی معذور ہے۔
- تقریباً 18 ملین معذور افراد (معذور آبادی کا 69 فیصد) دیہی ہندوستان میں رہتے ہیں۔ تقریباً 80 لاکھ (31 فیصد) شہری علاقوں میں رہتے ہیں۔
- ہندوستان میں تقریباً 2.45 فیصد معذور افراد کا تعلق درج فہرست ذاتوں سے ہے اور 2.05 فیصد کا تعلق درج فہرست قبائل (STs) سے ہے۔
- مردم شماری 2011 کے اعداد و شمار کے مطابق، 61 فیصد معذور بچے (5 سے 19 سال کی عمر کے) تعلیمی ادارے میں ہیں، 12 فیصد ماضی میں ایسے اداروں میں رہے ہیں، اور 27 فیصد نے کبھی کسی تعلیمی ادارے میں شرکت نہیں کی۔

اس رپورٹ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابھی بھی بہت سے معذور بچے ایسے ہیں جن کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع حاصل نہیں ہے۔اس بات پر غور کیے جانے کی ضرورت ہے۔آج معذور بچوں کو بھی عام بچوں کی طرح تعلیم کے مواقع حاصل ہونے چاہیئے۔

معذور بچوں کو ان کی معذوری، ان کی خصوصیات اور صلاحیتوں کی بنیاد پر تعلیم دی جائے یا کیشنل ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس لائق ہو سکیں کی اپنی روزی کما سکیں۔ان کے لیے خاص قسم کے اسکول ہونے چاہئیں اور ان کے لیے خاص قسم کے کورسز اور نصاب بھی ہونے چاہئیں۔ان کی تعلیم کے لیے خصوصی تدریسی طریقے کا استعمال بھی کیا جانا چاہیئے۔اس طرح اگر ہم ان بچوں کی صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب تیار کریں اور تدریسی طریقے استعمال کریں تو یقیناً معذور بچے بھی عام بچوں کی طرح تعلیم حاصل کر

سکیں گے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ معزوری کے اقسام بتائے۔

14.10 اقلیتوں کے لیے تعلیم کے مواقع میں مساوات

(Equalization of Educational Opportunities of Minorities)

اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہے۔ان طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیے جانے کی ضرورت ہے، جس سے ان کو تعلیم کے مساوی مواقع حاصل ہو سکیں۔آئین ہند بھی اقلیتوں کو اپنی زبان اور ثقافت کے تحفظ کے لیے تعلیمی ادارے قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

آئین ہند کا آرٹیکل 29اور 30 اقلیتوں کے تحفظ کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔

آرٹیکل 29(1):"ہندوستان کی سرزمین یا کسی بھی حصے میں رہنے والے شہریوں کا کوئی بھی طبقہ کو اس کی اپنی الگ زبان، رسم الخط یا ثقافت کو محفوظ رکھنے کا حق ہو گا۔

آئین ہند کی دفعہ-29(2) میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی شہری کو مذہب، ذات، زبان یا ان میں سے کسی بھی بنیاد پر ریاست کے ذریعے چلائے جانے والے یا اس کی مدد سے چلنے والے کسی تعلیمی ادارے میں داخلے سے انکار نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ 30(1) حکم دیتا ہے کہ "تمام اقلیتوں کو چاہے وہ مذہب یا زبان کی بنیاد پر ہو۔اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہو گا۔

دفعہ-30(2) کے مطابق ریاست تعلیمی اداروں کو اس بنیاد پر امداد فراہم کرتے ہوئے امتیازی سلوک نہیں کرے گی کہ وہ کسی بھی اقلیت کے ادارے ہیں، چاہے وہ مذہب یا زبان کی بنیاد پر ہوں۔

اقلیتوں کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی-1986 کے Programme of Action (POA) کے تحت کئی قلیل مدتی اور طویل مدتی اقدامات تجویز کیے گئے تھے۔ قلیل مدتی پروگرام میں اقلیتوں کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے صدر مدرسین کی تربیت، اساتذہ کی تربیت، کوچنگ کلاسز ش، ریسورس سینٹرز کا قیام، قومی یکجہتی کے نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تعین قدر اور کمیونٹی پولی ٹیکنک کی اسکیم کی توسیع شامل ہیں۔اسی طرح طویل مدتی پروگرام کے تحت روایتی اداروں میں سائنس اور ریاضی پر زور، ابتدائی بچپن کی تعلیم کا قیام، مرکزی حکومت کے تعاون سے SUPW کا تعارف، لسانی اقلیتی عہدوں کی منظوری میں تاخیر کو ختم کرنا، کمپیوٹر خواندگی کی اسکیم میں اقلیتوں کے زیر انتظام ادارے کی نمائندگی اور خاص طور پر لڑکیوں اور غریب طبقات کے لیے حوصلہ افزائی کرنا یا ترغیب دینا شامل ہے۔

اقلیتوں کے لیے تعلیم کے مواقع مساوی طور پر فراہم ہوں، اس کے لیے کچھ اسکیم کی تفصیل درجِ ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

پسماندہ لوگوں کے لیے علاقائی سطح پر انٹینسو پروگرام: مرکزی حکومت نے اقلیتوں کے درمیان تعلیمی لحاظ سے پسماندہ لوگوں کے لیے علاقائی سطح پر انٹینسو پروگرام شروع کیے۔ جس کا مقصد ان اقلیتی برادریوں کو مدد فراہم کرنا تھا جن کے پاس ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے لیے مناسب سہولتیں نہیں ہیں۔ اس کے تحت درج ذیل تین کاموں میں 100% مالی امداد دی جاتی ہے۔

1۔ نئے ابتدائی اسکول اور غیر رسمی تعلیمی مراکز کھولنے کے لیے۔

2۔ ابتدائی اسکولوں میں اضافی سہولیات فراہم کرنا۔

3۔ لڑکیوں کے لیے رہائشی اعلیٰ ثانوی اسکول کا افتتاح۔

مدرسہ کی تعلیم کو جدید بنانے کے لیے مالی امداد: مسلم کمیونٹی عام طور پر اپنے بچوں کو ان میں بھی خاص طور پر لڑکیوں کو دینی تعلیم اور عمومی تعلیم کے لیے آس پاس کے مکتب اور مدارس بھیجنے کو ترجیح دیتی ہے۔ یہ اب بھی مسلمانوں کے درمیان سیکھنے کے سب سے مشہور مراکز ہیں۔ مدارس اور مکتب نے دنیاوی اور مذہبی تعلیم کے مراکز کے طور پر کام کیا ہے۔ پرائمری سطح کی تعلیم مکتبوں میں اور ثانوی اور اعلیٰ تعلیم میں دی جاتی ہے۔ حکومت ہند نے تقریباً 12,000 مدارس کے وجود کا اندازہ لگایا ہے۔ ان اداروں میں جس عام نصاب کی پیروی کی جاتی ہے وہ بہت سے طلباء کے لیے مفید نہیں ہے۔ ایسے میں مسلم بچوں کو یکساں تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لیے NPE-1986 اور اس PoA نے مدارس اور مکتبوں کو جدید بنانے پر زور دیا۔ جس کے لیے مرکزی حکومت نے مدرسہ کی تعلیم کو جدید بنانے کے لیے مالی امداد کی اسکیم کی شروعات 1993-94 میں کی۔ اس اسکیم کے تحت مدرسہ اور مکتب کی تعلیم کو جدید بنانے کی کوشش کی گئی۔ ان روایتی مکتبوں اور مدارس میں سائنس، ریاضی، سماجی علوم، ہندی اور انگریزی پڑھائی جائے۔ ان مضامین کو نصاب میں شامل کیا جائے اور ان کو پڑھانے کے لیے نئے اساتذہ کی تقرری کی جائے، جس کا خرچ سو فیصدی مرکزی حکومت برداشت کرے گی، لیکن اس کے باوجود بہت سے مکتب اور مدارس اس اسکیم کا فائدہ نہیں لے رہے ہیں۔ وہ اب بھی اپنے پرانے طریقوں پر عمل پیرا ہیں جس کی وجہ سے ان مکتب اور مدارس سے نکلنے والے طلبہ موجودہ معاشرے کے مطابق خود کو ڈھالنے سے قاصر ہیں۔

مسابقتی/مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے کوچنگ کلاسز: یونیورسٹی گرانٹ کمیشن (یو جی سی) نے تعلیمی لحاظ سے پسماندہ اقلیتوں کے کمزور طبقات کے طلبا کے لیے کوچنگ کلاسوں کی اسکیم کو نافذ کیا۔ اس اسکیم کو 1984 میں متعارف کرایا جس میں قلیتی طلباء کو مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لیے کوچنگ کلاسزے کے انعقاد میں مدد فراہم کرائی گئی۔ فی الحال اس اسکیم کو 22 یونیورسٹیوں اور 59 کالیجوں (بشمول 9 خواتین کوچنگ سینٹرز) میں نافذ کیا جارہا ہے۔

کمیونٹی پولی ٹیکنک: 15 نکاتی پروگرام کے نفاذ کے ایک حصے کے طور پر، دس پولی ٹیکنک کا انتخاب کیا گیا۔ 1984-85 کے دوران اقلیتی اکثریت والے علاقوں میں انہیں کمیونٹی پولی ٹیکنک کے طور پر اپ گریڈ کیا گیا۔ مالی سال 1990-95 کے اختتام تک، بیدر کے علاوہ تمام اقلیتی اضلاع کرناٹک کا ضلع کمیونٹی پولی ٹیکنک یا ان کے توسیعی مراکز کے ذریعے احاطہ کرتا تھا۔

مندرجہ بالا پروگراموں کے علاوہ، وزارت فلاح و بہبود نے شناخت کی گئی اقلیتی اکثریت والے بلاکس/تحصیلوں میں درج ذیل اسکیمیں بھی نافذ کی جیسے غیر رسمی تعلیم، آپریشن بلیک بورڈ، دوپہر کا کھانا/میڈ دے میل، تمام بیرونی مدد یافتہ بنیادی تعلیم کے منصوبے جیسے

ڈی پی ای پی، لوک جمبش، شکشا کرمی پروجیکٹ۔ مسلمانوں میں پرائمری تعلیم کے فروغ کے لیے اقلیتی اکثریت والے 41 اضلاع میں سے 20 کو اڈی پی ای پی کے تحت شامل کیا گیا ہے۔ اقلیتی اکثریت والے 41 اقلیتوں میں سے 40 میں TCLs(Total Literacy Compaigns) کل خواندگی کی مہمات کی منظوری دی گئی ہے۔ این سی ای آر ٹی اقلیتی اساتذہ کے لیے تربیتی/اورینٹیشن پروگرام منعقد کرتی ہے۔

اس کے علاوہ ی اقلیتوں کی تعلیم اور ان کی فلاح و بہبودی کے لیے حکومت ہند کی وزارت اقلیتی امور کے ذریعہ وزیر اعظم کا نیا 15 نکاتی پروگرام ایک چھتری پروگرام، پری میٹرک، پوشٹ میٹرک، میرٹ کم مینس، سیکھو اور کماؤ، نئی روشنی، پڑھو پردیش، نئی منزل، استاد (USTAAD)، ہماری دھروہر جیسی تمام اسکیمیں چلائی جارہی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ آئین ہند کا آرٹیکل 29 اور 30 اقلیتوں کے تحفظ کے حقوق کی کس بات کی ضمانت دیتا ہے۔

14.11 تعلیمی مواقع میں مساوات کو فروغ دینے کے لیے اقدامات

(Measure to Promote Equalization of Educational Opportunity)

اس مقصد کی تکمیل کے لیے ہمیں بہت زیادہ ترغیب دینے اور مؤثر نفاذ کے طریقہ کار کی ضرورت ہے۔ تعلیمی مواقع کی مساوات کو فروغ دینے کے لیے ہمیں درجِ ذیل اقدامات اپنانا چاہیئے۔

- تمام بچوں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کے لیے پرائمری تعلیم کو آئینی دفعات کے مطابق مفت، لازمی اور عالمگیر بنایا گیا ہے۔ اس کو مکمل طور پر نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔
- ثانوی مرحلے پر، بچوں کی مختلف ضروریات اور دلچسپیوں کے مطابق متنوع نصاب کے انتظامات کیے جائے۔
- تعلیم ایک بنیادی حق ہے اور ذات، رنگ، نسل، نسل وغیرہ کی بنیاد پر کسی کو بھی اس حق کے استعمال سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔
- تعلیم میں مساوات کو فروغ دینے کے لیے درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتیں کے لیے سیٹوں کے ریزرویشن اور مختلف قسم کے وظائف کی فراہمی کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔
- قبائلی علاقوں میں تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے لیے رہائشی اسکول یا آشرم اسکول اور کنیا شرم اسکول قائم کیے گئے ہیں۔
- مختلف تعلیمی پالیسیوں اور مختلف پانچ سالہ منصوبوں میں مختلف قسم کے کورسز میں خواتین کی شرکت کو ترجیح دی گئی ہے۔
- مختلف معذور بچوں کی تعلیم میں برابری لانے کے لیے اسکول کی تنظیم، نصاب اور تدریسی طریقہ کار میں خصوصی انتظامات کیے جائے۔
- مختلف شعبوں میں تفاوت کو دور کر کے تعلیمی مواقع کو برابر کرنے پر خصوصی زور دیتا ہے۔
- درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتیں طلبا کے لیے ہاسٹل کی سہولیات کے ساتھ

خصوصی اسکول فراہم کیے جائیں گے۔

- تمام سطحوں پر ووکیشنل، ٹیکنکل اور پروفیشنل تعلیم میں درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتیں کی شرکت پر زور دیا جائے گا۔
- درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتی طبقے کے افراد کو پیشہ ورانہ تربیت دینے کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں گے۔
- درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے طلبا کو اسکالر شپ اور مختلف طریقے سے مدد فراہم کی جائے۔
- اسکول کی نصابی اور ہم نصابی سر گرمیوں میں حصہ لینے کے لیے اساتذہ طلبا کی یکساں طور پر رہنمائی کریں۔
- تعلیم کو درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتیں کی حیثیت میں بنیادی تبدیلی کے ایجنٹ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔
- ثانوی اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے معیار اور اسکولوں کے انتظامیہ کے درمیان اختلافات
- ثانوی تعلیم کو مفت بنانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔
- ثانوی اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں بک بینک کے پروگرام بنائے جائے۔
- ہونہار طلبہ کو کتابیں خریدنے کے لیے گرانٹ دی جائے۔
- ریاستی سطح پر تعلیم کی ترقی کے لیے مختلف حکمت عملی اپنائی جائے۔
- درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتوں کی تعلیم کے موجودہ پروگرام کو جاری رکھا جائے اور ان پروگرام کو اور بھی زیادہ بہتر بنایا جائے۔
- درج فہرست اقوام، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتوں کی تعلیم میں آنے والی رکاوٹوں کی پہچان کر دور کیا جائے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ تعلیمی مواقع میں مساوات کو فروغ دینے کے لیے چند اقدامات بتائے۔

14.12 خلاصہ (Summary)

ہندوستان جمہوری اقدار اور فلسفے پر پختہ یقین رکھتا ہے۔ آزادی کے بعد سے ہی ملک کا نصب العین یہ رہا ہے کہ ہر شہری کو تعلیم اور روزگار میں برابری کے مواقع فراہم کیے جائیں، تاکہ کوئی بھی فرد ذات، مذہب، زبان یا معاشی حیثیت کی بنیاد پر پیچھے نہ رہ جائے۔ ہندوستان کے آئین میں واضح طور پر اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ تمام شہریوں کو تعلیمی مواقع میں مساوات حاصل ہو۔ اس مقصد کے تحت نہ صرف

پالیسی سازی کی گئی بلکہ مختلف اسکیموں، قوانین اور اقدامات کے ذریعے یہ کوشش کی گئی کہ معاشرے کے ہر طبقے تک تعلیم کی روشنی پہنچ سکے۔

یہی وجہ ہے کہ تعلیمی منصوبہ بندی میں ہمیشہ اس اصول کو ترجیح دی گئی ہے کہ ہر بچے کو، چاہے وہ کسی بھی پس منظر سے تعلق رکھتا ہو، معیاری تعلیم حاصل کرنے کا یکساں حق حاصل ہو۔ اس سلسلے میں حکومت نے اسکولوں کی تعمیر، اساتذہ کی تربیت، تعلیمی وظائف، اور غریب و پسماندہ طبقات کے لیے خصوصی پروگرام شروع کیے ہیں، تاکہ تعلیم کے دروازے سب کے لیے کھلے رہیں۔ اس طرح تعلیم کو نہ صرف فرد کی ترقی بلکہ ملک کی اجتماعی ترقی کا بنیادی ذریعہ سمجھا گیا ہے۔

14.13 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- لفظ مساوات سے مراد ان مساوی حالات ہیں جن میں تمام افراد کو اپنی شخصیت کی نشو نما اپنی صلاحیتوں کے مطابق کرنے کے مواقع فراہم ہوں۔ اور ترقی کے یکساں مواقع فراہم ہو سکیں۔ مساوات کے معنی یہ نہیں ہے کہ سبھی لوگ سبھی طرح سے ایک جیسے ہو بلکہ مساوات کے معنی مواقع میں مساوات سے ہے۔
- ملک و سماج، سب کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ بنا کسی تفریق کے اپنے شہریوں کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کریں۔ کیونکہ کسی بھی سماجی ترقی میں تعلیم کا بہت ہی اہم کردار ہوتا ہے اس لیے سماج میں سبھی طبقات کے لوگوں کو مساوی طور پر ترقی دیے جانے کی ضرورت ہے۔ سماج میں رہنے والے سبھی طبقات کے لوگون جیسے درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتیں وغیرہ کی ترقی تب تک نہیں ہو سکتی جب تک ان سبھی کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم نہیں ہونگے۔
- سبھی طلبا کی سماجی، معاشی اور ثقافتی حالات ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے ان میں تعلیم کے مواقع میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔
- درج فہرست اقوام، درج، فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے، خواتین، معذور اور اقلیتوں کی تعلیم میں آنے والی رکاوٹوں کی پہچان کی جائے اور انہیں دور کیا جائے۔ اقلیتیں کے لیے سیٹوں کے ریزرویشن اور مختلف قسم کے وظائف کی فراہمی کے لیے اقدامات اپنائے جائے۔

14.14 فرہنگ (Glossary)

تعلیمی مواقع	تعلیمی مواقع سے مراد افراد کے لیے علم، ہنر اور تجربات حاصل کرنے کے مواقع ہیں جو انسان کے سیکھنے اور ترقی میں اہم رول ادا کرتے ہے۔
عدم مساوات	عدم مساوات زندگی کے مختلف پہلوؤں، جیسے آمدنی، وسائل تک رسائی، مواقع، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، اور سماجی حیثیت میں فرق یا تفاوت کو کہتے ہیں۔ ان اختلافات کے نتیجے میں افراد یا

	گروہوں کے لیے غیر منصفانہ فوائد یا نقصانات ہو سکتے ہیں، جو معاشروں میں سماجی اور اقتصادی عدم توازن کا باعث بنتے ہیں۔
پسماندہ برادری	ہندوستان میں پسماندہ برادریوں کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے-درج فہرست ذات (SC)،درج فہرست قبائل (ST) اور دیگر پسماندہ ذاتیں(OBC) ۔
اقلیت	اقلیت سے مراد عام طور پر معاشرے کے اندر ایسے گروہ سے ہوتا ہیں جو غالب یا اکثریتی گروہ کے مقابلے تعداد میں چھوٹے ہوتے ہیں۔یہ گروہ مختلف عوامل پر مبنی ہو سکتے ہیں جیسے نسل، مذہب، زبان اور سماجی اقتصادی حیثیت کی بنیاد پر۔اقلیتوں کو اکثر مخصوص سیاق و سباق میں اپنی چھوٹی نمائندگی یا پسماندہ حیثیت کی وجہ سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

14.15 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ درجِ ذیل میں کس کا تعلق دفعہ-30 سے ہے:

(a)اقلیتوں (b)خواتین (c)بنیادی حقوق (d)بنیادی فرائض

2۔ ایک بچہ 16 کو 61 لکھتا ہے "X" اور "+" علامت کے درمیان الجھجاتا ہے۔اس بچے میں کس طرح کی معذوری ہے :

(a)ذہنی طور پر معذوری (b)لرننگ ڈیس ایبلٹی (c)بولنے کی قوتون میں کمی (d)سماعت کی قوتون میں کمی

3۔ خواتین کو تعلیم کے لیے اور انہیں بااختیار بنانے کے لیے درگاہ بائی دیشمکھ کمیٹی کا قیام کیا گیا:

1948(a) 1952(b) 1958(c) 1964(d)

4۔ تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کی وجوہات ہے:

(a)غربت (b)جنسی تفاوت (c)حوصلہ افزائی کا فقدان (d)درجہ بالا سبھی

5۔ درجِ ذیل میں کس کا تعلق اسکالرشپ اسکیم سے ہے:

(a)پری میٹرک (b)پوشٹ میٹرک (c)میرٹ کم مینس (d)درجہ بالا سبھی

6۔ درجِ ذیل میں کس کا تعلق مفت اور لازمی تعلیم ہو:

(a) دفعہ- (b)دفعہ-29 (c)دفعہ-45 (d)دفعہ-46

7۔ ہندوستان میں معذور افراد (دیویانگجن) کی رپورٹ جو کہ 31 مارچ 2021 کو قومی شماریاتی دفتر (NSO)، وزارت شماریات اور پروگرام عمل درآمد، حکومت ہند نے شائع کی تھی۔اس کے مطابق ہندوستان میں معذور افراد کی تعداد ہے:

(a)14.9 ملین (b)11.9 ملین (c)26.8 ملین (d)18 ملین

8۔ درجِ ذیل میں سے کون سی بات قومی تعلیمی پالیسی-1986 میں درجِ ہرست قبائل طلبہ کے لیے نہیں کہی گئی ہے:

(a) قبائلی علاقوں میں پرائمری اسکول قائم کرنے پر ترجیح (b) آشرم اسکول قائم کرنا

(c) قبائلی زبان میں تدریسی مواد اور نصاب تیار کرنا (d) ان میں سے سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ تعلیم کے مواقع میں مساوات سے کیا سمجھتے ہے؟

2۔ تعلیم کے مواقع میں مساوات کی ضرورت کو واضع کیجیے۔

3۔ ہندوستان میں درجِ فہرست ذاتون کی درپیس مسائل پر روشنی ڈالے۔

4۔ ہندوستان میں درجِ فہرست ذاتون کے تعلیمی فروغ کے لیے حکومت نے کس طرح کی کوششیں کی ہے؟

5۔ ہندوستان میں درجِ فہرست قبائل کو درپیس مسائل کی وضاحت کیجیئے۔

6۔ ہندوستان میں درجِ فہرست قبائل کے تعلیمی فروغ کے لیے حکومت نے کس طرح کی کوششیں کی ہے؟

7۔ ہندوستان میں خواتین کی تعلیمی مسائل کو مختصر میں واضع کیجیئے۔

8۔ معذوروں کے لیے تعلیمی مواقع میں مساوات پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

9۔ معذوروں کے مختلف اقسام کو تفصیل میں بیان کیجیئے۔

10۔ ہندوستان میں اقلیتوں کی تعلیمی مسائل کو مختصر میں واضع کیجیئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ تعلیمی مواقع میں مساوات کے مفہوم کو واضع کیجیئے اور تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کی وجوہات کی وضاحت کیجیے۔

2۔ ہندوستان میں معذور طلبا کو درپیس مسائل کی وضاحت کیجیئے اور انکے تعلیمی فروغ کے لیے حکومت نے کس طرح کی کوشش کی ہے؟

3۔ ہندوستان میں خواتین کو درپیس مسائل کی وضاحت کیجیئے اور انکے تعلیمی فروغ کے لیے حکومت نے کس طرح کی کوششیں کی ہے؟

4۔ ہندوستان میں اقلیتوں کو درپیس مسائل کی وضاحت کیجیئے اور انکے تعلیمی فروغ کے لیے حکومت نے کس طرح کی کوششیں کی ہے؟

5۔ تعلیمی مواقع میں مساوات کو فروغ دینے کے لیے کس طرح اقدامات اپنائے چاہیئے۔

14.16 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Chandra, S.S. & Sharma, R.K. (2004). Principles of Education, New Delhi, Atlantic Publishers and Distributors

2۔ Islam, B. (2018). Contemporary Issues in Education, Hyderabad, DDE and

Directorate of Translation & Publication, Maulana Azad National Urdu University

3- Mohanty, J. (2005). Modern Trends in Indian Education, New Delhi, Deep and Deep Publication.

4- Pathak, P.D. and Tyagi G.D. (2011). Problems of Education in India, New Delhi, Allahabad, Alok Publication

5- Sharma, R. N. and Sharma R. K. (2004). Problems of Education in India, New Delhi, Atlantic Publisher and Distributors Pvt Ltd.

6- Thakur, A.S. & Berwal, S. (2007). Education in Emerging Indian Society, New Delhi, National Publishing House

7- Sharma, R.A, (2007). Development of Indian Education System, Meerut, R.Lal Book Depot

8- Gupta, M.P. and Mamta (2013). Development and Problem of Indian Education, Agra, Sahitya Prakashan

9- Person with Disabilities (Divyangjan) in India-A Statistical Profile: 2021 retrieved from https://ruralindiaonline.org dated 14..4.2024

اکائی 15۔ بین الاقوامی مفاہمت اور تعلیم امن

(International Understanding and Peace Education)*

15.0 تمہید (Introduction)

15.1 مقاصد (Objectives)

15.2 بین الاقوامی مفاہمت کا تصور (Concept of International Understanding)

15.3 بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ میں تعلیم کا کردار
(Role of Education in Promotion of International Understanding)

15.4 امن کا تصور (Concept of Peace)

15.5 تعلیم امن کے معنی اور تعریف (Meaning and Definition of Peace Education)

15.6 تعلیم امن کے مقاصد (Objectives of Peace Education)

15.7 تعلیم امن کے لیے نصاب (Curriculum for Peace Education)

15.8 بین الاقوامی امن کے احساس کو فروغ دینے کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں
(Curricular Activities For Promoting Feeling of International Peace)

15.9 سماج میں امن کو قائم کرنے کے لیے اپنائے جانے والے اقدامات
(Steps to Achieve Peace in the Society)

15.10 امن کے حصول میں حائل رکاوٹیں (Hindrance Towards Achieving Peace)

15.11 خلاصہ (Summary)

15.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

15.13 فرہنگ (Glossary)

15.14 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

15.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

15.0 تمہید (Introduction)

مختلف ثقافتوں اور ممالک کو ان کے حالات اور مسائل کے ساتھ سمجھنا بین الاقوامی مفاہمت ہے۔اس کو فروغ دیا جاسکتا ہے اگر ہر قومی اور بین الاقوامی مسئلے اور مسائل کو صحیح طریقے سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ قومی تکبر اور کسی بھی ملک کے خلاف تعصب بین الاقوامیت کی روح کے خلاف ہیں۔ ہمیں انسانیت اور انسان کے بہتر برتاو میں یقین ہونا چاہیے۔ کسی بھی فرد کو اور کسی بھی ملک کو اپنے آپ کو دوسروں سے برتر نہیں سمجھنا چاہیے۔ کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جانا چاہیئے۔ یا ذات پات، مسلک، مذہب وغیرہ کی بنیاد پر فرق نہیں کیا جائے اور سبھی کے اچھے کاموں کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے۔ لوگوں میں تحمل اور اعتماد اور گروہی ذمہ داری کو مناسب طریقے سے پیدا کیا جانا چاہئے اور مختلف ممالک کی ثقافت کا علم اور سمجھ ہر ایک کو دی جانی چاہئے۔ دنیا کے مختلف مسائل کی طرف تنقیدی سوچ اور واضح نقطہ نظر۔ موثر بین الاقوامی مفاہمت کے لیے ہماری بنیادی ضروریات ہے۔ اس اکائی میں ہم بین الاقوامی مفاہمت کے معنی، اس کے فروغ میں تعلیم کے کردار کا مطالعہ کریں گے۔ اس کے علاوہ تعلیم امن کے تصور، اس کے مقاصد، تعلیم امن کے لیے ضروری نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں اور اس کی تعلیم میں آنے والی رکاوٹوں کا مطالعہ بھی کریں گے۔

15.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل سکیں گے کہ

- بین الاقوامی مفاہمت کے تصور کو سمجھ سکیں گے۔
- بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ میں تعلیم کے کردار کو واضح کر سکیں گے۔
- تعلیم امن کے معنی اور مقاصد کو بیان کر سکیں گے۔
- تعلیم امن کے لیے نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کی پہچان کر سکیں گے۔
- امن کے حصول میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کر سکیں گے۔

15.2 بین الاقوامی مفاہمت کا تصور (Concept of International Understanding)

اکیسویں صدی میں، ٹیکنالوجی، مواصلات اور نقل و حمل کے سپر سونک ذرائع کی ترقی کے ساتھ، دنیا کے تمام ممالک ایک دوسرے کے قریب آگئے ہیں۔ اب کوئی بھی ملک دوسرے ممالک سے الگ ہو کر نہیں رہ سکتا کیونکہ جو کچھ بھی ایک ملک میں ہوتا ہے اس کا اثر دوسرے ممالک میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ آج عالمی تشویش کے کئی مسائل ہیں جیسے دہشت گردی، آلودگی، غربت اور بے روزگاری جن کو مل کر آپسی تعاون کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لیے بین الاقوامی مفاہمت کی ضرورت ہے۔ لہذا بین الاقوامی امن اور بین الاقوامی مفاہمت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ اور یونیسکو جیسی بین الاقوامی تنظیمیں دنیا کے لوگوں کے درمیان بھائی چارے، امن اور بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے کے لیے اپنی پوری کوشش کر رہی ہیں۔ اس طرح بین الاقوامیت کا مطلب ہے کہ قومی حدود اور دیگر اختلافات سے قطع

نظر، تمام انسانوں کو ایک ہی انسانی معاشرے کے رکن کی حیثیت سے دیکھنا۔ مختلف ممالک کے لوگوں کے درمیان بین الاقوامی مفاہمت پیدا کرنے کے لیے درج ذیل دو اہم باتیں ضروری ہیں۔

- ایک دوسرے کی ثقافت کا احترام: بین الاقوامی مفاہمت کے لیے مختلف ثقافتوں اور ممالک کو ان کے حالات اور مسائل کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے۔ ہر قومی اور بین الاقوامی مسائل کو صحیح تناظر میں دیکھنے و سمجھنے اور فروغ دیے جانے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے اس لیے تبصرہ کیا ہے، "اگر نسل انسانی کو زندہ رہنا ہے۔ ہمیں قومی فخر کو بین الاقوامی احساس کے تابع کرنا ہوگا۔
- انسانیت سے محبت: انسان فطری طور پر چاہتا ہے کہ آپس میں مل کر رہے اور زندگی کا بنیادی اصول ''جیو اور دوسروں کو جینے دو'' ہے، جو بین الاقوامی مفاہمت کی بنیادی بھی ہے۔ لوگوں میں ذات پات، رنگ و نسل وغیرہ کی بنیاد پر کسی کے ساتھ یا کسی قوم کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہیے۔ کوئی ادارہ اور کوئی قوم اپنے آپ کو دوسروں سے برتر نہیں سمجھے۔ مؤثر بین الاقوامی مفاہمت کے لیے مختلف ممالک کی ثقافتوں کے بارے میں مناسب معلومات اور سمجھ ہر ادارے کو اور ہر طلبا کو دی جانی چاہیے۔

بین الاقوامی مفاہمت کے لیے تعلیم کا مطلب ہے ایک ایسی تعلیم جو عالمی شہریت کے لیے وفاداری پیدا کرے۔ اس سے معلم اور طلباء کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی، پسماندہ ثقافتی علاقوں کی بحالی، اسکول کی تعلیم کے ذریعے باہمی مفاہمت اور اسی طرح کی بین الاقوامی کوششوں بھی شامل ہے۔

اولیور گولڈاسمتھ (Oliver Goldsmith) کے مطابق "بین الاقوامی مفاہمت ایک ایسا احساس ہے کہ فرد نہ صرف اپنے ملک کا رکن ہے، بلکہ دنیا کا رکن ہے"۔

ڈاکٹر والٹر ایچ۔ سی۔ لیوس (Dr. Walter H.C. Lewis) کے مطابق "بین الاقوامی مفاہمت، تنقیدی اور معروضی طور پر مشاہدہ کرنے کی صلاحیت ہے اور ہر جگہ انسان کے طرز عمل کا ایک دوسرے کے ساتھ جائزہ لینے کی صلاحیت ہے، چاہے وہ ثقافت کی قومیت سے تعلق رکھتا ہو۔ ایسا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے مخصوص ثقافتی اور قومی تعصبات سے الگ کر سکے اور تمام قومیتوں، ثقافتوں اور نسلوں کے اس زمین پر بسنے والے انسانوں کی یکساں طور پر دیکھ سکے۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن (Dr. Radhakrishnan) کے الفاظ میں ''ہمارے لیے الگ رہنا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا، ایک دوسرے کے خوف اور پریشانیوں، امنگوں اور سوچ کو سمجھنا ضروری ہے۔ ہمیں نسلی ہم آہنگی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ ہم امریکی ہو سکتے ہیں، ہم روسی ہو سکتے ہیں لیکن ہم بنیادی طور پر انسان ہیں۔ ہم عالمی برادری میں رہنا سیکھتے ہیں۔''

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)

1۔ بین الاقوامی مفاہمت کو مختصر میں واضح کیجیے۔

_____

_____

15.3 بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Promotion of International Understanding)

بین الاقوامی مفاہمت کی نشو نما صرف صحیح قسم کی تعلیم کے ذریعے ہی کی جاسکتی ہے، جو بیداری پیدا کرتا ہے، صحت مند رویوں کو تشکیل دیتا ہے، مطلوبہ دلچسپی پیدا کرتا ہے اور طالب علم میں تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔ تعلیمی ادارے کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک مناسب ماحول پیدا کرے, جس میں بچوں میں یگانگت کا احساس پیدا ہو اور عالمی اتحاد کے جذبہ کو پیدا کیا جاسکیں۔ بین الاقوامی مفاہمت انسان میں اس بات کو پیدا کرتی ہے کہ وہ ایک عالمی برادری کے رکن ہیں اور دوسروں کے لئے احترام، باہم رواداری، باہمی مدد اور رواداری پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

بین الاقوامی مفاہمت کے لیے تعلیم: بین الاقوامی مفاہمت کے لیے تعلیم سے مراد اور عالمی جمہوری شہریت کے لیے احساس و وفاداری کو فروغ دینا ہے۔اس مقصد کی تکمیل کے لیے تعلیم اور معلم کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ تعلیمی نظام کے مقاصد اس طرح طے کیے جاسکتے ہے اور اس طرح کی نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں کو شامل کیا جاسکتا ہے، جس سے طلبا میں بین الاقوامی مفاہمت کو پیدا کیا جاسکیں۔

بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کے لیے مقاصد: طلبا میں بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کے لیے درج ذیل مقاصد ہونگے:

(i) عالمی شہریت کے احساس کو فروغ دینا۔

(ii) عالمی امن کو فروغ دینا۔

(iii) آزاد اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینا۔

(iv) انسانیت میں اعتماد پیدا کرنا۔

(v) طلبا میں بین الاقوامی مفاہمت کے احساس کا نشو و نما کرنا۔

(vi) نسلی، مذہبی، ثقافتی اور قومی تعصبات کا خاتمہ کرنا۔

بین الاقوامی مفاہمت کے لیے نصابی اور ہم نصابی سرگرمیاں: ہمارے اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں رائج روایتی نصاب، بین الاقوامیت کے تمام امکانات کو پورا نہیں کرتا ہے اس لیے نصاب کو نئے سرے سے ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم طلبا میں بین الاقوامی احساس پیدا کرنا چاہتے ہے تو نصاب میں کچھ تبدیلیاں کی جاسکتی ہے جیسے، نصاب میں مختلف ممالک کے لیے مخصوص پینٹنگ، ادب، موسیقی وغیرہ شامل کیا جانا چاہیے۔ سائنسی تعلیم کے ذریعے بچوں میں تنگ نظری اور اندھی عقیدت کو دور کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ جغرافیہ کی تعلیم کو دنیا کے تمام ممالک کے علم کے ساتھ شامل کیا جانا چاہئے۔ تاریخ کی تعلیم کے لیے بنیادی طور پر ان عظیم شخصیات کی کوششوں پر توجہ مرکوز کریں جنہوں نے دنیا کی تاریخ کو شہری اور عالمی تعلیم دینے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ماہرین تعلیم کو طلباء کو نہ صرف شہری کا حق بلکہ ان کے فرائض کی بھی وضاحت کرنی چاہیے اور تبدیلی کو ملک کے مختلف حصوں اور دوسرے ممالک تک بھی پہونچانا چاہیے۔

(i) یہ جاننا کہ زمین انسان اور دیگر جانداروں کا گھر ہے۔

(ii) ہم جس دنیا میں رہتے ہیں اس کے بارے میں علم حاصل کرنا۔

(iii) دنیا کے باہمی انحصار کی بہتر تفہیم کو فروغ دینے کا طریقہ سیکھنا۔

(iv) دنیا کے تمام بڑے مذاہب کا احترام کرنا۔

(v) تنازعات کو تعاون سے بدلنے کے لیے بنی نوع انسان کی طویل طاقت کے بارے میں کچھ جاننا۔

(vi) خواہش اور آسان ہنر پیدا کرنا۔

(vii) دنیا کی مختلف ثقافتوں کا علم۔

اسکول کے مختلف مضامین میں ہدایات۔

نصاب میں دیگر اقوام کے بہترین ادب و حقیقی فن کو شامل کیا جانا چاہیے۔ جدید زبانوں کا مطالعہ کرنے کے مواقع فراہم کرنا چاہیئے۔ طلباء کو بتایا جائے کہ مختلف ممالک کے سائنسدانوں نے بیماری کے خلاف جنگ میں کس طرح اپنا کردار ادا کیا ہے۔ وہ پوری انسانیت کے لیے اپنے دل میں خیر خواہی کو پالتا ہے۔ تاریخ کا میدان اتنا وسیع ہونا چاہیے کہ طلبا بین الاقوامی نقطہ نظر کو فروغ دے سکیں۔ طلباء کو اخبارات اور رسائل کے مطالعہ کی ترغیب دی جائے۔ معاشیات میں کھپت، پیداوار، ٹیکسیشن، انسانی وسائل وغیرہ کا علم ہمیں بین الاقوامی سطح پر دیا جا سکتا ہے۔ ریاضی کی زبان عالمگیر ہے، جس میں زیادہ تر ایک جیسی علامتیں پوری دنیا میں ہے۔

تدریس کے طریقے: تدریس کے طریقوں میں، عالمی شہریت پر زور دیا جائے، سبھی ممالک کی تدریسی عمل میں پائی جانے والی یکسانیت پر زور، معلم کا بین الاقوامی نقطہ نظ اور بین الاقوامی رابطہ پر زور دیا جاتا ہے۔

ہم نصابی سرگرمیاں: ہم نصابی سرگرمیاں جو وقتاً فوقتاً اسکول میں چلتی ہیں بین الاقوامی تفہیم کے لیے تعلیم کے لیے تیار کی جا سکتی ہیں۔ بین الاقوامی سمجھ بوجھ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ان سرگرمیوں میں طلباء کو آزادی، لچک اور خوشی ملتی ہے۔ جس میں سیکھنے کا تجربہ خوشگوار ہونے کے ساتھ ساتھ موثر بھی ہوتے ہے۔ یہ معلم اور تعلیمی اداروں کو مقصد کو حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

معلم کا کردار: طلبا میں بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے میں معلم کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ معلم نصاب سے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ وہ ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعے نصاب کو نافذ کیا جاتا ہے اور اس کے مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں۔ ایک معلم بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کے لیے درج ذیل تعاون کر سکتا ہے:-

- معلم کو اس بات پر زور دینا چاہیے کہ امن کی برقراری موجودہ دنیا کی تمام برائیوں کا واحد علاج ہے اور اس امن کو انسان کے ذہنوں میں پیدا کرنا ہمارا بڑا فریضہ ہے۔
- معلم کا اہم مقصد طلبا کو "انسان کو انسان کے طور پر" سمجھنے کے قابل بنانا ہونا چاہیے، پہلے ہندوستانی، امریکی، یہودی، ہندو یا کسی اور کے طور پر۔
- اساتذہ مختلف اقوام یا ممالک کے بارے میں حقائق اور معلومات کو موثر طریقے سے فراہم کر سکتے ہیں۔
- معلم کو تدریس کے موثر طریقوں کا استعمال اس طرح کرنا چاہیے کہ 'عالمی شہریت'، 'جیو اور جینے دو' کا آئیڈیل بن سکے۔

- وہ بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کے لیے طلبا میں مناسب عادات کا نشانما کر سکتے ہے اور طلبا میں مثبت رویہ پیدا کر سکتے ہے۔
- معلم کو اپنے طالب علموں کے درمیان وسیع النظر ہونا چاہیے۔ اپنے طلباء میں بین الاقوامی سمجھ بوجھ کو فروغ دینے کے لیے اس کے پاس بین الاقوامی نقطہ نظر اور عالمی ذہنیت ہونی چاہیے۔
- معلم کو مختلف مواقع کا بہترین استعمال کرنے کے لیے وسائل سے بھرپور ہونا چاہیے۔
- زندگی کے حالات کا حقیقی تجربہ کرنے کے لیے ڈرامے بازی، مباحثہ، نمائش وغیرہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔
- معلم کو دوسرے ممالک کے بارے میں تعصبانہ نظریہ نہیں دینا چاہیے۔ اسے صحیح حقائق، صحیح علم اور تاریخ، ثقافت، طرز زندگی وغیرہ کی صحیح تشریح کرنی چاہیے۔
- معلم کو چاہیے کہ وہ بچوں میں زندگی کی صحیح اقدار جیسے کہ تعاون، دوستی، انصاف سے محبت، سچائی سے محبت اور انسانیت سے محبت پیدا کریں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ کوئی دو ایسے افعال بتائے جو طلبا میں بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے میں معلم کے کردار کو واضح کرتی ہیں۔

15.4 امن کا تصور (Concept of Peace)

پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد ایسا محسوس کیا جانے لگا کہ معاشرے میں امن کو قائم کرنے، امن فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے لوگوں کو امن کے لیے تعلیم دی جانی چاہیئے۔ اس کے لیے مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر آپسی تعاون اور سمجھ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے تعلیم میں امن کے درس کو شامل کرنے پر زور دیا گیا۔ موجودہ دور میں سماج میں کشیدگی، تنازعات، جنگ، نسل پرستی، فرقہ وارانہ فسادات اور عالمی دہشت گردی دیکھنے کو ملتی ہیں، جس کی وجہ وسائل کا غیر منصفانہ تقسیم، حکومت کی کارکردگی سے بے اطمینانی اور مذہبی اور سیاسی خیالات میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے میں ان تنازعات کا حل نکالنے کے لیے ہمیں اپنے تعلیمی نظام میں تعلیم امن کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔

امن سے مراد کسی انسان کے اندر اس احساس کے نشونما سے ہے، جو ایک انسان کو دوسرے انسان یا گروہ یا سماج یا ملک کے ساتھ تحمل، محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہنا سکھاتا ہے۔ امن کو ہم آہنگی کی حالت بھی کہا گیا ہے یعنی ایسے حالات جہاں تنازعہ، ڈر، دباؤ، تشدد نہ ہو۔ جنگوں کی عدم موجودگی ہی امن نہیں ہے۔ امن لوگوں میں ایک دوسرے کے رہنے، ایک دوسرے کے تصورات، اقدار اور احساسات کو سمجھنے کی کوشش ہے۔ امن کے اس احساس سے ہی انسان دوسروں کے خلاف غصہ، نفرت اور جنگ کو چھوڑ دیتا ہے اور اچھی باتیں جہاں بھی ملے انھیں اپناتا ہیں۔ حقیقی امن سماج کے انسانوں کی ایک ملی جلی کوشش سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس طرح امن کے تصور کے مختلف معنی ہیں جیسے جنگ کی عدم موجودگی، تنازعہ استحصال اور ناانصافی سے آزادی یا سماج میں ہم آہنگی کی حالت۔

مخالف حالات کا مقصد نہ صرف جنگ اور تشدد کو ختم کرنا ہے بلکہ معاشرے میں ہر سطح پر رائج ہر قسم کے تشدد اور ہر قسم کے

استحصال کو ختم کرنا ہے۔ لہٰذا امن تعلیم کی تحریک دراصل ایک مکمل اور بنیادی تبدیلی ہے۔ عدم تشدد صرف تشدد کی مخالفت نہیں ہے بلکہ سماجی تبدیلی کے لیے ایک مکمل قوت ہے۔ اس طرح تعلیم امن کا نظریہ ایک نئے معاشرے کی تعمیر ہے۔ امن کی اس نئی خاصیت کو تعلیم امن میں شامل کرنا ہوگا تاکہ سماجی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تبدیلی اور تنازعات کا خاتمہ بھی ممکن ہو سکے۔

مغربی دنیا میں تعلیم امن کا نظریہ سب سے پہلے کومینیئس نے 1667 میں شائع ہونے والی اپنی کتاب اینجل آف پیس میں پیش کیا تھا۔ روسو بعد میں تعلیم امن کی ترقی میں ایک سنگ میل بن گیا۔ تعلیم امن سے متعلق ان کے خیال کی بنیاد یہ تھی کہ ''انسان فطرتاً پرامن ہے، جب وہ اپنی زندگی کو کوئی خطرہ دیکھتا ہے تو وہ آگاہ ہو جاتا ہے، بیسویں صدی میں تعلیم امن کو امریکہ میں ترقیاتی تعلیم اور آزاد تعلیم کے طور پر تیار کیا گیا۔ سوویت یونین میں اسم دیا گیا تھا۔

فوسٹر کا خیال تھا، "انسان اپنی فطری فطرت کو دبا کر روحانی ترقی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ روحانی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب وہ عالمی روح سے ملے، کیونکہ یہ تعلیم امن کار گر ہے۔ کیونکہ تعلیم امن کا مطلب ہی عالمی روح کے ساتھ برابری ہے۔"

Duwicki نے تعلیم امن کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جس ماحول میں تعلیم ہوتی ہے اس کا تعلیم کے معیار پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ تعلیم امن ہمارا طرز زندگی ہونا چاہیے۔ سوشلسٹ مفکرین میں سے صرف ٹالسٹائی نے تعلیم امن پر نمایاں اثر ڈالا۔ اس نے کہا کہ " شخص کو ایمان، اخلاق، بھائی چارے اور امن کے لیے تعلیم دینے والا ہونا چاہیئے۔"

امن وہ ہے جو درج ذیل باتوں کی ترغیب دیتا ہے:

- معاشرہ میں انصاف فراہم کریں۔
- معاشرے میں بہتر اور پر سکون ماحول کو قائم کریں۔
- معاشرے میں لوگوں میں آپسی ربط اور تعلقات کو قائم کریں اور بہتر بنائے۔
- ایک ایسے سماج کو قائم کرنا جہاں جسمانی، ذہنی، سیاسی اور سماجی اقدارون کو فروغ دیا جائے۔
- جہاں جمہوریت ہو اور عوام کے اپنے حقوق حاصل ہو۔ جہان تشدد اور کشیدگی نہ ہو۔
- امن سے مراد امن کے لیے انسانی صلاحیتوں کو فروغ دینے کا عمل ہے۔
- امن سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے اور مثبت بات چیت کرنے کی صلاحیت ہے۔
- امن میں انصاف ہے۔
- امن تجربہ یا منفی تنازعات اور نقصان کے خوف سے پاک ہونا ہے۔
- امن ایک احساس، تجربہ اور نتیجہ ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ آپ امن سے کیا سمجھتے ہیں، مختصراً واضح کیجیئے۔

15.5 امن کی تعلیم کے معنی اور تعریف

(Meaning and Definition of Peace Education)

تعلیم امن کو 1980 کی شروعات میں انٹرنیشنل کالج آف ویلز میں پیش کیا گیا۔ تعلیم امن ایک ایسا عمل ہے جس سے لوگوں کو امن کی اہمیت اور افادیت سے متارف کرایا جاسکے۔ اور ان میں امن کے اقدار کو پیدا کیا جاسکے۔ تعلیم امن کے ذریعہ سے انسانی جنگوں کی برائیوں، اس کے نتائج اور انجاموں کو سمجھایا جاسکے، اور اس پر غور و فکر کیا جاسکے۔ اگر جنگیں انسان کے کچھ ذہنی عملوں کا نتیجہ ہے تو امن کے لیے بھی کچھ ذہنی عمل اپنائے جاسکتے ہیں۔ تعلیم امن ایک ایسی تعلیم ہے جس کے ذریعہ ایک ایسے سماج کو قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جہاں ظلم- زیادتی، تشدد، استحصال، غیر برابری نہ ہو یا ایسے سماج کا نشو نما کرنا جو کہ اس طرح کی برائیوں سے آزاد ہو۔ تعلیم امن اپنے آپ، دوسروں اور قدرتی ماحول کے ساتھ، ہم آہنگی میں رہنے کے لیے اقدار، علم، رویوں، مہارتوں اور طرز عمل کو حاصل کرنے کا عمل ہے۔

تعلیم امن طلبا کو امن سے متعلق علم، ہنر اور صلاحیتوں کے ساتھ تیار کرنے اور امن کے حصول اور تنازعات کا عدم تشدد کے ساتھ جواب دینے کی طرف راغب کرتی ہے۔ تعلیم امن ایسے سرگرمیاں علم، ہنر اور رویوں کو فروغ دیتی ہیں جو لوگوں کو یا تو تنازعات کو روکنے، تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے یا امن کے لیے سازگار سماجی حالات پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ تعلیم امن وہ ہے جو انسانوں کی بنیادی ضروریات اور معاشرے کی حقیقی نوعیت ی کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ تعلیم لوگوں کو انسانی حقوق سے آگاہ کرتی ہے۔ تعلیم امن وہ تعلیم ہے جو مظلوم، عدم تشدد اور انصاف پسند معاشرے کی تشکیل کرتی ہے۔

ڈاکٹر مرسی ابراہم (Mercy Abraham) کے مطابق- "تعلیم امن ان امن پسند لوگوں کے لیے تعلیم ہے جو کی اس زمیں پر امن قائم کرنے کے قابل ہونگے۔ یہ خصوصی طور پے جذباتی اور مذہبی تعلیم ہے۔ اس تعلیم کے ذریعہ انسانی حقوق کی ترقی، انسانی ضرورتوں کو پورا کرنا اور سماجی غریبی، سماجی و نسلی امتیاز، غذائی قلت، ناخواندگی اور بیماری کی مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔"

کے۔ ایس۔ باسوراج کے مطابق تعلیم امن ایک ایسا عمل ہے، جس سے لوگوں (نوجوانوں اور بالغوں) میں امن کے اقدار کو متعارف کرایا جاتا ہے۔ اور ان میں سمجھ کا احساس پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ وہ تیاری ہے جس کے ذریعے اجتماعی زندگی کو منصفانہ، منظم، پرامن اور ہم آہنگ بنایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مسیرار باہم کے مطابق تعلیم امن تربیت کا عمل ہے جسے تعلیمی ماحول کے ذریعہ سے دیا جاتا ہے جو انسانوں میں تحامل، اور تخلیقی صلاحیتوں کا نشو نما کرتی ہے اور انسانوں کو امن، محبت، تحامل، انصاف اور بھائی چارہ کا سبق سکھاتی ہے۔

تعلیم امن زندگی جینے کا ایک طریقہ یا طرزِ عمل ہے۔ یہ لوگوں کے زندگی جینے کے طریقہ میں تبدیلی لاکر امن شدہ بین الاقوامی سماج کو قائم کرتی ہے۔ ہر سال 21 ستمبر کا دن امن کے لیے یوم بین الاقوام کے طور پر منایا جاتا ہے، جو پوری دنیا میں امن قائم کرنے اور اس کے لیے کوشش کرنے کے لیے وقف ہے۔ 21 ستمبر 1982 کو UNO کے سکریٹری جنرل نے اس دن کو تعلیم امن کے لیے اعلان کیا اور پہلے امن کے لیے یوم بین الاقوام کو موضوع "عوام کے امن کا حق" متعین کیا گیا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ تعلیم امن کو مختصر میں واضح کیجیئے۔

15.6 تعلیم امن کے مقاصد(Objectives of Peace Education)

تعلیم امن کے مقاصد درجِ ذیل ہے:

- تعلیم امن کا مقصد طلبا میں آپسی سمجھ، بھائی چارہ، آپسی تعلقات، بہتر رویہ، اور اتفاق رائے قائم کرنے کی ترغیب دینا ہے۔
- تعلیم امن کے ذریعہ سے طلبا میں جمہوری نظریات، عدم تشدد، ایمانداری، مساوات، محبت، معاشرتی اقدار اور کردار سازی کو فروغ دینا ہے۔
- تعلیم امن کا مقصد ثقافتی ورثہ، روایات اور رجحانات کا تحفظ کرنا اور انسانوں کو ان کے جسمانی و ذہنی استحصال سے محفوظ رکھنا ہے۔
- ڈاکٹر پی۔وی۔نائیر نے تعلیم امن کے تین مقاصد پر زور دیا۔ پہلا مقصد طلبا میں مذہبی تحمل، دوسروں کی عزت اور مذہبی و اخلاقی اقداروں کو عزت کے نظریہ سے دیکھنے کے قابل بنانا ہے۔ دوسرا مقصد طلبا میں کھلے نظریات، کھلی سوچ اور عالمی علم کی تلاش کے لیے دلچسپی پیدا کرنا ہے اور تیسرا مقصد طلبا میں ہم آہنگی کے جذبہ کو پیدا کرنا ہے۔

فروفیسر کے۔ایس۔ باسوراج نے تعلیم امن کے مندرجہ ذیل مقاصد پر زور دیا:

- طلبا میں امن پسند ہونے کے رجحان کی نشو نما کرنا۔
- طلبا میں امن کی اہمیت وضرورت کو سمجھانا، جس سے کہ وہ اسے اپنی زندگی یا طرز عمل میں اپنا سکیں۔
- طلبا میں بین الاقوامی بھائی چارہ کے احساس کی نشو نما کرنا۔
- انسانی زندگی میں تعلیم امن کی قدر کو سمجھنے اور اس کی تعریف کرنے کے لیے طلبا کو تیار کرنا۔
- طلبا میں بین الاقوامی سمجھ، بین الاقوامی ہم آہنگی اور بھائی چارے کو پیدا کرنا۔
- طلبا کو جنگوں اور تشدد کے نتائج سے واقف کرانا جس سے وہ ان سے بچنے کے لیے قدم اٹھانے کے لائق ہو سکیں۔
- طلبا کو اس قابل بنانا کی وہ خاندان، ملک، اور دنیا میں امن قائم کرنے میں اہم کردار کر سکیں۔

ڈاکٹر پی وی نائر نے(Dr. P. V. Nair) تعلیم امن کے درج ذیل تین مقاصد پر زور دیا ہے۔

- طلباء کے درمیان ایک آزاد ذہن، مناسب سوچ اور دنیا بھر میں علم کی تلاش میں دلچسپی پیدا کرنا۔
- طلباء کو مذہبی رواداری، دوسری نسلوں کا احترام اور مذہبی اور اخلاقی اقدار کا احترام کرنے کے قابل بنانا۔
- طلباء میں بقائے باہمی کا احساس پیدا کرنا۔

پرفیسر وکی ایس۔بسواراج(Prof. K.S. Basavaraj) نے تعلیم امن کے درج ذیل مقاصد پر زور دیا ہے۔

- نوجوانوں میں امن کی روحانی قدر کو فروغ دینا، تاکہ وہ اندرونی سکون یا ذہنی سکون حاصل کر سکیں۔

- امن پسند انسانوں کے تئیں مثبت رویہ پیدا کرنا۔
- طلباء کو انسانی زندگی میں امن کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی تعریف کرنے کے لیے تیار کرنا۔
- طلبا میں مناسب اور نامناسب، انصاف اور ناانصافی کے بارے میں شعور پیدا کرنا۔
- طلباء کے درمیان بین الاقوامی بھائی چارے کو فروغ دینا۔
- انہیں جنگ، تشدد، تنازعات وغیرہ کے نتائج سے آگاہ کرنا، تاکہ وہ ان سے بچنے کے لیے اقدامات کر سکیں۔
- طلباء کو خاندان، ملک اور دنیا میں امن برقرار رکھنے کے لیے آگاہ کرنا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)

1۔ تعلیم امن کے کچھ اہم مقاصد بتائے۔

_____

_____

15.7 تعلیم امن کے لیے ضروری نصاب (Curriculum for Peace Education)

پروفیسر کے ایم سائمن نے اسکول میں مختلف سطحوں پر تعلیم امن کی تدریس کے لیے اپنی رائے پیش کی اور بتایا کہ تعلیم امن کے لیے کس طرح کا نصاب رکھا جانا چاہیئے۔ انھوں نے بتایا کے اسکولوں میں مختلف سطحوں پر تعلیم امن کے لیے نصاب میں درج ذیل سرگرمیوں کو شامل کیا جاسکتا ہے:

- ابتدائی سطح پر طلبا کو اس طرح کے گیت سنائے جائے،، ڈرامہ دکھائے اور کہانیوں کو سنایا جائے جو اخلاقیات پر مبنی ہو اور امن کا پیغام دیتی ہوں۔ ان گیتوں، کہانیوں اور ڈرامہ کا ان کی زندگی سے براہ راست تعلق ہو اور مختلف علاقے، مذاہب اور ثقافت سے تعلق ہو۔ اس کا طلبا کی سوچ اور رویہ پر مثبت اثر پڑتا ہے۔
- جونیر سطح پر قومی اور عالمی شخصیات جیسے حضرت محمد ﷺ، حضرت عیسیٰ ء، مدر ٹریسا، مہاتما گوتم بدھ، کارل مارکس، نیلسن منڈیلا اور مہاتما گاندھی وغیرہ کی طرز زندگی اور معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے انکی کارکردگی سے طلبا کو واقفیت کرانا چاہیئے۔
- پوری دنیا میں امن کو قائم کرنے میں مختلف مذاہب کے کردار پر روشنی ڈالی جانی چاہیئے، جس سے طلبا میں امن کے متعلق بہت سی باتوں کو سمجھنا اور عمل میں لانا آسان ہوگا۔
- ثانوی سطح پر طلبا کو امن کے معنی، امن کی اہمیت وضرورت سے متعارف کرانا چاہیئے، جس سے کے وہ خاندان، سماج، ملک اور پورے عالم میں امن کو قائم کرنے میں اپنا تعاون دے سکیں۔ طلبا کو جنگ اور تشدد کے اسباب اور نتائج سے واقفیت کرائی جائے۔ مختلف اداروں جیسے UNO, UNESCO, Redcross اور Scout and Guide وغیرہ کے امن کے پیغام دینے اور امن قائم کرنے میں ان کے کردار کو بتایا جائے۔

15.8 بین الاقوامی امن کے احساس کو فروغ دینے کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں

(Curricular Activities For Promoting Feeling of International Peace)

طلبا میں بین الاقوامی امن کے احساس کو فروغ دینے کے لیے اسکول میں درجِ ذیل ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کر سکتے ہیں۔

- پوری دنیا میں امن کا پیغام دینے والے اور امن کو قائم کرنے کے لیے کوشش کرنے والی عظیم عالمی شخصیات جیسے حضرت محمد ﷺ، عیسیٰؑ، مدر ٹریسا، گوتم بدھ، نیلسن منڈیلا اور مہاتما گاندھی وغیرہ کے بارے میں طلبا کو بتانا اور ان کی یوم پیدائش کو منایا جائے۔
- طلبا کو کمیونٹی سرگرمیوں UNO, UNESCO, Redcross, اور Scout and Guide کے کاموں میں حصہ لینے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا۔
- تعلیم امن سے متعلق موضوعات پر بحث و مباحثہ کرایا جائے، مضمون نگاری کرائی جائے، قومی اور بین الاقوامی سطح کے سمینار کا انعقاد کرانا۔
- امن کا پیغام دینے والی تعلیمی فلمیں طلبا کو دیکھائی جائے، جو طلبا کے ذہنی سطح کو بہتر بنائے۔
- پوری دنیا میں امن کا پیغام دینے والے اور امن کو قائم کرنے کے لیے کوشش کرنے والی عظیم عالمی شخصیات کی البم تیار کرائی جائے۔
- تعلیم امن کو ایک الگ مضامین کے طور پر نہیں پڑھایا جائے بلکہ امن کی ضروری باتوں کو بہت سے مضامین میں شامل کر کے طلبا کو سمجھانا۔
- اسکولوں کے ذریعہ امن کا جلوس اور نکڑ سبھا کا انعقاد کیا جائے۔
- ریڈیو، ٹی۔وی، سینما، اخبارات، سوشل میڈیا، میگزین وغیرہ مختلف وسائل کا استعمال عالمی امن اور بھائی چارگی کے جذبے کو فروغ دیا جاسکے گا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ کوئی تین ہم نصابی سرگرمیوں کو بتائے جو تعلیم امن کے فروغ کے لیے اسکول میں کرائی جاسکتی ہیں۔

15.9 سماج میں امن کو قائم کرنے کے لیے اپنائے جانے والے اقدامات

(Steps to Achieve Peace in the Society)

کوئی بھی نسل، قوم یا سماجی گروہ ضروری نہیں کہ جنگ پسند ہو۔ امن قائم کرنے کے لیے عام طور پر وہ تمام اقدامات اپنائے جاتے ہیں جن کے ذریعہ قومی اور بین الاقوامی کشیدگی کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اس امن کو قائم کرنے کے لیے مندرجہ بالا تجاویز کے علاوہ اس سلسلے میں کچھ اور باتوں کو بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے، جو کہ درج ذیل ہیں۔

- دنیا سے جنگ کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دنیا میں کہیں بھی معاشرتی اور معاشی تفاوت، غربت، عدم تحفظ، مایوسی وغیرہ نہ ہو۔ دنیا کی ہر قوم میں لوگوں کی سماجی اور معاشی بہبود کو یقینی بنایا جائے۔ اگر سماج میں رہنے والے لوگوں کے تعلیم اور سماجی حالات کو بہتر بنایا جائے تو جنگ کے اسباب کو دور کیا جاسکتا ہے۔
- مستقبل کی نسل کے لیے تعلیم امن کی منصوبہ بندی ایسی ہونی چاہیئے کہ طلبا اتحاد کے اصولوں کو آسانی سے سمجھ سکیں اور ایسا طرز عمل اپنا سکیں جس سے جنگ، تشدد، نفرت، تعصب، جانبداری، عدم تحفظ اور جہالت کی برائیاں کم کی جاسکیں۔
- جنگ کو روکنے اور امن قائم کرنے کے لیے ہر قسم کے امتیاز کو ختم کیا جائے۔ مذہب، نسل، قوم یا کسی اور تفریق کی بنیاد پر علیحدگی کی پالیسی کشیدگی کو بڑھاتی ہے اس لیے مساوات کا فروغ دیا جائے۔
- عزت نفس، انسان میں خود انحصاری اور اعتماد پیدا کرتی ہے، اس لیے ہر ایک انسان کو دوسرے انسان کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے آپس میں امن اور محبت قائم ہوتی ہے۔ انسانی احترام اور تعلقات کا دائرہ جتنا وسیع ہوگا، عالمی امن اتنا ہی زیادہ ہوگا۔
- دائمی امن کا دار و مدار عوام پر ہے، اس لیے اس کی منصوبہ بندی میں عام لوگوں کی خواہشات کی تسکین، توجہ اور احترام کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- اگر علاقائی یا بین الاقوامی حکومتیں ایک دوسرے کی سرحدوں کا خیال رکھیں تو جنگ نہیں ہونگی اور اجتماعی سلامتی کے امکانات زیاد ہونگے۔ اگر علاقائی یا بین الاقوامی حکومتیں ایک دوسرے کی سرحدوں کا خیال نہ رکھیں تو بداعتمادی بڑھ جاتی ہے اور جنگ چھڑنے کا امکان پیدا ہوتا ہے۔
- جس طرح انسان لڑنا سیکھتا ہے، اسی طرح امن سے رہنا بھی سیکھ سکتا ہے۔ اس کے لیے عوام بالخصوص نئی نسل کے نوجوان مرد و خواتین کو تعلیم امن دینا ہوگا تاکہ وہ خود کو دنیا کا شہری سمجھیں اور ان میں بین الاقوامی سمجھ پیدا ہو اور وہ اس پورے عالم میں امن قائم کرنے کے لیے کام کریں۔
- جنگ کی جڑ میں موجود تعصبات، دقیانوسی تصورات، سیاسی اور معاشی مفادات اور سرحدوں پر تناؤ وغیرہ ہوتی ہیں ان کو دور کرنے کے لیے بین الاقوامی سمجھ اور تعلقات کو ہر ممکن حد تک بہترین بنانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ اس کے لیے تعلیمی اداروں کو اپنے ہر شعبے میں اپنے نصاب میں اس طرح کی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کو شامل کریں جس سے کہ طلبا میں زیادہ سے زیادہ بین الاقوامی سمجھ کو پیدا کیا جاسکے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ کوئی دو اقدامات بتایئے جن کی بنیاد پر سماج میں امن کو قائم کیا جاسکتا ہے۔

15.10 امن کے حصول میں حائل رکاوٹیں (Hurdles in Achieving Peace)

آج ملک میں امن کو قائم کرنے پر زور دیا جارہا ہے۔ امن میں ایک دوسرے سے محبت، ہمدردانہ سلوک، اقدار، اخلاقیات شامل

ہیں۔اس میں کشیدگی، جرائم، دہشت گردی، تشدد، تنازعات اور جنگوں کو دور کرنا اور امن کو قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن امن کو قائم کرنے میں بہت ساری رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے:

سیاسی مسائل: سیاسی جماعتیں عام طور پر لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف مذہب، ذات اور علاقائی بنیاد پر اکساتی ہیں اور یہ اکثر ملک میں انتشار کا باعث بنتا ہے۔

دہشت گردی: دہشت گردانہ حملے ملک میں امن اور ہم آہنگی کو متاثر کرتے ہیں۔ اس طرح کے حملوں سے لوگوں میں شدید خوف و بدامنی پھیلتی ہے۔ ہندوستان کو کئی دہشت گردانہ حملوں کا سامنا کرنا پڑا ہے جس سے شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ اس طرح کے حملوں سے پیدا ہونے والی بدامنی سے معاشرے کے معمول کے کام کاج میں خلل پڑتا ہے۔

فرقہ وارانہ تشدد یا فسادات: کچھ مذہبی گروہ دوسرے لوگوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں اپنے مذہب کی پیروی کرنے پر مجبور کرتے ہیں یا محض دوسرے مذاہب کے لوگوں سے ایسی باتیں کرتے ہیں کہ فساد ہو جائے۔ یہ اکثر فرقہ وارانہ تشدد کا باعث بنتا تھا۔

مہنگائی یا قیمتوں میں اضافہ: قیمتوں میں اضافہ ایک اہم مسئلہ ہے جو معاشرے کے ہموار اور پر سکون ماحول کو متاثر کرتا ہے۔ ایسی کئی مثالیں ہیں جب لوگ قیمتوں میں غیر معقول اضافے کے خلاف بغاوت کے لیے آگے آئے ہیں اور امن کو درہم برہم کیا ہے۔

ریزرویشن کا نظام یا ریزرویشن سسٹم: ملک میں ریزرویشن کا نظام درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے مقصد سے شروع کیا گیا تھا۔ تاہم، دوسری مختلف مذاہب اور ذاتوں کے لوگوں نے بھی ریزرویشن کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے، جس سے امن میں خلل پڑ رہا ہے۔

ذات پات کا نظام: جباس کے باوجود بھی سماج میں کسی شخص کی ذات اور عقیدے کی بنیاد پر بہت زیادہ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے حالانکہ آئین سب کو یکساں حقوق دیتا ہے۔ یہ امتیاز کبھی کبھی سماجی میں آپسی تناؤ کا سبب بنتا ہے اور امن میں خلل ڈالتا ہے۔

بے روزگاری اور غربت: تعلیم اور روزگار کے اچھے مواقع کی کمی بیروزگاری کا سبب بنتی ہے جو بالآخر غربت میں اضافہ کرتی ہے اور ملک میں جرائم کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ کشیدگی، تنازعات اور جنگیں وغیرہ بھی ملک میں امن اور ہم آہنگی میں رکاوٹ ہیں۔ یہ تمام عوامل کسی بھی فرد کے ذہن کو بھی متاثر کرتا ہے۔ انسان میں خوف پیدا کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف انسان کے ذہن بلکہ اس کے خیالات، احساسات اندرونی امن کو ختم کرتے ہے۔ اس لیے انفرادی اور معاشرہ کی ترقی و خوشحالی کے لیے امن قائم کرنا ضروری ہے۔ جہاں ہندوستانی حکومت ملک میں امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ممکن اقدام کر رہی ہے، وہاں بہت سے عوامل ہیں جو اسے پریشان کر رہے ہیں اور وہ ملک کے امن و امان میں خلل ڈال رہے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ امن کا قائم کرنے میں آنے والی کوئی دو رکاوٹوں کو تحریر کیجیئے۔ _____

15.11 خلاصہ (Summary)

یہ اکائی بین الاقوامی مفاہمت، تعلیم امن اور معاشرے میں امن کے حصول کے لیے اقدامات کے باہم مربوط موضوعات پر یہ تفصیل پیش کرتی ہے۔ بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے میں تعلیم کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔ جو عالمی شہریت اور بین الثقافتی جذبہ کو فروغ دینے کے لیے بہت اہم ہے۔ تعلیم امن کو سیکھنے والوں میں امن کے شعور، تنازعات کے حل کی مہارتوں اور اخلاقی اقدار کو ابھارنے کے لیے ایک منظم انداز کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔ تعلیم امن کے نصاب کا مقصد ان عناصر کو بغیر کسی رکاوٹ کے تعلیم میں ضم کرنا ہے ج جو امن اور بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دیتی ہو۔ نصابی سرگرمیوں کو بین الاقوامی امن کو فروغ دینے کے لیے موثر ٹولز کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آخر میں، بین الثقافتی مکالمے، سماجی انصاف، انسانی حقوق کی وکالت، اور سفارت کاری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، معاشرے میں امن کے حصول کے لیے اقدامات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ اکائی جامع جائزہ فراہم کرتی ہے کہ کس طرح تعلیم بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے اور ایک زیادہ پرامن دنیا کی تعمیر میں اہم رول ادا کرتی ہے۔

15.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- بین الاقوامیت کا مطلب ہے کہ قومی حدود اور دیگر اختلافات سے قطع نظر، تمام انسانوں کو ایک ہی انسانی معاشرے کے رکن کی حیثیت سے آگاہ کرنا۔
- بین الاقوامی مفاہمت ایک ایسا احساس ہے کہ فرد نہ صرف اپنے ملک کا رکن ہے، بلکہ دنیا کا رکن ہے۔
- ڈاکٹر رادھا کرشنن (Dr. Radhakrishnan) کے الفاظ میں "ہمارے لیے الگ رہنا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا، ایک دوسرے کے خوف اور پریشانیوں، امنگوں اور سوچ کو سمجھنا ضروری ہے۔ ہمیں نسلی ہم آہنگی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ ہم امریکی ہو سکتے ہیں، ہم روسی ہو سکتے ہیں لیکن ہم بنیادی طور پر انسان ہیں۔ ہم عالمی برادری میں رہنا سیکھتے ہیں۔"
- بین الاقوامی مفاہمت کے لیے تعلیم سے مراد اور عالمی جمہوری شہریت کے لیے احساس و وفاداری کو فروغ دینا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے تعلیم اور معلم کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ تعلیمی نظام کے مقاصد اس طرح طے کیے جا سکتے ہے اور اس طرح کی نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں کو شامل کیا جا سکتا ہے، جس سے طلبا میں بین الاقوامی مفاہمت کو پیدا کیا جا سکیں۔ طلبا میں بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے میں معلم کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ معلم نصاب سے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ وہ ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعے نصاب کو نافذ کیا جاتا ہے اور اس کے مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں۔
- امن سے مراد کسی انسان کے اندر اس احساس کے نشو نما سے ہے، جو ایک انسان کو دوسرے انسان، گروہ، سماج یا ملک کے ساتھ تحمل، محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہنا سکھاتا ہے۔ امن کو ہم آہنگی کی حالت بھی کہا گیا ہے یا نی ایک ایسے حالات جہاں تنازعہ،

ڈر، دباؤ، تشدد نہ ہو۔

- تعلیم امن طلبا کو امن سے متعلق علم، ہنر اور صلاحیتوں کے ساتھ تیار کرنے اور امن کے حصول اور تنازعات کا عدم تشدد کے ساتھ جواب دینے کی طرف راغب کرتی ہے۔ تعلیم امن ایسے سرگرمیاں علم، ہنر اور رویوں کو فروغ دیتی ہیں جو لوگوں کو یا تو تنازعات کو روکنے، تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے یا امن کے لیے سازگار سماجی حالات پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔
- تعلیم امن کا مقصد طلبا میں آپسی سمجھ، بھائی چارہ، آپسی تعلقات، بہتر رویہ، اور اتفاق رائے قائم کرنے کی ترغیب دینا ہے۔
- تعلیم امن کے ذریعہ سے طلبا میں جمہوری نظریات، عدم تشدد، ایمانداری، مساوات، محبت، معاسرتی اقدار اور کردار سازی کو فروغ دینا ہے۔
- تعلیم امن کا مقصد ثقافتی ورثہ، روایات اور رجحانات کا تحفظ کرنا اور انسانوں کو ان کے جسمانی و ذہنی استحصال سے محفوظ رکھنا ہے۔
- فرفیسر کے ایم سائمن نے اسکول میں مختلف سطحوں پر تعلیم امن کی تدریس کے لیے اپنی رائے پیش کی اور بتایا کی تعلیم امن کے لیے کس طرح کا نصاب رکھا جانا چاہیئے۔
- طلبا میں بین الاقوامی امن کے احساس کو فروغ دینے کے لیے اسکول میں مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کر سکتے ہیں۔
- کوئی بھی نسل، قوم یا سماجی گروہ ضروری نہیں کہ جنگ پسند ہو۔ امن قائم کرنے کے لیے عام طور پر وہ تمام اقدامات اپنائے جاتے ہیں جن کے ذریعہ قومی اور بین الاقوامی کشیدگی کو دور کیا جا سکتا ہے۔
- امن کو قائم کرنے میں بہت ساری رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑھتا ہے، جیسے کشیدگی، جرائم، دہشت گردی، تشدد، تنازعات اور جنگ وغیرہ۔

15.13 فرہنگ (Glossary)

بین الاقوامی مفاہمت	بین الاقوامی مفاہمت سے مراد مختلف پس منظر کے افراد، برادریوں اور قوموں کی متنوع ثقافتوں، نقطہ نظر، اقدار اور طریقوں کو سمجھنے، ان کی تعریف کرنے اور ان کا احترام کرنے کی صلاحیت سے ہے۔
امن	امن ایک ہم آہنگی کی حالت ہے جس کی خصوصیت تنازعہ، تشدد، یا خلل کی غیر موجودگی سے ہوتی ہے۔ اس میں نہ صرف جنگ کی عدم موجودگی بلکہ ایسے حالات کی موجودگی بھی شامل ہے جو افراد اور برادریوں کے لیے انصاف، مساوات اور فلاح و بہبود کو فروغ دیتے ہیں۔
امن کی تعلیم	تعلیم امن تنازعات کے حل، عدم تشدد، انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور بین الثقافتی تفہیم سے متعلق علم، رویوں، اور مہارتوں کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرنے اور پرامن اور جامع معاشروں کی تعمیر کرنا ہے۔
بین الاقوامی امن	بین الاقوامی امن سے مراد اقوام کے درمیان امن، ہم آہنگی اور استحکام کی حالت ہے، جس میں بین الاقوامی تعاون، ممالک کے درمیان باہمی مفاہمت، احترام اور تعاون کو فروغ دینا شامل ہے۔

15.14 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ درجِ ذیل میں کس نے کہا کہ "بین الاقوامی مفاہمت ایک ایسا احساس ہے کہ فرد نہ صرف اپنے ملک کا بلکہ ہوری دنیا کا رکن ہے" :

(a) اولیور گولڑاسمتھ (b) والٹیر ایچ۔ سی۔ لیوس (c) ڈاکٹر رادھا کرشنن (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کا مقصد ہے:

(a) عالمی ژہریت کے احساس کو فروغ دینا (b) ولامی امن کو فروغ دینا

(c) قومیت کو بین الاقوامی مفاہمت پر ترجیح دینا (d) نسلی، مذہبی، ثقافتی اور قومی تعاصبات کا خاتمہ کرنا

3۔ درجِ ذیل میں کس نے کہا کہ "بین الاقوامی مفاہمت ایک ایسا احساس ہے کہ فرد نہ صرف اپنے ملک کا بلکہ ہوری دنیا کا رکن ہے" :

(a) اولیور گولڑاسمتھ (b) والٹیر ایچ۔ سی۔ لیوس (c) ڈاکٹر رادھا کرشنن (d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ درجِ ذیل میں کس نے کہا کہ "تعلیم امن ان امن پسند لوگوں کے لیے تعلیم ہے جو کے اس زمیں پر امن قائم کرنے کے قابل ہونگے" :

(a) اولیور گولڑاسمتھ (b) مرسی ابراہم (c) ڈاکٹر رادھا کرشنن (d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے کے لیے کیا کرنا چاہیئے:

(a) ایک دوسرے کا احترام کرنا (b) انسانیت سے محبت کرنا (c) قومی تعصب کو ختم کرنا (d) درجِ بالا سبھی

6۔ درجِ ذیل میں کس کا تعلق تعلیم امن کے مقاصد سے ہے:

(a) طلبا میں امن پسند ہونے کے رجحان پیدا کرنا

(b) طلبا میں بین الاقوامی بھائی چارہ کے احساس کو پیدا کرنا

(c) بین الاقوامی احساس کی جگہ طلبا میں قومیت کے لیے ترغیب دینا

(d) درجِ بالا سبھی

7۔ درجِ ذیل میں سے کس کا تعلق امن کے حسول میں حائل رکاوٹوں سے نہیں ہے:

(a) دہشت گردی (b) مہنگائی (c) فسادات (d) بے روزگاری نہ ہونا

8۔ درجِ ذیل میں کس نے کہا کہ "بین الاقوامی مفاہمت سے مراد ہمارے لیے الگ رہنا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہے"۔ :

(a) اولیور گولڑاسمتھ (b) والٹیر ایچ۔ سی۔ لیوس (c) ڈاکٹر رادھا کرشنن (d) ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ "بین الاقوامی مفاہمت کے لیے ایک دوسرے کے مذہب اور ثقافت کا احترام کرنا چاہیئے"۔ اس پر اپنے خیالات پیش کریں۔

2۔ ایک معلم کے طور پر بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کے لیے آپکیا کریں گے۔

3۔ بین الاقوامی مفاہمت کے مقاصد تحریر کیجیے۔

4۔ بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دیا جانا کیوں ضروری ہے۔

5۔ امن کو تصور کو واضع کیجیئے۔

6۔ تعلیم امن کے مقاصد کو بیان کیجیئے۔

7۔ امن کے حصول میں حائل رکاوٹوں کو بیان کیجیئے۔

8۔ بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کے لیے کس طرح کی نصابی سر گرمیاں کرائی جاسکتی ہے۔

9۔ بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ کے لیے کس طرح کی ہم نصابی سر گرمیوں کو کرایا جاسکتا ہے۔

10۔ تعلیم امن کے فروغ کے لیے آپ اپنے طور پر کس طرح کی سر گرمیوں کو انجام دیں گے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ بین الاقوامی مفاہمت سے کیا سمجھتے ہے، اس کی چند اہم تعریف بیان کرتے ہوئے اسکی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالے۔

2۔ بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ میں تعلیک کے کرتاد کو واضع کیجیئے۔

3۔ امن کی تعلیک کیو ضروری ہے اور اس کے فروغ کے لیے اسکول میں کس طرح کی سر گرمیاں کرائی جانا چاہیئے۔

4۔ تعلیم امن کے مقاصد کو بیان کیجیئے۔ سماج میں امن کو قائم کرنے کے لیے اپنائے جانے والے اقدامات پر روشنی ڈالے۔

5۔ امنی کو قائم کرنے میں حائل رکاوٹوں کو تفصیل میں بتائے۔

15.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Chandra, S.S. & Sharma, R.K. (2004). Principles of Education, New Delhi, Atlantic Publishers and Distributors

2۔ Islam, B. (2018). Contemporary Issues in Education, Hyderabad, DDE and Directorate of Translation & Publication, Maulana Azad National Urdu University

3۔ Mohanty, J. (2005). Modern Trends in Indian Education, New Delhi, Deep and Deep Publication.

4۔ Pathak, P.D. and Tyagi G.D. (2011). Problems of Education in India, New Delhi, Allahabad, Alok Publication

5- Sharma, R. N. and Sharma R. K. (2004). Problems of Education in India, New Delhi, Atlantic Publisher and Distributors Pvt Ltd.
6- Thakur, A.S. & Berwal, S. (2007). Education in Emerging Indian Society, New Delhi, National Publishing House

اکائی16۔ماحولیاتی تعلیم اور تعلیم کا کردار

(Environmental Education and Role of Education)*

اکائی کے اجزاء

16.0 تمہید(Introduction)

16.1 مقاصد(Objectives)

16.2 ماحولیاتی تعلیم کے معنی(Meaning of Environmental Education)

16.3 ماحولیاتی تعلیم کی تعریف(Definition of Environmental Education)

16.4 ماحولیاتی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت

(Need and Importance of Environmental Education)

16.5 ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد(Objectives of Environmental Education)

16.6 ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت(Nature of Environmental Education)

16.7 ماحولیاتی تعلیم کی وسعت(Scope of Environmental Education)

16.8 تعلیم کی مختلف سطح اور ماحولیاتی تعلیم

(Environmental Education at Different Level of Education)

16.9 ماحولیاتی تعلیم کے مختلف تدریسی طریقے

(Teaching Methods of Environmental Education)

16.10 ماحولیاتی تعلیم کی تدریس میں اساتذہ کا کردار

(Role of Teachers in Teaching Environmental Education)

16.11 حکومت کی طرف سے ماحولیاتی تحفظ کے لیے کی جانے والی کوششیں

(Efforts Made By the Government for Environmental Protection)

16.12 خلاصہ(Summary)

16.13 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

16.14 فرہنگ(Glossary)
16.15 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)
16.16 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

16.0 تمہید(Introduction)

آج تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا میں سبھی ممالک ماحولیاتی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو جتنا زیادہ محسوس کر رہے ہیں اتنا پہلے کبھی نہیں کیا گیا کیونکہ آج دینا کے تمام ممالک کسی نہ کسی ماحولیاتی بحران کا شکار ہیں اور ماحولیاتی مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔آج ماحولیاتی مسائل تیزی سے پیدا ہو رہے ہیں۔خواہ وہ آبادی میں اضافے کے مضر اثرات کی وجہ سے ہو یا جنگلات کی کٹائی کی وجہ سے ہو یا صنعتی انقلاب کے نتیجے میں یا قدرتی وسائل کے استحصال کی وجہ سے ہو۔ایسے میں زمیں پر بڑھتے ہوئے درجہ حرارت سے گرمی میں اضافہ ،ماحولیاتی تبدیلی، حیاتیاتی تنوع میں کمی، گرین ہاؤس گیس کا خارج ہونا،اوزون کی پرت میں تخفیف، تیزابی بارش، آب اور ہوا کی آلودگی جیسے خطرناک مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔اس طرح کا ماحول انسانی صحت کے لیے مضر ہے جس سے انسانی وجود کو خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ان چیلنجز سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے لوگوں میں مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر ماحولیات کے تئیں آگاہی یا بیداری پیدا کرنے اور انکو ماحولیاتی علم، مہارت اور اقدار سے آراستہ کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ماحولیاتی تعلیم ماحولیاتی آگاہی کو فروغ دینے اور صحت مند سیارے کے لیے متاثر کن کارروائی کے لیے ایک طاقتور ٹول کے طور پر کام کرتی ہے۔اس مقصد کو ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے باآسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے لوگوں میں ماحولیات کی اہمیت اور شعور،اسکے تحفظ اور اسکو بہتر بنانے کے لیے ضروری مہارتوں کو پیدا کیا جاسکتا ہے۔یہ اکائی ماحولیاتی تعلیم سے متعلق بہت ساری اہم باتوں کا احاطہ کرتی ہے۔اس اکائی میں ماحولیاتی تعلیم کے تصور، مقاصد، معنی، نوعیت، دائرہ کار اور اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس میں ماحولیاتی تعلیم کی تدریس کے طریقہ کار،اساتذہ کا کردار اور ماحولیاتی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے حکومتوں کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

16.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ماحولیاتی تعلیم کے تصور کو سمجھ سکیں گے۔
- ماحولیاتی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کر سکیں گے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد اور وسعت کی وضاحت کر سکیں گے۔
- تعلیم کے مختلف سطحوں پر ماحولیاتی تعلیم کے نصاب کی نشاندہی کر سکیں گے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے لیے مختلف تدریسی طریقوں کی وضاحت کر سکیں گے۔

- ماحولیاتی تعلیم کی تدریس میں اساتذہ کے کردار کو بیان کر سکیں گے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے لیے حکومت کی جانب سے کی گئی کاوشوں کو بتا سکیں گے۔

16.2 ماحولیاتی تعلیم کے معنی (Meaning of Environmental Education)

ماحولیاتی تعلیم کو سمجھنے سے پہلے ماحولیات کو سمجھنا ضروری ہے۔ماحولیات سے مراد ہمارے چاروں سمت کے اس ماحول سے ہے جس سے ہم گھرے ہوئے ہیں۔ آسان الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو کچھ بھی کسی جاندار کے ارد گرد موجود ہے وہ اس کا ماحول ہے۔ جیسا کے نام سے واضح ہے کہ ماحولیاتی تعلیم وہ تعلیم ہے جس کا تعلق ہمارے ماحول سے ہے۔اس لیے اسکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ماحولیاتی تعلیم وہ تعلیم ہے جو ماحولیات کے ذریعہ سے، ماحولیات کے بارے میں ماحولیات کے لیے ہوتی ہے۔ لفظ ماحول کو ہندی میں پریاورن کہتے ہے جو کہ دو الفاظ 'پری' اور 'آورن' سے ملکر بنا ہے۔ پری کا مطلب ہے ارد گرد اور آورن کا مطلب دائرہ ہے، یعنی ہمارے ارد گرد جو کچھ بھی دکھائی دینے والی اور پوشیدہ چیزیں ہیں، وہ ماحولیات ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ارد گرد جو بھی عناصر جیسے درخت، پودے، جانور، ہوا، پانی، روشنی، مٹی وغیرہ ہیں وہ ہمارا ماحولیات ہے۔ آج ترقی کے اس دور میں صنعتی انقلاب، آبادی میں اضافے، جنگلات کی کٹائی اور قدرتی وسائل کے استحصال جیسی تمام دیگر وجوحات سے ہمارا ماحول آلودہ ہو رہا ہے۔ ہمیں اپنے ماحول کو بچانا ہوگا اور یہ سمجھنا ہوگا کہ ماحول کو متوازن کیسے رکھا جائے۔اس مقصد کی تکمیل کے لیے ماحولیاتی تعلیم کو فروغ دیے جانے کی ضرورت ہے۔

تعلیم صرف انسان کو ماحول کے مطابق ڈھالنا نہیں سکھاتی بلکہ یہ اسے ماحول کو اپنے حق میں بدلنے کی تربیت بھی دیتی ہے۔ ماحولیاتی تعلیم ماحولیاتی مسائل کے بارے میں علم اور اقدار کو فروغ دے کر انسان کو زندگی کے لیے تیار کرتی ہے۔

ماحولیاتی تعلیم ایک ایسی تعلیم ہے جس کے ذریعہ انسان میں اسکے اپنے و قدرتی اور طبعی ماحول کے تعلق سے آگاہی پیدا کی جاتی ہے اور قدرتی وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے اور ماحول کے تحفظ اور ترقی کے طریقوں سے روشناس کرتی ہے۔ ماحولیاتی تعلیم میں قدرتی ماحول کا مطالعہ اس طرح سے کیا جاتا ہے جس سے کہ طلبا ماحولیاتی نظام کی مسائل کو دریافت کر سکیں اور انہیں سمجھ سکیں۔ انہیں اس قابل بنایا جا سکیں کہ وہ ماحولیاتی مسائل کو حل کر سکیں۔ ماحولیاتی تعلیم ماحولیات سے متعلق تعلیم دینے کا ایک ایسا عمل ہے جس میں یہ بتانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ماحولیات کے مسائل کو حل کرنے اور ماحولیات کو بہتر بنانے کے لیے کس طرح سے مناسب اور مطلوبہ اقدامات اٹھائے جانے چاہیئے۔ ماحولیاتی تعلیم سبھی طلبا کو اس بات کی ترغیب دیتی ہے کہ وہ اپنے ماحول کی بہتری کے لیے کام کریں۔ ماحولیاتی تعلیم کے ذریعے سے ماحولیاتی مسائل اور ماحولیاتی نظام کے تئیں طلبا کے رویے میں زبردست تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ماحولیاتی مسائل کی باریکیوں کو جان سکتے ہے اور ماحول کو بہتر بنا سکتے ہے۔ انسان اپنی ترقی کے لیے اور ترقی کی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے زیادہ سے زیادہ قدرتی وسائل کا استعمال کر رہا ہے۔ ایک جانب انسانی ترقی بھی ضروری ہے وہی دوسری جانب قدرتی وسائل کا صحیح استعمال بھی ضروری ہے۔ اس طرح دونوں یں توازن قائم رکھنا ضروری ہے۔ ماحولیاتی تعلیم وہ تعلیم ہے جس کے ذریعہ سے طلبا میں ماحولیات اور ماحولیاتی چیلنجز کے بارے میں آگاہی اور حساسیت پیدا کیا جا سکیں اور اس طرح کی مسائل کو حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیا جا سکیں۔ جس سے طلبا ماحولیاتی چیلنجز کی شناخت کر کے ان کو سمجھ

سکیں اور ان کو حل کر سکیں۔ ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلبا میں ماحولیات کے لیے تشویش کا رویہ پیدا کرنا اور ماحولیاتی معیار کو بہتر بنانے یا برقرار رکھنے کی ترغیب دینا ہے۔

ماحولیاتی تعلیم طلباء کو ماحولیات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے، طالب علم کو ماحول کے بارے میں تخلیقی انداز میں سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ ماحولیاتی مسائل اور خطرات کے بارے میں آگاہی فراہم کرتی ہے تاکہ طلباء میں دستیاب وسائل کے بہترین استعمال کے بارے میں آگاہی پیدا کی جاسکے۔ ماحولیاتی وسائل کو محفوظ رکھیں کے لیے بیداری پیدا کرنا ہے۔ ماحولیاتی تعلیم سے مراد ایک ایسی تعلیم سے ہے جو انسانی معاشرے کو ماحالیاتی معلومات فراہم کرتی ہے۔ یہ ہمیں اپنے ماحول کے تحفظ، فروغ اور بہتری کی سمجھ فراہم کرتی ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ بچوں کی قدرتی نشو نما پر زور دیا جاتا ہے جس سے ان میں ماحول کے تئین اپنی ذمہ داری سے آگاہی پیدا ہو سکیں۔ جدید ماحولیاتی تعلیم کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس تعلیم کی ضرورت ہر شعبے میں لازمی نظر آتی ہے۔

ماحولیات کی بنیاد انسانی، حیاتیاتی اور غیر حیاتیاتی تعلقات ہیں اس لیے ماحولیاتی تعلیم انسان کو قدرتی اور طبعی ماحول کے درمیان کے تعلقات سے واقفیت کراتی ہے۔ ماحولیاتی تعلیم ایک وسیع نظریہ ہے جو ماحولیات کے مختلف پہلوؤں، قدرتی وسائل، زمین، آب وہوا، جنگلات وغیرہ کا صحیح استعمال اور آنے والی نسلوں کے لیے طویل مدت تک ان کی حفاظت کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے اور ماحول کی حفاظت کی سرگرمیوں میں شراکت کی ترغیب دیتی ہے۔

یہ تعلیم انسان کو نہ صرف ماحول سے ہم آہنگ ہونا سکھاتی ہے بلکہ اسے ماحول کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت بھی فراہم کرتی ہے۔ ماحولیاتی تعلیم ماحولیاتی مسائل سے متعلق علم اور اقدار کو فروغ دے کر انسان کو زندگی کے لیے تیار کرتی ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کو مربوط، عملی، لچکدار اور ضرورت کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ ماحولیاتی تعلیم سے کیا سمجھتے ہے؟

16.3 ماحولیاتی تعلیم کی تعریف(Definition of Environmental Education)

ماحولیاتی تعلیم کی کچھ اہم تعریفیں درج ذیل ہیں۔

یونیسکو(UNESCO) کے فینیش نیشنل کمیشن(Finnish National Commission) ماحولیاتی تعلیم پر اپنی سیمینار رپورٹ میں ماحولیاتی تعلیم کی تعریف دی اور کہا کہ "ماحولیاتی تعلیم ماحولیاتی تحفظ کے مقصد کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کسی سائنس یا مضمون کے مطالعہ کی الگ شاخ نہیں ہے، اسے زندگی بھر مکمل تعلیم کے حصے کے طور پر نافذ دیا جانا چاہیے۔

چیپ مین ٹیلر(Chapman Taylor) کے الفاظ میں، ''ماحولیاتی تعلیم ماحولیاتی شہریت کو فروغ دیتی ہے۔ اس سے طالب علم کو ماحول سے متعلق علم، تحریک اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔''

شری شکدیو پرساد(Shri Sukhdev Prasad) کے الفاظ میں –''ماحول ایک بہت وسیع لفظ ہے۔ درحقیقت، اس کا

مطلب ہے وہ پورا طبعی اور حیاتیاتی نظام جس میں جاندار رہتے ہیں، بڑھتے ہیں، پھلتے پھولتے ہیں اور اپنے فطری رجحانات کی نشو ونما کرتے ہیں۔

تاس سن(Tas Sun) کے الفاظ میں ''ماحول ایک معلم ہے اور تعلیم کا کام طالب علم کو اس سے ہم آہنگ کرنا ہے۔''

شری بھولاپرساد لوہانی(Shri Bhola Prasad Lohani) کے مطابق ماحولیاتی تعلیم کا مطلب ہے انسانیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور فطرت کے ساتھ رشتہ قائم کرنا۔

انسائیکلوپیڈیا آف ایجوکیشن ریسرچ(Encyclopedia of Educational Research) کے مطابق تعلیم کا کام فرد کی ماحول کے ساتھ اس حد تک ہم آہنگی پیدا کرنا ہے کہ فرد اور معاشرہ مستقل طور پر اطمینان حاصل کر سکے۔

بیسنگ(Basing) کے مطابق ''ماحولیاتی تعلیم کی تعریف کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کا موضوع دیگر کورسز کے مقابلے میں کم بیان کیا گیا ہے۔ بہر حال، یہ بات عالمی طور پر تسلیم شدہ ہے کہ ماحولیاتی تعلیم کثیر الشعبہ ہونی چاہیے، جس میں حیاتیاتی، سماجی، سیاسی، اقتصادی اور انسانی وسائل سے مواد حاصل کیا جائے۔ اس تعلیم کے لیے تصوراتی طریقہ بہترین ہے۔''

چیمبرز ڈکشنری(Chambers Dictionary) کے مطابق "ماحولیاتی تعلیم مطالعہ کا ایک شعبہ ہے جس میں جانوروں، پودوں اور انسانی برادریوں کے اپنے ماحول کے ساتھ باہمی تعلق کو بیان کیا جاتا ہے۔ جانداروں کا جو بھی تبادلہ ماحول کے ساتھ ہوتا ہے، جو بھی عمل ہوتا ہے یا باہمی تعلق ہوتا ہے، ان کا سائنسی طور پر مطالعہ کرنا ماحولیاتی تعلیم ہے۔"

قومی خواندگی مشن کے ڈائرکٹر جنرل شری لکشمی دھر مشرا(Shri Laxmidhar Mishra, Director General of National Literacy Mission) کے مطابق، "ماحولیات ان تمام قدرتی وسائل کا مجموعہ ہے جو زمین نے انسانوں کو تحفے میں دیے ہیں۔ یہ وسائل زمین، آب و ہوا، پودے، جنگلات اور جنگلی حیات ہیں جو ہمارے چاروں طرف ہیں اور جو ہماری زندگیوں کو ہر روز متاثر کرتے ہیں۔"

اوڈم(Odum) کے مطابق، "ماحولیاتی تعلیم زندگی اور طبعی ماحول کی تعلیم ہے جو انسانوں کو گھیرے ہوئے ہے۔

انڈین انوائرمنٹل ایجوکیشن ایسوسی ایشن(Indian Environmental Education Association) کے مطابق ماحولیاتی تعلیم ماحولیات کے مقاصد اور اقدار کو پہچاننے میں مدد کرتی ہے۔ یہ ان کی تعریف کرنے میں مدد کرتا ہے اور شہریوں کے درمیان ان کے موافق رویوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے تاکہ انسانوں اور قدرتی ماحول کے درمیان ایک اٹوٹ رشتہ قائم ہو سکے۔

قومی انٹی پولیوشن قانون، جاپان(National Anti-Pollution Law, Japan) کے مطابق ماحولیات کی تعلیم لوگوں کو خوبصورت صحت سے آگاہ کرتی ہے اور انہیں معیاری زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ انسانی صحت کے مضر اثرات پر قابو پایا جا سکے۔ ہوا، پانی، مٹی، شور وغیرہ کی آلودگی کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ماحول میں انسان، جانور، پودے اور ان کا ماحولیاتی نظام شامل ہے۔

مندرجہ بالا تعریفوں کے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ ماحولیاتی تعلیم ماحولیات کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنی مہارت سے اس کے مسائل کو سمجھنے، حل کرنے اور اسے ختم کرنے کی تعلیم ہے۔ انسان کو ماحول کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔ ماحولیاتی توازن پیدا کرنا سیکھیں اور ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، یہی ماحولیاتی تعلیم کا بنیادی حصہ ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ ماحولیاتی تعلیم کی کوئی ایک تعریف تحریر کیجیئے؟

16.4 ماحولیاتی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت

(Need and Importance of Environmental Education)

ہمارا ماحول ہماری ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے اور ہمیں ہر ضروری چیز فراہم کرتا ہے۔ ہم سب پانی، ہوا، موسم، غذا اور دیگر وسائل کے لیے ماحول پر انحصار کرتے ہیں۔ لہٰذا ہر فرد کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ ماحول کی حفاظت کرے۔ ماحولی یاتی تعلیم ہمارے ماحولیات جو کی انسانی زندگی کو خوشگوار زندگی فراہم کرتا ہے، کے بارمیں بہت کچھ بتاتی ہے۔ یہاں پر کچھ اہم باتیں ہیں جو ماحولیاتی تعلیم کی اہمیت وضرورت کو واضح کرتی ہے:

- ماحولی یاتی تعلیم سے افراد کو اپنے ماحول کو سمجھنے، اسکے تحفظ کرنے اور فروغ دینے کے لیے احساس پیدا کیا جاسکتا ہے۔
- ماحولی یاتی تعلیم کی ذریعہ لوگوں میں ماحولیات کے لیے آگاہی اور مثبت رویہ پیدا کیا جاسکتا ہے، جس سے کہ آنے والی نسلوں کے وجود کو بچانے کے لیے مستقبل میں ایک بہتر ماحول فراہم کرایا جاسکیں۔
- ماحولی یاتی تعلیم کے ذریہ سے ہی لوگوں میں بڑھتی ہوئی آبادی، صنعت کاری اور شہروں کی جانب ہجرت، جنگلات کی کٹائی، پالی تھین، کے استعمال وغیرہ سے ہونے والے خطرات کی سمجھ پیدا ہوتی ہے۔
- ماحولی یاتی تعلیم اس لیے بھی ضروری ہے کہ وہ لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا کرتی ہے قدرتی وسائل کا استعمال کی طرح سے کیا جائے کہ اس کی بقاء اور ترقی بھی جاری رہے۔
- ماحولی یاتی تعلیم کے ذریعہ سے لوگوں کو اس بات سے بھی روشناس کرایا جاسکتا ہے کہ زیادہ آلودگی پیدا کرنے والے روایتی ذرائع کی جگہ کم آلودگی پیدا کرنے والے جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ذرائع کا استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے۔
- ماحولی یاتی تعلیم سے اس بات کی معلومات ہوتی ہے کہ کس طرح فضلہ کو بہتر طریقے سے ضائع کیا جاسکتا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے لوگوں کو ماحولیات کے تحفظ کے لیے بنائے گئے مختلف قوانین کی معلومات فراہم کی جاسکتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے لوگوں کو ماحولیات کے تحفظ کے تعلق سے ملک اور بیرونِ ممالک میں کی جارہی کوششوں سے روشناس کرایا جاسکتا ہے۔ اور خود بھی کوشش کرے اسکے لیے حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے یا ان میں اسکے لیے تحریک پیدا کی جاسکتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ طلبا میں ماحولیات کے بارے میں آگاہی پیدا ہوگی اور وہ قدرتی وسائل کو محفوظ رکھنے میں اپنا تعاون دینگے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے افراد کو اپنے ماحول کے لیے زیادہ ذمہ دار اور آگاہ بنایا جاسکتا ہے۔
- افراد میں ماحولیاتی تعلیم کے ذریعے سے کسی بھی ماحولیاتی مسئلے سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا کی جاسکتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے افراد میں ماحولیاتی مسائل کے تئیں حساسیت پیدا کیا جاسکتا ہے جو کہ ایک بہت ہی اہم کام ہے اور جس کو

کرنے میں ایک اور طویل عرصے کی ضرورت ہوتی ہے۔

- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ طلباء میں ایسی صلاحیت پیدا کی جاسکتی ہے کہ وہ ماحولیات سے متعلق مسائل پر فوری اور بہتر فیصلے لے سکیں گے۔
- ماحولیاتی تعلیم اس لیے ضریری ہے کیونکہ یہ افراد میں تنقیدی سوچ، مواصلات، اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیتی ہے۔ طلباء سماجی، اقتصادی اور ماحولیاتی پالیسیوں کے طویل مدتی اثرات کا جائزہ لینا سیکھتے ہیں۔
- ماحولیاتی تعلیم ماحول کے تئیں ذمہ دارانہ رویے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ افراد کو کمزور ماحولیاتی نظام کی حفاظت اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے لیے ترغیب دیتا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم افراد کو ماحولیاتی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مناسب علم، مہارت اور آلات سے لیس کرتا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم ماحولیات سے متعلقہ مسائل جیسے گلوبل وارمنگ، موسمیاتی تبدیلی اور آلودگی کے بارے میں بیداری پیدا کرتی ہے۔
- ماحولیات کی تعلیم طالب علموں کو زندگی اور سوچنے کے سبز طریقے کو اپنانے میں بھی مدد دیتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم طلباء کے لیے مسئلہ حل کرنے کی مضبوط صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کی مہارتیں پیدا کرنے کی راہ ہموار کرتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم ہمارے سیارے کے لیے ایک پائیدار مستقبل بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ افراد کو باخبر فیصلے کرنے اور ماحول کے تئیں ذمہ دارانہ اقدامات کرنے کے لیے ضروری علم اور ہنر فراہم کرتا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم ماحولیاتی مسائل جیسے کہ ماحولیاتی تبدیلی، آلودگی اور وسائل کی کمی کے بارے میں لوگوں میں بیداری پیدا کرتی ہے۔
- یہ انسانوں اور ماحول کے باہمی انحصار اور ماحول پر انسانی سرگرمیوں کے اثرات کو بھی اجاگر کرتا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم افراد کو اپنے کاربن فوٹ پرنٹ کو کم کرنے، وسائل کو محفوظ کرنے، اور پائیدار طریقوں کو اپنانے کی ترغیب دے کر ماحول کے تئیں ذمہ دارانہ رویے کو فروغ دیتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم افراد کو ماحولیاتی مسائل کا جائزہ لینے اور ان کا تجزیہ کرکے حل نکالنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم ماحول کے تحفظ کے مقصد کے لیے مشترکہ طور پر ملکر کام کرنے کے کی ترغیب دیتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے مطالعہ سے طلبا میں اخلاقی اقدار پروان جڑھتے ہے اور طلبا کے ادراکی، جذباتی اور نفسی حرکی پہلو کی نشو نما ہوتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے طلبا کو فطرت سے محبت، ملک سے محبت اور بین الاقوامی جذبات پیدا کیے جاسکتے ہے۔
- ماحولیاتی مسائل سے بچنے اور ماحول کی حفاظت کے لیے ماحولیاتی تعلیم کی ضرورت ہے۔
- ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے کے لیے ماحولیاتی تعلیم کی ضرورت ہے۔
- مستقبل میں ماحولیاتی تباہی سے پیدا ہونے والی مشکلات کو روکنے کے لیے ماحولیاتی تعلیم کی ضرورت ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم ہمیں بہتر ماحول کے لیے اقدامات تجویز کرتی ہے۔

- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ طلبا کو خود ماحولیاتی مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل تلاش کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ کوئی تین ایسی اہم باتیں بتائے، جو ماحولیاتی تعلیم کی ضرورت کو واضح کرتی ہو۔

16.5 ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد (Objectives of Environmental Education)

ماحولیاتی تعلیم کا بنیادی مقصد افراد کو ماحولیات اور اس سے منسلک مسائل سے آگاہ کرنا اور موجودہ مسائل کے حل کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور کوشش کرنا ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلبا میں ماحولیاتی تحفظ اور ماحولیاتی شعور کو فروغ دینا ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کے مطالعہ سے مختلف مقاصد حاصل ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد ماحول کے تحفظ کے لیے بیداری پیدا کرنا، ماحولیاتی خواندگی کو فروغ دینا، افراد میں ماحولیات کے فروغ کے لیے سمجھ پیدا کرنا، ماحولیات کے لیے ذمہ دارانہ رویہ پیدا کرنا اور پائیدار مستقبل کے لیے مثبت اقدامات اپنانے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد عوام میں ماحولیاتی ادراک کو بڑھانا ہے جس سے کہ فرد مستقبل کے لئے اہم فیصلے کریں اور ماحول کے لیے مثبت اقدامات اٹھا سکیں۔
- ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ طلباء اور عوام کی مشترکہ کوششوں سے ہی حل کیا جا سکتا ہے، کیونکہ حقیقی سماجی جذبات ماحولیاتی تعلیم کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلباء کو فضائی آلودگی سے پیدا ہونے والے سنگین مسائل سے آگاہ کرنا ہے، تاکہ طلباء فضائی آلودگی کو روکنے میں فعال کردار ادا کر سکیں اور اس کے آنے والے خطرات سے ہوشیار رہ سکیں۔
- طلبہ کو آبی آلودگی کی وجوہات اور مسائل سے آگاہ کیا جائے اور اس کا حل بتایا جائے، تو ہی وہ اس کے حل میں اپنا اہم رول ادا کر سکتے ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلباء کو سماجی مسائل سے آگاہ کرنا اور انہیں ان مسائل کو حل کرنے کے قابل بنانا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلباء کو اونچی آواز میں چلنے والی گاڑیوں، ریڈیو، ٹیلی ویژن، سٹیریوز، ٹیپ ریکارڈرز وغیرہ کی وجہ سے ہونے والی صوتی آلودگی کے خطرات سے آگاہ کرنا ہے، تاکہ وہ آگاہ ہو سکیں۔ ان کے پڑوس میں شور کی آلودگی کے خطرات ہم صوتی آلودگی کو ہونے سے روک سکتے ہیں اور اس آلودگی میں حصہ لینے سے بھی بچ سکتے ہیں۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلبہ کو ماحولیاتی تحفظ کے لیے تحریک پیدا کرنا ہے۔ اس لیے طلبہ کو قومی اور مقامی سطح پر ماحولیات اور جنگلات کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین پر سختی سے عمل کرنے کی تعلیم دی جائے، تاکہ جنگلات کو تباہ نہ کیا جا سکے اور ماحولیات کا تحفظ ہو سکے۔

- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طالب علموں کو بڑھتی ہوئی آبادی کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا ہے، کیونکہ اس اضافے کو روک کر ہی ماحول کو آلودہ ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے کے لیے ماحولیاتی تعلیم خاندانی منصوبہ بندی اور خاندانی بہبود وغیرہ جیسے پروگراموں کو تحریک فراہم کر سکتی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہونے والی آلودگی سے واقف ہو کر، طلباء آبادی میں اضافے کو روکنے میں مدد اور تعاون کر سکتے ہیں۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلباء میں قومی ورثہ، اس کے تحفظ اور احترام کے تئیں وفاداری کا جذبہ پیدا کرنا بھی ہے تاکہ وہ عزت نفس اور آزادی اور بے خوفی کی زندگی گزار سکیں۔
- عام لوگون کو ماحولیات کے بارے میں آگاہ کرنا اور ماحول کو متاثر کرنے والے عوامل اور تعلقات کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔
- ماحول کے توازن کے بارے میں لوگوں میں بیداری لانا تاکہ فرد اپنے ماحول کو بہتر بنانے اور اس کے تحفظ میں حصہ دار بن سکیں۔
- ہر فرد کو ماحول کے تحفظ اور بہتری کے لیے ضروری علم، اقدار، رویہ، عزم اور مہارت حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنا۔
- ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے لوگوں میں دلچسپی پیدا کرنا۔
- لوگوں میں ماحولیاتی آلودگی کے لیے ذمہ دار عوامل کی نشاندہی کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ماحولیاتی مسائل، ماحولیاتی نظام، اور انسانوں اور ماحولیات کے باہمی انحصار کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔
- ماحول کے لیے ذمہ داری اور تشویش کا احساس پیدا کرنا، اور ماحولیاتی مسائل کے تئیں مثبت رویوں کو فروغ دینا شامل ہے۔
- ماحول کے تئیں ذمہ دارانہ رویے کو فروغ دینا اور لوگوں کو پائیدار طرز عمل اپنانے کی ترغیب دینا شامل ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعے سے افراد میں ماحولیات کے مسائل اور ان کو حل کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا۔
- لوگوں کو ماحولیات کے بارے میں علم اور معلومات فراہم کرنا ہے اور ماحول کے عوامل کے بارے میں جامع اور مناسب تعلیم دینا ہے۔
- افراد کو ذمہ دار بنانا۔ جس سے وہ ماحولیاتی مسائل کے پیچھے کی وجوہات کو سمجھ سکیں اور ان کی روک تھام کے لیے مناسب اقدامات اپنا سکیں۔
- ماحولیاتی تعلیم کے ذریعہ سے افراد کو اس لائق بنانا کہ وہ اس بات کو سمجھ سکیں کہ کون سی سرگرمیاں ماحول کو نقصان پہنچاتی ہیں، خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کے تدارک کے لیے کس طرح کی ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہیئے۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد افراد کو ماحولیات کے تحفظ کے لیے فکر مند بنانا اور ماحولیات کو ہونے والے نقصانات کے لیے اسے آگاہ کرنا اور ماحول کی دیکھ بھال کرنے والا بنانا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کا مقصد ماحول کے تئیں مثبت رویہ پیدا کرنا ہے۔
- لوگوں کو ماحولیات کی صحیح معلومات دینا اور حقائق سے واقفیت کرانا۔

- ماحولیاتی مسائل کی وجوہات کی شناخت کرنا۔
- ماحولیات کے مسائل کا حل تلاش کرنا۔
- ماحولیاتی مسائل کو سمجھنے،ان سے نمٹنے کے لیے لوگوں کو تیار کرنا۔
- لوگوں کو ماحولیاتی تحفظ اور ماحولیات کی بہتری کے لیے کی جانے والی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی ترغیب دینا۔
- ماحولیات اور اس سے وابستہ مسائل کی بنیادی سمجھ پیدا کرنا اور انکی شناخت کرنے اور حل کرنے کی مہارت پیدا کرنا۔
- لوگوں میں قدرتی وسائل کے تعلق سے بیداری پیدا کرنا۔
- لوگوں کو ماحولیات سے واقف کروانا و ماحولیاتی توازن کی اہمیت بتلانا۔
- ماحول کی بقا اور معیار کو قائم رکھنے کے لیے مثبت رجحان اور رویے کو فروغ دینا۔
- ماحول پر اثرانداز ہونے والے منفی عناصر کی شناخت کرنا۔
- ماحول کے تحفظ کے لیے اپنائی جانے والی کوشش کی معلومات دینا اور لائحہ عمل تیار کرنا۔
- لوگوں میں ماحولیاتی سے متعلق قومی اور بین الاقوامی قوانین کے لیے آگاہی پیدا کرنا۔
- لوگوں کو ماحولیاتی انحطاط (Environmental Degradation) کے خطرناک نتائج سے آگاہ کرنا۔
- لوگوں کو ان طریقوں کو بتانا، جس سے ترقی کا عمل بھی جاری رہے اور ماحولیاتی توازن بھی برقرار رہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد، مواد، طریقہ تدریس، نصاب، تدریسی اشیاء اور مختلف پروگراموں کا منصوبہ تیار کرنا۔
- ماحولیاتی تعلیم کا بنیادی مقصد ایک ایسا معاشرہ کی تشکیل کرنا ہے جس میں ماحول کے فائدے اور نقصانات کے بارے میں آگاہی ہو، جن ہیں ماحول کے لیے سماجی احساس ہو اور ماحول کے تئیں اپنے فرائض کو سمجھتے ہو۔

مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ماحولیاتی تعلیم کا مقصد انسانوں اور فطرت کے درمیان براہ راست اور مطابقت کی صورت حال پیدا کرنا ہے، آلودگی کے بارے میں فہم پیدا کرکے ماحول کی حفاظت کرنا ہے، ترقی اور ماحولیات کے درمیان ایسی مساوات پیدا کرنا ہے جس سے ماحول کو تباہی سے محفوظ کیا جاسکے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ماحولیاتی مسائل کو حل کرنے میں حصہ لینے کے لیے وژن، مہارت اور صلاحیتوں کو تیار کرنا اور ماحول اور دنیا کا ایک لازمی حصہ ہونے کا احساس پیدا کرنا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ ماحولیاتی تعلیم کے کوئی تین اہم مقاصد تحریر کیجیئے۔

16.6 ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت (Nature of Environmental Education)

ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت دیگر مضامین کی تعلیم کی نوعیت سے مختلف ہے، کیونکہ ماحولیاتی تعلیم کی فراہمی کی سطح اور دائرہ کار دوسرے

کورسز کی تعلیم کی سطحوں اور شعبوں سے وسیع ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت کی اپنی بہت سی خصوصیات ہیں۔جو دوسرے کورسز کے مقابلے میں مختلف ہیں۔دنیا کے تمام ممالک میں سماجی گروہوں کے لیے ماحولیاتی تعلیم ضروری ہے۔دنیا کے تمام ممالک میں رسمی اور غیر رسمی شکل میں اس کے طرز عمل پر زور دیا جاتا ہے۔

ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت کیا ہو؟اس پر مختلف ماہرین نے اپنے تجربات کی بنیاد پر رائے پیش کی ہے۔ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت کے متعلق اہم باتیں ہیں۔

پہلا طریقہ یہ کہ ماحولیاتی تعلیم کو ایک آزادانہ مضمون کے طور پر پڑھایا جائے۔اس طریقہ میں ماحولیاتی تعلیم کو آزاد مضمون مانتے ہوئے اس کو وہی اہمیت دی جاتی ہے جو دوسرے مضامیں کو دی جاتی ہے۔اس کے پیچھے یہ ماننا ہے کہ ہر اسکول اور کالج کے طالب علم کو ماحولیاتی تعلیم کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔لیکن ایسا کرنے سے طلبہ پر ایک مضمون کا بوجھ مزید بڑھ جائے گا۔اس کے علاوہ طلبہ کو جو ماحولیاتی تعلیم مضمون میں جو مواد پڑھایا جائے گا،اس میں بہت سارا مواد ایسا ہو گا جو کہ طلبہ پہلے سے ہی دیگر مضامیں مین پڑھ چکے ہیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ماحولیاتی کے تصورات کو دوسرے مختلف مضامیں میں شامل کر کے ماحولیاتی تعلیم دی جائے۔اس طریقہ میں مختلف ماحولیاتی تصورات اور ماحولیاتی مسائل وغیرہ کو اسکول میں پڑھائے جانے والے مضامیں کے ساتھ شامل کر کے پڑھایا جائے ۔مثال کے طور پر جب ایک معلم کیمیا میں پانی پڑھا رہا ہو تو وہ پانی کی ساخت،اسکا فارمولہ،اسکی خصوصیات کو بتانے کے ساتھ پانی کی آلودگی، اسکی وجوحات اور اس کے انسانی زندگی پر پڑھنے والے اثرات کے بارے میں بھی بتانا چاہیئے۔لیکن ایسے میں اساتذہ ماحولیاتی تعلیم سے جڑے ہوئے پہلوؤں کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔اور وقت کی کمی کا بہانہ کر کے نہں پڑھا سکتے ہیں۔یا اپنے مضمون کے مقابلے کم اہمیت دینگے۔ایسے میں ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد،نصاب،طریقہ تدریس،تدریسی امدادی اشیاء اور تعین قدر کی کوئی اہمیت نہیں رہ جائے گی۔اور ساتھ ہی یہ جاننا ممکن نہیں ہو گا کہ دیگر مضامیں کے ساتھ-ساتھ ماحولیاتی تعلیم کے مطالعہ کا اثر طلبہ پر ہو رہا ہے یا نہیں۔ماحالیاتی تعلیم کی نوعیت کو طے کرتے وقت ہمیں اس بات پر بھی دیکھنا ہو گا کہ ابتدائی،ثانوی اور اعلی سطح پر تعلیم حاصل کرنے والے سبھی طلبہ کے لیے ماحالیاتی تعلیم کس طرح دی جائے گی۔کیونکہ معلومات، تفہیم،اطلاق اور مہارت کے حوالے سے سبھی سطحوں کے لیے ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد الگ-الگ ہونگے۔

ماحولیاتی تعلیم کو کسی ایک مضمون کے تحت نہیں رکھا جا سکتا ہے۔یہ تمام مضامیں سے اپنے حوالے سے اہم باتوں کو حاصل کر کے ماحول کے بارے میں بیداری لانے کی کوشش کرتا ہے۔ماحولیاتی تعلیم صرف فن یا سائنس نہیں ہے بلکہ ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت فن اور سائنس دونوں۔یہ فن اور سائنس کی قدرتی خصوصیات کا مجموعہ ہے۔ماحولیاتی تعلیم کا میدان یا دائرہ زیادہ وسیع ہے۔اس میں حیاتیات، طبیعیات،سیاسیات،معاشیات،ٹیکنالوجی،فلسفہ اور جمالیات وغیرہ جیسے تمام مضامیں شامل ہے۔اس طرح ماحولیاتی تعلیم میں قدرتی اور انسان کے بنائے ہوئے ماحول کو شامل کرنا اس کی بین المضامین (Interdisciplinary) نوعیت کی عکاسی کرتا ہے۔ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک عملی تعلیم ہے،جو بچوں کے لیے ہمہ جہت ترقی کا ذریعہ ہے۔اس کے تحت بچے بنیادی فطرت کی ساخت کو سمجھنے کے قابل ہوتے ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)
1۔ ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت عملی ہے،اس پر مختصر میں روشنی ڈالئے ؟

16.7 ماحولیاتی تعلیم کی وسعت(Scope of Environmental Education)

ماحولیاتی تعلیم کاایک وسیع دائرہ کار ہے جو ماحولیاتی آگاہی، تحفظ،اور پائیدار طریقوں کے مختلف پہلوؤں کو حل کرتی ہے۔اس کادائرہ کارانفرادی، سماجی، قومی اور عالمی تناظر میں مختلف سطحوں پر پھیلا ہوا ہے۔ماحولیاتی تعلیم کے دائرہ کار کے کچھ تفصیلی پہلو درج ذیل ہیں:

- **آگاہی اور علم:** ماحولیاتی تعلیم کا مقصد ماحولیاتی مسائل جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی، حیاتیاتی تنوع کے نقصان، آلودگی اور وسائل کی کمی کے بارے میں علم فراہم کرنااور بیدار کرنا ہے۔ یہ افراد کو ماحولیاتی نظام اور انسانی سرگرمیوں سے ہونے والے ماحولیاتی نقصانات کے بارے ین انہیں معلومات فراہم کرتاہے اور ماحول پر ان کے اعمال کے اثرات کو سمجھنے میں ان کی مدد کرتاہے۔
- **اقدار اور رویے:** ماحولیاتی تعلیم ایسی اقدار اور رویوں کو جنم دینے کی کوشش کرتی ہے جو افراد میں ماحولیاتی کی اہمیت اور ضرورت کے احساس کو پیدا کریں، ماحولیاتی ذمہ داری اور فطرت کے تئیں مثبت رویہ اور تمام جانداروں کے تئین ہمدردی کے احساس کو فروغ دے۔ یہ افراد کی حوصلہ افزائی کرتاہے کہ وہ ایساطرز عمل اپنائے جو ماحولیات کے لیے بہتر اور مثبت ہو۔
- **ہنر اور قابلیت:** ماحولیاتی تعلیم افراد کو ماحولیاتی چیلنجز سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے ضروری مہارتوں اور قابلیت سے آراستہ کرتی ہے۔ ان میں تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنا، فیصلہ سازی، مواصلات، تعاون، اور قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہیں۔ یہ مہارتیں افراد کو ماحولیاتی تحفظ کی کوششوں میں فعال طور پر حصہ لینے اور پائیدار طریقوں کی وکالت کرنے میں مدد کرتے ہے۔
- **نصاب کا انضمام:** رسمی تعلیم کی ترتیبات میں، ماحولیاتی تعلیم کو مختلف مضامین جیسے سائنس، جغرافیہ، سماجی علوم، اور شہریات کے اسکولی نصاب میں ضم کیا جاتاہے۔ یہ طلباء کو ماحولیاتی مسائل، ان کے اسباب، نتائج، اور ممکنہ حل کے بارے میں جامع تفہیم فراہم کرتاہے۔ یہ انضمام یقینی بناتاہے کہ ماحولیاتی تصورات الگ تھلگ نہیں ہیں بلکہ تعلیم کے تانے بانے میں بنے ہوئے ہیں
- **کمیونٹی انگیجمنٹ:** ماحولیاتی تعلیم صرف کلاس روم تک محدود نہیں ہے بلکہ معاشرے، مقامی تنظیموں، این جی اوز، کاروباروں اور سرکاری ایجنسیوں بھی اس کام میں شامل ہوتی ہے۔ یہ ماحولیاتی آگاہی مہموں، ورکشاپس، تربیتی پروگراموں، صفائی مہم، درخت لگانے، اور پائیدار ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے کمیونٹی کی شمولیت کو فروغ دیتی ہے۔ یہ کمیونٹی کی شمولیت اور اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو بھی فروغ دیتی ہے اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے مشترکہ کوششوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔
- **پالیسی اور وکالت:** ماحولیاتی تعلیم عوامی پالیسیوں اور ماحولیاتی تحفظ اور پائیداری سے متعلق اقدامات کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ افراد اور معاشرے کو پالیسی مباحثوں میں مشغول ہونے، ماحولیاتی قانون سازی کی وکالت کرنے، ماحولیاتی اثرات کے جائزوں میں حصہ لینے، اور فیصلہ سازوں کو ان کے ماحولیاتی وعدوں کے لیے جوابدہ بنانے کا اختیار دیتا ہے۔
- **عالمی تناظر:** ماحولیاتی مسائل کی باہم مربوط نوعیت کے پیش نظر، ماحولیاتی تعلیم عالمی تناظر پر بھی زور دیتی ہے اور ثقافتی تفہیم اور

تعاون کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ ماحولیاتی تحقیق، تحفظ کے منصوبوں اور کی حکمت عملیوں پر بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیتی ہے۔ یہ عالمی نقطہ نظر بین الاقوامی ماحولیاتی چیلنجز سے نمٹنے اور دنیا بھر میں پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے۔

- **زندگی بھر کی تعلیم**: ماحولیاتی تعلیم زندگی بھر کا عمل ہے جو رسمی تعلیم سے آگے جاری رہتا ہے۔ یہ مسلسل سیکھنے، مہارت کی نشوونما، اور ماحولیاتی چیلنجوں اور مواقع کو تیار کرنے کے لیے موافقت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تاحیات ماحولیاتی تعلیم افراد کو باخبر رہنے، مصروف رہنے اور ماحولیاتی پائیداری کو فروغ دینے میں فعال رہنے کا اختیار دیتی ہے۔

اس کے علاوہ ماحولیاتی انتظام، ماحولیاتی نظام کا تجزیہ، آبی آلودگی، فضائی آلودگی، شور کی آلودگی، انسان اور ماحولیات، جنگلات کا تحفظ، ماحولیاتی تحفظ، شہری اور دیہی ماحولیاتی آلودگی بھی اسکے دائرہ کار میں آتے ہے۔ خلاصہ یہ کہ ماحولیاتی تعلیم کا دائرہ وسیع اور کثیر جہتی ہے، جس میں بیداری، اقدار، ہنر، نصاب کا انضمام، کمیونٹی کی شمولیت، پالیسی کی وکالت، عالمی تعاون، اور تاحیات تعلیم شامل ہے۔ یہ ماحولیاتی خواندگی کو فروغ دینے، پائیدار طریقوں کو فروغ دینے اور آنے والی نسلوں کے تئیں ذمہ داری کے احساس کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)

1۔ 'ماحولیاتی تعلیم زندگی بھر کی تعلیم ہے'۔ ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟

_____

16.8 تعلیم کے مختلف سطح اور ماحولیاتی تعلیم

(Environmental Education at Different Level of Education)

ماحولیاتی تعلیم کو اسکولی سطح پر نصاب میں شامل کیا جانا چاہیئے۔

پرائمری تعلیم اور ماحول یاتی تعلیم: پرائمری سطح پر ماحولیاتی تعلیم کے مختلف موضوعات کو غیر رسمی طریقے سے پڑھایا جانا چاہیے۔ اس عمر کے بچے پڑھنے کے بجائے دیکھنے، فیلڈ ٹرپ پر جانے اور گروہی پروگراموں میں حصہ لینے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں؟ لہٰذا پانی، ہوا، خوراک، صحت اور جنگل وغیرہ کے بارے میں معلومات انہیں بالواسطہ طور پر دی جاسکتی ہیں۔ ماحول کو مضامین کی کتابوں میں بھی تدریس کی بنیاد بنایا جاسکتا ہے۔ اپر پرائمری سطح پر طلباء فطرت اور قدرتی وسائل کے بارے میں سمجھنا شروع کر دیتے ہیں، انہیں نمائشوں، ویڈیو فلموں، مختصر ڈراموں، نظموں، ماحولیاتی گانے اور پہیلیاں اور ماحولیاتی کھیل وغیرہ کے ذریعے ماحولیاتی تعلیم دی جاسکتی ہے۔ اس سطح پچ ان طریقوں کو استعمال کرنا چاہیے۔

پرائمری تعلیم کی سطح پر ماحولیاتی تعلیم کا مقصد ماحولیاتی معلومات فراہم کرنا اور طلبا میں ماحولیاتی آگاہی پیدا کرنا ہے اس لیے ماحولیاتی تعلیم کو اسکولی نصاب میں کسی نہ کسی شکل میں شامل کیا جانا چاہیئے، جس سے طلبا میں ماحولیات کے لیے مناسب رویہ اور اقدار کا نشونما ہو۔ اس مقصد سے این۔ سی۔ آر۔ ٹی۔ کے ذریعہ بنایا گیا ماحولیاتی تعلیم کو ابتدائی تعلیم کے نصاب میں ماحولیاتی مطالعہ (EVS-Environmental Studies) کے نام سے رکھا گیا ہے۔ اس میں بچے ماحولیات سے متعلق مختلف بنیادی تصورات، ماحولیاتی

آلودگی (پانی، مٹی اور ہوا کی آلودگی)، پانی اور اس کے استعمال، گھر کی صفائی، سجاوٹاور اپنے ماحول کے ارد- گرد پائے جانے والے جاندار اور پودے وغیرہ کا مطالعہ۔

ثانوی تعلیم اور ماحولیاتی تعلیم: ثانوی سطح پر طلبا میں فہم و فرد کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے نفع و نقصان کے علاوہ سماجی، انسانی فلاح و بہبود اور قومی فلاح کے کاموں میں دلچسپی لینے لگتا ہے۔ اس سطح پر، ان کو موضوع سے متعلق کچھ پیچیدگیوں سے متعارف کرایا جا سکتا ہے، جیسے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے نتائج، خوراک کی کمی، مختلف قسم کی آلودگی، زمین کا انحطاط، جنگلی جانوروں کا تحفظ وغیرہ۔

ثانوی تعلیمی کی سطح پر ماحولیاتی تعلیم کا مقصد حقیقی زندگی میں ماحولیاتی اجزاء اور ماحولیاتی مسائل کی اہمیت کو سمجھنا ہے۔ اس لیے ثانوی سطح پر ماحولیاتی تعلیم کے نصاب میں درجِ ذیل اکائی شامل کی گئی ہیں۔ انسان اور ماحول، آبادی اور شہری کاری، ماحولیات، حکومتی پالیسی اور فیصلہ، معاشیات اور ماحولیات، شہری اور علاقائی منصوبہ بندی، مٹی کے وسائل، درختوں کے وسائل، آبی وسائل، مچھلی کے وسائل، جنگلی حیات کے وسائل، ماحولیاتی آلودگی، جنگلات کا تحفظ، توانائی کے ذریعہ، ماحولیاتی تحفظ وغیرہ۔

اعلیٰ ثانوی تعلیم اور ماحولیاتی تعلیم: اعلیٰ ثانوی تعلیم کی سطح، ماحولیاتی تعلیم کا مقصد، ماحولیاتی وسائل کا استعمال اور مسائل کے حل کے لیے مہارتوں کی ترقی۔ اس سطح پر 6 مضامیں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ہندوستان میں ماحولیات، دنیا میں ماحولیات، ہندوستان میں حالات کا موازنہ، ہندوستان میں ماحولیاتی آلودگی، آبادی اور ماحولیات، ریاست میں ماحولیاتی آلودگی۔

اعلی تعلیم اور ماحولیات: کالج کی سطح پر انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرام چلائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کی سطح پر ماحولیاتی تعلیم کا مقصد ماحولیاتی مسائل کو حل کر کے مطلوبہ ترقی حاصل کرنا اور احساسات، رویوں اور اقدار کو فروغ دینا ہے۔ اسکے لیے اعلیٰ سطح کی تعلیم میں کچھ مضامین شامل کیے جا سکتے ہیں جیسے ماحولیاتی نظام، تجزیہ، آبادی کا مطالعہ، ماحولیاتی تحفظ، قدرتی وسائل کا انتظام، شور کی آلودگی اور اس کا کنٹرول، فضائی آلودگی، آبی آلودگی اور ماحولیاتی انتظام۔ اس سطح پر ماحولیات سے متعلق مسائل پر تحقیقی پروجیکٹ اور عملی تحقیق بھی کرائی جا سکتی ہے۔

اساتذہ کی تعلیم اور ماحولیاتی تعلیم: اساتذہ کی تعلیم میں ماحولیاتی تعلیم کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ کچھ ممالک میں ماحولیات کی تعلیم اساتذہ کی تعلیم کا ایک حصہ ہے۔ سروس میں رہتے ہوئے کچھ ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جن کے ذریعے ماحولیاتی تحفظ کیا جا سکتا ہے اور جو ماحولیاتی تعلیم کے فلسفے اور اس کے مواد کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں۔ اس تناظر میں، سکسینہ نے 1983 میں کچھ نکات تجویز کیے تھے۔ ان میں سے کچھ اہم ہیں جیسے توانائی اور اس کے تحفظ، ماحولیاتی نظام، آلودگی، جنگلی حیات، آبی آلودگی، قدرتی ذرائع، آبادی اور اس کے مسائل وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ پرائمری سطح پر ماحولیاتی تعلیم کے نصاب میں کیا شامل کیا جانا چاہیئے؟
_____
_____

16.9 ماحولیاتی تعلیم کے مختلف تدریسی طریقے

(Teaching Methods of Environmental Education)

ماحولیاتی تعلیم میں استعمال ہونے والے تدریسی طریقے اور اس کے موضوع کی نوعیت اور وسعت کی وجہ سے مختلف ہیں۔ ماحولیاتی تعلیم کی تدریس کے لیے مندرجہ ذیل تدریسی طریقوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے:

لیکچر کا طریقہ: اس میں اساتذہ کسی موضوع پر تقریر دیتا ہے اور طلبہ کلاس میں بیٹھ کر سنتے ہیں۔ یہ طریقہ زیادہ تر رائج ہے اور تدریس میں استعمال کیا جاتا ہے۔

بحث ومباحثہ کا طریقہ: اس میں کلاس میں کسی بھی مسئلے پر بات-چیت اور تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس بحث کے ذریعے اس کے مختلف پہلوں کو واضح کیا جاتا ہیں۔

منصوبہ بندی کا طریقہ: اس طریقے میں کام مختلف مراحل میں مکمل کیا جاتا ہے جیسے صورتحال پیدا کرنا، منصوبہ کا انتخاب کرنا، منصوبہ بنانا ، منصوبہ کو نافذ کرنا، فیصلے لینا اور کام کا ریکارڈ تیار کرنا۔

علاقائی سیر کا طریقہ: یہ تدریس کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ کسی خاص جگہ کے ماحول کا مطالعہ کرنے کے لیے علاقائی سیر کا اہتمام کر کے اس کے ماحول کا بآسانی سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ جس کے ذریعے طلباء براہ راست تجربہ حاصل کر سکیں گے۔ اسی طرح طلبا کو اپنے ماحولیات کے ارد گرد پائے جانے والی تمام قدرتی وسائل جیسے ندی، پہاڑ، پیڑ پودھوں وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے لیے اسکول سے باہر لے جاسکتے ہے۔

نمائش اور تجربہ کا طریقہ: نمائش کا استعمال ماحولیاتی تعلیم میں ایک بہترین ذریعہ ہے۔ نمائشوں کے ذریعے سے مختلف مضامین کے مطالعہ کو آسان اور دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ مثال: حیوانیات اور نباتات سے سے متعلق نمائش کا اہتمام جس میں ماحولیات کی بیداری، تحفظ اور بہتر بنانے سے متعلق مختلف موضوعات پر سلائڈ اور فلموں کو دیکھانا۔

ماحولیات کے تحفظ سے متعلق سرگرمیاں: بڑے پیمانے پر شجرکاری، آبی ذخائر کی صفائی، جنگل کا تحفظ، قدرتی وسائل کا تحفظ

ماحولیات کا مطالعہ سے متعلق سرگرمیاں: تحقیقاتی پروجیکٹ، عملی تحقیق، ماحولیاتی صورتحال کی رپورٹس

ماحولیاتی آگاہی پروگرام سے متعلق سرگرمیاں: ایکوڈویلپمنٹ کیمپ، لیکچر سیریز، تربیتی پروگرام، فلم شو، نمائش۔

ماحولیاتی بحث ومباحثہ یا تبادلہ خیال سے متعلق سرگرمیاں: سیمینار، ورکشاپ، سمپوزیم، انٹرایکشن میٹس۔

ماحولیاتی تعلیم سے مختلف سرگرمیوں کا انقاد بھی کیا جاسکتا ہے: ڈرائنگ مقابلہ، مضمون نویسی مقابلہ، عمومی علم کا مقابلہ، کوئز مقابلہ، بحث ومباحثہ مقابلہ، انٹر سکول بیوٹیفکیشن مقابلہ، فوٹو گرافی مقابلہ، پوسٹر پینٹنگ کا مقابلہ، ڈرامے کے مقابلے، نعرہ یا سلوگن لکھنے کا مقابلہ، ماحولیاتی پیغام لکھنے کا مقابلہ، نظم وگیت کا مقابلہ۔

اس کے علاوہ مختلف سرگرمیوں جیسے، درخت لگانا، گیت، پہیلیوں، ڈرامہ، کھیلوں، سیر اور بہت سارے وسائل جیسے مقامی ماحولیات، آبی اور ہوا کی آلودگی کے ذرایعہ، ٹی۔ وی۔ اور ریڈیو پر ماحولیات سے متعلق دیکھائی جانے والے پروگرام اور فلمیں، ذرائع ابلاغ کا

استعمال، ماحولیات سے متعلق مختلف موضوع پر سیمینار، ورکشاپ ڈرامہ وغیرہ کا انعقاد اور پوسٹر، چارٹ، بلیٹن، کتابیں، میگزین اور سرکاری مطبوعات وغیرہ کا استعمال ماحولیاتی تعلیم میں کیا جاسکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ ماحولیاتی تعلیم کے تحفظ سے متعلق کچھ سرگرمیوں کو تحریر کیجیئے؟

16.10 ماحولیاتی تعلیم کی تدریس میں اساتذہ کا کردار

(Role of Teachers in Teaching Environmental Education)

ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کی مہم کو جامع انداز میں آگے بڑھانا پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے لیکن اساتذہ معاشرے کا ایک اہم رکن ہیں۔ اس لیے اس مقصد کے حصول میں اس کا اہم رول ہے۔ اساتذہ کا تعلق مختلف عمر کے طلبا سے ہوتا ہے۔ ایک رہنما کی طرح وہ طلبہ کو معاشرے کے مختلف مسائل سے آگاہ کرکے ان کے جدید اور کامیاب حل تلاش کرنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔

ماحولیاتی تعلیم کے نظام کے تحت اساتذہ نہ صرف طلباء کو ماحولیاتی علم اور معلومات فراہم کرتے ہیں بلکہ سیکھنے کے لیے حالات بھی پیدا کرتے ہیں۔ اس سے طلبہ میں ماحولیات کے لیے مہارت، سمجھ بوجھ، رویہ اور اقدار کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ کلاس روم میں تدریس کے نظام میں بھی تبدیلی کرنی ہوگی، تاکہ طلباء کو اجتماعی سرگرمیوں کے مواقع مل سکیں اور طلباء کو متحرک ہونے کی ترغیب دی جائے۔ اساتذہ کو کلاس میں کرائی جانے والی گروہی سرگرمیوں کی نگرانی کرنی ہوگی اور انکو رہنمائی فراہم کرنی ہوگی۔ اساتذہ کو طلبہ کی مثبت نشوونما کو اہمیت دینا ہوگی، صرف کتابی علم کافی نہیں ہوگا۔

اساتذہ کو طلباء کو کلاس روم اور اسکول کے باہر کے ماحول سے آگاہی فراہم کرنی ہوگی۔ تاکہ طلباء کو ٹھوس ماحولیاتی تجربات فراہم کیے جاسکیں۔ اساتذہ کو ان سرگرمیوں کو ترتیب دینے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ طلباء کو درخت لگانے اور ماحولیات سے متعلق دیگر کاموں کے مواقع فراہم کرنا ہوں گے۔ طلباء کو ماحولیات سے متعلق فلمیں دکھائی جائیں، اخبارات پڑھیں اور ریڈیو پروگرام سنیں۔

تعلیمی سیر کا اہتمام کیا جائے تاکہ قدرتی وسائل کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع مل سکے۔ معلم کو بھی ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنے کا مشورہ دینا چاہیے۔ اسکول میں ماحولیات سے متعلق ہم نصابی سرگرمیاں جیسے شجرکاری، کوئز کا مقابلہ، مضمون نگاری کا مقابلہ، بحث ومباحثہ وغیرہ کرایا جائے۔ اس سے طلباء دوردرشن پر ایسے پروگرام دیکھ کر نئی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ ماحولیات سے متعلق چارٹ، ماڈل اور تدریسی اشیاء بھی کلاس میں طلباء کو فراہم کرائے جائے تاکہ انہیں ماحول سے متعلق مکمل معلومات ہوسکیں۔ وہ ماحولیاتی آلودگی کے اسباب کو سمجھ سکیں اور وہ اپنے اعمال میں احتیاط برتیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)
1۔ کوئی تین ایسے عمل بتائے جسے اساتذہ کو ماحولیاتی تعلیم کی تدریس میں اپنانا چاہیئے؟

16.11 حکومت کی طرف سے ماحولیاتی تحفظ کے لیے کی جانے والی کوششیں

(Efforts Made By the Government for Environmental Protection)

ماحولیات کے تحفظ کے لیے ہماری حکومت نے وقتاً فوقتاً قوانین بنائے ہیں اور ان پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کیے ہیں، جن میں سے اہم قانون جو کہ ماحولیات کے تحفظ کے لیے منظور کیے گئے درجِ ذیل ہے:

1۔ Fisheries Act 18972Indian Forests Act 1927.

2۔ Mining and Mineral Development Regulation Act 1957.

3۔ Prevention of cruelty to animals 1960.

4۔ Wildlife Protection Act 1972.

5۔ Water (prevention and control of pollution) Act 1974.

6۔ Forest Conservation Act 1980.

7۔ Air(prevention and control of pollution) Act 1981.

8۔ Environment Protection Act 1986.

9۔ Biological Diversity Act 2002.

10۔Scheduled Tribes and other traditional forest dwellers (recognition of rights) act 2006.

ان قوانین کے تحت تعلیم کے ساتھ ماحولیات کو شامل کر کے ملک کی ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ قومی تعلیمی پالیسی-1986 نے ماحولیاتی تعلیم کو اہم مقام دیا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی-1986 کے تحت "تعلیم اور ماحولیات" کے عنوان کے تحت لکھا گیا ہے کہ "ماحولیات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے تمام ضروری کوششیں کی جانی چاہئیں تاکہ یہ آگاہی بچوں سے لے کر معاشرے کے تمام عمر کے گروہوں اور علاقوں تک پہنچ سکے۔" قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں بھی کہا گیا ہے کہ ماحولیاتی تعلیم کو سبھی سطحوں پر طلباء کو دیا جانا چاہیئے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP) اسکول کے نصاب میں ماحولیاتی آگاہی اور اس کے تحفظ اور پائیدار ترقی کے تئیں حساسیت کے مناسب انضمام پر زور دیتی ہے۔ NEP 2020 کی کچھ سفارشات، ماحولیات کی تعلیم کو اسکول کے نصاب کا لازمی حصہ بنانے کے لیے بھی کی گئی ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check your progress)

1۔ ماحولیات کے تحفظ کے لیے حکومت کے ذریعہ منظور کیے گئے کوئی دو قوانین کے نام بتائے؟

_____

16.12 خلاصہ (Summary)

ماحولیاتی تعلیم جدید تعلیمی نظاموں کا ایک اہم جزو ہے، جس کا مقصد ماحول، اس کی پیچیدگیوں، اور انسانوں اور فطرت کے درمیان باہمی انحصار کے بارے میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا ہے۔ چونکہ دنیا کو ماحولیاتی تبدیلیوں، آلودگی، جنگلات کی کٹائی، اور حیاتیاتی تنوع کے نقصان جیسے ماحولیاتی چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے ماحولیاتی شعور اور پائیدار طریقوں کو فروغ دینے میں تعلیم کا کردار اہم ہے۔ یہ اکائی میں ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد، اصولوں اور دائرہ کار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کے معنی، تعریف، ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالا گیا ہے۔ مختلف تعلیمی سطحوں پر ماحولیاتی تعلیم، تدریس کے طریقے، اساتذہ کے اہم کردار اور ماحولیاتی تعلیم کو فروغ دینے میں حکومتی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہے کہ کس طرح ماحولیاتی تعلیم کا مقصد ماحولیاتی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے افراد اور طلبا میں بیداری، علم، رویوں اور مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔ یہ مختلف تعلیمی سطحوں پر ماحولیاتی تعلیم کو مربوط کرنے اور سیکھنے والوں کو مؤثر طریقے سے مشغول کرنے کے لیے مختلف تدریسی طریقوں کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ مزید برآں، یہ سہولت کار کے طور پر اساتذہ کے اہم کردار اور پائیدار ترقی کے لیے ماحولیاتی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے حکومتوں کی جانب سے اپنائے گئے افعال اور اقدامات کی نشاندہی کرتا ہے۔

16.13 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- ماحولیاتی تعلیم وہ تعلیم ہے جس کا تعلق ہمارے ماحول سے ہے، جو ماحولیات کے ذریعہ سے، ماحولیات کے بارے میں ماحولیات کے لیے ہوتی ہے۔ ہمارے ارد گرد جو بھی عناصر جیسے درخت، پودے، جانور، ہوا، پانی، روشنی، مٹی وغیرہ ہیں وہ ہمارا ماحولیات ہے۔ یہ ماحول کے تعلق سے آگاہی پیدا کرتی ہے اور ماحولیاتی مسائل کے بارے میں علم اور اقدار کو فروغ دے کر انسان کو زندگی کے لیے تیار کرتی ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کی تعریف کو مختلف ماہرین نے الگ-الگ طریقے سے بیان کیا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کی ذریعہ لوگوں میں ماحولیات کے لیے آگاہی اور مثبت رویہ پیدا کیا جاسکتا ہے، جس سے کہ آنے والی نسلوں کے وجود کو بچانے کے لیے مستقبل میں ایک بہتر ماحول فراہم کرایا جاسکیں۔
- ماحولیاتی تعلیم کا بنیادی مقصد افراد کو ماحولیات اور اس سے منسلک مسائل سے آگاہ کرنا اور موجودہ مسائل کے حل کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور کوشش کرنا ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کا مقصد طلبا میں ماحولیاتی تحفظ اور ماحولیاتی شعور کو فروغ دینا ہے۔
- ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت دیگر مضامین کی تعلیم کی نوعیت سے مختلف ہے، کیونکہ ماحولیاتی تعلیم کی فراہمی کی سطح اور دائرہ کار دوسرے کورسز کی تعلیم کی سطحوں اور شعبوں سے وسیع ہے۔ اس کے دو طریقے ہے، ماحولیاتی تعلیم کو ایک آزادانہ مضمون کے طور پر پڑھایا جائے یا ماحولیاتی کے تصورات کو دوسرے مختلف مضامین میں شامل کرکے ماحولیاتی تعلیم دی جائے۔ یہ ایک عالمی، تحریکی، مثبت

نقطہ نظر والا، سماجی عمل ہے۔ماحولیاتی تعلیم، جذباتی، اخلاقی اور عملی اصول والا عمل ہے۔

- ماحولیاتی تعلیم کا ایک وسیع دائرہ کار ہے جو ماحولیاتی آگاہی، تحفظ، اور پائیدار طریقوں کے مختلف پہلوؤں کو حل کرتی ہے۔اس کا دائرہ کار انفرادی، سماجی، قومی اور عالمی تناظر میں مختلف سطحوں پر پھیلا ہوا ہے۔
- پرائمری سطح پر ماحولیاتی تعلیم کے مختلف موضوعات کو غیر رسمی طریقے سے پڑھایا جانا چاہیے۔ثانوی سطح پر طلبا میں فہم وفکر کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے اس سطح پر، ان کو موضوع سے متعلق کچھ پیچیدگیوں سے متعارف کرایا جا سکتا ہے، جیسے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے نتائج، خوراک کی کمی، مختلف قسم کی آلودگی، زمین کا انحطاط، جنگلی جانوروں کا تحفظ وغیرہ۔
- اعلیٰ سطح کی تعلیم میں کچھ مضامین شامل کیے جا سکتے ہیں جیسے ماحولیاتی نظام، تجزیہ، آبادی کا مطالعہ، ماحولیاتی تحفظ، قدرتی وسائل کا انتظام، شور کی آلودگی اور اس کا کنٹرول، فضائی آلودگی، آبی آلودگی اور ماحولیاتی انتظام۔اس سطح پر ماحولیات سے متعلق مسائل پر تحقیقی پروجیکٹ اور عملی تحقیق بھی کرائی جا سکتی ہے اور اساتذہ کی تعلیم کے لیے سروس میں رہتے ہوئے کچھ ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جن کے ذریعے ماحولیاتی تحفظ کیا جا سکتا ہے اور جو ماحولیاتی تعلیم کے فلسفے اور اس کے مواد کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں۔
- ماحولیاتی تعلیم کی تدریس کے لیے مندرجہ ذیل تدریسی طریقوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے، جیسے لیکچر کا طریقہ، بحث ومباحثہ کا طریقہ، منصوبہ بندی کا طریقہ، علاقائی سیر کا طریقہ، نمائش اور تجربہ کا طریقہ، کھیل کا طریقہ۔اس کے الاوہ، ماحولیات کے تحفظ سے متعلق سرگرمیوں، ماحولیات کا مطالعہ سے متعلق سرگرمیان، ماحولیاتی آگاہی پروگرام سے متعلق سرگرمیاں، ماحولیاتی بحث ومباحثہ یا تبادلہ خیال سے متعلق سرگرمیاں کا استعمال بھی ماحولیاتی تعلیم میں کیا جا سکتا ہے۔
- ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کی مہم کو جامع انداز میں آگے بڑھانا پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے لیکن اساتذہ معاشرے کا ایک اہم رکن ہیں۔اس لیے اس مقصد کے حصول میں اس کا اہم رول ہے۔اساتذہ کا تعلق مختلف عمر کے طلبا سے ہوتا ہے۔ایک رہنما کی طرح وہ طلبہ کو معاشرے کے مختلف مسائل سے آگاہ کر کے ان کے جدید اور کامیاب حل تلاش کرنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔
- ماحولیات کے تحفظ کے لیے ہماری حکومت نے وقتاً فوقتاً قوانین بنائے ہیں اور ان پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کیے ہیں۔

16.14 فرہنگ (Glossary)

ماحولیاتی تعلیم	ماحولیاتی تعلیم میں افراد کو قدرتی ماحول، ماحولیاتی نظام، انسان اور ماحول کے درمیان تعلقات کی سمجھ اور انسان و ماحول کے مابین باہمی انحصار کے بارے میں تعلیم دینا شامل ہے۔اس کا مقصد ماحولیاتی مسائل کی آگاہی، سمجھ، اور قدر دانی بڑھانا ہوتا ہے، جو ماحولیاتی استحکام اور حفاظت کو مدد فراہم کرتا ہے۔

ماحولیاتی تحفظ	ماحولیاتی تحفظ سے مراد طبیعی ماحول کو نقصان پہنچانے والے افعال سے بچانا ہے جیسے کہ آلودگی یا جنگلات کا کاٹنا وغیرہ۔اس کے لئے ہمیں ماحولیاتی قاوانین بنانے اور عملی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہم اپنے ماحول کو محفوظ رکھ سکیں اور اس کی استحکام کو یقینی بنا سکیں۔
ماحولیاتی آلودگی	ماحولیاتی آلودگی سے مراد قدرتی ماحول کی آلودگی یا انحطاط ہے آلودہ کریں یا نقصان پہنچائے یہ آلودگی مختلف ذرائع جیسے صنعتی عمل، گاڑیوں کے اخراج، بے جا زرعی طریقوں، فضلہ کو ٹھکانے لگانے اور جنگلات کی کٹائی کے نتیجے میں ہو سکتی ہے۔
ماحولیاتی مسائل	ماحولیاتی مسائل کا تعلق ماحولیاتی نظام سے متعلق ان چیلنجز اور خدشات سے ہیں جو انسان اور دیگر یا تیاتی تنوع کو متاثر کرتے ہیں۔ان مسائل میں آلودگی (ہوا، پانی، مٹی)، موسمیاتی تبدیلی، جنگلات کی کٹائی، حیاتیاتی تنوع کا نقصان، رہائش گاہ کی تباہی، وسائل کی کمی، فضلہ کا انتظام، اور غیر پائیدار کھپت کے نمونے شامل ہو سکتے ہیں۔ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ماحولیاتی استحکام اور تحفظ کو فروغ دینے کے لیے بیداری، سمجھ اور اجتماعی کارروائی کی ضرورت ہے۔

16.15 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ درجِ ذیل میں کس نے کہا کہ "ماحول ایک معلم ہے اور تعلیم کا کام طالب علم کو اس سے ہم آہنگ کرنا ہے" :

Tas Sun (a) C. Taylor (b) Basing (c) S.S. Prasad (d)

2۔ درجِ ذیل میں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیے ماحولیاتی تعلیم کی ضرورت ہے:

(a) ماحولیات کی حفاظت کے لیے (b) ماحولیاتی مسائل کے حل کے لیے

(c) ماحول کو توازن رکھنے کے لیے (d) درجِ بالا سبھی

3۔ درجِ ذیل میں کس کا تعلق ماحولیاتی تعلیم سے نہیں ہے:

(a) یہ ایک علمی عمل ہے (b) یہ ایک غیر ضروری عمل ہے

(c) یہ ایک تحریکی عمل ہے (d) یہ ایک مثبت نقطہ نظر والا عمل ہے

4۔ درجِ ذیل میں کس کا تعلق ماحولیاتی تعلیم سے نہیں ہے:

(a) یہ ایک علمی عمل ہے (b) یہ ایک غیر ضروری عمل ہے

(c) یہ ایک تحریکی عمل ہے (d) یہ ایک مثبت نقطہ نظر والا عمل ہے

5۔ درجِ ذیل میں سے کس قوانین کا تعلق ماحولیات سے نہیں ہے:

Indian Forest Act(a) Forest Conservation Act(b)

RTE Act(c) Water Prevention & Control of Pollution Act(d)

6۔ ماحولیات کے تحفظ کے لیے Air Prevention & Control of Pollution Act کب منظور کیا گیا۔

1972(a) 1974(b) 1980(c) 1981(d)

7۔ ماحولیات کے تحفظ کے لیے Water Prevention & Control of Pollution Act کب منظور کیا گیا۔

1972(a) 1974(b) 1980(c) 1981(d)

8۔ ماحولیات کے تحفظ کے لیے Indian Forest Act کب منظور کیا گیا۔

1927(a) 1957(b) 1972(c) 1974(d)

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد پر روشنی ڈالے؟

2۔ ماحولیاتی تعلیم کے چند اہم اصولوں کو تحریری کیجیئے۔

3۔ ماحولیاتی تعلیم کی نوعیت پر مختصر نوٹ لکھئے۔

4۔ موجودہ دور میں اسکولوں میں ماحولیاتی تعلیم دیے جانے کی کیا ضرورت ہے۔

5۔ ماحولیاتی تعلیم کا ایک وسیع ڈائرہ ہے، اس کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالے۔

6۔ اساتذہ کی تعلیم میں ماحولیاتی تعلیم اک اہتمام کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

7۔ ایک معلم کے طور پر آپ ماحولیات کے تحفظ سے متعلق کون کون اسکول میں کس طرح کی سی سر گرمیاں کرائں گے؟

8۔ لوگوں میں ماحولیاتی آگاہی کے فروغ کے لیے آپ کس طرح کی سی سر گرمیاں کرائں گے؟

9۔ ماحولیاتی تعلیم کی تدریس کے لیے سیر کے طریقہ کا استعمال کیسے کیا جاسکتا ہے۔

10۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں ماحولیات کی تعلیم کے حوالے سے کیا تجویز پیش کی گئی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ماحولیاتی تعلیم سے کیا سمجھتے ہیں؟ اس کی کچھ اہم تعریفیں تحریر کریں اور عصری معاشرے میں اس کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

2۔ مختلف تعلیمی سطحوں پر ماحولیاتی تعلیم کی ضرورت پر تبادلہ خیال کریں۔

3۔ ماحولیاتی تعلیم میں استعمال ہونے والے مختلف تدریسی طریقوں کا جائزہ لیں۔

4۔ ماحولیاتی بیداری اور پائیداری کو فروغ دینے میں اساتذہ کے کردار کا تجزیہ کریں۔

5۔ حکومتی اقدامات اور پالیسیوں کا جائزہ لیں جن کا مقصد ماحولیاتی تعلیم کو فروغ دینا ہے۔

16.16 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Chandra, S.S. & Sharma, R.K. (2004). Principles of Education, New Delhi, Atlantic Publishers and Distributors

2۔ Goel, M.K. (2012). Paryavaran Shiksha (In Hindi), Agra, Vinod Pustak Mandir

3۔ Gupta, M.P. and Mamta (2013). Development and Problem of Indian Education, Agra, Sahitya Prakashan

4۔ Jamal, S. and Moshahid, M. (2014). Maholyati Taleem (In Urdu), Delhi, Shipra Publication

5۔ Khan, S.H. (2014). Maholyati Science (In Urdu), Aligarh, Educational Book House

6۔ Islam. B. (2018). Contemporary Issues in Education (In Urdu), B.Ed. (ODL) SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

7۔ Mohanty, J. (2005). Modern Trends in Indian Education, New Delhi, Deep and Deep Publication.

8۔ Pathak, P.D. and Tyagi G.D. (2011). Problems of Education in India, New Delhi, Allahabad, Alok Publication

9۔ Reddy, L. (2015). Text Book on Environmental Education, Delhi, Discovery Publishing

10۔Sharma, R. N. and Sharma R. K. (2004). Problems of Education in India, New Delhi, Atlantic Publisher and Distributors Pvt Ltd.

11۔Sharma, R.A, (2007). Development of Indian Education System, Meerut,

R.Lal Book Depot
12. Srivastava, K.K. (2007). Principles, Concepts and Management, New Delhi, Kanishka Publishers
13. Thakur, A.S. & Berwal, S. (2007). Education in Emerging Indian Society, New Delhi, National Publishing House
14. https:/sstmaster.com/Environmental Education retrieved on 25.03.2024
15. https:/gurujiadda.com/Environmental Education retrieved on 25.03.2024
16. https:/hindibag/Environmental Education retrieved on 26.03.2024
17. https:/sarkariguider.in/Environmental Education retrieved on 27.03.2024

نمونہ امتحانی پرچہ

تعلیم میں عصری امور

(Contemporary Issues in Education)

جملہ نشانات 70 وقت : 3 گھنٹہ

ہدایت:

یہ پرچہ تین حصوں پہ مستمل ہے۔حصہ اول حصہ دوم اور حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔تمام حصوں کے جواب لازمی ہے۔

1۔حصہ اول میں دس لازمی سوالات ہے جو کہ معروضی سوالات ہے۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے ۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔

2۔حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔اس میں سے کوئی 5 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسو الفاظ پر مشیمل ہونا چاہئے۔ ہے سوال کے لیے 6 نمبر مختص ہے۔

3۔حصہ دوم میں 5 سوالات ہیں۔اس میں سے کوئی 3 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سوالفاظ پر مشیمل ہونا چاہئے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہے۔

سوال۔1 **حصہ اول**

(i) آزادانہ میں تجارتی سرگرمیوں کے لیے.....

(1) روکاوٹ ڈالی جاتی ہے (2) آسانی پیدا کی جاتی ہے

(3) فروغ دیتے ہیں (4) حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

(ii) کس ریاست میں پرائیویٹ یونیورسیٹیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے؟

(1) گجرات (2) اتر پردیش

(3) راجستھان (4) مدھیہ پردیش

(iii) یونیورسیٹی گرانٹ کمیشن (UGC) کا قیام کس سنہ میں ہوا؟

(1) 1952 (2) 1948

(3) 1953 (4) 1955

(iv) عالمگیریت میں نجی تعلیمی اداروں کی.....کی جارہی ہے۔

(1) حوصلہ شکنی (2) حوصلہ افزائی

(3) تعریف (4) زمین تنگ

(v) آزادانہ کی وجہہ سے تعلیمی اداروں کا.....ادروں کے ساتھ میل جول بڑھ رہا ہے۔

(1) مذہبی (2) معاشی (3) سماجی (4) صنعتی

(vi) Equity سے مراد ہے۔

(1) برابری (2)انصاف

(3) مساوات (4) یکسانیت

(vii) 2011 کے مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں درج فہرست اقوام کی آبادی کتنے فیصد ہے؟

(1) 19% (2) 22% (3) 16.6% (4) 15.5%

(viii) نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ویژول ہینڈی کیپس کہاں واقع ہے؟

(1) دہرادون (2) بنگلور (3) دہلی (4) حیدرآباد

(ix) طلباء کی فلاح سے متعلق مسائل پر غور فکر کرنے کے لیے قائم کی گئی ڈاکٹر تری گن سین کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

(1) 1948-49 (2)ان میں سے کوئی نہیں

(3) 1970-71 (4) 1966-67

(x) طلباء میں اضطرار کو دور کرنے یا کم کرنے میں کس کا اہم کردار ہوسکتا ہے۔

(1) انتظامیہ (2)میڈیا

(3) معلم (4) ان میں سے سبھی

حصہ دوم

مختصر جوابی سوالات

2۔ آزادانہ کے تعلیمی پالیسی پر کیا اثرات مرتب ہوئے۔؟ بیان کیجیے۔

3۔ ہندوستانی تناظر میں تعلیمی خانگیانہ کی ضرورت واہمیت بیان کیجیے۔

4۔ عالمگیریت کے چار اہم ستون کون سے ہیں؟ ہر ستون کی اہمیت بتائیے۔

5۔ طلباء میں اضطرار کی سیاسی وجوہات کی تشریح کیجیے۔

6۔ کامیاب ٹیم کے اوصاف بیان کیجیے۔

7۔ تعلیم کے مواقع میں مساوات کی وضاحت کریں۔

8۔ اقلیتی ومعذوروں کے لیے تعلیمی مساوات پر نوٹ لکھیے۔

9۔ کوٹھاری کمیشن کے مطابق طلباء میں اضطرار کی کیا وجوہات ہیں؟ وضاحت کیجیئے۔

حصہ سوم

طویل جوابی سوالات

10۔ GATS اور تعلیمی خدمات پر مفصل نوٹ لکھیے۔

11۔ ان عناصر وعوامل کا جائزہ لیجیے جن کی وجہ سے خانگیانہ کے عمل میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔

12۔ عالمگیر تعلیم ایک انقلابی عمل کیسے ہے؟ مثالوں کی مدد سے سمجھائیے۔

13۔ ماحولیاتی تعلیم کے مقاصد تحریر کیجیے اور ماحولیاتی تعلیم کے اغراض اہمیت کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

14۔ موجودہ دور کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ بحران کا انصرام کس طرح کریں گے مثالوں کے ذریعے تحریر کیجیے۔

Notes/اہم نکات

Notes/اہم نکات